تاریخ دربار تاج پوشی

جو دہلی مین بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم

قیصر ہند کے جشن تخت نشینی کے لیے منعقد ہوا

جسکو مسٹر سٹیفن وہیلر نے

حسب الحکم وائسراے وگورنر جنرل ہند

سرکاری کاغذات سے ترتیب دیا

اور

شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد ایل-ایل-ڈی (اڈنبرا)

نے بایماے گورنمنٹ آف انڈیا اسکا ترجمہ کیا

مطبع منشی نول کشور لکھنو مین طبع ہوئی



حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم – قیصر ہند

تاریخ دربار تاج پوشی

جسمین

تمام تقریبات دربار انعقاد جشن عظیم الشان کی توضیح اور اسکے وسیع ترین نتائج کی تشریح ہے

جو کہ

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو بیادگار مبارک تخت نشینی حضور ملک معظم اڈورڈ ہفتم قیصر ہند

بمقام دہلی منعقد ہوا

جسنے ہندوستان کے شاہی خاندانوں اور عام لوگوں کو جمع کیا اور اہالیان فرنگ

اونکے ساتھ ہمدردی اور رعایت کا خیال پیدا کیا

مسٹر سٹیفن وھیلر نے حسب الحکم وائسرائے گورنر جنرل ہند سرکاری کاغذات سے ترتیب دیا

اور شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد ایل ایل ڈی (اڈنبرا) نے بایماے گورنمنٹ آف انڈیا اسکا ترجمہ کیا

بحسن اہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

دیباچہ

شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی مین جو عظیم الشان جشن دسمبر اور جنوری سنہ ۱۹۰۲و۳ء مین بمقام دہلی منائے گئے تھے اُنکی کیفیت تحریر کرنے کی خدمت حکماً مسٹر سٹیفن وہیلر کو سپرد کی گئی تھی جنکے والد نے اب سے چھبیس برس پہلے از خود لارڈ لٹن کے مجمع اعلان قیصری کے متعلق قریب قریب اسیطرح کے کام کا بیڑا اُٹھا لیا تھا۔ لیکن جیسا اختلاف بین دونون موقعون مین تھا ویسا ہی دونون کیفیتون مین بھی ہے۔ اتنی حالتین متقاضی ہین کہ جیسی کیفیت سنہ ۱۸۷۶ء کے مجمع کی لکھوائی گئی تھی اُس سے بڑھکر جامع اور مستند کیفیت سنہ ۱۹۰۳ء کے جشن کی لکھی جائے۔

سنہ ۱۹۰۳ء کی کارروائیان بہت بڑے وسیع پیمانے پر تھین۔

اُنکے لیئے بڑی طیاریان کرنی پڑین۔

دنیا بھر کی توجہ اُنکی طرف مبذول تھی۔

بالآخر کامیابی کا سہرا اُنکے سر باندھا گیا۔

اگر پھر کبھی دربار دہلی ہوا تو اُن لوگون کو جو انتظام کے ذمہ دار ہونگے اِس کیفیت سے بڑی بیش بہا مددملیگی اور اگر اسکی نقل نہ بھی ہوئی یا اِس جیسا دربار نہ بھی ہوا جیسا کہ غالب ہے کہ نہین ہوگا تاہم مناسب ہے کہ اسکی تاریخ قلمبند کیجائے کیونکہ یہ دربار وقار اور تمکنت کے

واقعات کا ایک سلسلہ تھا جس سے گذشتہ ہندوستان یعنی قدیمی بہادری اور کہانیوں کی وحشیانہ زیب و زینت اور متوسط زمانے کی نمود و نمائش کا صفحہ تمام ہو کر ٹھیک وقت پر بیسوین صدی کا نیا باب شروع ہوا جو سلیس ہونے کے علاوہ رو بترقی بھی ہے۔ بہرکیف ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جن لوگون نے بطور کارپرداز یا بطور مہمان۔ نمایان حصہ لیا اُن مین معدودے چند ہی ایسے ہونگے جو ان بڑے جلسونکی واقعی کیفیت کو شوق سے پڑھنا نہ چاہین بس گورنمنٹ آف انڈیا نے تمام تجویزات اور سرکاری کیفیات جو اُنکے پاس تھین مسٹر سٹیفن کے حوالے کردین اور باب وار مسودات جیسے جیسے لکھے جاتے تھے آخری نظرثانی کے لیئے ہندوستان آنے لگے۔ اس کارروائی سے کتاب کی اشاعت مین کسیقدر دیر تو ہوئی مگر اُمید کیجاتی ہے کہ تمام کتاب کی مزید صحت کے لحاظ سے جسکی نسبت اطمینان دلایا جاسکتا ہے عذرِ درنگ قبول ہوگا۔ اور بیان جو اِس قدر ضروری حالات پر مشتمل ہو اُسمین صحت ہی بڑی چیز ہے اور وہ موقوف ہے اِسپر کہ اشخاص اور واقعات کے لحاظ سے حکایت نفس الامری ہو۔ مع ہذا امید کیجاتی ہے کہ ناظرین کو کم سے کم اِس کتاب مین سرکاری کاغذات سے بڑھکر حالات ملینگے اسلیئے کہ اِس بارے مین خاص کوشش کی گئی ہے کہ وہ حالات لوگون پر ظاہر کردیے جائین جو دوسری جگہ بآسانی نہ مل سکین اور صرف یہی نہ ہو کہ سرکاری گزٹون کے روکھے پھیکے مضامین کی توضیح اور تشریح کردیجائے اور بس۔ بلکہ وسیع ترین نتائج کی تصویر کھینچدیجائے اور دہلی کی تقریبات کے عام آثار کو جمع کردیا جائے۔

اِسمین شک نہین کہ یہی عام نتائج ہین جنکی وجہ سے دربار دہلی بڑا باوقعت سمجھا گیا ہے جو لوگ اس خیال سے دربار مین گئے تھے کہ وہان جاکر صرف ایک تماشا دیکھنا ہے اُنھون نے جاکر معلوم کیا کہ وہ فی الحقیقت ایک بڑی تقریب کے شریک حال ہین۔ خود ہندوستان کے۔ اور باہر کے بھی کچھ لوگ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہندوستان بیش برین نیست کہ سلطنت کا ایک دُم چھلّا ہے جو برطانیہ عظمیٰ نے حق ناحق اپنے پیچھے لگا لیا ہے۔ اُنھون نے شریک دربار ہوکر شاید اول دفعہ ذمہ داری کی عظمت اور شان اور اُسکی زبردست طاقت کو چشم دید دیکھا جو دنیا کی آئندہ تاریخ پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہین رہے گی۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ تیس کرور آدمیون کی گردنون پر اجنبی حکومت کے جوئے کے لادنے کو کار آسان سمجھتے اور کہا کرتے ہین کہ یہ کون بڑی بات ہے اُنھون نے شریک دربار ہوکر معلوم کیا کہ پہلے انگریز شہنشاہ ہند کی تاجپوشی پر جو لوگون نے اظہار اطاعت و انقیاد کیا تو اس عملداری مین جسکو لوگون کا اتنا جم غفیر تسلیم کرتا ہے کیا کچھ برکتین ہونگی اور تاج برطانیہ کے ساتھ قدیم خاندانی شاہزادے سے لیکر غریب دیہاتی تک ہر قسم کی رعایا کی خیر خواہی کسقدر اصلی اور بلا تصنع ہے۔ اور جشن کی کارروائیون مین مرحومہ مغفورہ ملکہ وکٹوریا قیصر ہند کی ذات والاصفات کا کس قدر گہرا اثر تھا جنکو ہندوستان مین ہر کہین رعایا کی مادر مہربان مانا جاتا ہے اور جب رعایا کا یہ حال ہے تو اُنکے فرزند ارجمند بادشاہ حکمران شاہ اڈوارڈ ہفتم کا کیا پوچھنا ہے جنکی مبارک تخت نشینی کی

یادگار ہین یہ تمام دلچسپ تقریبات عمل ہین لائی گئین۔ دربار دہلی نے سب سے بڑا کارنمایان یہ کیا کہ ہندوستان کے شاہی خاندانون کی یادگارون اور عام لوگونکو ایک جگہہ جمع کر دیا بلکہ شاید اس سے بھی بڑھ کر یہ کیا کہ دونون فریقون کو دنیا نے جانا اور سمجھا اور انگریزون کی قوم کو اُنکے ساتھ ہمدردی اور رعایت کا خیال پیدا ہوا

مضامین

باب اوّل

تمہید

باب دوم

دہلی مین جلوس کا داخلہ

باب سوم

فرودگاہ گورنمنٹ

باب چہارم

امراء و رؤساء ہندوستان

باب پنجم

ہندوستان کی صنعت و حرفت کی نمائش

باب ششم
شہنشاہی دربار

باب ہفتم
دو شاہی رسمین

باب ہشتم
اندرون ایوان شہنشاہ اعظم سلاطین مغلیہ

باب نہم
افواج دہلی۔

باب دہم
کھیل۔ تماشے۔ محفلین

باب یازدہم
مقامات مختلفہ کے جشن

باب دوازدہم

خاتمہ

سرکاری کاغذات

ضمیمۂ اول

ضمیمۂ دوم

ضمیمۂ سوم

ضمیمۂ چہارم

ضمیمۂ پنجم

ضمیمۂ ششم

ضمیمۂ ہفتم

ضمیمۂ ہشتم

ضمیمۂ نہم

توضیحات

ہاف ٹون کیے ہوئے تصاویر

حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند۔ نقل فوٹوگراف عمل ڈبلیو ڈی ڈونی ابری سٹریٹ لندن (صفحۂ آغاز کتاب)

ہز ایکسلنسی رائیٹ آنریبل جارج نتھینیل بیرن کرزن آف کڈلسٹین۔ پی۔ سی۔ جی ایم ایس۔ آئی۔ جی۔ ایم۔ آئی۔ ای۔ وائسرائے و گورنر جنرل ہندوستان۔ نقلِ فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شیپرڈ۔ شملہ (مقابل صفحۂ ۱)

فیلڈ مارشل ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اینڈ سٹیرتھیرن۔ کے۔ جی۔ نقلِ فوٹوگراف عملِ ہال و فاکس پکیڈلے لندن۔ (مقابل صفحۂ ۱۲)

ہز ایکسلنسی مہاراجہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیرِ اعظم نیپال۔ نقلِ فوٹوگراف عملِ ہرزاگ و ہگنز مہو۔ (مقابل صفحۂ ۳۰)

ہز ہائینس نواب میر سر محبوب علیخان بہادر جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نظامِ حیدر آباد۔ نقلِ فوٹوگراف عملِ راجہ دین دیال اینڈ سنز بمبئی (مقابل صفحۂ ۴۱)

ہز ہائینس میر سر محمود خان۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ خان یعنی والیِ قلات و میر کمال خان جام بسیلا و بلوچی رئیس۔ نقلِ فوٹوگراف عملِ بورن و شیپرڈ شملہ۔ (مقابل صفحۂ ۵۳)

ہز ایکسلنسی لیڈی کرزن۔ نقلِ فوٹوگراف عملِ البرٹ جیکنز شملہ۔ (مقابل صفحۂ ۷۵)

ہاف ٹون سے کیے ہوئے نقشے

فوجی قواعد وائسرائے کی تشریف آوری۔نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۲۹۰)

فوجی قواعد نابھے کی پیدل فوج۔نقل فوٹوگراف عمل راجہ دینڈیال اینڈ سنز بمبئی (۳۰۱)

نوکر چاکروں کی موجودات کچھ کنٹنجنٹ نقل فوٹوگراف عمل جانسٹن اینڈ ہافمین کلکتہ (۳۱۶)

نوکر چاکروں کی موجودات۔کشن گڑھ کا رسالہ۔نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۳۲۶)

نوکر چاکروں کی موجودات۔نقل فوٹوگراف عمل ایف برمینر لاہور (۳۳۳)



هز ایکسیلینسي لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن– بي سي– جي ایم ایس آئي– جي ایم آئي اي
وایسراے و گورنر جنرل کشور هند

باب اوّل

تمہید

علیا حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریا کی وفات حسرت آیات کے دو دن بعد جنوری ۱۹۰۱ء کو پنجشنبہ کے دن سینٹ جمیس کے ایوان مین حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تخت نشینی کا اعلان کیا گیا۔ سلطنت کے بعید ترین اطراف مین حادثۂ وفات کی خبر تار کے ذریعے سے پہونچکر سب سے زیادہ ہندوستانی رؤساے با اقتدار کے دربارون اور ممالک زیر حکومت انگریزی مین دلی افسوس اور حقیقی ماتم عام کا باعث ہوئی۔ اس موقع پر ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وائسرائے نے حضور ملک معظم کو ایک تار بھیجا تھا اور اُس مین تمام ہندوستان کی رعایا کے بے تصنع رنج و الم کا اظہار تھا جو ملکہ کی وفات سے لوگون کے عائد حال ہوا تھا کہ وہ اُنکو اپنی ماں کی جگہ سمجھتے تھے حضور ملک معظم نے تار کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ ما بدولت ہندوستان کی تمام رعایا کی گرویدگی اور وفاداری کو جو کوئین وکٹوریا کی عاقلانہ اور منصفانہ زمانۂ دراز کی سلطنت اور رعایا کی غور و پرداخت کی طرف توجہ خاص کی وجہ سے لوگون کے دلون مین جاگزین تھی تسلیم فرماتے ہین اور ما بدولت کے دل پر اُس ماتم عام کا بڑا قوی اثر ہوا ہے جو ملکہ کی وفات سنے

برپا کیا اور مابدولت کا یہ بھی منشا ہے کہ ہماری تخت نشینی کی تقریب پر جو روساء باقتدار اور عامۂ خلائق نے اظہار اطاعت کیا ہے مابدولت نے اسکو بسمع رضا استماع فرمایا۔ مابدولت اس ملک کا ملاحظہ فرما چکے ہین اور ہم اپنے تخت شاہی کے ساتھ اُنکے وفادارانہ تعلق پر پورا بھروسا رکھتے ہین اور اُنکی بہبود اور خوشحالی ہمیشہ ہمارے اہم مقاصد مین سے ہوگی۔

اگر ہندوستان مین ملکۂ معظمہ کی وفات پر سب سے زیادہ ماتم کیا گیا ہے تو اسمین بھی ذرا مبالغہ نہین کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تخت نشینی پر تمام سلطنت ہندوستان مین سب سے زیادہ جوش عقیدت کے ساتھ نعرۂ خوشی وخرمی بھی بلند کیا گیا ہے۔ آب سے پچیس برس پہلے حضور ملک معظم نے اس ملک مین پرنس آف ویلز یعنی ولیعہد ہونیکی حیثیت سے بڑا لمبا دورہ فرمایا تھا اور اُس وقت اکثر رؤسا باقتدار کے علاوہ ریاست ہاے ہندوستانی اور انگریزی علاقے کے باشندون کا ایک بڑا حصہ حضور کے جمال باکمال کی زیارت سے مشرف ہوا تھا۔ بہت سے رؤسا باقتدار اور سربرآوردگان ملک ایسے بھی ہین جنکو انگلستان مین بجاآوری آداب کا موقع ملا اور بعض ایسے بھی خوش نصیب ہین جو حضور کے مہمان رہے ہے۔ علاوہ برین لوگ ملک کے تمام اطراف وجوانب مین اس بات کو بھی محسوس کرتے ہین کہ سب سے پہلے شہنشاہ ہند کا تخت نشین ہونا جس کا استحقاق تمام طول وعرض ملک مین غیر متنازع فیہ ہے اور ہندو اور مسلمان اور راجپوت اور مرہٹے اور سکھ اور پٹھان سب یکسان طور پر اُنکا حق تسلیم کرتے ہین ایسی ذات والاصفات کی تخت نشینی تو گویا مسرت کے اظہار کے لیے ایک مناسب موقع ہی اور ملک اور باشندگان ملک کی توقعات

بہبود اسکے ساتھ وابستہ ہین۔

ہر چند ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کی یاد جلد فراموش نہین ہو سکتی اور نہ اُن برکات کی جو اُنکے زمانۂ دراز کی سلطنت مین خلق اللہ کو حاصل رہین لیکن اس بات کا علم کہ اُنکے فرزند ارجمند اور جانشین ایسی ذات ستودہ صفات ہے جسنے اپنے اوپر لازم کر لیا ہو کہ بادشاہ ہونیکی حیثیت سے وہ اُن ہی طریقون کی پیروی کرینگے اور از بس کہ وہ ہندوستان اور باشندگان ہندوستان کے ساتھ ذاتی واقفیت سے کے فائدے کا اعزاز فرما چکے ہین کہ یہ بات اُنسے پہلے کسی بادشاہ انگلستان کو نصیب نہین ہوئی تو اُنکی تخت نشینی عام شکر گزاری اور رضامندی کا موجب ہے۔ باشندگان ہندوستان نے ایسے خیالات کے ساتھ حضور ملک معظم کی تخت نشینی کو سُنا اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۱ء کو بڑے بڑے بلاد و امصار مین شاہی اعلان اُن ہی الفاظ مین پڑھا گیا جیسا کہ وہ لندن مین پڑھا گیا تھا۔ ۴ فروری کو حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم وائسرائے کے ذریعے سے خاص پیغام ذیل ہندوستانی رؤسا ر با اقتدار اور رعایا کے نام ارسال فرمایا۔ من مقام قلعۂ ونڈسر۔ تاریخ ۴۔ فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پہونچا ہے۔

مابدولت ہندوستانی رؤسا ر با اقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُنکے شامل حال ہے اور نیز اُنکی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے ترسیل تار چاہتے ہین کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند

اُن کو پہونچادیا جاے۔

ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھین جنھون نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص مین لی اور اس برّ اعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔

ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکسان طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھین اور ما بدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف اور آگاہ ہین جو اس ملک کی کرورہا رعایا کی طرف سے اُنکی ذات والاصفات اور اُنکے تخت کے ساتھ ظاہر کیجاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت اور ممتد العہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد رؤسا، با اقتدار نے جنوبی افریقہ کی جنگ مین اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی اُنسے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔

ملکہ کی مرضی اور اجازت سے ما بدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے رؤسا، با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی۔

جو قوی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا ما بدولت ہرگز اُسکو فراموش نہین کرین گے اور ضرور اس بات کی کوشش کرینگے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہین اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا ما بدولت بھی اپنے تئین رعایا کی لازوال خیرخواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کرین۔ دستخط ملک معظم اڈوارڈ ہفتم۔

۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص مین لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اور اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُسمین اُنھون نے ایسے لفظون مین جو ہمیشہ یاد رہین گے اُن اُصول کی صراحت فرمادی تھی جنپر اُنکو ہندوستان کی حکمرانی مین کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریون کی جو تاج انگلستان اور رؤسائے باقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یکدگر کرتی ہین۔

۱۷۔ برس بعد لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگون مین شاہی خطابات کے بل کے لقب سے مشہور ہے (۳۹ و ۴۰ وکٹوریا باب ۱۰) نافذ ہوا جسکی رو سے گریٹ برٹین اور آئرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصر بھی قرار پائین۔

کوئین وکٹوریا نے بذریعۂ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۰۔ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈسر مین پڑھا گیا قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۱۸۔ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن وائسرائے گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا۔

اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُنکا ارادہ دہلی مین ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان مین ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کردیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اسکے محرک ہوئے ہین کہ اپنے شاہی القاب اور خطابات مین مزید اضافہ کرین اور مقصود اس اضافہ سے یہ ہے کہ اُنکے

تاج کے مضافات مین جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص ہے اور تعلق خاص کے علاوہ ہندوستانی رؤسا رباقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُنکا شاہانہ اعتماد ہے یہ باتین عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردیجائین۔

اس مجمع مین تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُنکے علاوہ وہ عمائد و اراکین بھی جنمین بقول لارڈ لٹن گذشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونون چیزین جمع ہین اور جنسے اس بڑی سلطنت کی شان وشوکت اور پایداری کو بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شاہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اُس دربار کی شان وشوکت کے مقابلے مین جسکی کیفیت اس کتاب مین بہ تفصیل تحریر کیجائیگی ماند پڑگیا تاہم وہ اس حیثیت سے یاد رہیگا کہ اُسمین پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ مین ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات مین سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخرکار اُسکی بنیاد صاف صریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی اگرچہ سال گذشتہ کے انتظامات مین سے اس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوے مگر حقیقت مین یہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کی مدبرانہ تجویز کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُسنے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگون کے ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اَور علاقون کے ساتھ مکمل ملکر جزو سلطنت قرار پاگیا ہے اور جسنے ایک منفرد بادشاہ کے عہد سلطنت مین

بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہین آخر اس علی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔

اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس مین شاہ اڈوارڈ ہفتم نے شاہی آداب و القاب مین ایک اَور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اَور سلطنتون مین جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت مین نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے مین جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس مین نافذ ہوا تھا اُسکے مطابق آئندہ کو شاہی القاب اور خطابات حسب ذیل ہونگے۔

اڈوارڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمی و آئرلینڈ و دیگر سلطنتہا سے آن سوے بحار حامی دین و قیصر ہندوستان۔

یہ بات قرار پا چکی تھی کہ حضور ملک معظم کی تاج پوشی کی رسم ویسٹمنسٹر مین ۹۔ اگست ۱۹۰۲ء کو ادا کیجائے پھر بہت دنون تک حضور کی سخت اور خطرناک علالت کیوجہ سے وہ رسم ملتوی رہی اور اس اثنا مین بیم و رجا کی حالت گذری اور آخرکار بعد حصول صحت اس رسم کے ادا ہونے پر لوگون نے بڑی خوشیان منائین۔ ان واقعات کا تاریخ کے طور پر قلم بند کرنا تو اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے لیکن نو مہینے پہلے نومبر ۱۹۰۱ء مین یہ بات ہندوستان مین ظاہر کردی گئی تھی کہ ایک دربار تاج پوشی منعقد کرنے کا منشا ہے اور اُسوقت بعض رؤسا ربا اقتدار کے

نام نوید بھی جاری کردی گئی کہ اُنکو رسم تاج پوشی کی تقریب پر انگلستان آنا ہوگا۔ سنہ ۱۹۰۲ء کے آغاز مین وائسرائے کی طرف سے ذیل کا اعلان گزٹ آف انڈیا مین مشتہر ہوا۔

اعلان

چونکہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند نے اپنے ۲۶۔ جون اور ۱۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کے اعلانون مین اپنا شاہانہ منشا ظاہر فرمایا ہے کہ ۲۶۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو ملک معظم اور اُنکی محبوبہ بیگم ملکہ کی شاہانہ تاج پوشی کی رسم بڑی شان کے ساتھ ادا کیجائے لہذا مین وائسرائے اور گورنر جنرل ہند ہونے کی حیثیت سے اس اپنی دستخطی اور مُہری تحریر کے ذریعے سے عام آگہی کے لئے مشتہر کرتا ہون کہ حضور ملک معظم کی سلطنت ہند مین اس مبارک اور باعظمت تقریب کو رونق دینے کے لیے میرا ارادہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک قیصری دربار منعقد کرنیکا ہے۔ مین اس دربار مین حضور ملک معظم کی سلطنت ہند کے تمام حصص سے گورنرون اور لفٹنٹ گورنرون اور حکام بالادست اور ریاستہاے ہندوستان کے رؤسا باقتدار اور اراکین اور امراء کو جو حضور ملک معظم کے ظل حمایت مین ہین اور اس وسیع سلطنت کے تمام صوبون کے سرآوردگان کو چاہے وہ یورپین ہون یا دیسی مدعو کرنا چاہتا ہون۔

مین بلاتوقف کونسل کے اجلاس سے احکام مناسب جاری کرونگا اور اُنمین اسکی رعایت ملحوظ رکھونگا کہ حضور ملک معظم کی تمام رعایا کو اس خواہش کے پورا کرنے کا موقع دیا جائے کہ مراسم عام اور خوشی کی تقریبات سے اپنی خیراندیشی کا اظہار کرین۔

دستخط کرزن۔ وائسرائے وگورنر جنرل ہند بمقام کلکتہ تاریخ امروزہ ۱۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء

ملک معظم بذات خاص بروساء باقتدار اور عمائد اور عامۂ خلائق کی موجودگی مین تاج قیصر ہند زیب سر مبارک فرمائین مگر ستمبر سنہ ۱۹۰۲ع کو لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا اور اسمین ہز اکسیلنسی نے ممبران کونسل کو مخاطب کر کے اُن حالات کو بصراحت بیان کیا جنکی وجہ سے شروع مین حضور ملک معظم کی رونق افروزی کا خیال پیدا ہوا اور پھر کن وجوہ سے وہ خیال چھوڑ دیا گیا البتہ اگر حضور ملک معظم بہ نفس نفیس رونق افروز ہوتے اور تمام ہندوستان کی شاہنشاہی کا تاج زیب سر مبارک فرماتے تو یہ موقع زیادہ باعظمت ہونے کے علاوہ زیادہ قابل یادگار واقعہ ہوتا - بہت دن ہوے جون ہی ہم سب ممبران کونسل نے اپنے منصوبون کو عملی شکل مین لانے کی تجویزین کرنی شروع کین تو مین نے جرأت کر کے اس رویداد کو بارگاہ شاہی مین پیش کیا یہ خیال بدرجۂ غایت حضور ملک معظم کی طبع والا کے موافق تھا اور اگر حضور عالی اسپر عمل پیرا ہو سکتے تو واقع مین بہت ہی محظوظ ہوتے - اُنکو اس ملک کے ساتھ ہمیشہ شغف مفرط رہا ہے اور مین بڑے زور سے اِسکی تصدیق کرتا ہون کہ حضور ملک معظم تمام ہندوستان کے پہلے شاہنشاہ ہونے پر ایسے ہی نازان ہین جیسے ملکۂ معظمہ مرحومہ کوئین وکٹوریا پہلی قیصر ہونے کو اپنا فخر سمجھتی تھین - لیکن مہمات سلطنت نے اپنا ایسا ضبط بٹھا رکھا ہے کہ جتنے ہفتے اس ملک کی آمد و شد کے لیئے درکار ہوتے مہمات سلطنت اُنکو اتنی مدت کے لیئے انگلستان سے غیر حاضر ہونے کی اجازت نہ دیتین - ناچار حضور اپنی اس خواہش کو پورا نہ کر سکے جو بصورت دیگر اُنکی بڑی دلچسپی کا موجب ہوتی -

اسکے بعد دربار کی رات کو شاہی دعوت مین ملک معظم کے جام صحت کی تحریک کرتے وقت لارڈ کرزن نے پھر اِس خیال کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔

یور رائل ہائنیس یور ایکسلنسیز اینڈ جنٹلمین۔

مین بلا تصنع کہتا ہون کہ ہم جتنے صاحب ایک جگہ جمع ہین بس ایک ہی افسوس سب کے دلون مین ہے کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند بذات خاص اس موقع پر رونق افزاے بزم نہ ہوسکے کہ اپنے باجگذار رئیسون کا سلام لیتے اور اپنی ہندوستانی رعایا کو نعرہ خوشی بلند کرتے ہوے استماع فرماتے۔ اِسمین کسیطرح کا شک نہین کہ شاہنشاہ ہندوستان کو تاج پوشی کے لیئے اس ملک مین قدم رنجہ فرمانے کی کچھ ضرورت نہین۔ جون ہی تقریبًا آپ سے دو برس پہلے تخت شاہی خالی ہوا تب ہی سے حضور عالی ہمارے مانے ہوے ولی نعمت ہین لیکن ہندوستان بڑے چاؤ سے اپنے شہنشاہ کا جمال باکمال دیکھتا اور اُنکی آواز دلکش سنتا اور اگر سائینس کا سحر پرداز ہاتھ اسیطرح وقت اور مسافت کو گھٹاتا رہا تو اُسکو کچھ عجیب نہ سمجھو کہ شاید کوئی دن ایسا بھی آجائے کہ اسیطرح کی آیندہ کسی تقریب پر وایسراے کی فضول اور نقلی تصویر سامنے سے ہٹا کر اصلی شکل وصورت بہ ذات ظہور پر جلوہ افروز ہو۔

ممکن ہے کہ کسی دن وایسراے کی پیشین گوئی پوری ہو اور ہندوستان کو اپنے شاہنشاہ کی تاج پوشی دیکھنی نصیب ہو۔ اگر کبھی ایسا موقع پیش آئے تو پورے بھروسے کے ساتھ توقع کیجا سکتی ہے کہ اُس تقریب پر ایسے جوش کے ساتھ اظہار وفاداری کیا جائیگا کہ پہلے کبھی اس ملک مین کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔

حال کے موقع پہ [illegible]
سرا مین سارا ہندوستان اِس خبر کو سنکر خوش ہو گیا کہ ملک معظم نے خاصکر اپنے برادر عزیز ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور اُنکی بیگم ڈچس آف کناٹ کو مامور فرمایا ہے کہ دربار مین جو منعقد ہونے کو ہے خاندان شاہی کی نیابت کے طور پر شریک ہون - ملک معظم کا یہ ارادہ اِس امر کا کافی ثبوت ہے کہ حضور عالی کو اس تقریب کے ساتھ کیسا قوی تعلق ہے علاوہ برین یہ امر سرتاسر ملک مین عام خوشنودی کا موجب ہوا اسلیئے کہ ڈیوک اور ڈچیس دونون ہندوستان مین کئی سال رہ چکے ہین اور کثرت سے اُنکو لوگ جانتے پہچانتے اور عموماً اُنکے ساتھ محبت رکھتے ہین - دربار کی چہل پہل کے دنون مین حضور ملک معظم کے بھانجے گرینڈ ڈیوک آف ہسی بھی وایسرائے کے معزز مہمان تھے -

بہت پہلے سے معلوم تھا کہ جنوری ۱۹۰۳ء کا شاہنشاہی دربار بہ نسبت اُس شاہنشاہی مجمع کے جو لارڈ لٹن نے فراہم کیا تھا بڑے وسیع پیمانے پر ہوگا ۱۸۷۷ء سے سلطنت کی حدود بہت وسیع ہوگئی ہین - ریلوے کے ذریعے سے آمدورفت بہت بڑھ گئی ہے جسنے سفر کو زیادہ آسان اور کم خرچ کردیا ہے اور سب سے بڑھکر لارڈ لٹن کی توقع کے مطابق شاہی عظمت کے خیال نے ملک مین عجیب وغریب ترقی کی ہے ۱۸۷۷ء کے شاہی مجمع مین صرف ۶۳ روسا باقتدار حاضر ہوے جبکہ پہلے سے اندازہ کرلیا گیا تھا کہ زیادہ نہین تو ایکسو رئیس دربار تاج پوشی کی طلب پر لبیک کہینگے اور البتہ اسی نسبت سے خدم وحشم کا شمار بھی زیادہ ہوگا جو رئیسون کے ساتھ آئینگے - یہ بھی یقینی امر تھا کہ درباری جو ہندوستانی روساء

با اقتدار سے نیچے کے درجہ مین ہین اور خطاب یافتگان اور روساء ماتحت اور عمائد اور ممتاز بشرف لوگ شمار مین بہت زیادہ آئینگے - غالباً ایسے ہی اسباب ہندوستان کی انگریزی جماعت کو بڑا ہجوم کرنے کی ترغیب دینگے اور ازبسکہ یورپ اور دوسرے ممالک کے ساتھ آمد و رفت کی آسانیان بڑھی ہوئی ہین اور خود ہندوستان اُس روز افزون دلبستگی کو جو تمام مہذب دُنیا اُسکے اور اُسکے معاملات کے ساتھ رکھتی ہے تیزی سے ترقی دے رہا ہے اِن تمام باتون نے دربار کے سربراہ کارون کو آگاہ کردیا تھا کہ جو حیرت انگیز فروگذاشت ۱۸۷۷ء مین ہوگئی تھی اُسکی تلافی کے لئے تیار رہین - فروگذاشت سے مراد ہے باہر کے آنے والونکی غیر معمولی کثرت - عنقریب آگے چلکر معلوم ہوجائیگا کہ اندازہ جو پہلے سے کیا گیا تھا تمام اشخاص مذکورہ بالا کی نسبت توقع سے زیادہ پورا ہوا اور یہ جو آخر کار کسیطرح کی ناکامیابی اور نا امیدی نہین ہونے پائی یہ سب کچھ اسکا نتیجہ تھا کہ شروع ہی سے سمجھ لیا گیا تھا کہ یہ تقریب کیا بہ اعتبار شمار مردم اور کیا بہ اعتبار وقعت لاجواب پیمانے پر صورت پذیر ہوگی -

اُدھر تو وایسرائے کا اعلان گزٹ مین مشتہر ہوا اور اِدھر اُسکے متعاقب آنے والی تقریب کے بلاوے برٹش گورنمنٹ کے تمام عہدہ داران بالادست کے نام جاری ہوئے - جو بلاوے مدراس اور بمبئی کے گورنرون کے نام بھیجے گئے اُنکی عبارت حسب ذیل تھی -

من مقام فورٹ ولیم تاریخ ۱۵ - فروری ۱۹۰۲ء

یور اکسیلنسی

اعلان ۱۵ - فروری ۱۹۰۲ء سے جو اسکے ساتھ منسلک ہے آپکو معلوم ہوجائیگا کہ حضور



فیلڈ مارشل ایچ آر ایچ دی ڈیوک آف کناٹ
کے جی - کے تی - کے بی - جی سی بی - جی سی ایس آئی - جی سی آئی ای - وغیرہ

ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

مین آپ کو اس جلسے مین شریک ہونے کے لیئے مدعو کرتا ہون۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ پریزیڈنسی سے اپنی مختصر غیر حاضری کے زمانے مین تمشیت امور انتظامی کے لیئے بندوبست کر سکینگے مین اس بات کا متمنی ہون کہ آپ اپنے علاقے کے اعلی درجہ کے عہدہ دارون اور ملکی عمائد اور اراکین اور مدراس (یا بمبئی) کے وکلا رعایا کی جماعتونکی ایک تعداد مناسب اپنے ہمراہ لائینگے تاکہ اُنکی شرکت سے تقریب کی شان و شوکت زیادہ ہو۔ جن لوگون کو آپ اپنے ساتھ لائینگے اُنمین سے بعض کی آسائش اسمین ہو گی کہ اُنکے ساتھ آپ کے ذاتی مہمانون کی سی مدارات کیجاے۔ اُنکو ایک علیحدہ خیمہ گاہ مین اُتارا جائیگا جو آپ کی ذاتی آسائش کے لیئے علیحدہ تجویز کی گئی ہے دوسرے عہدہ دارون اور معززین کو آپکے نزدیک ایک جداگانہ خیمہ گاہ مین جگہ ملیگی۔ دونون خیمہ گاہون کے لیئے خیمے اور تمام ساز و سامان آپ اپنے حکم سے دہلی روانہ فرمائین۔ اگر مجکو حتی الامکان جلد سے جلد ایک فہرست اس طرح کی ملجاے جس سے معلوم ہو کہ ہر قسم کے مہمانون مین آپ کسکو بلاوا دینے کے لیئے تجویز کرتے ہین اور نیز ایک تخمینی اندازہ اُن لوگون کے مجموعی شمار کا جنکے حاضر ہونے کی توقع کیجا سکتی ہے تو مین بہت خوش ہونگا۔

میری گورنمنٹ کے خارن ڈپارٹمنٹ سے آپکو عنقریب اُن احکام کی نقل ملیگی جو کونسل کے اجلاس سے جاری ہونگے اور انتظامات جو در پیش ہین اُنکی ہر ہر بات کی نسبت اُن

احکام مین پوری کیفیت اور ہدایت ہوگی اور نیز یہ مسئلہ بھی حل کر دیا جائے گا کہ رقمین جو درکار ہونگی کس مد سے دیجائینگی۔

جن روساء با اقتدار کو آپ کے صوبے مین بلاوا دینا ہے اُنکے بارے مین جداگانہ مراسلت خدمت مین پہونچے گی۔

دستخط کرزن ویسرائے وگورنر جنرل ہند۔

اسیطرح کی چٹھیان بہ تغیر الفاظ علی قدر مراتب حکام ذیل کو لکھی گئین۔

لفٹننٹ گورنران بنگال و ممالک شمالی و مغربی (جو علاقہ ابعد کو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے نام سے موسوم ہوا) و پنجاب و برما و چیف کمشنران آسام و ممالک متوسطہ و رزیڈنٹ صاحبان حیدرآباد و میسور و صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند و راجپوتانہ و بلوچستان و ممالک شمالی و مغربی سرحد۔

بلاوے جو ہندوستان کے روساء حکمران کو دیے گئے تھے اُن مین سے پچاس سے اوپر اوپر تو خود ویسرائے نے ایسے رئیسون کو دیے جو من حیث المرتبت اس رعایت کے مستحق تھے۔ باقی بلاوے مختلف لوکل گورنمنٹون کے ذریعے سے روانہ کیئے گئے۔ شاہنشاہی مجمع مین جو بمقام دہلی ۱۸۷۷ء مین منعقد ہوا تھا ۲۲ - روساء حکمران کو لارڈ لٹن نے خود طلب کیا تھا۔ ۲۲ - کو لوکل گورنمنٹون نے تمام ہندوستانی روساء با جگذار جنسے اُسوقت کہا گیا تھا کہ ویسرائے سے آکر ملین ۱۹۰۲ء کے بلاوون مین داخل تھے مگر انکے علاوہ لارڈ کرزن نے سلطنت کے کئی سرحدی حکمرانون کو بھی دربار کی شرکت کے بلاوے دیے جو ۱۸۷۷ء مین

اسوجہ سے چھوڑ دیے گئے تھے کہ یا تو وہ برٹش گورنمنٹ کے اقتدار کی حد کے باہر تھے یا اُس عزت کے لیے اُنکی وقعت کافی نہین سمجھی گئی - ان متذکرۃ الصدر لوگون مین برما اور سیام کے سرحدی شان سردار اور شمالی اور شمالی مغربی سرحدات کے چھوٹے چھوٹے سردار جیسے مہتر چترال اور ہنزا اور نگر کے میر اور خان نواگئی اور نواب دیر اور عدن کے علاقۂ زیر حمایت کے شیوخ جیسے سلطان شہر و مکلا اور سلطان لحج اور امیر ڈتھالی تھے - بلحاظ اُن غلط بیانیون کے جو ایک وقت بعض مقامات مین شہرت پاگئی تھین یہ بات بیان کردینی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ شاہنشاہی دربار کے لیئے بلاوون کے جاری کرنے مین شائبہ جبر سے بچنے کے لیئے غایت درجہ کی احتیاط عمل مین لائی گئی تھی - ہر ایک رئیس نے صاف طور پر سمجھ لیا تھا کہ اگر کوئی وجہ معقول ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ بلاوے پر عمل آور نہ ہو جبکہ کم استطاعت رئیسون کو جنکے علاقے پچھلے تین برس کی خشک سالی یا گرانی کی وجہ سے بہت زیر بار ہو گئے تھے تلمیح کے طور پر ایما کردیا گیا تھا کہ یہ طلب کسی صورت سے مرادف حکم نہین ہے - اور صورتون مین بلا واقصدا روک لیا گیا تھا یا تو اسوجہ سے کہ رئیس صغیر سن تھا (اگرچہ بعض صغیر سن رئیسون سے شرکت کی خواہش کی بھی گئی تھی) یا اسوجہ سے کہ بلحاظ دیگر حالات کے اُنکی حاضری نامناسب یا موجب تصدیع سمجھی گئی - حکمران رئیسون مین جو صاحب سلامی ہین ۱۷ تو سرے سے بلائے ہی نہین گئے جبکہ اُتنے ہی اور بلائے تو گئے تھے مگر بعد کو حاضری سے معاف کردیے گئے زیادہ تر اسوجہ سے کہ وہ آسانی کے ساتھ مصارف کے متحمل نہین ہو سکتے تھے - روسا صغیر سن مین سے صرف معدودے چند سے خواہش یا توقع کی گئی کیونکہ اکثر

صورتون مین [illegible]

رئیسون کے مفاد کی نظر سے گورنمنٹ نے ۱۸۷۷ء کیطرح آن خدم و حشم کے لیئے جنکو وہ اپنے ہمراہ لائینگے ایک سود مند قید لگادی تھی - اول درجے کے رئیسون کو خدمتگارون کے علاوہ ۵۰۰ - آدمیون کی اجازت تھی دوسرے درجے والون کو ۴۰۰ کی اور علی ہذا القیاس ۱۸۷۷ء مین ان شرائط کے مطابق پچیس ہزار ہمراہی آئے لیکن ۱۹۰۳ء مین ہمراہیونکا شمار بہت زیادہ تھا -

ذیل کا مراسلہ ہز ایکسلنسی وائسرائے نے فرمانروایان ذیل کے نام روانہ کیا - نظام حیدرآباد - مہاراجہ میسور - گیکواڑ بڑودہ - مہاراجہ جموں و کشمیر - خان قلات مہاراجگان گوالیار و اندور و جے پور و جودھپور - مہارانا اودے پور - مہاراجہ ٹراونکور -

کلکتہ ۱۹ - مارچ ۱۹۰۲ء میرے معزز اور گرامی قدر دوست -

مین بڑی خوشی سے یور ہائینس کو اطلاع دیتا ہون کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور انکی زوجہ محبوبہ کوئین کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایان شان تہنیت کی غرض سے میرا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے -

اس دربار کے منعقد کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے حضور ملک معظم نے یہ منشا بھی ظاہر فرمایا ہے کہ یہ بات معلوم کرادیجائے کہ حضور ممدوح مستعجل ہین کہ ہندوستان کے تمام والیان ممالک اور رئیسون کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ حضور ممدوح کے تخت اور ان کی

ذات کے ساتھ اپنی وفاشعاری کی توثیق کرین اور نیز یہ کہ حضور ممدوح اس دربار مین اُنکی حاضری کو بدرجہ مساوی ایسا ہی تصور فرمائینگے کہ گویا وہ تاج پوشی کی تقریب پر انگلستان مین حاضر ہوے۔

مین یور ہائینس کی آگاہی کے لیئے اس اعلان کی ایک نقل بھی ملفوف کرتا ہون جو مین نے گزٹ آف انڈیا مین مشتہر کرادیا ہے اور اس مبارک موقع پر یور ہائینس کی موجودگی کی عزت کا خواستگار ہون۔

جس تاریخ معین پر یور ہائینس کے دہلی پہونچنے کی توقع کیجائیگی معمولی ذرائع سے فی الوقت اس سے اطلاع دیجاے گی۔

مین چاہتا ہون کہ یور ہائینس کا اعلیٰ درجے کا پاس جو مجھے ملحوظ ہے اسکو ظاہر کرون اور اپنے تیئن آپ کا مخلص دوست لکھون۔

دستخط کرزن ویسرائے گورنر جنرل ہند۔

نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے جواب حسب ذیل تھے۔

یور اکسلنسی۔

مین بڑی مسرت کے ساتھ یور اکسلنسی کے عنایت نامہ مورخہ ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۲ء اور اُسکے ملفوف کا پہونچنا تسلیم کرتا ہون جسمین آپ نے ترقیم فرمایا ہے کہ حضور ملک معظم اڈورڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور اُنکی زوجہ محبوبہ کوئین کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایان شان تہنیت کی غرض سے آپ کا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین

ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

مین اسکو موجب عزت سمجھتا ہون کہ یور اکسلنسی نے جو ملک معظم کی طرف سے مجھکو بلاوے مین شریک کیا ہے اسکو قبول کرون اور مین امید کرتا ہون کہ کسی تاریخ مین جو بعد کو مقرر کیجاے گی یور اکسلنسی کی ملاقات کی مسرت حاصل کرونگا۔

یور اکسلنسی کا مخلص دوست۔

دستخط میر محبوب علیخان ... پرانی حویلی حیدرآباد دکن

نظام حیدرآباد ۱۰-اپریل ۱۹۰۲ء

میرے معزز گرامی قدر دوست

یور اکسلنسی کا بلاوا کہ مین شاہنشاہی دربار مین جو یکم جنوری سنہ آئندہ کو منعقد ہوگا شریک ہون شرف ورود لایا سارا ہندوستان حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تاج پوشی کا بڑی دلبستگی کے ساتھ منتظر ہے اور شاہنشاہ ہند ہونے کی حیثیت سے دہلی جیسے مشہور مقام مین حضور ملک معظم کی تخت نشینی کا اعلان ضرور آن بڑے تاریخی مجامع کی یاددہانی کریگا جو اسطرح کی تقریبات پر زمانہ گذشتہ مین وہان ہوا کیے ہین ہندوستانی ریاستون مین یہ تقریب بڑی خوشی کی تقریب ہوگی اور اس سے ہندوستان کے رئیسون کو ایک مبارک موقع ملے گا کہ ملک معظم شاہنشاہ کے ساتھ اپنی اطاعت کا اظہار کرین جنکی یور اکسلنسی اس خوبی سے نیابت کر رہے ہین۔

مین تو اپنی ذات خاص کے لیے اس شاندار اور قابل یادگار رسم مین شریک ہونے کو

اپنا خوش کُن اور موجب عزت فرض سمجھتا ہون۔

مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ اس تقریب کے ضمن مین مجکو اپنے اسلاف کی مثال کی تقلید اور اپنی ذات سے برٹش تخت کی فرمان برداری اور محبت کی مکرر توثیق کا ایک اَور موقع ملا۔ زیادہ حد ادب۔

یور اکسلنسی کا مخلص دوست

دستخط کرشنا راجہ وڈیار مہاراجہ میسور۔ اوٹاکمنڈ ۲۷۔ مئی ۱۹۱۱ء

ہز ہائینس گائیکواڑ بڑودہ نے بلاوے کے باضابطہ قبول کرنے کے علاوہ جواب کے دینے مین اورون سے زیادہ مستعدی بھی ظاہر کی مہاراجہ جموں و کشمیر نے اپنے مراسلہ مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء مین لکھا کہ وہ بڑی خوشی سے حاضر دربار ہونگے۔

اور اسکے ساتھ اتنا مضمون اور اضافہ کیا کہ اسکے کہنے کی چندان ضرورت نہین کہ ہم باشندگان ہندوستان کے لیے دربار بڑی خوشی اور نیز مسرت بخش چشم دید معاینے کا موقع ہوگا کہ جسوقت ہم علی رؤس الاشہاد برٹش تاج کے ساتھ اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کے دلی خیالات کا اظہار کر رہے ہونگے مع ذلک اُس مشفقانہ و پدرانہ عنایت کا بھی احساس کرینگے جو حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند اپنی والدہ ماجدہ ملکہ قیصر ہند ؒ انار اللہ مضجعہا کی طرح اپنی ہندوستانی رعایا اور باشندگان علاقہائے زیر حمایت اور معاہدین کے حق مین مبذول فرماتے اور وہ شفقت آمیز دلبستگی جو اُن کی عافیت اور خوشحالی کے ساتھ رکھتے ہین یہ کہنا بھی کچھ بیجا نہ ہوگا کہ ایسے عمدہ موقع پر ہندوستان کے حکمران رئیسون اور سردارونکا آپس مین

ملاقات کرنا ضرور اُنکو وہ زمانے یاد دلائے گا جبکہ ارکان ملک اور اعلیٰ درجہ کے حکمرانون کا دستور تھا کہ اشومید اور راج سویا کی تقریبون پر راجون مہاراجون کو اپنی ذات مستجمع الصفات کے گرد جمع کیا کرتے اور یہ مواقع اور سب تدبیرون سے بڑھ کر ماتحت حکمرانون کے دلون کو موہ لیتے تھے۔

ہزہائینس نگلبرہیگی میر سر محمود خان خانِ قلات کیطرف سے بھی بلاوے کی باضابطہ منظوری آئی۔

خریطہ جسمین مہاراجہ گوالیار نے وایسرائے کی چٹھی کا جواب دیا انکی وفاشعاری کے استعارون سے بھرا ہوا تھا۔ ذیل مین اسکا منتخب ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

مہربان اور فیاض اکسلنسی پر جو بے انتہا صفات حمیدہ کے مخزن ہین۔ خوشی اور خرمی کے دروازے اور عیش و نشاط کے ذرائع کھلے رہین۔

ان خوشی کے دنون مین جبکہ فرحت اور کامرانی کے دروازے خیر خواہان برٹش گورنمنٹ پر کھلے ہوئے اور تحصیل مقاصد کے ہزارہا وسائل بر روے کار ہین مجھکو میرے معزز دوست میجر سی پرچرڈ رزیڈنٹ گوالیار کے ذریعے سے آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا جسمین خوش کن اور روح افزا خبرین مندرج تھین مجھکو آپ کے اس ارادے سے آگہی ہوئی کہ آپ حضور شاہنشاہ معظم اڈوارڈ ہفتم اور انکی بیگم ملکہ خلد اللہ اقبالہما کی تاج پوشی کی تہنیت کی غرض سے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین شاہنشاہی دربار منعقد کرنا چاہتے ہین۔

آپ نے اپنے خط مین یہ بھی ایما فرمایا ہے کہ حضور شاہنشاہ معظم نے آپکو اس دربار کے

منعقد کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ ہندوستان کے تمام حکمرانون اور رئیسون کو یہ بھی معلوم کرا دیا جائے کہ یہ موقع اُنکے لیے حضور شاہنشاہ کے تخت اور اُن کی ذات والا صفات کے ساتھ اظہار وفاشعاری کا ہے اور نیز یہ کہ اُنکے اس دربار مین حاضر ہونے کو حضور ملک معظم بدرجہ مساوی ایسا خیال فرمائینگے کہ گویا وہ بہ تقریب تاج پوشی انگلستان مین حاضر ہوے۔

ایک نقل اس اعلان کی بھی آپ کی چٹھی مین منسلک ہے جو گزٹ آف انڈیا مین مشتہر ہوا۔ اس چٹھی مین بھی میرا بلاوا ہے کہ مین اس مبارک موقع پر دربار مین حاضر ہون اس چٹھی مین یہ بھی لکھا ہے کہ مقرر تاریخ جسپر میرے دہلی پہونچنے کی توقع کیجاے گی مجکو معمولی طریقے سے بتا دیجاے گی اس چٹھی نے ہماری دوستی اور یک دلی کو تازہ اور مستحکم کر دیا۔ میرا دل بہت ہی خوش ہوا۔

چونکہ شاہنشاہی دربار دہلی مین حضور شاہنشاہ معظم اور آنکی زوجہ محترمہ کوئین خلد اللہ اقبالہما وضاعف اجلالہما کی تاج پوشی کی خوشیان منانے کے لیے منعقد ہوگا لہذا وہ بڑی ہی خوشی کا موقع ہوگا اور تمام خیرخواہان گورنمنٹ کا فرض حتمی ہے کہ ایسے عظیم الشان دربار مین ضرور حاضر ہون کہ یہ حاضری بجاے خود موجب فخر و مباہات ہوگی۔ مین بہ تعمیل ارشاد مندرجہ عنایت نامہ شاہی انشاء اللہ تعالی ضرور حاضر دربار ہونگا اور آپ سے ملنے کی مجھے بڑی مسرت ہوگی فقط۔

دستخط مادھو راؤ سندھیا۔ مہاراجہ گوالیار۔ ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

مہاراجہ اندور نے اپنی ۲۸ مئی کی تحریر مین والیہ ا[illegible] کی وفاشعارانہ منظوری کی اطلاع دی۔

مہاراجہ جے پور نے ۲ مئی کی تحریر مین ہز اکسیلنسی کو اطمینان دلایا کہ وہ اور اُنکی رائے مین ہندوستان کے تمام والیان ملک اور رؤسا اسموقع کو غنیمت سمجھتے ہین جو حضور شاہنشاہ ہند نے اپنے کرم سے ہم لوگون کو دیا تاکہ اُنکے تخت اور اُنکی ذات کے ساتھ وفاداری کی توثیق اور التفات خاص جو اسطح پر ظاہر فرمایا گیا ہے اُسکی نسبت اپنی احسانمندی اور مسرت کا اظہار کرین۔

مہاراجہ جودھپور نے حسب ذیل لکھا۔

میرے نہایت گرامی قدر و معزز دوست۔

مین بڑی شکرگزاری کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ یور اکسیلنسی کا عنایت نامہ موصول ہوا جسمین آپ نے مجھکو [illegible] دربار مین مدعو فرمایا جو بمقام دہلی اس غرض سے منعقد ہونے والا ہے کہ حضور شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم ہند کی مبارک تاج پوشی کا اعلان کیا جاے۔

اسکے تحریر کرنے کی چندان ضرورت نہین کہ کوئی چیز میرے لیے اس سے بڑھکر مسرت بخش نہین ہوسکتی کہ بسر و چشم ایسے موقع کی دعوت کو لبیک کہون جو حضور ملک معظم کی سلطنت ہند مین عظیم الشان اور مبارک واقعے کے اعلان کے لیے پیش آنے والا ہے اور جسکے ذریعے سے رعایا و رؤساء ہند کو ایک عمدہ موقع دیا جائیگا کہ اپنی وفاشعاری اور

ارادتمندی کے دلی خیالات کو جو وہ حضور معزی الیہا کی جلیل الشان ذات اور تخت کے ساتھ رکھتے ہین ظاہر کرین -

مین اس موقع کا اسوجہ سے اور بھی خیر مقدم کرتا ہون کہ برٹش تخت کے ساتھ مستحکم وفا شعاری اور نا متزلزل فرمان برداری دائما میرے بزرگون کا اصول راہنما رہا ہے اور مین بھی ہمیشہ اسکو اپنی بے بہا میراث سمجھتا ہون - اعلی درجہ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ جو یور اکسلنسی کی میرے دل مین ہے مین دعا کرتا ہون - کہ یور اکسلنسی کا مخلص دوست ہون

دستخط سردار سنگھ - مہاراجہ جودھپور - مسوری - ۲۳ - اپریل ۱۹۱۰ء

مہارانا اودے پور نے ۲۱ - اگست کو جواب لکھتے ہوئے وائسرائے کے بلاوے کے قبول کرنے مین اپنی خوشی کا اظہار کیا مگر یہ بھی تحریر کیا کہ اگر دربار کی تاریخ سے پہلے انکے صاحبزادے کنور بھوپال سنگھ جی کی صحتوری مین ترقی کے آثار نمایان ظاہر نہ ہوے تو وہ امید کرتے ہین کہ انکو علیل کے چھوڑ کر جانے سے معاف رکھا جاے -

مہاراجہ ٹراونکور نے وائسرائے کے دہلی کے بلاوے کو نہایت خلوص دل اور منت پذیری سے قبول کیا اور ہز اکسلنسی کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ حضور شاہنشاہ کے تخت اور آنکی ذات کے ساتھ اپنی وابستگی اور خیر خواہی کی توثیق کے استحقاق کی بڑی قدر کرتے ہین -

دوسرے درجے کے روسا حکمران کو جو وائسرائے نے بلاوے کے خطوط لکھے ان کی عبارت بھی اسیطرح کی تھی جیسے خط موسومہ نظام حیدر آباد کی بجز اسکے کہ وہ میرے مکرم دوست

شروع اورمین بڑے پاس اور لحاظ کے ساتھ یور ہائینس کا مخلص دوست رہون پرختم ہوتے تھے - اسیطرح پر ۱۰۹ - رئیسان حکمران کو خط لکھے گئے اور ایسا ہی مہاراجہ بنارس کو جو رئیس حکمران اور بنگال کے بڑے زمینداروں کے بیچ مین رتبہ رکھتے ہین - اس فہرست مین وساد مفصلۃ الذیل داخل تھے - بیگم بھوپال - مہاراجگان ریوا والور و بیکانیر - مہاراؤ راجہ بوندی مہاراج رانا دھولپور - مہاراول جیسلمیر - مہاراجگان قرولی وکشنا گڑھ - مہاراؤ کوٹا - نواب ٹونک - راجہ کوچین - راؤ کچھ - میر خیرپور - مہاراجہ کولھاپور - نوابان رامپور و بہاولپور - مہاراجہ پٹیالہ - بھوپال کی بیگم کے جواب مورخہ ۱۳ - محرم ۱۳۲۰ھ (۲۰ - اپریل ۱۹۰۲ء) مین مضمون ذیل تھا -

ہز اکسیلنسی عالی مرتبت مہربان وکرم گستر عطوفت فرمائے حال نیاز مندان ہز اکسیلنسی کو خدا صحیح وسلامت رکھے - مراتب خلوص وخیر اندیشی کے اظہار کے بعد عرض خدمت ہے کہ یور اکسیلنسی کا خریطہ مورخہ ۱۹ - مارچ ۱۹۰۲ء پہونچا جسکے ساتھ وہ اعلان بھی تھا جو فارن ڈپارٹمنٹ سے جاری کیا گیا ہے اور وہ میرے لیئے بڑی مسرت اور عزت کا باعث ہوا -

مجکو اس سے آگہی ہوئی کہ حضور شاہنشاہ اڈورڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان و انگلستان اور حضور ملکہ شاہنشاہ بیگم کی تاج پوشی کے اعلان کیلیئے دہلی مین ایک دربار منعقد ہوگا -

خدا نے چاہا تو مین یور اکسیلنسی کی خواہش اور حضور شاہنشاہ معظم کے ایما کے مطابق بطوع خاطر خوشی اور خلوص دل سے تاریخ مقررہ پر جسکی نسبت یور اکسیلنسی نے مجھے اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا ہے حاضر دربار ہونگی تاکہ برٹش تاج کے ساتھ اپنے خاندان اور کنبے کی مشہور وفا شعاری کو

ظاہر اور ثابت کر سکون - عافیت اور کامرانی کے دن یور اکسلنسی کو نصیب رہین -

دستخط سلطان جہان بیگم بھوپال

مہاراجہ الور نے خریطۂ مورخہ ۳۰- اپریل ۱۹۱۱ء مین حسب ذیل تحریر کیا -

کرم گستر منبع جود و عنایت یور اکسلنسی کی عنایتین ہمیشہ جاری رہین -

اِن مبارک دنون مین جبکہ خوشی اور مسرت کی خبرین ہر طرف سے چلی آ رہی ہین اور فرحت و انبساط کے آوازے ہر سمت مین ٹھپے گونج رہے ہین یور اکسلنسی کے نہایت معزز عنایت نامے کے ورود سے مجھے بڑا اعزاز حاصل ہوا جسنے اس خوشخبری کا ابلاغ کیا کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور شاہنشاہ بیگم ملکہ محترمہ کی تاج پوشی کے اعلان کا دربار یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ہوگا اور جسمین مجکو ایما کیا گیا ہے کہ اس ہمایون موقع پر حاضر ہون - اِس مبارک خبر سے جو خوشی مجکو حاصل ہوئی ہے تحریر اور تقریر کے احاطے سے باہر ہے -

خداوند کریم ایسا کرے کہ اِس سلطنت کے دو درخشندہ ستارے ہمیشہ درخشان و تابان رہین تاکہ برٹش تخت کی ترقی اور شان اَور زیادہ ہو -

مین یور اکسلنسی کے عنایت آمیز بلاوے کی تعمیل مین بڑی خوشی سے بذات خود مع دیگر خیر خواہان باشندگان ریاست دربار اعظم کی حاضری کا اعزاز حاصل کرونگا -

مجھے پورا اعتماد ہے کہ یور اکسلنسی مجکو اپنا اور گورنمنٹ عالیہ کا محب صادق اور خیر خواہ تصور فرمائینگے اور نیز یہ کہ عنایت نامہ جات کے بھیجنے سے میری عزت افزائی کرتے رہینگے -

یور اکسلنسی کو خوشی اور خرمی کے دن نصیب رہین۔

دستخط جے سنگھ مہاراجہ الور

مہاراول جیسلمیر نے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کو جو بلاوے کی قبولیت کا خط لکھا مین عنوان تھا مجھکو یور اکسلنسی کے بلاوے کے خلوص دل سے قبول کرنے مین نہایت خوشی اور مسرت ہے اور خصوصاً ایسے سعید اور مبارک وقت پر جبکہ بر اعظم ہند کے تمام والیان ملک اور باشندگان کو اس بات کا ایک لاجواب موقع ملا ہے کہ اپنے عزیز اور محبوب شاہنشاہ کی بارگاہ مین جسکا آفتاب اقبال کبھی غروب نہین ہوتا اور یہی اسکی شان عظمت کا نشان کافی ہے اپنی راسخ اور غیر متزلزل عقیدت اور وفاشعاری کا اظہار کرین۔

مین اتنا اور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون کہ ہمارا خاندان جو بھاٹیون کے نام سے موسوم ہے گورنمنٹ علیا کی فرمانبرداری اور جان نثاری مین ہمیشہ پیش پیش رہا ہے اور میرا اصول رہنا بھی یہی ہے کہ اس مقدس اور محترم میراث پر ثابت قدم رہون

جس خط مین مہاراجہ کشن گڑھ نے وایسراے کے بلاوے کی منظوری کی اطلاع دی اُسکے آخر مین یہ تملق آمیز فقرہ بھی تھا کہ خدا کرے سارا جہان از ثریا تا ثری ہز اکسلنسی کے زیر حکومت رہے۔

مہاراؤ کوٹہ نے لکھا۔

مین ہندوستان کے اُن والیان ملک اور روسا مین سے ہون جنکو شاہنشاہ ملک معظم اڈورڈ ہفتم اور اُنکی زوجہ محبوبہ ملکہ کی تاج پوشی مین حاضر ہونے کا اعزاز اور استحقاق

تاکہ حضور شاہنشاہ کے تخت اور اُنکی ذات کے ساتھ اپنی وفا شعاری کا اظہار کرون جنھون نے براہ بندہ نوازی اپنا یہ منشاء ظاہر فرمایا ہے کہ اس دربار کی حاضری کو وہ تقریب تاج پوشی انگلستان کی حاضری کے برابر تصور فرمائینگے۔

اس درجے کے دوسرے رئیسون کی طرف سے جو جواب موصول ہوئے انمین ہز اکسلنسی کے بلاوے کی منظوری گو مختصر تھی مگر خلوص دل سے تھی۔

بلاوے کی چٹھیان جو تیسرے درجے کے پچیس حکمران رئیسون کے نام بھیجی گئین اُس القاب و آداب کے مطابق جو سرکاری مراسلت مین ملحوظ و مرعی ہوتا چلا آتا تھا الفاظ میرے دوست سے شروع اور مین یور ہائینس کا دلی دوست ہون پر ختم کی گئین تھین جن رئیسون کے ساتھ اس طرز پر خط و کتابت کی گئی۔ مہاراجگان چارکھاری و چھتر پور و دتیا تھے اور نیز راجگان دھار و دیواس (بڑی اور چھوٹی شاخ کے) اور نواب جاورہ اور مہاراجہ اورچھا اور راجگان راجگڑھ و رتلام اور مہاراجہ سمتھر اور مہاراؤ ان راناڈونگرپور و پرتاب گڑھ اور راج رانا جھالاوار اور مہاراؤ سروہی اور مہاراجگان کوچ بہار و سکم اور راجگان کوہستانی ٹہرا و چنبہ و نابھا و کپورتھلہ و منڈی و سرمور و فرید کوٹ و منی پور۔

ان رئیسونکی طرف سے بھی جوابی چٹھیان آئین جنھین جواب دینے والون نے دربار مین بلائے جانے پر اپنی بڑی خوشنودی ظاہر کی۔ باستثنا ایک یا دو صاحبون کے سب نے

کہ تہنیت کی اس مبارک رسم مین شریک ہونا خیرخواہان تاج وتخت کے لیے دنیاوی فلاح وبہبود کا ذریعہ اور مالک سلطنت کی خوشنودی کا موجب ہے اسلیے کہ حاکم وقت کا حق ہے کہ اُسکی رعایا اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔

لہذا مین کہ ادنیٰ ترین بندگان ہون دربار مین حاضر ہونے کے فخر کو ضرور حاصل کرونگا جو تمام برکات کی اصل ہے۔

مزید برآن دولت واقبال کا موتی اور عظمت اور سخاوت کا ستارہ خداوند قدیر کی تائید سے ہمیشہ تابان ودرخشان رہے۔

رتلام کے راجہ صاحب نے لکھا کہ۔

مجکو جو اجازت بخشی گئی ہے کہ مین اس مبارک موقع پر سب کے ولی نعمت شاہنشاہ جلیل الشان کی نسبت شرائطِ آدب بجالاؤن اور ملک معظم کی ذات اور اُنکے تخت کی خیراندیشی اور راسخ محبت اور ارادتمندی کے خیالات جو میرے دل مین ہین اُنکو ظاہر کرون تو مین اس اجازت کو بڑے فخر وامتیاز کا موجب سمجھتا ہون۔

مہاراج سروہی نے وایسراے کے بلاوے کی قبولیت مین لکھا کہ

مین اِتنا اَور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون کہ ہرچند مین ناچیز سا آدمی ہون مگر حتی الوسع برطانیہ کے ساتھ اپنی خیراندیشی اور ارادتمندی کے ظاہر کرنے کے موقع کو اپنا مال ومتاع بلکہ اپنی جان کے قربان کردینے پر بھی ہاتھ سے نہین جانے دونگا۔

مہاراجہ سکم کی طرف سے جو جواب آیا اسمین عجب لطف کے ساتھ وسیرے کو مخاطب کیا گیا تھا

میرے معزز دوست ہز اکسلنسی وایسرائے و گورنر جنرل ہند کے کنول جیسے قدمون مین عرض کیا جاتا ہے خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

عاجز تھیوٹاب نامگیال مہاراجہ سکم نہایت ادب سے گزارش کرتا ہے کہ یور اکسلنسی نے جو براہ عنایت حضور شاہنشاہ اعظم و ملکۂ معظمہ کے جشن تاج پوشی کی تقریب پر مجکو دہلی مین مدعو کیا ہے اس نوید سے مجکو نہایت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ مین اپنے دل ارادت مشحون سے ایسے مبارک موقع کا جس سے مجکو دربار عالی مین شامل ہونے کا فخر و امتیاز حاصل ہوگا۔ خیر مقدم کرتا ہون

یہ خط ریشمی خریطے مین ملفوف ہو کر بروز سعید یعنی سنہ دریائی شیر کے تیسرے مہینے کی پہلی تاریخ کو راجدھانی گنٹوک فوڈنگ سے روانہ کیا گیا۔

دستخط تھیوٹاب نامگیال مہاراجہ سکم

راجہ صاحب نابھا نے ۱۴- جون ۱۹۰۲ء کے مراسلے مین لکھا کہ۔

مین بکمال فخر و مباہات عالیجناب رفیع الشان گردون رکاب فیاض زمان وایسرائے زاد اقبالہ کی خدمت مین عرض کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہون۔

مین بہت خوشی سے گزارش پرداز ہون کہ یور اکسلنسی کی چٹھی مورخہ ۱۱- مارچ ۱۹۰۲ء مع نقل اعلان جسمین یور اکسلنسی نے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ایک شاہنشاہی دربار اس غرض سے منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ ہندوستان کے لوگون مین حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم اور ملکہ معظمہ برطانیہ عظمیٰ و ہندوستان کی رسم تاج پوشی کو مشتہر کیا جائے

شکر گزار ہون اور اس تاسف کے ظاہر کرنے سے باز نہین رہ سکتا کہ بوجہ ضعف پیری لندن کی تاج پوشی کے دربار مین حاضر ہونے سے مقصر رہا - اب بارگاہ خداوندی مین میری یہ دعا ہے کہ مین توانا تندرست رہون تا کہ دربار دہلی مین حاضر ہونے کا اعزاز حاصل کر سکون -

مین امید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی مجکو اپنی عظیم الشان عالی قدر گورنمنٹ کے دلی خیر خواہون اور نیاز مندون مین تصور فرما کر ترسیل تفقد و عنایت نامجات سے معزز و مفتخر فرماتے رہینگے -

دستخط ہیرا سنگھ راجہ نابھا

دو ریاستون کو ہندوستان سے بڑا قوی پولٹیکل تعلق ہے سو ان دونون کے فرمانرواؤنکو بھی بلاوے پہونچے یعنی امیر صاحب افغانستان و مہاراجہ دھراج نیپال کو انکو بھی وایسرائے نے ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۱ع کو بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ تہنیت تاج پوشی کی تقریب سے میرا ارادہ ایک شاہنشاہی دربار کے منعقد کرنے کا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مہمان کے طور پر انکو دہلی آنے کی دعوت بھی دی - سو امیر افغانستان تو اپنی تخت نشینی کے بعد اسقدر جلد اپنے ملک کو چھوڑ نہین سکتے تھے تو انھون نے اپنے رشتے کے بھائی کرنیل محمد اسمعیل خان کو جو انکے سفیر کے طور پر گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ رہتے ہین نامزد کیا کہ انکی قایم مقامی کرین سری مہاراجہ دھراج پرتھوی بیر بکرم جنگ بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ والی نیپال کے پاس سے جواب ذیل مورخہ ۱۱ - جون سنہ ۱۹۱۱ع موصول ہوا -

فیاض زمان ملاذ و ماوائے نیازمندان دام عنایتہ



ایچ ای مہاراجہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر
وزیر اعظم نیپال

مین نے بڑی خوشی سے یور اکسلنسی کی چٹھی مورخہ ۲۰ - مئی ۱۹۱۱ء کو لیا جسمین آپ نے مجکو شاہنشاہی دربار مین مدعو کیا ہے جو یور اکسلنسی یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان کی تاج پوشی کی تقریب مین منعقد فرمائینگے مگر مین افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ بوجوہ چند مین خود اس دعوت سے مستفید نہین ہو سکتا - نسلو لپشت سے نیپال کا تخت ہمارے خاندان مین چلا آتا ہے - ہمارے یہان کے دستور مستمر کی رو سے ہر ایک تخت نشین کو حکم ہے کہ اپنے ملک سے کسی دوسرے ملک مین باہر قدم نہ رکھے اور جسنے اسکے خلاف کیا ہے وہ پھولا پھلا نہین جب میرے پر دادا سری (۵) مہاراجہ مہراج رجندر اکرم شاہ بنارس گئے اُنکے تمام عہدہ دار اور امرا اور رعایا اُنسے بہت ناخوش ہوے اور اُنکو تخت پر سے اُتار دیا -

اگرچہ مین حاضری سے معذور رہون جسکا مجکو بہت افسوس ہے مین امید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی اپنی عنایت اور مہربانی میرے حال پر جاری رکھینگے اور مجھے معاف فرمائینگے - چونکہ مین آ نہین سکتا میرے وزیر اعظم اور مارشل مہاراجہ چندر اشمشیر جنگ رانا بہادر تھانگ لوئی پیم ماکوکنگ ونگ سیان جنکو مین اپنا ہمزاد سمجھتا ہون دربار مین یور اکسلنسی کا نیاز حاصل کرینگے - آپ کی معمولی عنایتون اور مہربانیون پر بھروسا کرکے اور بخیال مستحکم محبت کے جو دونون گورنمنٹون مین ہے مین امید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی اُنکے ساتھ عزت اور توقیر سے پیش آئینگے جو اِنکے رتبہ عالی کے لائق ہے - مجکو یقین کلی ہے کہ یور اکسلنسی مجکو ہمیشہ اپنا خیرخواہ تصور فرمانے اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دہی سے

اطمینان بخشتے رہینگے۔

مین امید کرتا ہون کہ یور ایکسلنسی ہمیشہ مجکو اپنی خیریت مزاج کا دعاگو تصور فرماتے اور میرے دلکو خیر و عافیت کی خبرون کے لکھنے اور ابلاغ فرمانے سے مسّرت اندوز کرتے رہینگے اس سے زیادہ اَور کیا لکھا جاے۔

دستخط پرتھوی بیر بکرما

مہاراجہ دھراج نیپال

یون فی الحقیقت نیپالی گورنمنٹ کے راس الرئیس دیگر والیان ممالک کے ساتھ دہلی مین موجود تھے۔

سلطان مسقط سید فیصل بن ترکی جنکے تعلقات گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ بخصوص اتحاد قلبی کیطرح کے ہین اُنکو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ وہ بھی اپنے علاقے کو چھوڑ کر نہ آسکے مگر اُنھون نے خط مورخہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء مین یہ استدعا کی کہ اُنکو ایک یا دو بڑے عہدہ دار و نکے ساتھ اُنکے فرزند تیمور کے بھیجنے کی اجازت دیجاے۔ ہز ہائینس نے خط مین یہ بھی لکھا کہ حضور شاہنشاہ معظم کی شفایابی اور حضور ممدوح الصفات اور ملکہ معظمہ کی تاج پوشی کی خبر سنکر جو بمقام لندن ہوئی مجکو بہت مسّرت حاصل ہوئی۔ مین خدا سے دست بدعا ہون کہ اُنکی عمر دراز کرے اور سلطنت برطانیہ کو ہمیشہ قائم رکھے اور روزافزون ترقی نصیب کرے مین جناب کی دوستی اور امداد کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون خدا کرے کہ سلطنت برطانیہ کے ساتھ میرا اتحاد بمرورِ زمانہ زیادہ اور بڑھتا چلا جاے۔

غایت درجے کا اتحاد ہے اور ان مین سے دو ملحق الحدود بھی ہین اسلیئے انکے دربار مین بھی بلاوے
بھیجے گیئے۔ عالیجناب شاہنشاہ ایران سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ اپنا ایک وکیل دہلی مین اسموقع
پر بھیجین جو کہ گورنمنٹ ہند کا مہمان ہوا ور اس بات کی قوی امید کیگئی تھی کہ جناب ممدوح الصفات
ضرور اپنا کوئی سفیر روانہ فرمائینگے۔ جناب والسیرائے نے جو انگریزی مشیر مقیم طہران کے نام
چٹھی لکھی اُسکا مضمون یہ تھا کہ ہندوستان اور ایران کی حدود کئی سو میل تک پیوستہ
ہین۔ علاوہ برین سلطنت برطانیہ اور فارس کی دیرینہ دوستی اس بات کی مقتضی ہے
کہ یہ دونون قومین ایک دوسرے کے حالات اور قوائد سے آگاہی حاصل کرنے کے مواقع کو
ہاتھ سے جانے نہ دین لیکن چونکہ شاہ فارس کا ایک خاص ایلچی ابھی جشن تاج پوشی لندن
مین شامل ہو چکا تھا اسیلئے دہلی مین انکا کوئی خاص وکیل نہین آیا شہزادہ دیوا ونگسی پردپرا کار
وزیر دول خارجہ نے مسٹر آرچر ڈ سے بنکوک مین جو حضور شاہنشاہ کے معتمد علیہ ہین یہ فرمایا کہ
عالیجناب شاہ سیام بھی جنکو والسیرائے نے بنفس نفیس تشریف لانے کی تکلیف دی تھی خیال
کرتے ہین کہ ملک سیام کیطرف سے ابھی حال مین شہزادہ ولیعہد تاج پوشی لندن مین باقاعدہ
مناسب طور پر شریک ہو چکے ہین اسلیئے جناب والا بذات خود جشن دہلی مین شامل نہین
ہوسکتے لیکن اس بات سے انھین نہایت خوشی ہے کہ وہ اپنے مصاحب خاص جنرل
چوفیا سورا ونگسی کو اسموقع پر بحیثیت وکیل دربار دہلی مین شریک ہونے کے لیئے مامور فرمائین
جاپان کے سفیر کو بلا دینا ایک نئی بات تھی جسکو والسیرائے نے کچھ کم وقعت کی نظر سے

نہین دیکھا ان دونون سلطنتون نے اقصائے مشرق مین اپنی اغراض مشترکہ کی حفاظت کے لیئے جو معاہدہ ابھی حال مین کیا ہے اُسکو ہندوستان مین بہ نظر استحسان دیکھا گیا اور وائسرائے نے سلطنت جاپان کے وکیل کو دہلی مین دربار کے موقع پر مدعو کرتے وقت اہل ہند کے اِن خیالات کی طرف توجہ دلائی شہنشاہ جاپان نے بھی بعینہ ویسے ہی خیالات ظاہر فرمائے۔ اور جنرل بیرن اوکو کو جو اُنکے ممتاز سپہ سالارون مین سے تھے اس غرض کے لیئے مامور کیا۔ جنرل ممدوح میجر جوبی و کپتان اٹیو و لفٹنٹ اڈاکا کے ساتھ صرف دربار ہی مین شریک نہین ہوے بلکہ فوجی قواعد کے بلاوے سے بھی جو کہ دربار سے پہلے ہوئی مستفید ہوے۔

وائسرائے نے ایک اَور طریقے سے بھی چاہا کہ اندرونی اتحاد جو سلطنت مین برسر ترقی ہے اور ہندوستان کی منزلت جو سلطنت مین ہے اُسکو ایک جدید اور شاندار طور سے ظاہر کیا جائے۔ یہ پہلا ہی اتفاق تھا کہ جنوبی افریقہ کے مضافات اور آسٹریلیا کی کامن ویلتھ حکومت سے استدعا کی گئی کہ ہندوستان کی تقریب مین اپنے وکلا روانہ کرین۔ وائسرائے نے جولائی ۱۹۰۲ء مین لارڈ ملنر (جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر اور ٹرنسوال اور ساحل دریائے آرینج کی آبادی کے ناظم) کو لکھا کہ

یہ موقع ایسا ہوگا کہ اول تو اس ملک کے باشندونکو دلچسپی کا موجب ہوگا علاوہ برین انگریزی سلطنت کے تمام حصص مین اب ایسا قریب کا تعلق ہے اور انکی آئندہ قسمتین اسقدر ایک دوسرے سے مخلوط ہین کہ جو امر ایک حصے پر موثر ہو ممکن نہین کہ دوسرا حصہ اُس سے بیخبر رہے۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ مین خاصکر یہ حالت پائی جاتی ہے آئندہ ضرور ہے کہ دونون مین براہ راست صلح و جنگ اور تجارت کے تعلقات زیادہ ہوتے جائین اور یہ بات دونون کے حق مین مفید

ذاتی واقفیت بہم پہونچائیں۔

اِن ہی خیالات کے لحاظ سے وہیسرے نے توقع کی کہ ہائی کمشنر کسی نہ کسی کو بھیجینگے تاکہ وہ دربار مین جنوبی افریقہ کی نیابت کرے چنانچہ آخر کار ٹرنسوال کے ایڈوکیٹ جنرل سر رچرڈ سالومن اس خدمت پر مامور ہوئے۔ وہیسرے نے آسٹریلیا کی کامن ویلتھ حکومت کے گورنر جنرل لارڈ ہوپ ٹون کو جو خط لکھا اُسمین سیطرح کا بلاوا دینے کے بعد اِس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ سنہ ۱۹۰۱ء مین جو آسٹریلیا کی کامن ویلتھ کو عطاء اختیارات کی رسمین ادا کی گئی تھین گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک ہندوستانی کنٹنجنٹ فوج اس غرض سے روانہ کی تھی کہ اُن مراسم مین شریک ہو اور یہ بھی لکھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اس مہمان نوازی کا بدلہ اُتارنے سے بڑی خوشی ہوگی اور نیز اُس ریاست کی طرف سے آنے والونکو خیر مقدم کہنے سے جو سلطنت عظمیٰ کے تعلق کے اعتبار سے گویا ہندوستان کی ماجائی بہن ہے اور جسکے بہادر سپاہیون نے ابھی حال مین تاج انگلستان کی بڑی نمایان خدمت کی ہے۔ فیڈرل وزرا نے بلاوے کا یہ جواب دیا کہ چونکہ کامن ویلتھ کیطرف سے لنڈن کی تاج پوشی مین فوج کنٹنجنٹ شریک ہو چکی ہے اور نیز اِسی قسم کی فوج جو ہندوستان کو روانہ کیجا سکتی ہے ایسی بڑی فوج کے سامنے جو دہلی مین جمع ہوگی نسبتہً حقیر معلوم ہوگی فیڈرل وزراء بادل ناخواستہ مجبور ہین کہ بلاوے کو جہانتک کامن ویلتھ کی فوج سے متعلق ہے نامنظور کرین مگر اُنھون نے اپنے قائم مقام کے بھیجنے مین خوشی سے بلاوے پر عمل کیا اور یہ ضروری خدمت فیڈرل اسٹیٹ کے پریزیڈنٹ مسٹر رچرڈ بیکر کو تفویض کی گئی۔

گورنر کو بھی بلاوے دیے تھے سو دونون نے بطوع [illegible] قبول کیے۔ ہز اکسلنسی کرنیل سر اڈوارڈو اگسٹو اڈریگز گیلہرڈو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پرتگالی ہندوستان کے گورنر جنرل نے اپنے جواب مین لکھا کہ تاج پوشی کے دربار مین شریک ہونے سے جو مسرت مجھکو ہوگی اُسکے علاوہ سنہ ۱۹۱۰ء مین ٹیرا صاحب مجھ سے ملنے کو تشریف لائے تھے ملاقاتِ بازدید میری مزید مسرت کا موجب ہوگی اسطرح ہز اکسلنسی ایم وکٹر لیزنیہ یک گورنر ہندوستانی مقبوضاتِ فرانس نے بلاوے کے قبول کرنے مین اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ الیسٹا اور البکرک نیبی اور ڈوپلے کے جانشینون کے ساتھ گورنمنٹ آف برٹش انڈیا کا مخلصانہ تعلق [illegible] مین اُن دو بڑی باوقعت غیر سلطنتون کے وکلا کے شریک ہونے سے ثابت ہوگیا کہ جیسے یورپ مین ویسے ہی ہندوستان مین اُنکے فائدے ایک اور انکی دوستی سچے دل سے ہے۔

ہندوستان مین جو کانسلون کی جماعت رہتی ہے اس جماعت کے افراد کو بھی دربار کے بلاوے دیے گئے تھے چنانچہ مفصلۃ الذیل کانسل جنرل اور کانسل آئے اور فارن آفس کے عہدہ دارون کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کے مہمانون کی حیثیت سے ایک خاص خیمہ گاہ مین ٹھہرائے گئے

ڈون ریفایل اکواری اونی ڈی سولس	کانسل سپین مقیم بمبئی
مفخم السلطان مرزا علی محمود خان	کانسل جنرل ایران مقیم بمبئی
مسٹر اے اپکار	کانسل سیام مقیم کلکتہ
موسیو شیرا ے ڈی۔ کوسٹر	کانسل نیدرلینڈز مقیم کلکتہ

موسیو شیر۔ ایم جرارڈو	کانسل جنرل بلجیم مقیم بمبئی۔
مسٹر ایس۔ ہیاشی۔	کانسل جاپان مقیم بمبئی
مسٹر سی۔ سی۔ کلبرن	کانسل جنرل ڈنمارک مقیم کلکتہ
کونٹ اے۔ آرمیسگلیا	کانسل جنرل اٹلی مقیم کلکتہ
امین بے محمد	کانسل جنرل روم مقیم بمبئی
مسٹر ایف۔ سی پلچھی	کانسل یونان مقیم کلکتہ
جنرل آر۔ ای پیٹرسن	کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ مقیم کلکتہ
ہر۔ ای۔ آر۔ مورگ۔ ون سارن فلڈ	کانسل جنرل آسٹرو ہنگیرین امپایر مقیم کلکتہ
مسٹر۔ اے۔ وائٹ	کانسل جنرل سویڈن ناروے مقیم کلکتہ
ڈاکٹر۔ ای۔ اے۔ دورٹزش	قائم مقام کانسل جنرل جرمنی مقیم کلکتہ

(مفصل ذیل اصحاب علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے)

موسیو شیر پلنزکی ڈی بلٹی	کانسل جنرل فرانس مقیم کلکتہ
موسیو شیر ڈبلیو۔ ڈی۔ کلم	کانسل روس مقیم بمبئی

سنہ۱۹۰۱ء کی گرمی بھر برابر طیاریاں ہوتی رہیں شملہ میں ان طیاریوں کا بڑا حصہ فارن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق رہا کہ وائسرائے نے فارن سکریٹری مسٹر ہیو بارنز کو سنٹرل کمیٹی کا پریزیڈنٹ بنا دیا تھا اور کمیٹی کے باقی ممبر صاحب ذیل تھے۔

میجر جنرل جی ہنری کوارٹر ماسٹر جنرل ہندوستان مسٹر ٹی گارڈن واکر کمشنر دہلی

لفٹنٹ کرنیل آنریبل - ای - بارنگ ملیٹری سکرٹری [illegible]

لفٹنٹ کرنیل سی - اچ - جیمز آئی - ایم - ایس سنیٹری کمشنر پنجاب مسٹر اف - سی - کوبی نائب سکرٹیری فارن ڈپارٹمنٹ کمیٹی کے سکرٹری مسٹر بارنز روزانہ وائیسرے کے ساتھ صلاح مشورہ کرتے رہتے تھے جنھون نے تمام کارروائیون کے دستور العمل بنا دیے تھے گورنمنٹ کے اوھیغون نے جسکو جتنا تعلق ہو سکتا تھا بڑے شوق سے دربار کے کام مین مدد دی - دہلی مین ایک کارکن کمیٹی بنائی گئی جسمین صاحبان ذیل شامل تھے -

کرنیل - ایچ - ایف - لائینز منٹگمری سپلائی ٹرانسپورٹ کور - میجر ایم - ڈبلیو - ڈگلس ڈپٹی کمشنر دہلی میجر - ایچ - ہڈسن اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور کپتان لے - ڈی - سی - ایچ - بینیرمین پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کمیٹی کے سکرٹری -

اسمین شک نہین کہ ان عہدہ دارون کو [illegible] کی تعمیل مین جو صدر مقام سے آتی تھین بڑی سخت محنت کرنی پڑی - گرمیون کے ختم ہوتے ہوتے اور اس سے پہلے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اکتوبر مین اپنے سالانہ سرائی نقل مکان کے لیئے شملہ چھوڑا نہ صرف تمام بڑے بڑے انتظام مکمل ہو چکے تھے بلکہ قریب قریب ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے احتیاج کا سامان بھی بہم پہونچا لیا گیا تھا - لندن کی تاج پوشی کے لیئے ۲۶ - جون مقرر تھی اس تاریخ سے ذرا پہلے حضور اقدس شاہنشاہ معظم کے دفعۃً علیل ہو جانے کی وجہ سے بڑا تردد پیدا ہوا - مگر ہندوستان مین جو طیاریان ہو رہی تھین ان مین ایک لمحہ کے لیئے بھی فتور نہ ہونے پایا اور جب حضور معظم کی جلد جلد شفایابی اور عود صحت کی خبر پہونچی طیاریان از سر نو بڑے زور کے ساتھ جاری کر دی گئین - سیکڑون غیر ملکی یا غیر سرکاری لوگون کی نسبت خیال تھا کہ آئینگے اور بحالت قیام دہلی انکے آرام و آسائش کا انتظام کرنا تھا علاوہ برین

دنیا بھر کے اخبار نویس بلائے گئے تھے اور سرکار کیطرف سے انکی مہمانداری کا سرانجام ہونا تھا اِسی اثناء مین اِن سب باتون کا انتظام کرکے انگریزی اور دیسی اخبارون مین مشتہر کرا یا گیا معہٰذا محکمہ رسد رسانی نے اُس عظیم الشان خدمت کا جواُن کے متعلق تھی بیڑا اُٹھایا۔عارضی چھاونیونکا بندوبست فوجی عہدہ دارون نے کیا۔اور نواح دہلی مین جو فوجی قواعد دربار سے پہلے ہوئی اور جسمین ۳۰۰۰۰ کی امید کی گئی تھی اُسکی طیاریان بھی انھین صاحبون نے کین ماہ جولائی اور شروع ماہ اگست مین امساک باران موسمی کی وجہ سے ذرا تردد پیدا ہوگیا تھا۔لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد بارش ایسی بروقت اور افراط سے ہوئی کہ ماہ ستمبر کے آغاز سے پہلے پہلے یہ خدشہ بالکل دفع ہوگیا۔اور گورنمنٹ انڈیا کو قوی امید ہوگئی کہ اِس جشن کو ہندوستان کی رعایا بکمال خوشی وخرمی منائے گی۔

باب ۲

دہلی مین جلوس کا داخلہ

بارھوین صدی کے آخر مین قطب الدین ایبک اپنے ولینعمت کے ہاتھ سے فرمان عطاے سلطنت ہندوستان لینے کے بعد دہلی مین داخل ہوا تو اُسکے ایک ہمعصر مورخ نے اُسکے داخلے کی کیفیت اُن لفظون مین بیان کی ہے کہ لوگون نے اُسکے داخلے کی ایسی خوشی منائی کہ شہر اور نواح شہر باغ ارم کیطرح آراستہ کیے گئے اور زربفت چین اور دیباے روم کے پردے دروازون اور دیوارون پر لٹکائے گئے - فتح و ظفر کے پھاٹک اِسقدر اونچے بنائے گئے کہ طائر بلند پرواز بھی اُنکے اوپر سے نہ گذر سکے اور مصقول تلوارین اور انواع و اقسام کے اسلحہ جو اُنکے اطراف و جوانب مین آویزان کیے گئے تھے اُنکی بریق دیکھنے والون کی نظرون کو خیرہ کیے دیتی تھی پس جلوس کا داخلہ جو ۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ع کو دہلی مین ہوا اگر اُسکی کیفیت اُسی مورخ کے لفظون مین بیان کیجائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا - مہینون پہلے سے یہ قدیم شہر وائسراے اور اُنکے شاہی مہمانون کے داخلے کے لیے طیاری کررہا تھا - اُدھر تو کارکن کمیٹی اور اُسکے کاریگرون کا ایک لشکر میدان وسیع مین ڈیرے ڈنڈے نصب کرا رہے تھے اِدھر حکام ضلع اور میونسپلٹی کے عہدہ دار جنکو اہل شہر بڑے شوق و اہتمام سے بیدریغ مدد دے رہے تھے مختلف طرح کے کامون مین مصروفیت کے ساتھ مشغول تھے کہ ایسی بڑی ملکی تقریب کی کامیابی جیسی کہ شاہنشاہ معظم کی تاجپوشی ہے ایسے ہی اہتمام پر موقوف اور منحصر ہے - سڑکون کا بنانا اور مرمت کرنا - بازارون اور سرکاری عمارات کا سجانا - اونچی



ايچ ايچ نظام حيدرآباد-جي سي بي-جي سي ايس آئي

نشست گاہون اور پھاٹکون کا بنانا۔ پولیس کے انتظامات۔ مال تجارت کی آمد وشد کا ربط وضبط اور ایسیطرح کی اور سیکڑون تفصیل طلب باتین سب پہلے سے احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ لی گئی تھین اور جسن کامل طور پر یہ ساری کارروائیان عمل مین لائی گئیین اسکی پوری پوری تصدیق اس دن ہوئی جبکہ جلوس ریلوے سٹیشن سے قلب شہر مین ہوکر گزرا۔

۲۹- دسمبر دوشنبہ کی صبح کو ہز ایکسلنسیز وایسراے و لیڈی کرزن اور ہز رائل ہائینسز ڈیوک و ڈچیس آف کناٹ دہلی پہونچے۔ جلوس کا داخلہ اُن حیرت افزا مناظر کا ٹھیک ٹھیک ایک شاندار پیش خیمہ تھا جو آیندہ پندرواڑے مین یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوکر صفحۂ قرطاس کو جسپر اُنکا بیان لکھا جاے چمکا دینے والے تھے۔ جلوس کے ساتھ شاہی مہمانون اور وایسراے کا ریلوے سٹیشن سے اول کوئین روڈ ہوکر پھر شاہجہان کے قلعہ نما ایوان کی لال فصیل کے برابر جسپر محاصرۂ غدر ۱۸۵۷ء کے آثار ابھی تک نمایان ہین پھر جامع مسجد کے گرداگرد پھر شاہان مغلیہ کی دارالسلطنت کے پرانے نئے بازارون مین پھرتے خوشحال بازار چاندنی چوک سے ہوکر گذرنا اکثر لوگ ایسا ہی خیال کرتے تھے کہ دولت اور شان وشوکت مین اس سے بڑھکر تو کیا ایسا نظارہ بھی کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ہندوستانی جلوس مین جھومتے ہوئے ہاتھیون کی لمبی قطار کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہین قدیم الایام سے اسکو عظمت کی نظر سے دیکھا گیا ہے مگر کلام ہے تو یہی مین ہے کہ کبھی پہلے بھی ان شاندار سواریون کا اتنا بڑا تانتا کسی مشرقی شہر کی سڑکون پر سے ہوکر گذرا ہے جنپر ایسی قیمتی جھولین پڑی ہون اور سونے چاندی کے ہودون مین ایسے عالی مرتبت لوگ سوار ہون۔ جب دسمبر ۱۸۷۶ء مین لارڈ لٹن دہلی مین داخل ہوے اور رئیسون سے ملاقات

مین تھا جسمین صرف انگریزی حکام ہاتھیون پر سوار تھے یعنی گورنر لفٹنٹ گورنر اور دوسرے حکام بالا دست ممبران کونسل گورنمنٹ کے سکریٹری صاحبان وغیرہ۔ ہاتھیون کے جلوس کے آگے اور پیچھے وائسرائے کے خاصے کے سوار تھے لیکن والیان ریاست ہز اکسلنسی کے جلو مین نہ تھے۔ والیان ریاست سے فروتر درجے کے امرا جو جابجا سر راہ جلوس کے منتظر کھڑے تھے صرف انکے ہاتھیونکو اجازت تھی کہ جلوس کے پیچھے پیچھے ہولین۔

۲۹- دسمبر کا جلوس اس سے کہین زیادہ شاندار اور زیادہ تر ایشیائی طور کا تھا۔ یہ ایک واقعی بات ہے کہ آجکل کے سپیشل ٹرینون اور شاہی گاڑیون اور جوڑیون کے وقتون مین وائسرائے کے کارخانون مین فیلخانہ نہین رہا جسکے ہاتھیون سے تقریبات کے مواقع پر کام لیا جاتا۔ ہز اکسلنسی کا فیلخانہ توڑ دیا گیا اور ہاتھی جابجا منتشر کر دیے گئے۔ فوج مین کسی قدر ہاتھی ہین تو انمین بھی مکھنے ہاتھی بہت کم ہین شاید ہی کوئی ہو جو مکھنا ہونے مین ممتاز ہو یا قدوقامت کی وجہ سے شاہی جلوس کی شان بڑھا سکے۔ دیر اکسلنسیز اور دیر رائل ہائنیسز ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ اپنے اپنے اہالی موالی سمیت ان ہاتھیون پر سوار ہوے جو خاص خاص والیان ریاست نے بہ تقاضاے اخلاق انکی خدمت کے لیے تعینات کر دیے تھے اور اگرچہ صاحبان گورنر و لفٹنٹ گورنر و ممبران کونسل و دیگر حکام بالا دست کچھ گاڑیون مین اور کچھ گھوڑون پر جلوس کے ساتھ تھے تاہم ہاتھیون کے سلسلے کی درازی اور اسکی شان و شوکت اس سے بڑھ گئی تھی کہ بڑے بڑے والیان ریاست اپنے ہاتھیون پر سوار جلوس کے

ساتھ موجود تھے اور آخر کو اُنکے ہمراہیوں کے بہتیرے ہاتھی جلوس ہین آشامل ہوے تھے۔

ممتاز لوگون کا ایک بڑا مجمع ریلوے سٹیشن پر لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن اور ڈیوک آف کناٹ اور ڈچیس آف کناٹ کی آمد آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی بھی جو ایک دن پہلے دہلی پہونچ گئے تھے اپنے اہالی موالی کے ساتھ سٹیشن پر موجود تھے اور اُنکے علاوہ امرا اور روساے مفصلۃ الذیل۔

جام سبیلا۔ مہاراول ڈونگرپور۔ رانا بروانی۔ راو کچھ۔ راجہ کوچین۔ میر خیرپور۔ نواب جوناگڑھ۔ ٹھاکر صاحب بھاونگر۔ رانا ے پوربندر۔ نواب کھمبے۔ ٹھاکر صاحب مروی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ سلطان لاہج۔ راجہ بریا۔ ٹھاکر صاحب پالیٹانا۔ امیر ڈھالی۔ پنت ساچو بھو چیف مراج (بڑے) راجہ نلاگڑھ و کیونتھال۔ ٹھاکر بیلودہ۔ سردار کلسیہ۔ نواب لوہارو و دوجانہ مہاراجہ سر رام چندر بھنج دیو موہر بھنج۔ رہ سالے شان یونگ ہیو۔ جنوبی سنوی۔ مونگ پون گنٹر اوڈی راجگان سونپور۔ رہراکھول۔ راے گڑھ و خیرگڑھ۔ میر ہنزا۔ راجہ سکندر خان بسیر میرناگر۔ راجہ بلدیو سنگھ پونچ۔ ہز اکسلنسی مہاراج چندر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیر اعظم نیپال بھی موجود تھے۔

ایک چھوٹے سے رنگین شامیانے کی آڑ مین لوگون کی نظر سے اوجھل بھوپال کی بیگم صاحب بھی موجود تھین۔ شامیانے کے دروازے پر زربفت کی چلمن لٹکی ہوئی تھی۔ بیگم صاحب چلمن کے اندر سے لوگونکو دیکھ سکتی تھین۔ مگر باہر سے اُنکو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا۔ یہ شامیانہ ریسونکی قطار کے منتہی داہنے سرے پر ایک رات پہلے سے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر نصب کر دیا گیا تھا۔ پلیٹ فارم

لیڈیون کے نرسے مین گورنر جنرل کی بہو گمشکلر فی صاحب اور انکی صاحبزادی بھی تھین۔

اعلیٰ عہدہ دار جو ریلوے سٹیشن پر موجود تھے حسب ذیل تھے۔

گورنران بمبئی و مدراس اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ لفٹنٹ گورنران پنجاب۔ برما بنگال وممالک متحدہ آگرہ واودھ اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ کمانڈران چیف وصاحبان لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال۔ پنجاب۔ مدراس۔ و بمبئی اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبران۔ صاحبان رزیڈنٹ حیدرآباد و میسور۔ صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بلوچستان۔ سنٹرل انڈیا۔ چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحدی ممالک شمالی و مغربی چیف کمشنران آسام و ممالک متوسطہ۔ پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی۔ قائم مقام فارن سکرٹیری و کمشنر دہلی۔

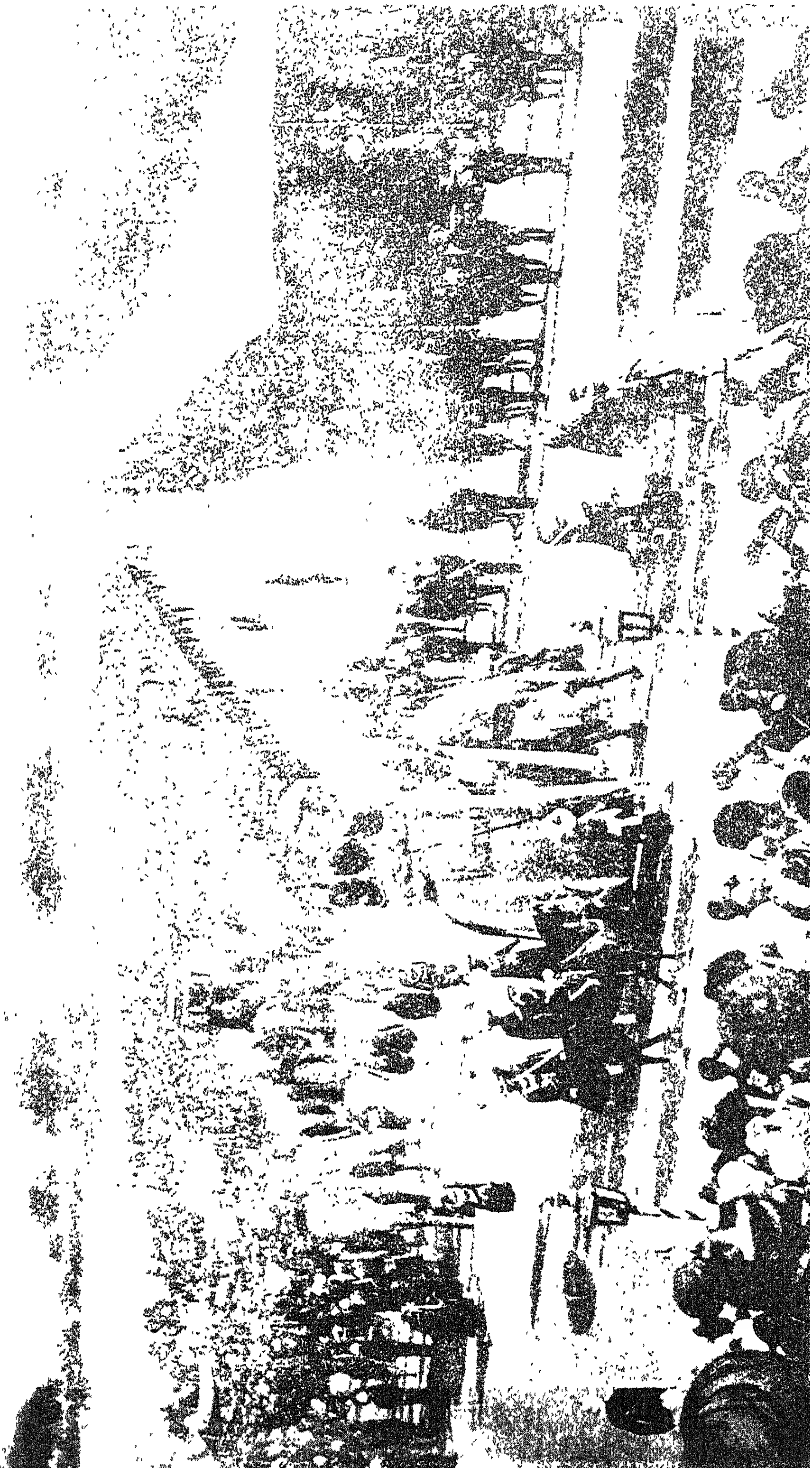
بڈفرڈشائر رجمنٹ کی پہلی بٹلین کے باجے والے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کمربستہ کھڑے کیئے گئے تھے اور سٹیشن کے باہر برآمدے کے مغرب مین ناتھمپٹن شائر رجمنٹ جو وایسرائے کے پہرے چوکی کی جماعتون مین سے ایک جماعت ہے اسکی پہلی پلٹن کے جوان اپنے باجے والون کے ساتھ سلامی اُتارنے کے لئے جاگزین تھے۔ شہنائی نوازون کی ایک جماعت سٹیشن کے پل پر موجود تھی۔

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے اُنکی شہنائیون کی آواز نے خبر دی کہ وایسرائے کی ٹرین آپہونچی۔ ٹرین چند لمحہ بعد سٹیشن مین آداخل ہوئی اور وہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے منیجر مسٹر برٹ کی نگرانی مین تھی۔ جونہی لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا بڈفرڈشائر رجمنٹ کے باجے والون نے قومی گت چھیڑی اور ایک توپخانے سے جو قریب لاکر لگادیا گیا تھا اس حضر

توپ کی شاہانہ سلامی سر ہوئی - ہز اکسلنسی پوری کونسلر کی وردی پہنے ہوئے تھے اور سٹار آف انڈیا کا پرتلا زیب گلو تھا - لیڈی کرزن سفید اور گلابی لباس مین تھین - گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور اعلی عہدہ دارون کے ساتھ جو پلیٹ فارم پر جمع تھے دعا سلام کے بعد ویسراے نے ہندوستانی رئیسون کے ساتھ جنمین سے اکثر کو وہ بخوبی جانتے تھے صاحب سلامت کے بعد مصافحہ کیا - پانچ گھنٹے اسیمین صرف ہوا کہ اتنے مین ریلوے کے پل سے شہنائیون کی دوسری آواز نے خبر دی کہ جس سپیشل ٹرین مین ڈیوک اور ڈچیس آف کناٹ بمبئی سے تشریف لا رہے ہین آ پہونچی - اس ٹرین مین جو زیر نگرانی مسٹر جی ہڈلسٹن جنرل ٹریفک منیجر اور مسٹر ٹی آر برون لوکوموٹو سوپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے بھی آتی تھی صاحب اور تھے سرارس فٹز جرالڈ - کرنیل وسٹن جاردس - کرنیل آنریبل سسل بنگھم - اے - ڈی - سی - آنریبل مس بنگھم - کرنیل جے لسلی - اے - ڈی - سی - مس لسلی - کرنیل ہیور - آر - اے - ایم - سی - کپتان آنریبل جے - آر - ایل - یارڈ بلر اے - ڈی - سی - ویسراے آنریبل مسٹر اڈگرلے چیف سکریٹری گورنمنٹ بمبئی - کرنیل لاینل ہربرٹ - فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس جو بوقت دورہ ہندوستان ہز رایل ہائینس کے اہالی موالی مین شامل کردیے گئے تھے - کپتان اے - ایم - فرکوہر - آر - ان (ایچ - ایم - ایس توون) و کمانڈر رایٹ - ڈی - گلین برون - آر - این - (ایچ - ایم - ایس - رنون) -

دیر رایل ہائینس و ڈچیس آف کناٹ کے اترتے ہی ویسراے اور لیڈی کرزن نے انکا استقبال کیا باجے والون نے پلیٹ فارم پر قومی گت بجائی اور توپچیانے نے ۳۱ ضرب توپ کی شاہانہ سلامی دی - ڈیوک آف کناٹ فیلڈ مارشل کی وردی مین تھے اور ڈچیس سٹار آف انڈیا کے

نیلگون لباس مین اُسکے بعد وائسرائے نے بڑے بڑے عہدہ دارون اور رؤسا کو دیگر والیانِ ملک سے روشناس کرایا اور لارڈ کچنر کمانڈران چیف نے ڈیوک سے چند فوجی عہدہ دارون کی شناسائی کرائی اسکے بعد رؤساء اپنے اپنے ہاتھیون پر سوار ہونے کے لئے سٹیشن سے رخصت ہوئے۔ یہ ہاتھی سٹیشن کے دروازے سے جانب مشرق تقریباً ۴۳۲ گز کے فاصلے تک کوئین روڈ کے دونون طرف ایک قطار مین کھڑے کیے گئے تھے۔ دروازے سے قریب تر نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے ہاتھی تھے بانیطور کہ پورب کورخ کردہ تو یہ ہاتھی سڑک کے دائین بائین تھے۔ انسے آگے بڑھ کر دوسرے رؤسا کے ہاتھی تھے اور انکو حکم تھا کہ اگلا جوڑا آگے بڑھے تو دو دو کرکے اُسکے پیچھے ہوتے جائین یہانتک کہ ساری قطار مشرق کو متحرک ہو۔ ہر ایک ہاتھی کے ساتھ بلم برداروں اور چوبدارون کی ایک جماعت تھی اِس حساب سے کہ جس رئیس کی سلامی ۱۹ یا زیادہ توپون کی تھی اُسکے ساتھ ایسے پیدل اردلی ۱۰۔ پندرہ توپ سلامی والے کے ساتھ ۸۔ تیرہ یا تیرہ سے کم توپ سلامی والے کے ساتھ ۶ ہاتھیونکو مع اُنکے اردلیون کے چار چار کی ٹکریان بناکر ایک سوار کی نگرانی مین رکھا گیا تھا اور ہاتھیونکے سلسلے کے متعلق سارے انتظام ممالک متحدہ کے ایک سوپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر براملی کی زیر نگرانی اور ہدایت تھے۔ ہز ہائینس مہارانا ادیپور اپنے فرزند ولیعہد کی علالت کی وجہ سے وائسرائے کے پہونچنے کے بھی دو دن بعد دہلی پہونچے۔ ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ کو ہاتھیون کے جلوس مین نظام حیدرآباد کے برابر برابر سوار ہونا تھا مگر وہ بوجہ وفات مہارانی رودہ بائی بیوہ مہاراجہ گنپت راؤ گیکواڑ سابق وائسرائے کے داخلے مین شریک نہ ہوسکے اور ۳۱۔ دسمبر تک دہلی پہونچ بھی نہ سکے۔ مہاراؤ کچھ جو دوسرے با اقتدار کے زمرے مین



ریلوے سٹیشن پر موجود تھے بانوجہ ہاتھیون کے جلوس مین شامل نہو سکے کیونکہ خود سر ہاتھی جسکو ایک مشرقی وقائع نگار شاید شیطان سے تعبیر کرتا قابو سے باہر ہو گیا تھا۔ روسائے با اقتدار مین سے وہ صاحب جنکو جلوس مین شریک نہین ہونا تھا قائم مقام فارن سکرٹری نے آنکو لیجا کر چاندنی چوک مین ٹون ہال کے سامنے ایک خاص مقام پر بٹھا دیا تھا۔

روسا تو اپنے اپنے ہاتھیون پر سوار ہو رہے تھے اور وایسرائے اُنکے شاہی مہمان ساتھ تھے اور اعلیٰ عہدہ دار پیچھے پیچھے سٹیشن کے باہر گئے اور وہان ہز اکسلنسی اور ڈیوک آف کناٹ نے نارتھمٹین شائر رجمنٹ کے گارڈ آف آنر کو جو ماتحتی میجر ولیس و لفٹنٹ ہیوز و لفٹنٹ جفرد حاضر تھا ملاحظہ کیا جنھون نے سٹیشن سے باہر آتے ہی ہز اکسلنسی اور دیر رائل ہائینسیز کو سلامی دی برآمدے کے دوسری یعنی مشرقی جانب اُنکے ہاتھی منتظر کھڑے تھے۔ وایسرائے اور لیڈی کرزن ایک شاندار رکھنے ہاتھی لچھمن پرشاد پر سوار ہونے کو تھے جو مہاراجہ بنارس نے مستعار دیا تھا اُسکی پیٹھ پر براق چاندی کا ہودہ کسا ہوا تھا جسکی بغلیون مین جگمگاتے ہوئے سونے کے شاہی نشان تھے اور سامنے کے رخ دانائی اور فارغ البالی کی شکلین اور اُنکے اوپر تاج اور ایک ریشمی زر لفبت کا چتر قرمزی مخمل کی گدیون پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ یہ شاہانہ ہودہ گورنر جنرل کی ملک ہے اور ۱۸۷۷ء مین لارڈ لٹن کے استعمال کے لیے بنایا گیا تھا۔ ایک سقرلاتی مخملی جھول دبیز جسمین سنہرے کمخواب کا کام تھا زمین تک لٹک رہی تھی۔ ڈیوک و ڈچس آف کناٹ کے لیے مہاراجہ جے پور کا مولابخش ہاتھی طیار کھڑا تھا وہ بھی کچھ کم شاندار نہ تھا اور اُسکی جھول بھی ویسی ہی قیمتی تھی۔ ہودہ جو مہاراجہ بلرامپور نے دیر رائل ہائینسیز کے لیے مانگا دیا تھا

وہ بھی چاندی کا تھا۔ چاندی پر سونے کا آرایشی ابھرا ہوا کام تھا سامنے کی پشتیکے دونون پہلوؤن مین بازو کی جگہ شیر کی مورت تھی جسنے بارہ سنگے کو پچھاڑ رکھا تھا۔

ان ہاتھیون پر سوار ہوکر ایک پر ہز ایکسیلنسی اور دوسرے پر ہز رائل ہائینس آگے آگے پیچھے ہاتھیون پر اہالی موالی سٹیشن کے دروازے کے باہر آئے اور پورب رخ مڑکر کوئین روڈ پر آہستہ آہستہ ہاتھیون کی دو رویہ قطارون مین سے ہوکر گذرے جنپر اب رؤسا اپنے شاہانہ ہودون مین سوار تھے۔ جیسے جیسے ہز ایکسیلنسی اور ہز رائل ہائینس برابر مین آتے سڑک کے دو طرفہ آمنے سامنے کے ہاتھیون کا جوڑا سونڈ اٹھا کر سلام کرتا اور پھر ہز رائل ہائینس کے پیچھے جوڑا جوڑا جلوس کی قطار مین شامل ہوتا جاتا۔ جیسے ہی وایسرائے اور ہز رائل ہائینس ہاتھیونکی قطار کے آخر پر پہونچے ہز ایکسیلنسی کے سواران خاصہ کا وہ حصہ بھی جو سڑک کے برابر آگے بڑھ کر صف باندھے کھڑا تھا سامنے کو سرکنے لگا۔ آخری رؤسائے با اقتدار کے بعد گرینڈ ڈیوک آف ہسی سے شروع ہوکر بقیہ جلوس بھی شامل ہوتا گیا۔ غرض جلوس کی ترتیب اسطرح پر تھی۔

سی۔ براون۔ اسکوایر۔ انسپکٹر جنرل پولیس۔ پنجاب

کپتان۔ جی۔ بی۔ ایچ۔ رائس۔ ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل۔ وایسرائے اسکارٹ

ایک سکواڈرن۔ چوتھا (رائل آئرش) ڈریگون گارڈز
بسرکردگی کپتان۔ بی۔ ایل۔ کیرو

ایچ بیٹری۔ رائل ہارس آرٹیلری
بسرکردگی میجر لکی

تین سکواڈرن - چوتھا ڈرگیون گارڈ

بہ سرکردگی میجر وڈرائٹ

لفٹنٹ جی - ڈبلیو - ایس - شرلاک - میجر اے - جی - بیٹین

افسر اردلی - وایسرائے اسکارٹ ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

برگڈیر جنرل جے - ایس کالنز کمانڈنگ وایسرائے اسکارٹ

میجر اے - جی میکسول - نقیب

ڈرمر اور ۱۲ ٹرمپیٹرز

وایسرائے باڈی گارڈ - میجر آر - ای - گرسٹن کمانڈنگ

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ ایدر - آنریری کمانڈنٹ

میجر - ڈبلیو - اے - واٹسن اور کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور

امپیریل کیڈٹ

ہاتھیوں پر

فیل اول	فیل دوم
مصاحبان وایسرائے	مصاحبان وایسرائے
کپتان آر - جی - ٹی - بیکر - کر	کپتان آنریبل جے - یارڈ بلر
کپتان - سی - وگرم	کپتان آنریبل آر - لینڈسے

فیل سوم

مصاحبان ڈیوک آف کاناٹ

کرنیل جے- لیسلی

کرنیل آنریبل سی ننگھم

فیل چہارم

مصاحبان ڈیوک آف کاناٹ

سر- ایم- فٹسٹر جرالڈ

کرنیل- ایل ہربرٹ

فیل پنجم

والٹر لارنس اسکوائر پرائیویٹ سکرٹیری وائسرائے

کرنیل- ای- ایچ- فن- سرجن وائسرائے

ہز ایکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل و لیڈی کرزن

ہز رائل ہائنیسز ڈیوک و ڈچس آف کاناٹ

فیل ششم

ایچ- ایس- بارنز اسکوائر

پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی

لفٹننٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ

فوجی سکرٹیری وائسرائے

آن والیان ریاست کے جلوس کی ترتیب جو ہاتھیون پر سوار تھے-

دائین طرف

ہز ہائینس نظام حیدرآباد

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور

والیان ریاستہائے راجپوتانہ

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور

ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی

ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر

بائین طرف

ہز ہائینس مہاراجہ میسور

ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر

والیان ریاستہائے ممالک متوسط ہند

ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار

ہز ہائینس مہاراجہ اندور

ہز ہائینس مہاراجہ ریوا

والیان ریاستہائے راجپوتانہ	**والیان ریاستہائے ممالک متوسط ہند**
ہز ہائینس مہاراؤ کوٹا	ہز ہائینس مہاراجہ اورچھا
ہز ہائینس مہاراجہ قرولی	ہز ہائینس مہاراجہ دتیا
ہز ہائینس مہاراول جیسلمیر	ہز ہائینس راجہ دھار
ہز ہائینس مہاراجہ الور	ہز ہائینس راجہ دیواس (بڑے)
ہز ہائینس نواب ٹونک	ہز ہائینس راجہ دیواس (چھوٹے)
ہز ہائینس مہاراؤ سروہی	ہز ہائینس مہاراجہ سمتھر
ہز ہائینس راجہ رانا جھالاوار	ہز ہائینس مہاراجہ چارکھاری

والیان ریاستہائے بمبئی

ہز ہائینس مہاراجہ کولھاپور	ہز ہائینس راجہ راج گڑھ
ہز ہائینس سلطان شہر ومکلا	ہز ہائینس راجہ نرسنگ گڑھ
والیانِ ریاستہائے بنگال	**والیانِ ریاستہائے پنجاب**
ہز ہائینس مہاراجہ سکم (انکی جگہ انکے فرزند موجود تھے)	ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ
ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار	ہز ہائینس نواب بہاولپور
ہز ہائینس مہاراجہ ٹپراکوہستانی	ہز ہائینس راجہ نابھا

والیان ریاستہائے ممالک متحدہ

ہز ہائینس نواب رامپور	ہز ہائینس راجہ جلیند

والیان ریاستہاے ممالک متحدہ

ہزہائینس مہاراجہ بنارس — ہزہائینس راجہ کپورتھلہ

ہزہائینس راجہ ٹہری — ہزہائینس راجہ سرمور

والیان ریاستہاے بمبئی

راجہ بنڈرا — ہزہائینس نواب مالیرکوٹلہ (انکی جگہہ انکے فرزند موجود تھے)

ٹھاکر صاحب لمری — ہزہائینس راجہ فریدکوٹ

والیِ ریاست آسام

نواب جنجیرہ — ہزہائینس راجہ منی پور

رئیس برما — رئیس برما

سابواکنگ ٹنگ — سابواسونانگ ننی

چوکڑی گاڑیون مین سوار

ہزرایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور انکے اہالی موالی۔ انکے ساتھ پندرہ کنگز ہزارز کا ایک کپتان اسکارٹ تھا ہزاکسلنسی لارڈ نارتھ کوٹ گورنر بمبئی مع لیڈی نارتھ کوٹ اور اہالی موالی۔ انکے ساتھ انکا باڈی گارڈ تھا۔ ہزاکسلنسی لارڈ امپٹہل گورنر مدراس مع لیڈی امپٹہل اور انکے اہالی موالی۔ انکا باڈی گارڈ انکے ساتھ تھا۔

جوڑی گاڑیون مین سوار

ہزآنر سرسی۔ ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب مع لیڈی ریواز اور انکے اہالی موالی۔ انکے



ایچ ایچ خان صاحب قلات – جي سي آئي اي – جام صاحب لسبیلا و دیگر بلوچي رؤسا

ساتھ انکا اسکارٹ تھا۔

گھوڑون پر

ہزاکسلنسی وائیکونٹ کچنر کمانڈر ان چیف اور اُنکے اہالی موالی۔ اِنکے ساتھ اسکارٹ مین ماؤنٹڈ والنٹرز کا ایک سکواڈرن تھا۔

جوڑی گاڑیون مین سوار

ہز آنر سر فریڈرک فریر لفٹنٹ گورنر برہا اور اُنکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ۔
ہز آنر مسٹر جے۔ اے بورڈیلین لفٹنٹ گورنر بنگال اور اُنکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ
ہز آنر سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور اُنکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ۔

تین گاڑیون مین

آنریبل معمولی ممبران کونسل گورنر جنرل

گھوڑون پر

لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال اور اُنکے اہالی موالی

آنریبل کرنیل سی۔ ای۔ ییٹ ایجنٹ گورنر جنرل۔ بلوچستان۔ ہز ہائینس خان قلات۔

اُنکے پیچھے مفصلۃ الذیل بلوچی سردار

خان صاحب میران خان کبزئی سردار عبدالرشید شاہ دانی
سر نوروز خان خران۔ وڈیرا نور محمد بنگل زئی

انکے پیچھے مفصلۃ الذیل بلوچی سردار

خان بہادر یوسف خان کرد	سردار غوث بخش رئیسانی
خان بہادر ارباب خداداد خان	سردار بختیار خان رستم زئی
ملک سلطان محمد خان سرگری	سردار پسند خان زارک زئی
نواب سر شہباز خان بگٹی	خان بہادر غلام حیدر خان اچک زئی
میر محراب خان کھتران	خان صاحب بہاء الدین بوزی
ذرعن خان جوگی زئی	خان بہادر میر خیر بخش ماری
ملک دیوا خان حمزہ زئی	خان بہادر نواب خان سونی
میر کمال خان جام لسبیلا	خان بہادر محمد اکبر خان جوگی زئی

سردار محمد علی خان جاگہ وغیرہ

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحدی شمالی مغربی

انکے پیچھے رؤساء صوبہ سرحدی شمالی مغربی

خان بہادر محبت خان۔ ٹورو	نواب غلام قاسم خان علی زئی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان
خان بہادر عبد الغفور خان۔ زیدا	نواب محمد افضل خان۔ کولاچی
خان بہادر محمد ابراہیم خان۔ مردان	خان بہادر حق نواز خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔

نواب اللہ داد خان سدوزئی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

نواب حافظ عبد اللہ خان علی زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان مہتر چترال۔

انکے پیچھے سردار صوبہ سرحدی شمالی مغربی

نواب دیر	خان بہادر ارباب محمد حسین خان۔ پشاور
خان نواگئی	خان بہادر ارباب محمد عظیم خان۔ پشاور۔
راجہ جہان داد خان ہزارہ	
راجہ شیر احمد خان۔ ہزارہ	خان بہادر ارباب دوست محمد خان۔ پشاور۔
سلطان برکت خان بوئی	امین اللہ خان اورک زئی

جوڑی گاڑیون مین سوار

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فلر چیف کمشنر آسام۔ آہالی موالی اور اسکارٹ کے ساتھ۔

آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ ہیوٹ چیف کمشنر ممالک متوسط مع اپنے اپنے اہالی اور اپنے اسکارٹ کے گیارھوین (پرنس آف ویلز اون) بنگال لینسرز

ریلوے سٹیشن سے لیکر وایسرا ے کے خیمہ گاہ تک جن جن سڑکون مین سے وایسرا ے اور دیر رایل ہائینسیز کو گذرنا تھا فوج برابر قطار باندھے کھڑی تھی اور حسب ذیل تعینات کی گئی تھی۔

پیدلون کا پہلا بریگیڈ جو سوتھ ویلز بارڈررز کی پلٹن ۱ اور ویلش رجمنٹ کی پلٹن ۲ اور راجپوت ۲ اور پنجاب پایونیرز ۳۲ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اُس مقام مین جو ریلوے سٹیشن کے مغرب مین سوگز کے فاصلے پر واقع ہے کوئین روڈ کے برابر اُسمقام تک کھڑے کیئے گئے تھے جہان کوئین روڈ انگن بروڈ سے ملی ہے۔ کوڑیا پل کے دروازے پر تقریباً ریلوے

تھے۔ پانسو گز آگے بڑھ کر جہاں کوئین روڈ اور الگن روڈ ایک دوسرے سے ملتی ہیں مدراس کی اٹھائیسوین پیدل پلٹن کے باجے والے تھے۔

پیدلون کا دوسرا بریگیڈ جو گارڈن اور آر کائل اور سدرلینڈ ہائی لینڈرز کی پلٹن اور پنجاب پائنیرز ۳۲ اور بلوچ لائٹ انفنٹری ۲ پر مشتمل تھا الگن روڈ کے برابر قلعے کے دلی دروازے کے عین سامنے اس مقام تک کھڑا کیا گیا تھا جہاں سے [illegible] کو مغرب کی طرف خاص روڈ مین مڑتا تھا۔ یارک شائر رجمنٹ کی پلٹن ۲ اور نارفاک رجمنٹ کی پلٹن ۱ کے باجے والے ایک جگہ لاہوری گٹ گیج کے قریب قلعے کی ڈھال پر کھڑے تھے۔

پیدلون کا تیسرا بریگیڈ جو رائل آئرش رائفلز اور گورکھا رائفلز ۳ کی پہلی پلٹنون اور راجپوت انفنٹری ۱۲ پر مشتمل تھا خاص روڈ کے برابر جامع مسجد کے گرداگرد اور اسپلینیڈ روڈ پر سول ہسپتال کے عین سامنے تک۔ ولش رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور سوتھ ویلز بارڈررز کی پہلی پلٹن کے باجے والے خاص روڈ کے جانب شمال جامع مسجد مین جانے کے شاہی دروازے کے قریب کھڑے کیئے گئے تھے

فرسٹ انفنٹری ڈویژن کی ڈویژنل پلٹن سول ہسپتال سے شمال کیطرف تقریباً ڈھائی سو گز کے فاصلے تک اسپلینیڈ روڈ تک کھڑی تھی۔

پیدلون کا چوتھا بریگیڈ جو بڈفرڈ شائر اور نارفاک رجمنٹون کی پہلی پلٹنون اور پنجاب

انفنٹری نمبر ۲۰ اور ڈوگرا انفنٹری نمبر ۳۸/۱ اسپلینیڈ روڈ کے شمالی سرے سے مغربی سرے تک اور احمد بائی روڈ کے شروع سے ڈھائی سو گز تک - دو پلٹنیں چاندنی چوک پر کھڑی تھیں جو گذرگاہ جلوس میں سب سے زیادہ ہجوم خلائق کا موقع تھا - پلٹنوں کے سپاہی ایسے پاس پاس کھڑے تھے کہ دو دو میں ۳ گز سے زیادہ فصل نہ تھا بلکہ جہاں تراہے چوراہے ہیں اور سڑک میں پہلوؤں سے رستے آکر ملے ہیں ایسے مقامات میں سپاہی اس سے بھی زیادہ پاس پاس تھے جس مقام پر اسپلینیڈ روڈ چاندنی چوک سے آکر ملی ہے جاٹوں کی چھٹی پلٹن کے باجے والے کھڑے تھے - کوڑیا پل کی سڑک پر جس جگہہ وہ چاندنی چوک سے ملی ہے ۲۳-۳۲-۳۴ پائیونیرز کے باجے والے جمع تھے - ٹون ہال کے مقابل گھنٹہ گھر پر کنگز رایل رائفلز کی دوسری پلٹن اور رایل ایرش رائفلز کی پہلی پلٹن اور چاندنی چوک کے مغربی سرے پر فتح پوری مسجد کے قریب پنجاب انفنٹری کی بیسویں اور بلوچ لائٹ انفنٹری کی ستائیسویں پلٹنوں کے باجے والے موجود تھے -

پیدلوں کا پانچواں برگیڈ جو رائفل برگیڈ کی تیسری پلٹن اور کنگز رائفل کور کی دوسری پلٹن اور گڑھوال رائفلز نمبر ۳۹ پر مشتمل تھا احمد بائی روڈ کے شمالی سرے پر پھر کوئین روڈ پر تا ڈفرن برج پھر ڈفرن برج پر پھر پل سے آگے موری دروازہ تک - سکھوں کی پندرھویں پلٹن کے باجے والے اس مقام پر جہاں احمد بائی روڈ کوئین روڈ سے ملتی ہے اور نارتھ سٹیفرڈشائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن کے باجے والے موری دروازے کے باہر کھڑے تھے موری دروازے سے سرکلر روڈ تک سڑک پر انفنٹری دا لینسٹر صف باندھے کھڑے تھے

نارتھ سٹیفرڈشائر کی پہلی پلٹن کے باجے والے بیرون موری دروازہ تعینات تھے۔ سکنڈ انفنٹری ڈویژن کی ایک ڈویژنل پلٹن موری دروازے کے باہر سے لیکر بلور ڈرروڈ کے ایک حصے کے برابر ایک کھلے میدان تک کھڑی تھی جہاں لارڈ اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ کو ہاتھیوں سے اتر کر گاڑیوں مین سوار ہونا تھا جوان کے لیے طیار کھڑی تھین۔ گارڈن اور آرگائل اور سدرلینڈ ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹنون کے باجے والے کھلے میدان کے جنوب ومغرب کی طرف اور ڈریگون گارڈز اور لانسرز ۹ اور ہزارز ۱۵ کے باجے والے شمال ومغرب کی طرف کھڑے کیے گئے تھے۔

پیدلون کا چھٹا برگیڈ جو یارک شائر رجمنٹ کی دوسری پلٹن اور نارتھ سٹیفرڈ شائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی پیدل پلٹن ۱ اور مدراس انفنٹری ۲۸ پر مشتمل تھا گاڑیوں کی گذرگاہ کے برابر برابر راجپور روڈ سے ہوتا ہوا خیمہ گاہ کے ریلوے کے باڑے والے سٹیشن تک۔ حیدرآباد کنٹنجنٹ پیدل پلٹن ۴ کے باجے والے راجپور روڈ کے بائین ہاتھ پر تھے اور گورکھا رائفلز اور گڑھوال رائفلز ۳۹ کی پہلی دوسری اور تیسری پلٹنون کے باجے والے سٹیشن کے قریب۔

سڑک جو پہاڑی پر سے ہوتی ہوئی باڑے تک اور پھر آگے وائسرائے کے خیمہ گاہ تک چلی گئی ہے ہز اکسیلنسی وائسرائے کی اردلی کے جوان قطار باندھے کھڑے تھے۔ باڑے پر رائل منسٹر فیوزلیئرز اور بنگال سفر مینا کی دوسری پلٹن کے باجے والے تھے فوجی سپاہی جو جلوس کی گذرگاہ پر قطار باندھے کھڑے تھے انکی سنگینین چڑھی ہوئی تھین اور جس

جماعت کے پاس وایسرائے ہوکر گذرتے کمپنی کی کمپنی پریزنٹ آرم کی سلامی اُتارتی اور شاہزادے ڈیوک اور شاہزادی ڈچس آف کانا ٹ کے گذر جانے تک اسیطرح اور سارے جلوس کے گذر جانے تک بندوقین جھکائے کھڑے رہتے رہے باجے والے وہ لمبے لمبے وقفات کے ساتھ اپنی تجویز کے مطابق طرح طرح کی گتین بجاتے رہتے تھے لیکن ہزاکسلنسی وایسرائے اور عالیجناب شہزادہ ڈیوک اور شاہزادی ڈچیس اُنکے برابر آتے تو قومی گت چھیڑ دیتے یا جب گرینڈ ڈیوک آف ہسی گاڑی مین سوار برابر سے نکلتے۔ جون ہی جلوس الگن روڈ اور قلعے کے لاہوری دروازے کے ملتقی کے قریب پہونچا شہنائی نوازون نے گرگجون پر سے نغمے کی آواز نکالی اور قلعے پر وایسرائے کا جھنڈا بلند کیا گیا اور توپخانون سے ۳۱ ضرب توپ کی شلک سر ہوئی۔ وہی ایک نغمے تھے جو پہلے ریلوے سٹیشن کے پل پر اور پھر مواقع مناسب پر وایسرائے اور حضور شاہزادہ ڈیوک آف کانا ٹ کی آمد کی خبر دینے کو شہنائیون مین گائے گئے یہ نغمے خاصکر اسی تقریب کے لئے کپتان سینفرڈ کے بنائے ہوے تھے جو دربار کے موسیقی کے ڈائرکٹر تھے۔

قلعے اور جامع مسجد کے درمیان ایک کھلا ہوا میدان وسیع واقع ہے جو غدر کے بعد مکانات گروا کر صاف کرایا گیا تھا جلوس اُسمقام پر پہونچا تو یہان اور ہی دلکش شان کے ساتھ خوشی منائی جارہی تھی کہ

سرداروں اور ہندوستانی رئیسون کے ہمراہیونکی سواری کے ہاتھی الگن روڈ کے پچھم

کے منھ قلعے کیطرف کو تھے۔ فوج جو سڑک کے برابر قطار باندھے کھڑی تھی ہاتھیون کی اگلی قطار اُس سے ۸۰ گز پیچھے ہٹا کر کھڑی کی گئی اور جگہہ جو خالی رہی اُسمین امپیریل سروس کے ایک ہزار جوان اکہری قطار مین کھڑے کیے گئے۔ ہر ایک ہاتھی اپنے برابر کے ہاتھی سے ۸ گز کے فاصلے پر تھا اور ہاتھیون کی پچھلی قطار اس ترتیب سے کھڑی کی گئی تھی کہ اگلی قطار کے دو ہاتھیون مین جو کشادہ جگہہ بچتی تھی پچھلی قطار کا ہاتھی اُسمین سے کھڑا دکھائی دیتا تھا۔ روساء کے ہمراہیون کے ہاتھیونکی ترتیب حسب ذیل تھی۔

وسط ہند

گوالیار	۱۵	جے پور	۴
اندور	۵	بوندی	۴
بھوپال	۲	کوٹا	۱
ریوا	۱۱	قرولی	۴
اورچھا	۸	بھرت پور	۲
دتیا	۷	جیسلمیر	۱
دھار	۱	الور	۹
سمتھر	۶	ٹونک	۳
چارکھاری	۵	سروہی	۱

وسط ہند

راج گڑھ	۱	جھالاوار	۲
نرسنگھ گڑھ	۱	شاہ پورہ	۲
حیدرآباد	۱۶	کشمیر	۶

پنجاب

پٹیالہ	۶	سرمور	۴
بھاولپور	۲	کپورتھلہ	۱
نابھا	۶	مالیرکوٹلہ	۲
جیند	۵	فریدکوٹ	۲
کلسیہ	۲		

ممالک متحدہ

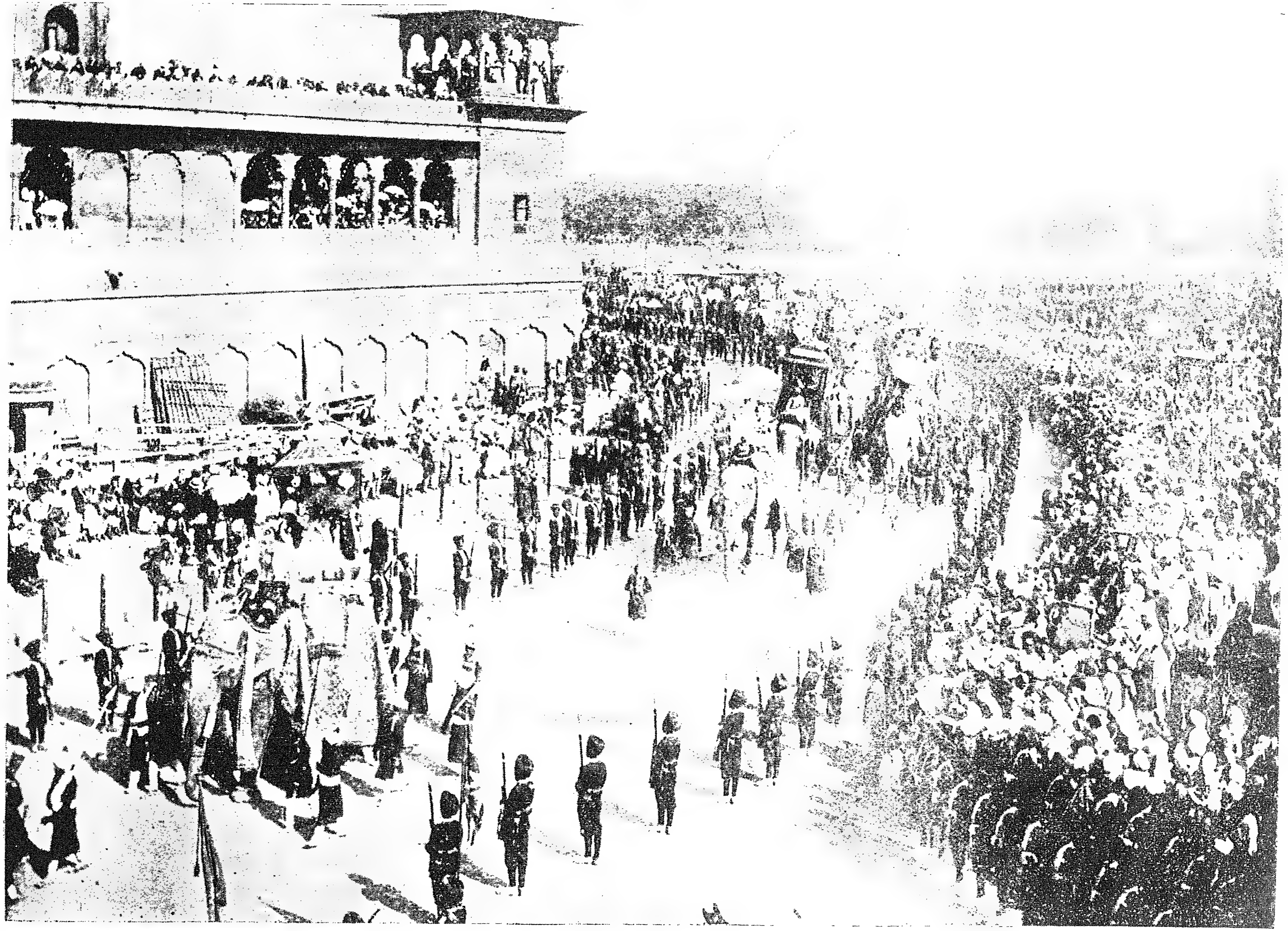
بنارس	۶
بلرام پور	۸
رام پور	۵

ہاتھیون کی مجموعی تعداد ۱۶۶

جیسے ہی وایسراے اور ڈیوک اور ڈچس آف کانات کے ہاتھی برابر سے ہو کر نکلے ضمیمۂ جلوس کے ہاتھیون نے جھکے ہو دون مین سردار اور ہمراہیان رو سار تھے اپنی سونڈون سے

سلامی دی اور جب اصلی جلوس گذر گیا اور بنگال لنیسر ۱۱ کے آخری پرے خاص روڈ کی طرف مڑے تو ضمیمہ جلوس کے ہاتھی انکے پیچھے پیچھے ہو لیئے ان مین سب سے آگے میجر مینجن کی نگرانی مین راجپوتانہ کے ہاتھی تھے۔ انکے بعد بسرکردگی کپتان ای بارنز ممالک متوسطہ ہند کے ہاتھی تھے اور باقی ہاتھیونکو مقررہ ترتیب کے ساتھ کپتان ڈڈ لیئے جارہے تھے۔ ضمیمہ جلوس کے ہاتھیون کا سنبھالنا کسیقدر مشکل کام تھا مگر میجر ڈنلاپ سمتھ پولیٹکل ایجنٹ ریاستہاے پھلکیان و بھاولپور نے کامیابی کے ساتھ اسکا سرانجام کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ضمیمہ جلوس کے ہاتھی اپنی جگہ سے سرکنا شروع کرین وایسرے اور ڈیوک آف کناٹ مع والیان ریاست جامع مسجد پہونچ چکے تھے جسکے گرداگرد جلوس نے ایک چمکدار حلقہ بنالیا تھا اسکا سرا اسپلینیڈ روڈ مین پھیلا ہوا تھا اور جلوس چاندنی چوک کیطرف متوجہ تھا۔ جامع مسجد کے گرداگرد کے دالانون ہی مین سے وایسراے کے مہمانون اور ممالک غیر کے قائم مقامون اور دوسرے بہت صاحبون نے جو بتقریب سیاحت دہلی آئے ہوئے تھے جلوس کی سیر دیکھی کہ ان سب کو مسجد کے گرداگرد کے دالانون مین آنے کی پروانگی دیگئی تھی۔ مسجد کے مشرقی دروازے کے متصل انگریز تماشائیون کے لیئے ایک وسیع نشستگاہ بنادی گئی تھی خاص روڈ کی جانب مقابل دہلی کے مختلف سکولون اور کالجون کے طالب علمون کی قطارین بیٹھی ہوئی تھین لڑکون کے صافون کے رنگ سے ہر ایک جماعت الگ پہچان پڑتی تھی مسجد کی سیڑھیون اور دروازون پر ہندوستانی تماشائی ہجوم کیئے ہوے تھے جلوس کی آمدان لوگون کے لیئے جو جامع مسجد کی کھلی ہوئی



شاهي داخله – جامع مسجد کا نظاره

محرابوں کے اوپر جمع تھے ایک لاجواب شاندار منظر تھا ایسے عظیم الشان اور تاریخوں مین لکھے جانے کے قابل جلوس کے دیکھنے کے لیے سارے ایشیا مین اس سے بہتر موقع نہین ملسکتا شاہ جہان شہنشاہ سلاطین مغلیہ جسنے آگرے مین تاج محل کی مشہور عمارت بنوائی اسی نے یہ وسیع جامع مسجد بھی دس لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر کرائی اور یہ مسجد اس کے ایوان شاہی یعنی قلعے کا بڑا عمدہ ضمیمہ ہے۔ اسمین سفید اور سیاہ سنگ مرمر کے تین توبڑے بھاری گنبد ہین سفید مرمر اور سنگ سرخ کے بڑے بلند مینار ہین۔ نہایت خوبصورت دروازے ہین صحن کے گرداگرد اونچے دالان ہین وایسرائے کے داخلے سے چند روز پہلے رمضان کے آخری جمعہ کے دن ہزارہا مسلمان نماز کے لیے اسمین جمع ہوے تھے۔ غرض باین شان و شوکت بشپ ہیبر کا مقولہ اس مسجد کے حق مین ٹھیک صادق آتا ہے کہ یہ مسجد ہندوستان مین مسلمانونکا سب سے بڑا اور نہایت خوبصورت معبد ہے مسجد کی منیجنگ کمیٹی نے براہ مہربانی اسکے دالان انگریز اور دوسرے یورپین مہمانون کے بٹھانے کے لیے وایسرائے کے حوالے کردیے تھے۔ ہز اکسیلنسی نے بعد کو کمیٹی کا شکریہ ادا کیا اور شکریے کے علاوہ مسجد کو چندہ بھی دیا۔

وایسرائے کے ذاتی مہمان ڈیوک اور ڈچس آف پورٹلینڈ۔ ڈیوک اور ڈچس آف مارلبارو۔ ارل اور کونٹس آف کرو۔ ارل اور کونٹس آف لانسڈیل ارل آف ڈرہم اور لیڈی این لیمبٹن۔ لارڈ اور لیڈی ولورٹن اور بہت سے اور صاحبون کے لیے شمال مشرق کی صحنچی مین نشست کا سامان مہیا کیا گیا۔ دوسرے تماشائی جو

خاص استحقاق رکھتے تھے اُنکو صحن کے شمال مشرق بٹے ہوئے دالانون مین اوچھے اوپر بٹھایا گیا۔ اُن مین سے جو لوگ موجود تھے وہ بیرن یاسوکٹا او کو سفیر جاپان۔ سر رچرڈ بیکر سینٹ آسٹریلین کامن ولیتھ سر رچرڈ سالومن ایڈوکیٹ جنرل ٹرنسوال۔ ہزہائینس آغا خان وغیرہ تھے۔

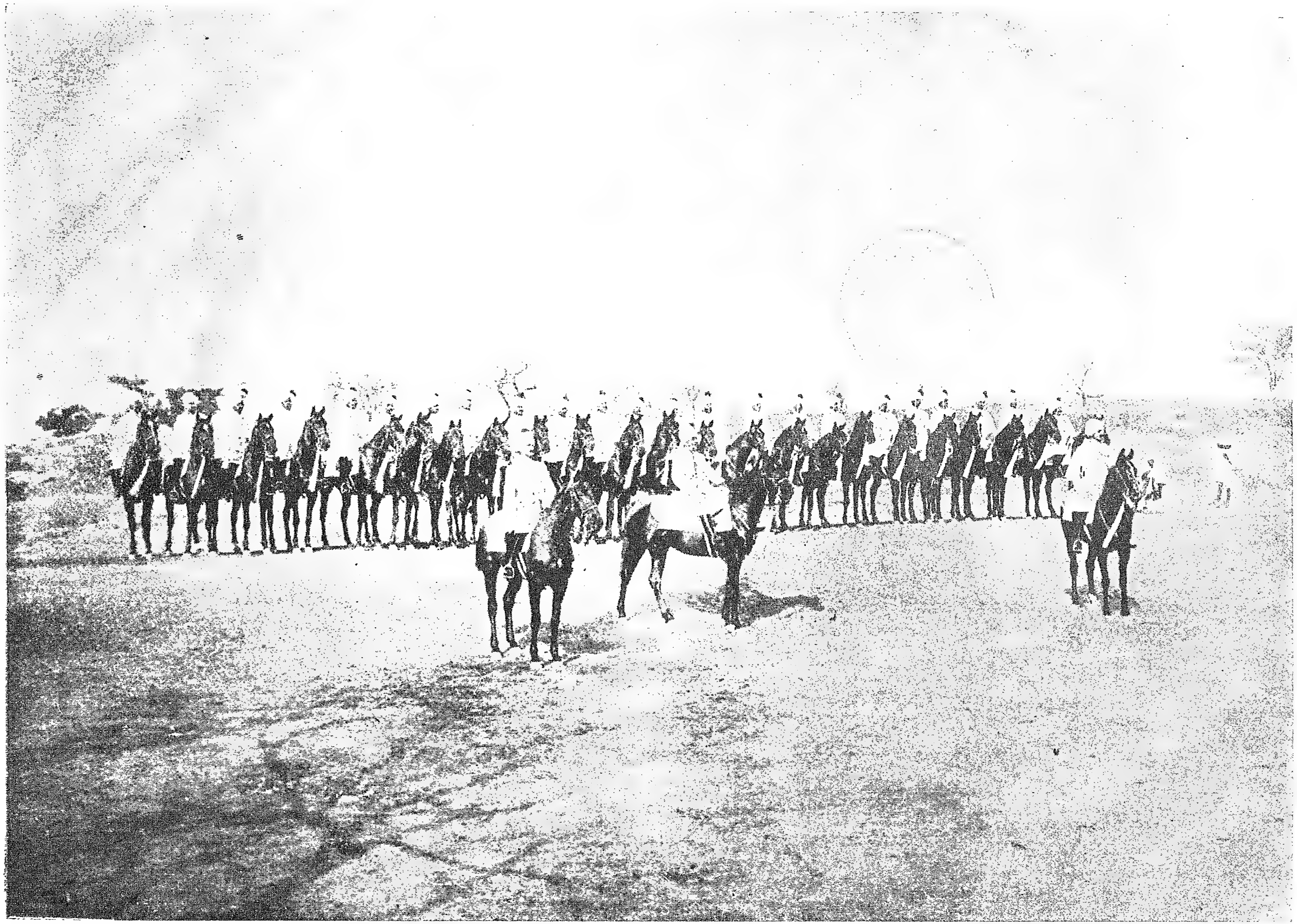
جن تماشائیون کے پاس مسجد مین جانے کے ٹکٹ تھے اُنسے کہدیا گیا تھا کہ وہ ایسرائے کی ریل کے پہونچنے سے تھوڑی دیر پہلے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائین اور جو لوگ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے ایک گھنٹے سے زیادہ ہی زیادہ اس بھیڑ کو دیکھتے رہے ہونگے کہ سلامی اُتارنے کی جو باٹری ریلوے سٹیشن کے قریب جمائی گئی تھی اُسکی پہلی توپ کی گڑگڑاہٹ نے سب کو آگاہ کر دیا کہ انتظار کا وقت اب ہو چکنے پر آیا۔ ڈیوک آف کناٹ کی دوسری سلامی ہوئی تو اُسنے لوگون کو پھر سناٹے سے چونکا دیا اور تھوڑی دیر بعد قلعے کی فصیل کی سمت مین پریڈ کے میدان کے پرے پار ہمراہیان روسا کے ہاتھیون کے بھی دوسری طرف جو ابھی تک اپنی جگہ جمے ہوئے کھڑے تھے سوار دکھائی دیے کہ فوج کی دو قطارون کے بیچ مین اور بائین ہاتھ کیطرف کو آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہین۔ چند منٹ گذرنے پائے تھے کہ اگلے گھڑچڑھے گھوم کر پاس دکھائی دینے لگے کہ اتنے مین توپونکی ایک اَور سلامی ہوئی اور قلعے پر جھنڈے کے نصب کیے جانے سے لوگون کو معلوم ہوگیا کہ ہزاکسلنسی اور ڈیوک آف کناٹ کے ہاتھی قلعے کے لاہوری دروازے کے برابر آپہونچے اور اب جلوس کے مختلف حصے یعنی خاصے کے سوار وایسرائے اور شاہزادے ڈیوک

والیان ریاست - اُن کے پیچھے [illegible] اور منتخب شدہ والیان ریاست کے ہمراہیون کے ہاتھی خاص وڈ کے برابر برابر جامع مسجد کے شاہی رستے کی طرف کو سیدھا رخ کیے ہوئے کہ بقول ٹیورنیر شاہنشاہ اورنگ زیب جلوس کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے اسی راہ سے آیا کرتے تھے ایک لمبے سلسلے مین حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیے جلوس کیا تھا ایشیائی شان وشوکت کا ایک شاہانہ چمکدار حلقہ تھا - دروازہ چند گز کے فاصلہ پر رہا تو جلوس مسجد کا طواف کرتا ہوا سیر دیکھنے والون کے دہنے ہاتھ کو مڑ گیا اور پھر بائین ہاتھ کی طرف کو سامنے آموجود ہوا اور یون جلوس کے ایک طرف قلعے کی جانب سے بڑھتے ہوئے اور دوسری طرف قلب شہر کی سمت کو گھومتے ہوئے دیکھنے مین تقریبًا دو گھنٹے صرف ہوتے تھے -

جلوس کی ترتیب جو اوپر بیان کی گئی اُس سے اُس نمایان تقابل کا خیال کرلیا جاسکتا ہے جو جلوس سے ظاہر تھا - ڈریگون اور رایل ہارس ارٹیلری انگریزی گھڑچڑھون کی پوری پھرتی کے ساتھ سامنے سے گذرے - سواران خاصہ کے کمانڈنٹ کے پیچھے میجر ہیکسول نقیب عسکر کو دیکھکر تھوڑی دیر کے لیے یورپ کے شجاعان زمانہ وسطی کی باتین یاد آجاتی تھین کہ ہاتھ مین گرز لیے ہوئے ہین سنہری لیس کی طرح کا بنا ہوا چمکدار کوٹ پہنے ہوئے ہین طنبورچی اور شہنائی نواز ساتھ مین - گورنر جنرل کے باڈی گارڈ کے بڑے قد آور حبشی جوان لال سنہری وردیان پہنے ہوئے ساری ہندوستانی فوج مین بہترین سوار ہین - انکے بعد امپیریل کیڈٹس کے نوجوان والیان ریاست کے لڑکے ایشیائی حکمران خاندانون کے

[illegible]
سے ہوکر گذرے - انکے گھوڑون کے زین پوش سفید چیتون کی کھال کے تھے - آگے
آگے ایدر کے نائٹ بہادر مہاراجہ سر پرتاب سنگھ انکے پہلو مین کیڈٹس کے کمانڈنٹ میجر ڈبلیو
اے واٹسن - انکی شاندار وردی ملگجے رنگ کی سفید کوٹ - کالر اور کف کوٹون مین بیٹے
ہوئے نیلم کے رنگ کے کمربند جنپر سنہری کام تھا - نیلی پگڑیون پر سنہری کلغیان - پگڑیون مین
سنہری سنہری زنجیرون سے ٹکلیان بندھی ہوئی جنپر الفاظ فاردی کنگ منقوش تھے انکا
یہ مطلب کہ یہ دستہ بادشاہ کے لیئے - جشن دہلی کے تمام ساز وسامان مین یہی عالی ترتیب
سوار جنکے زمرے مین ہندوستان کے پانچ حکمران رئیس شامل تھے پسندیدگی اور دلی
محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے - ایک برس کا عرصہ ہوا کہ لارڈ کرزن نے یہ دستہ
ترتیب دیا تب سے اب یہ پہلا ہی موقع تھا کہ عام لوگون نے انکو دیکھا اور لیاقت کے ساتھ
یہ لوگ اس امتحان مین پورے اترے -

اب انکے بعد وائسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے مصاحب اور اہالی موالی ہاتھیون پر
سوار سامنے آئے پھر لچھمن پرشاد نام ہاتھی پر سوار ہاتھ اٹھا اٹھا کر سپاہیون کا سلام لیتے
اور تماشائیون کے نعرہ تحسین وآفرین پر لطف آمیز مسکراہٹ سے اظہار بشاشت کرتے
ہوے وائسرائے اور لیڈی کرزن تشریف لائے پھر انکے جلو مین ڈیوک اور ڈچس آف
کناٹ کہ انکو جہان کہین بھی لوگ دیکھ پاتے تھے ہر جگہ از سر نو غلغلہ شادمانی بلند کرنے
لگتے تھے جس سے نہ صرف بادشاہ کے بھائی کے ساتھ خیر اندیشی ظاہر ہوتی تھی ملکہ سپاہی



اِمپیریل کیڈٹ (سوار)

شاہزادے اور آنکی شاہزادی زوجہ کے ساتھ محبت کا تعلق پایا جاتا تھا اور ہندوستانکو انکا اس ملک مین قیام فرمانا اچھی طرح یاد تھا۔ پھر والیان ریاست کلہم شاندار لباس پہنے چمکدار جواہرات اور ہر طرح کے عجیب وغریب رنگون مین جگمگاتے ہوے نمودار ہوے فخر انکی ہر ایک ادا سے مترشح ہوتا تھا چنانچہ ایک مہاراجہ صاحب جو اصل نسل کے فرمان روا اور بڑے عالی مرتبہ تھے صاف بول اُٹھے کہ ہندوستان کے رئیس اپنے ولی نعمت کے قائم مقام کی پارکابی مین چلنے کو کچھ کم اعزاز نہین سمجھتے اس سے بڑھکر اور کونسی قابل رشک خصوصیت ہوسکتی ہے۔ وائسراے اور ویرایل ہائینیز کے بعد نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے ہاتھی آئے۔ نظام ایک باوقار سیاہ رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوے تھے مگر انکی زرد رنگ دستار مین کلغی کی جگہ ہیرا تھا جو بڑا جگمگا رہا تھا۔ انکے ہودے کا رنگ بھی زرد تھا مگر گہرا اور خوش قطع۔ چتر کی جھالر سنہری تھی۔ ہزہائینس کے ہاتھی کی جھول بھی زرد مخمل کی تھی۔ میسور کے صغیرسن مہاراجہ سنہرا اُگلکار کوٹ پہنے ہوے تھے انکی پگڑی مین بھی ہیرے تھے گلے مین بڑے بڑے موتیون کا ہار تھا اسمین لعل کا آویزہ تھا۔ مہاراجہ بڑاونکو جس ہودے مین سوار تھے اسپر ہند دیوتاؤن کی سورتون اور افسانون کے دیوؤن کے نقش ونگار تھے جنکو عجیب طرح سے کندہ کرکے اوپر سے بہت بھاری ملمع چڑھا دیا تھا۔ دوہری گنبندار چھتری ملمع کار چوبون پر نصب تھی۔ جھول سُنہری سوزن کار مخمل کی تھی۔ بالاپوش آسمانی اور سنہرے رنگ کا۔ مہاراجہ آن اس سے الگ پہچان پڑتے تھے کہ انکی پگڑی مین پرون کا طرہ لٹک رہا تھا۔ مہاراجہ کشمیر کے

پہلو مین انکے سپاہی بھائی ،

بھائی سوار تھے اُسکی مستک اور سونڈ کو طبع زاد رنگ آمیزی سے سجایا گیا تھا جلوس کے ہر ایک ہاتھی کی جھول کا حلیہ اُسکے ہودے کی قطع فیل نشین کا لباس یہ ایسی باتین ہین کہ انکی تفصیلی کیفیت کا لکھنا امکان سے خارج ہے اور شاید ایسی چھوٹی چھوٹی باتون کے تحریر کرنے سے ایک منظر متحرک کا ٹھیک تصور بھی ذہن نشین نہین ہو سکتا کیونکہ ہر چند یہ عظیم الجثہ جانور آہستہ آہستہ چلتے تھے اور ہر چند جلوس طواف مسجد کرنے کے بعد دوبارہ بائین ہاتھ پر سامنے آیا اور لوگون نے اُنکو پھر ایک نظر دیکھا تاہم جو شخص جلوس کی سیر دیکھ رہا تھا اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ جو کچھ اُسنے معائنہ کیا وہ صرف ہندوستانی روساء کی شاندار سواریونکا تانتا ہی نہ تھا جنکو وہ تصویر خانے کی تصاویر کے مانند بغور دیکھتا بلکہ جلوس ایشیائی تزک و احتشام کا ایک جگمگاتا ہوا نظارہ تھا جسکی ترتیب اور رنگ سیر بین کے رنگون کے مانند ہر دم متغیر ہوتے تھے اور جسکی زرق و برق زرنگار اور مرصع چیزون کی صورت حال ہندوستان کی اُس دولت کی جسکا قصہ سنتے چلے آئے ہین روشن دلیل تھی الغرض اس نظارے کا مشاہدہ انسان بغور و تمیز نہین کر سکتا تھا بلکہ کمال حیرانی طاری ہو جاتی تھی - ہان اتنا تو ہو سکتا تھا کہ تماشائی کی نگاہ ذرا کی ذرا مہاراجہ سیندھیا پر ٹھٹک جاے یا اُن ہیرون پر جو اُنکے سرمئی قیمتی زربفت کے کوٹ پر پڑے جگمگا رہے تھے یا مہاراجہ ریوا کی سواری کے ہاتھی کے سنہرے ساز و سامان پر یا چاندی کے ہودے پر جسمین مہاراجہ بیکانیر سوار تھے یا چاندی کے گینڈے اور مور پر جنھون نے مہاراجہ قرولی کے ہاتھی کی مستک کو زینت

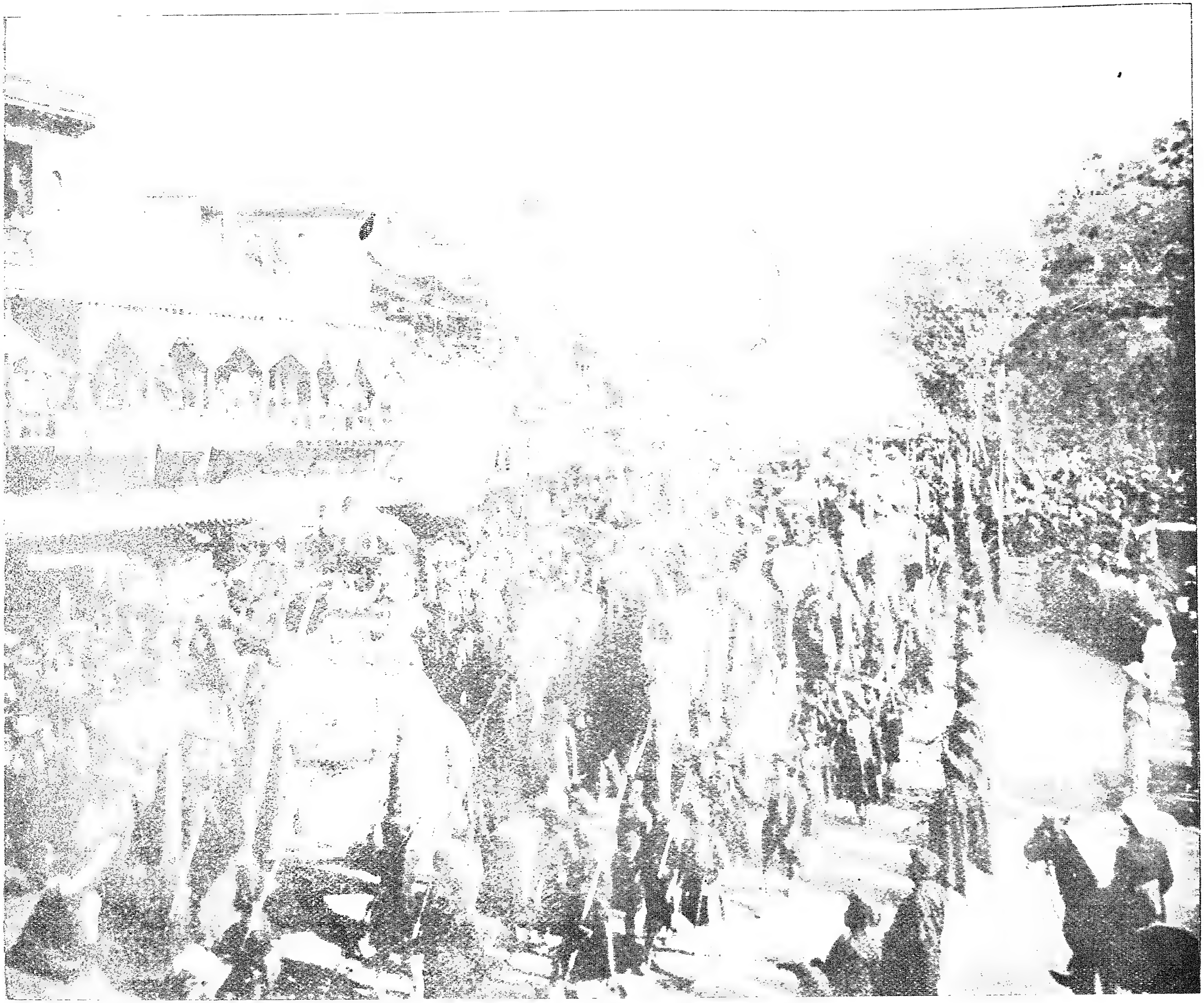
دے رکھی تھی یا رنگین چھینٹون پہ جنکی تصویرین مہاراجہ چار کھاری کے ہاتھی پہ بنائی گئی تھین۔
نواب ٹونک کو دیکھا تو وہ سیاہ مخملی کوٹ پر جی۔سی۔آئی۔ای کا تمغا پہنے ہوے تھے۔
نواب بھاولپور قرمزی سرخی اور سبز لباس مین تھے جنکے سر پر بڑی بھاری طلبدار پگڑی
تھی اور گھونگروالی زلفین لٹک رہی تھین سفید ریش راجہ نابھا چاندی کے ہودے مین
سوار تھے اور اُنکا لباس قرمزی رنگ کا تھا۔ راجہ کپورتھلہ چاندی کے ہودے مین تھے۔
ہودہ ہاتھی پر کسا ہوا تھا جسکی جھول نیلی اور سفید تھی۔ مہاراجہ بنارس سُنہرے زربفت کے کوٹ
مین تھے اور پرسے ہیرون کا ہار پہنے ہوئے تھے جسکے آویزے پنّے کے تھے یہ ہار بجاے خود ایک
سلطنت کا مول تھا۔ مہاراجہ کوچ بہار سونے چاندی کے گنگا جمنی ہودے مین سوار تھے اور
گلابی رنگت کا گلکار ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے لیکن جواہرات کی چمک سونے اور چاندی
کے سوزن کارکام کی بیش قیمت ریشم اور ساٹن کے گہرے رنگ شاندار ہاتھیون کی بیش بہا
جھولین جنمین چمکدار سُنہری ٹِمیان تھین اور فیل نشینون کے رنگ برنگ کے لباس یہ ایک
ایسی کیفیت تھی کہ بیان مین نہین آسکتی غرض جلوس بڑی مسجد کا طواف کرتا ہوا جسکی سیڑھیون
اور گرداگرد کے دالانون مین ہزارون تماشائی بیٹھے سیر دیکھ رہے تھے ایک بڑی وسیع متحرک
جگمگاتی ہوئی قوس کی شکل مین آگے کو بڑھا۔ رئیسون کی لمبی قطار کے آخر مین کنگ ٹنگ اور
لانگ نے مشرقی سرحد کی دو دوست شان ریاستون کے دسا بوا سامنے آئے اُنکے لباس
عجیب و غریب طرح کے تھے سرخ مخمل پر سُنہری ٹِمیان سی ہوئی جنٹ دار لال سونے کے گلوبند
سر پر ایک خاص طرح کی ٹوپی جو چھوٹا سا گنبد معلوم ہوتا تھا۔ کنگ ٹنگ کے سابوا کے

ساتھ انکی بہن شاہزادی ٹپ اٹیلا بھی تھین - شان کے دونوں سا بواؤن نے جنکو اِس سے پہلے کبھی ہندوستانی رئیسون مین آنے کا اتفاق نہین ہوا تھا خاصکر اِس تقریب کے لیئے ہاتھی خرید کیئے تھے -

یہ ایشیائی ہاتھی اور رؤسا جو اُنپر سوار تھے کسی بڑے مغل بادشاہ کے جلوس مین بھی چلے ہونگے مگر اِس جلوس مین گاڑیون اور سوارونکا ساتھ ہونا اہل مغرب یعنی انگریزون کی خاص علامت تھی جو اسوقت ہندوستان پر قابض ہین - گرینڈ ڈیوک آف ہسی جو شاہنشاہ معظم کے خواہرزادہ ہونے اور خود ایک یورپین ریاست کے فرمانروا ہونے کی حیثیت سے منزلت خاص کے مستحق تھے ایک چوسپہ گاڑی مین جلوس کے ساتھ تھے گھوڑونکو گھڑچڑھے سوار ہانک رہے تھے اور ہزارز کا دستہ سواران خاصہ مین تھا - انکے پیچھے باڈی گارڈ سمیت بمبئی اور مدراس کے گورنر تھے اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر جو اپنے صوبے مین کمانڈر انچیف سے پیش پیش ہوتے ہین - جلوس مین لارڈ کچنر پر ہر ایک کی نظر پڑتی تھی جو اپنے اصیل جنگی گھوڑے ڈیموکریٹ پر سوار تھے - اور انکا شاندار سٹاف انکے ساتھ - انکے پیچھے پیچھے دوسرے لفٹنٹ گورنر اور ممبران کونسل اور چیف کمشنر اور سرحدی صوبون کے ایجنٹ گورنر جنرل تھے - کرنیل ییٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے پہلو بہ پہلو خان قلات اپنے گھوڑے پر تھے اور انکے پیچھے وحشیانہ ہیأت کے بلوچ سردارون کی جماعت - اسیطرح جدید العہد شمالی مغربی سرحدی صوبے کے چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل کرنیل ڈین کے پیچھے پیچھے سرحدی سردار گھوڑون پر سوار تھے -

وایسرائے کا جلوس اسپلینیڈ روڈ سے ہوتا ہوا چاندنی چوک کی طرف کو مڑا تو جس جگہ سے مڑا وہ قریب قریب دلی بنک کی جانب مقابل واقع ہے۔ دلی بنک وہ مقام ہے جہاں کسی زمانے مین شمرو کی مشہور بیگم رہا کرتی تھین اور اسکے متعلق غدر کا ایک واقعہ بھی زبان زد خلایق ہے کہ بنک کے منیجر مسٹر بیسفرڈ ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کو شاگرد پیشہ لوگون کے مکانون مین سے ایک مکان کی چھت پر اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے جان توڑ کر باغیون سے لڑتے رہے یہانتک کہ آخر کار مغلوب ہو گئے جس وقت جلوس بازار چاندنی چوک مین سے ہو کر گذر رہا تھا بازار کا حال یہ تھا کہ ہندوستانی تماشائیون کے ہجوم سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ لوگ چوطرفہ ہر ایک کٹہرے مین ٹھسے ہوئے تھے علی ہذا القیاس تمام کھلی ہوئی چھتون پر آدمی ہی آدمی تھے اور بڑے شوق و چاؤ سے جلوس کو دیکھ رہے تھے بازار بڑے خوشنما طور پر جھنڈیون اور بیرقون اور رنگین کپڑون اور نمونے کے قالینون سے آراستہ کیا گیا تھا بعض منقش برآمدون مین قیمتی شالین لٹکی ہوئی تھین اور بعض مین مہین ململ کے پردے تاکہ ایک امیر آدمی کے خاندان کی عورتین جلوس کی سیر دیکھین اور کوئی انکو نہ دیکھ سکے۔ بہت سی دکانون کے باہر کے رخ شاہی خاندان کی تصویرین آویزان تھین اور بعض مین مناسب محل طغرے۔ گذرگاہ جلوس کے اس حصے مین لوگ وایسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے لیے ایسے نعرۂ شادمانی بلند کرتے تھے کہ ایشیائی لوگون کے ہجوم مین کبھی ایسے نعرے سننے مین نہین آئے۔ ایک طرح کی بھنبھناہٹ کی آواز جو لوگون کے ہجوم کثیر مین ہوتی ہے اس ہجوم مین بھی تھی مگر وقتاً فوقتاً اس بھنبھناہٹ مین سے ایک شور پیدا ہو کر اس سرے سے اس سرے تک گونج اٹھتا تھا۔

بازار چاندنی چوک کے اندرون آرائش پر نگاہ کرنے والوں کی نظروں میں ٹون ہال کا نقشہ سفید
اسکی بلند مینار نما عمارت کو ہاروں کی زینت سے لاد دیا تھا اور اگرچہ وہ عمارت ایک مشرقی
شہر میں بدنما معلوم ہوتی ہے مگر آج کی آرائش نے اسکو بہت خوشنما بنا دیا تھا۔ ٹون ہال کے
ستون سبز پتیوں سے مڑھ دیے گئے تھے۔ بازار چاندنی چوک میں اس سرے سے اُس سرے
تک شاید ہی کوئی ایسی عمارت ہوگی جسکے باہر سے وفادارانہ مسرت کے آثار ظاہر نہ ہوتے
ہوں۔ رہے عامہ خلایق تو کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ اسنے جلوس کے دیکھنے والوں کی
مشتاق صورتیں اور منتظر آنکھیں دیکھی یا انکو آپس میں باتیں کرتے سنا ہو اور پھر بھی
وہ ہمیں کسیطرح کا شک کرنے دے کہ لوگ جلوس سے بے انتہا خوش ہوے اور نیز یہ کہ ہزارہا
آدمی جو چاندنی چوک میں جمع تھے اُنکے نزدیک جلوس ایسی عمدہ اور اعلیٰ درجہ
کی سیر تھی کہ انکو تو ساری عمر ایسی سیر دیکھنی نصیب ہوئی نہیں سیر کا کوئی موقع تھا جسکو
لوگوں نے گھیر نہ رکھا ہو۔ بہت سے مسلمان سنہری مسجد کے باہر جمع تھے۔ یہ تین طلع کار گنبدوں
کی ایک چھوٹی مسجد ہے کہتے ہیں کہ نادر شاہ ترکمان فاتح صبح سے شام تک اسی مسجد کے
آگے بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سپاہی بیچارے شہریوں پر خوفناک انتقام کا عذاب نازل
کر رہے تھے۔ ٹون ہال کے عین سامنے ایک وسیع نشستگاہ اُن فرمان رواؤں کے لیے
خاص تھی جو ہاتھیوں کے جلوس میں شریک نہ تھے۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں کے
لیے اور بھی کئی نشستگاہیں بنائی گئی تھیں۔ غرض اس بھیڑ بھڑکے کے سارے بازار میں جہاں
سے بھی شاہانہ جلوس ہو کر گذرا اعلیٰ سے ادنیٰ تک سبھی نے تو خیر مقدم کے ساتھ اسکا استقبال کیا



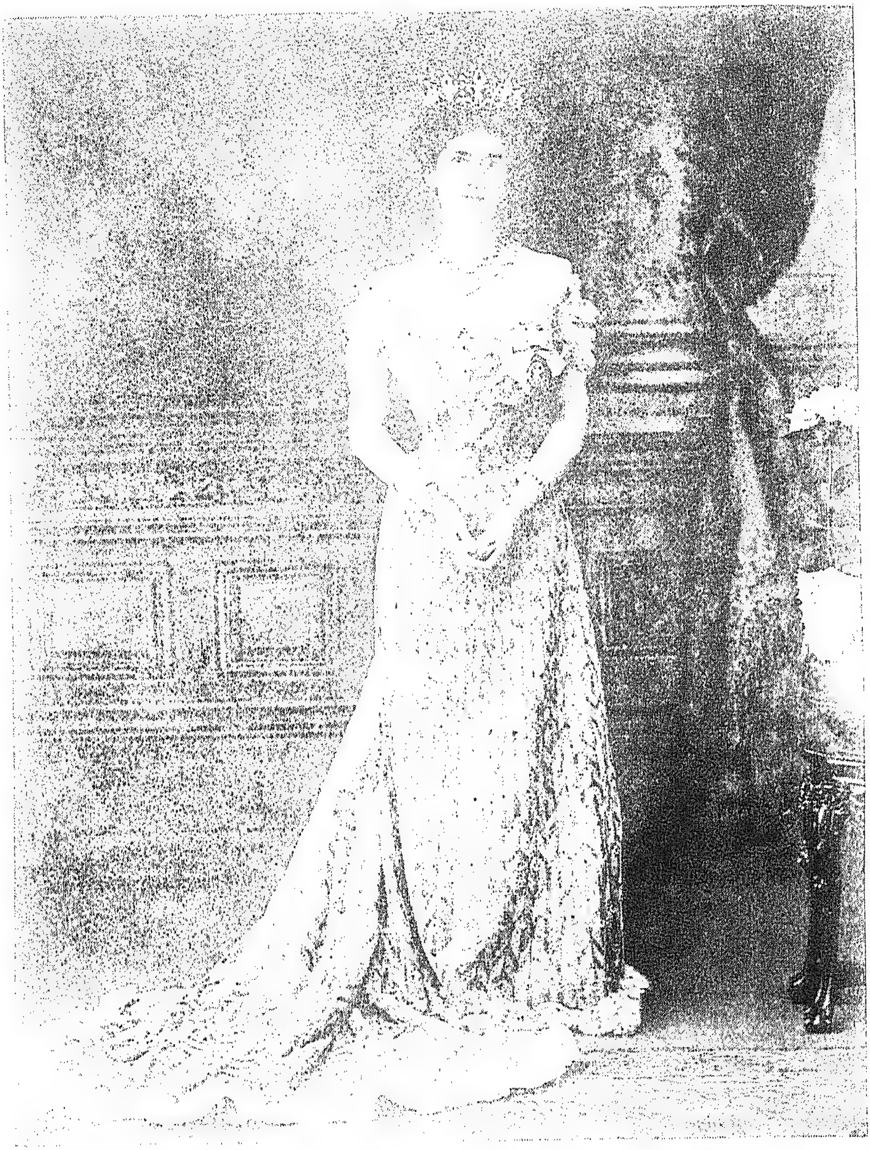
مڑا یہ مسجد بھی شاہجہان کی ایک بیگم کی بنوائی ہوئی ہے۔

شہرپناہ کے باہر تھوڑے فاصلے پر جس مقام پر راجپورا و رقدسیہ باغ کی سڑکین تقاطع کرتی ہین اسکے قریب وائسراے اور ڈیوک آف کناٹ نے اپنے ہاتھی ٹھہرائے اور والیان ریاست دونون سے صاحب سلامت کرتے ہوئے انکے سامنے سے گذر کرکے بعد دیگرے اپنے اپنے خیمہ گاہون کو روانہ ہوے۔ تب لارڈ اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ ہاتھیون پر سے اُترکر اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوے اور وائسراے کے خیمہ گاہ کیطرف کو چلے۔ باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کے جوان تو سرکٹ ہوس تک گاڑیون کے ساتھ رہے باقی فوجی سوارانِ خاصہ کو پہاڑی کے دامن مین پہونچکر رخصت کردیا گیا۔ جلوس سرکٹ ہوس پر پہونچا تو رایل آرٹلری کے توپخانے سے ۳۱ ضرب توپ کی شاہانہ سلامی سر ہوئی اور وائسراے کا جھنڈا باڈے پر اُڑتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ رائفل بریگیڈ کی تیسری پلٹن کے جوانونکا گارڈ آف آنر وائسراے کے فرودگاہ کے سامنے قطار باندھے کھڑا تھا اور وائسراے کے پہونچنے پر اُنھون نے پریزنٹ آرم کی سلامی اُتاری۔ دیگر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ اور ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی خیمہ گاہین جدا تھین اور ہر ایک کی تعظیم کے لیئے علیحدہ گارڈ آف آنر متعین تھا وائسراے ہر ایک کو اپنے ساتھ لیجا کر اُنکے خیمہ گاہ تک پہونچاتے اور گارڈ آف آنر سلامی اُتارتا جس وقت سے جلوس سٹیشن سے چلا مقام پر پہونچنے تک کچھ کم دو گھنٹے صرف ہوے۔

باب ۳

فرودگاہ گورنمنٹ

اِسکی تاریخ اور اُسکا موقع یہ دونون باتین یکسان اس بات پر دال ہین کہ دہلی ٹری شاہانہ رسمون کے ادا کرنے کے لیے نہایت ہی موزون مقام ہے۔ مثلاً ملکہ معظمہ کے قیصری خطاب اختیار کرنے پر لارڈ لٹن کا اعلان اور اُسکے ۲۶ برس بعد وہ دربار جو لارڈ کرزن نے شہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کی خوشی مین منعقد کیا۔ دہلی جو بہت زمانۂ قدیم سے دارالسلطنت رہی ہے اکبر اعظم کے دارالسلطنت آگرہ اور لاہور کے مقابلے مین ہندوستان کا موروثی منبع حکومت ہونے کا حق فائق رکھتی ہے۔ چودھوین صدی کے ایک ایرانی مورخ نے اِسکی عظمت اور اسکے محل وقوع کے بارے مین یہ بیان کیا ہے کہ یہ جسم ملک مین دل کے مانند ہے اسکے صوبے جو اسکو چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین اعضا کے مانند ہین۔ ملکہ الزبیتھ کے زمانے کا ایک سیاح لکھتا ہے کہ دہلی ایسے شہر اور صوبے کا نام ہے جو پہلے پٹھان بادشاہون سے تعلق رکھتا تھا لیکن اسوقت شہنشاہ ہند کے زیر حکومت ہے وہ شہر جو اسوقت موجود ہے پرانا بڑا اور خاصا خوش قطع ہے اور یہ بات اس سے ظاہر ہے کہ اسمین بہت سے زیادہ بادشاہون اور بڑے بڑے نامورون کے مقبرے اور قدیم یادگارین ہین جو ان مین مدفون ہین اور ان مقبرون اور یادگارونکو سیاح بہت پسند کرتے ہین اور ہندوستانی عجائب پرستونکا بے انتہا جم غفیر مذہباً انکی تعظیم کرتا ہے کچھ



هر اکسلنسي ليدي كرزن

وہ مینار بھی شہرت مین کم نہین جو دہلی سے تین میل پر پُرانی دہلی مین واقع ہے جہانگیر
کے جد امجد شاہ ہمایون مدفون ہین - اس مینار کی شہرت اور اسکے کتبون سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ اسپر سکندر اعظم کی بابت کچھ کندہ تھا - اسوقت دہلی مین (جیسے کہ اب بھی ہین) بہت سے
فرمان رواؤن کے مقبرے تھے - اب دہلی کے گرداگرد کچھ مضبوط شہر پناہ نہین ہے جمنا کا ایک
حصہ اسکو سیراب کرتا ہے جسمین کہ ہم بارہ محراب والے پل پر سے گذر کر داخل ہوتے ہین ایک
لوہے کی لاٹھ جسکے بارے مین یہ افسانہ مشہور ہے کہ وہ زمین مین اتنی نیچی گڑی ہوئی ہے کہ
اژدہے کی پیٹھ تک جسپر دنیا قائم ہے پہونچگئی - کتبات مین جو مدت دراز سے پڑھے نہین گئے
اور وہ ہندو اور ہندوستانی خاندانون کی سلطنتونکو یاد دلاتے ہین قطب کی ناتمام مسجد کے شاندار
بقیے - تغلق آباد کے حیرت انگیز کھنڈرات - شاعر امیر خسرو کی قبر - فیروز شاہ کا کوٹلہ اور اُور
قرب وجوار کی عمارتین اگلے وقتون کے ہند کے مسلمان حملہ آورون کی شان وشوکت کو
ظاہر کرتے ہین اس ہی مذہب کے بادشاہون اور فتح کرنے والون کی جو اُس نسل کے نہ تھے
بلکہ اُنکے بعد آئے اچھی طرح حفاظت کی ہوئی یادگارین اُنکی اپنے کامونکو یاد دلاتی ہین
ہمایونکا مقبرہ جو مغل بادشاہون مین سب سے پہلے بادشاہ کا بیٹا اور جانشین تھا اور
اس ہی خاندان کے بادشاہون مین سب سے بڑے بادشاہ کا باپ تھا نئی دہلی سے
جنوب کیطرف ۴ میل پر واقع ہے جو فرگسن کے قول کے مطابق اس بات کی نمایان مثال
ہے کہ جب اکبر کی زبردست ایجاد کو آگرے کی زنانہ نزاکت نے مدھم کر دیا اس سے پہلے
یہی لوگ فن عمارت مین سب سے بڑے سلیقہ مند تھے - نئی دہلی کے فصیلون کے اندر اندر

مغل بادشاہون کے عہد شباب نے ایک اَمِٹ یادداشت چھوڑ دی ہے جسکی تصدیق بڑے بڑے برج
اور قلعہ تائید کر رہے ہین۔ نادرشاہ کے حملے۔ مرہٹون کے ظلم۔ انگریزون کی پہلی بار
مداخلت کی یادگارین شہر کے کوچے کوچے مین موجود ہین اور باہر میدانون مین پائی جاتی
ہین۔ پتھر بھی جو کہ شمال کی طرف پہاڑی کے قریب پڑے ہین برٹش انڈیا کی فوجی تاریخون
مین نہایت ہی مشہور قصے کے وقوع کو بیان کر رہے ہین بہت سے اور قابل یادگار تاریخی
واقعات ہین جو دہلی سے تعلق رکھتے ہین اگرچہ اب یہ دار الخلافت نہین ہے لیکن رئیسون
گورنرون اور انکے عملے کے جمع ہونے کے لیے جو قائم مقام بادشاہ کے بلاوے سے ایک
بڑی رسم کے ادا کرنے کے لیے جمع ہوے ہین ایک مناسب مقام ہے۔ نقشے پر ایک نظر
ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مختلف خیمہ گاہون مین جسمین اکثر ہندوستانی روسا سرکاری
عہدہ دار فوج کے سپاہی اور جو لوگ سیر و سیاحت کے لیے آئے ہوئے تھے کس کس جگہ دربار
کے دنون مین قیام پذیر تھے۔ بڑا یا صدر کیمپ جسمین حضور وائسرائے گورنران لیفٹنٹ گورنران
و چیف کمشنران صوبجات اور کمانڈران چیف وغیرہ کے خیمے تھے ۱۸۷۷ء کی طرح پرانی
انگریزی چھاؤنی مین پہاڑی سے بائین طرف نصب کیا گیا تھا اور اسطرح سے پہاڑی اور
نجف گڈھ کی نہر کے بیچ کی جگہ گھر گئی تھی۔ لارڈ لٹن کے کیمپ کے سامنے پہاڑی تھی مگر
لارڈ کرزن نے اپنے کیمپ کا رُخ بالکل پلٹ دیا یعنی پہاڑی پشت کی طرف کر دی اور
خیمون کی قطار کے سامنے کنارہ نہر کے درختون تک کھلا میدان تھا۔ حضور وائسرائے
اور لیڈی کرزن ایک اور نئی عمارت مین اُترے جو پہاڑی کے دامن مین بنائی گئی تھی

اور معمولی طریق سے گرم کرنے کے بعد یہ ارادہ کرلیا گیا کہ بعد مین دورہ کے وقت لفٹنٹ گورنر
صاحب پنجاب کے آرام کے لیئے قیامگاہ دورے کا کام دے -

حضور وایسرائے نے اس مکان کے نقشے خود بنائے اور اسکو ان ہندوستانی کاریگرون اور
ان مناسب دستکاریون سے سجوایا جو یا تو صنعت و حرفت کی نمائش کی چیزین کی نقل تھین
یا وہان انکے رکھنے کے لیئے جگہ نہ رہی تھی دربار کے بعد جس طرح اصل نمائش گاہ کی چیزون کو
لوگون نے خریدا اسیطرح ان چیزون کے بھی خریدار پیدا ہو گئے مکان کا بیرونی حصہ سادہ مگر
شاندار طور کا تھا اور عمارت کے پیچھے جو ذرا اونچی جگہ پر بنی ہوئی تھی سفید خیمون کا سمندر
نہایت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا - جسکے پیچھے بلند پہاڑی تھی اس عمارت کے سامنے
ایک مرغزار اور ایک فوارہ تھا جو شاہراہ پہاڑی سے تھوڑے فاصلے پر جاکر کیمپ کی
وسطی روش مین ملجاتا تھا -

اسکے مغربی سرے پر ایک ہموار سبزہ زار کے بیچ مین ۴۰ فٹ سے زیادہ اونچا وایسرائے
کا جھنڈا کھڑا تھا جھنڈے کے شمال کیطرف یکے بعد دیگرے تین عظیم الشان خیمے تھے ایک
شامیانہ استقبال کے لیئے تھا جو ۱۳۰ فٹ لمبا اور ۶۰ فٹ چوڑا تھا دوسرا خیمہ ملاقات
کے لیئے تھا جسکا طول ۸۸ فٹ اور عرض ۳۶ فٹ تھا تیسرا خیمہ کھانے کے لیئے تھا جو ۱۸۰ فٹ
سے ۴۰ فٹ تھا جسمین وایسرائے نے پندرواڑے مین کئی شاہانہ دعوتین دین - ذرا
شمال کی طرف ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ کے خیمے تھے جنھون نے ۳۰۰ فٹ
اور ۴۰۰ فٹ کے بیچ مین رقبہ گھیر رکھا تھا جسمین ایک عمدہ شامیانہ اور ڈیوک ڈچس

آف ہسی اور اُنکے اہالی موالی کے لئے خاص کر دیے گئے تھے۔ باوٹے سے ایک سڑک پچاس فٹ چوڑی جو کہ سیدھی جانب مغرب نجف گڈھ کی نہر کی طرف جاتی ہے بڑی سڑک کو زاوئہ قائمہ پر تقاطع کرتی ہے اس عریض راستے کے دونون طرف ۱۰۰ فٹ کے چوڑے مرغزار تھے اور مرغزارون کے پہلو مین دوسری متوازی اور متقاطع سڑکون کے برابر برابر وائسرائے کے خاص ذاتی اور سرکاری مہمانون اور اہالی موالی کے خیمے نصب کیے گئے تھے۔ ان تمام خیمون مین آرائش و آسائش کا پورا پورا ساز و سامان ایسی تکمیل کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا کہ ہر ایک خیمہ مسافرانہ زندگی کے عوض مفصلات کا انگریزی گھر معلوم ہوتا تھا ہر ایک خیمے مین ایک آتشدان اور بجلی کی روشنی موجود تھی۔ نہر کیطرف کو جو سڑک جاتی ہے آدھی دور چلکر ایک سبزہ زار کو احاطہ کیے ہوئے تھی جسمین کچھ قابل دید توپین لگی ہوئی تھین اُن مین سے ایک یا دو پر کتبے تھے جنسے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ اٹھارھوین صدی کے وسط مین یہ فرانس کی انڈیا کمپنی کی ملک تھین ایک اَور برنجی توپ ہز نوبل ہائینس صفدر جنگ نے ۱۷۴۹ء مین ڈھلوائی تھی۔ اِس جگہ کے قریب سڑک کے داہنی طرف وائسرائے کے مہمانون اور اہالی موالی کے لیے ایک استقبالی خیمہ تھا۔ ایک وسیع کمرہ ۱۱۰ فٹ لمبا ۴۰ فٹ چوڑا ملاقات کے لیے خاص تھا ایک کھانے کا کمرہ تھا جو اَور بھی زیادہ بڑا تھا جسمین اُن مہمانون کے علاوہ جو شاہی شامیانے مین کھانا تناول فرماتے تھے یہان پر ۱۰۰ سو مہمانون سے زیادہ کھانے پر بیٹھتے تھے وائسرائے کے کیمپ مین سب ملا کر تقریباً ۱۴۰ خیمے تھے جنھون نے

پھلے پودے اور بوٹے۔ خیمون کی سفید قطارین جو ہندوستان کے سوا ایسے ٹھیک طور پر اَور کہین نصب نہین ہوسکتین۔ عقب مین پہاڑی کے پتھر اور درختون کی گھنی روشین جو پیشگاہ کے وار پار چلی گئی تھین۔ خیمونکا ایک شہر کا شہر جسمین لارڈ کرزن کے مہمان مقیم تھے یہ تمام چیزین غالبًا اسقدر خوشنما تھین کہ دیارِ مشرق مین شاید ہی کبھی کسی نے دیکھی ہون وائسرے کے کیمپ مین یوروپینونکی کل تعداد ۲۵۰ تھی اور کُل آدمی جو اُس ہیڈ کوارٹرے مین اُن خیمون مین رہے ۳۲۵۰ تھے۔ ڈیوک و ڈچس آف کناٹ اور ڈیوک آف ہیسی کے علاوہ وائسرائے نے اتنے آدمیون کو مہمان رکھا۔

ذاتی مہمان

ڈیوک و ڈچس مارلبورو	لیڈی الرکا ڈنکومب
ڈیوک و ڈچس پورٹلینڈ	لفٹننٹ کرنیل آنریبل سی و مسس ہاربورڈ
ارل و کونٹس لانسڈیل	آنریبل ڈڈلے و مسس مارجوری بنکیس
ارل ڈرہم و لیڈی این ہمیلٹن	آنریبل جارج پیل
ارل و کونٹس کرو	آنریبل سپنسر لٹلٹن
لارڈ الکو	آنریبل الیف کرزن
وائیکونٹ ارنگٹن	آنریبل لیڈی طرہ
لارڈ و لیڈی وُلورٹن	رائٹ آنریبل سر جارج ٹامبین گولڈی

لارڈ لیمنگٹن	مس گرنفل
سر جان ڈکسن پوائینڈر ایم-پی ولیڈی پوائینڈر	میجر ولیڈی الینر بنگ
سر رابرٹ موبرے ایم-پی	مسس وس لیٹر
سر ڈگر ونسنٹ ایم-پی	مسٹر ومسس ای ٹننٹ
مسٹر ہکس بیچ	مسس میور
مسٹر-ای-رگلز برائز	مسٹر و آنریبل مسس راچفرٹ میکوایر
مسٹر رچرڈ بیکر ومسس بیکر	کپتان ومسس ایچ لنڈزے
مسٹر ومسس ڈبلیو جیمز	مسس کریگی
میجر ومسس ایل ڈرمنڈ	مسٹر ای-ٹی-ریڈ
مسٹر اوڈن سیمین	

موسٹ ریورنڈ بشپ کلکتہ مس ومسز کوپلٹن	مسٹر ایچ-ایچ-رزلے سکرٹری ہوم ڈپارٹمینٹ
آنریبل مسٹر-ٹی ریلے ممبر کونسل	مسٹر ایس پرسٹن سکرٹری صیغہ تعمیرات عامہ ومسس پرسٹن
آنریبل سر-ای فنٹزجی لا-ممبر کونسل ولیڈی لا	سر والٹر لارنس پرائیویٹ سکرٹری وایسرائے ولیڈی لارنس
آنریبل میجر جنرل سر-ای-ایلیس ممبر کونسل	لفٹننٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ ملٹری سکرٹری وایسرائے
ولیڈی ایلیس ومس ہیٹنگ	لفٹننٹ کرنیل ای ایچ فن سرجن وایسرائے ومسس فن
آنریبل مسٹر اے-ٹی-آرنڈل ممبر کونسل ومسس ومس ارنڈل	کپتان ڈبلیو-ای لے-آرم سٹرانگ آئی-ایم-ایس



هز رايل هائنس ڊچس آف ڪانات اينڊ سٽريٿهيرن - ڊي - اي - سي - آئي - آر - آر - سي

ذاتی مہمان

کیمپ کے طبی معاملات کے نگران حال

آنریبل سر ڈونزل اٹبسن ممبر کونسل و لیڈی و مس اٹبسن۔	
ہز اکسیلنسی وائس ایڈمرل سر چارلس ڈرمنڈی کمانڈران چیف افواج بحری ملک معظم متعینہ ایسٹ انڈیز	مسٹر ایف ایس گوئی سکریٹری دربار سنٹرل کمیٹی۔ کرنیل ایچ۔ گوڈ اے جی ڈی ڈائرکٹر آرمی ریمونٹ ڈپارٹمنٹ
آنریبل سر اے۔ ایچ۔ ایل۔ فریزر پریذیڈنٹ پولیس کمیشن و لیڈی فریزر	کپتان ایف جی سمال وڈ۔ آر۔ اے تعمیرات کیمپ کے نگران حال و مس سمال وڈ
سر کولن سکاٹ مانکریف پریذیڈنٹ کمیشن آبپاشی و لیڈی سکاٹ مانکریف	میجر سی ایف ٹی مرے افسر رسد و روانگی۔ لفٹننٹ کرنیل آنریبل سی ہاربورڈ اے۔ڈی۔سی۔
سر ہیو بارنز سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ و لیڈی بارنز۔	کپتان۔ آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر۔ ڈنفل گرینیڈ اے۔ ڈی۔ سی۔
میجر جے ایم میکفرسن سکریٹری لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ و مس میکفرسن	کپتان سی وگرم۔ ۱۸ بنگال لینسرز اے ڈی سی کپتان آنریبل جے آر۔ ایل ہارڈ سکاٹس گارڈز اے ڈی سی۔
میجر جنرل سر ای۔ بیرو سکریٹری ملٹری ڈپارٹمنٹ و لیڈی بیرو۔	کپتان آنریبل آر لنڈزے لیث ۲ ڈریگنز اے ڈی سی۔ کپتان ارل آف سفک اے۔ ڈی۔ سی۔

ذاتی مہمان

مسٹر ای - ان بیکر سکرٹری فنانس ڈپارٹمنٹ | لفٹنٹ آنریبل ایف ڈبلیو سٹینلے ہزارز اے - ڈی سی
و مسس بیکر - | کپتان ایف - ایل - ایڈم سکاٹس گارڈز اے ڈی سی

میجر جے - او ٹلر سکرٹری ریونیو ڈپارٹمنٹ و | میجر ای ایل سی بریجر ۳۰ بلوچ انفنٹری اے - ڈی سی
مسس ٹلر - | مسٹر ایف ڈبلیو لیمیٹر اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری
وائسرائے و مسس لیمیٹر -

لفٹنٹ جی - اے - ایکرز ڈگلس - آرگل و سدرلینڈ | میجر آر - ای - گرمسن کمانڈنٹ وائسرائے باڈی گارڈ
ہائی لینڈرز اے - ڈی - سی - | کپتان ایچ - ان ہولڈن - ایڈجوٹینٹ وائسرائے باڈی گارڈ

کپتان اے - ڈبلیو - ایف ناکس ۵ پنجاب انفنٹری اے - ڈی سی | لفٹنٹ آر - ایچ - ایس - ڈیلیشوڈ - رائل آئرش
لفٹنٹ ڈی اے ایس کیمبل [illegible] انفنٹری اے - ڈی سی رائفلز اے - ڈی - سی -

لفٹنٹ ایل - اے - جونز پارٹیمر سومرسٹ شائر لائٹ | میجر ایف - لی - ۴ ہزارز - اے - ڈی سی
انفنٹری - اے - ڈی - سی | لفٹنٹ کے - وگرم - ۲ گورکھا رائفلز اے ڈی سی

میجر اے - وی - پوائنٹز سکاٹس گارڈز
اے - ڈی - سی -

کیمپ میں انتظام پولیس کے نگران حال اشخاص ذیل تھے -

کپتان - ایچ ٹی - ڈنس - مسٹر ایف ایکس - جے کیسر - مسٹر ایف سی - آلسمانگر -

وائسرائے کے اور سرکاری مہمان حسب ذیل سرجی - فرنکلین ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس

ولیٹڈ ی فرینکلن سرٹی - ہایم ممبرکمیشن آبپاشی ومسٹر ایل - ڈبلیو - ڈین - قائمقام فارن سکرٹری ومسس ڈین شامل تھے اور انکی مہمانی ڈپارٹمنٹ کمپ مین کی گئی -

ہزرایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے ساتھ اُنکے اہالی موالی مین سے مفصلۃ الذیل افسر تھے -

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سسل بنگھم - الائف گارڈز اے - ڈی - سی ومسس بنگھم کرنیل لسلی ومسس لسلی - لفٹنٹ کرنیل وسٹن جروس - میجر ڈبلیو - بیوہ - آر - اے - ایم سی ومسٹر رس فٹز جرالڈ - کرنیل لائیل ہربرٹ منٹرل انڈیا ہارس ومسس ہربرٹ وکپتان اے - ایم - فرکوہر آر - این - کمانڈنگ ایچ - ایم - ایس رنون یہ تمام اصحاب وایسراے کے کمپ مین فروکش تھے - ہزرایل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے اہالی موالی مین بیرن ملسن ہیچ - ہیسٹن لائٹ ڈریگونز میجر جنرل وڈن واچر - کپتان - کرمیرو - میجر اے - آر - ڈک ۲ پنجاب کیولری تھے سنہ ۱۸۷۷ء کے دربار مین اتنے تھوڑے آدمی باہر سے آئے تھے کہ انگلستان کے صرف چار شخص لارڈ لٹن کے خیمہ گاہ مین وایسراے کے مہمان تھے - فی الحقیقت سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار مین یہ ایک خاص بات تھی کہ یورپین لوگ تمام قطاع ہندوستان سے بکثرت تشریف لائے اور انسے بھی بڑھ کر باہر سے - وایسراے کے خیمہ گاہ کے دکھن کیطرف بمبئی کے گورنر اور کمانڈران چیف اور چار جرنیلی علاقون کے رئیسون کے ڈیرے تھے اور اُترکیطرف علی پور کی سڑک کے پرے تک گورنر مدراس اور لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون اور گورنر جنرل کے ایجنٹون کے ڈیرے چلے گئے تھے - جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم اینڈ وال کمانڈران چیف کو

آگئے اہالی موالی اور بھی ممتاز مہمانوں کے ساتھ ایک اچھے موقع پر خیمہ گاہ میں اتار لیا۔ انکے قیامگاہ میں پرتکلف ملاقات کا خیمہ تھا وہ بہت لمبا اور بہت چوڑا اور ایک بڑا اسٹیج کھانے کا خیمہ تھا جسمیں سرخ و سفید جھاڑ فانوس لٹکے ہوئے تھے اور ایک میز بچھی ہوئی تھی جو احسانمند اہل شہر نے نذر دی تھی۔ اسپر جابجا دار وہ پہلے شہر سے پتھر جڑے ہوئے تھے اور اتنی بڑی تھی کہ اسپر ساٹھ آدمی ایک ساتھ کھانا کھا سکتے تھے ملاقات کے خیمے کی قناتوں میں اور چھت میں زرد اور نیلے کپڑے کی پٹیاں تھیں جنپر کشمیری شال کی طرح کا نقرئی چھاپا تھا۔ ایک چوکھٹے پر لارڈ کلایو کی تصویر ایسی جگہ نصب تھی کہ اگر کوئی ملاقاتی اندر آتا تو ممکن نہ تھا کہ اس تصویر پر اسکی نظر نہ پڑے لارڈ کچنر کے مہمانوں میں لارڈ کلایو کی اولاد میں سے ارل پوپس بھی تھے۔ اہالی موالی کے علاوہ اصحاب مفصلہ الذیل بھی جو سیر و سیاحت کے طور پر دہلی آئے ہوئے تھے ہز اکسلنسی کے ساتھ مقیم تھے۔

لارڈ سٹینلے و لیڈی آلس سٹینلے۔ کونٹس پوئس۔ سر جارج ڈلیشوڈ و مس ڈلیشوڈ۔ لفٹنٹ کرنیل سر ہنری رالنسن۔ سر رچرڈ سولومن۔ ایڈوکیٹ جنرل ٹرانسوال و مس سولومن (جو اب لیڈی گروارڈ ہیں) مس ایڈیر کپتان۔ ٹی۔ ڈائی۔ ایلین۔ مسٹر و مس فالرلونگ مسٹر پانڈلی رالی۔ مسٹر۔ اے و لیڈی ونفرڈ رنشا۔ کرنیل فرینک رہوڈز و مس تھیگر۔

وائسرائے کے خیمہ گاہ کے دکھن کمانڈران چیف کے خیمہ گاہ کے پاس ہز اکسلنسی لارڈ نارتھ کوٹ گورنر بمبئی کے خیمے نصب کرائے گئے تھے۔ لارڈ نارتھ کوٹ دہلی کے دربار کے وقت گورنر بمبئی تھے اور اب تو وہ آسٹریلیین کامن ولتھ کے گورنر جنرل ہیں۔ گورنر صاحب کے ڈیروں میں

ہندوستانی کاریگری کی بناوٹ کا ایک تو خاقانت کا خیمہ تھا۔ ۱۹۶ فٹ طول ۷۵ فٹ عرض۔ اور ایک کھانے کا خیمہ جسمین دوسو مہمانونکو کھانا کھلایا جا سکتا تھا اور انکے علاوہ دیوان عام کا خیمہ چپرٹ پینے کا خیمہ اور بلیرڈ کھیلنے کا خیمہ۔ بود و باش کے خیمون مین دہلی کی ٹھنڈ کے بچاؤ کا کافی سامان مہیا رکھنے کے لیئے بڑی احتیاط عمل مین لائی گئی۔ گورنر صاحب کے مہمان ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے کہ آتشدان برابر روشن رہتے ہین اور دھوئین سے ذرا بھی دم نہین گھٹتا۔ اور مزید آسائش کے لیئے دروازون پہ لکڑی کی اوٹین کھڑی کردی ہین کہ دورے کی زندگی کے تمام لطف میسر اور بے آرامی کسی طرح کی نہین۔ گورنر صاحب کے اہالی موالی کے افسرون کے علاوہ اصحاب مفصل الذیل بھی لارڈ اور لیڈی نارتھ کوٹ کے مہمان تھے اور یہ وہ ممتاز لوگ تھے جو سیر و سیاحت کے طور پر آئے تھے ارل وکونٹس پیمبروک ولیڈی بیٹرکس ہربرٹ (جو اب لیڈی بیٹرکس دلکنسن ہین) ارل وکونٹس جرزی مع آنریبل آرتھر ولیڈی بیٹرکس ویلیرز۔ لارڈ ولیم وس سیمور۔ ارل وکونٹس ڈارٹرے مع لیڈی اڈتھ ڈاسن سر بیکل لیڈی مس ہکس بیچ

وہزہائینس آغاخان۔ خوجہ جماعت کے مذہبی پیشوا۔

ہزاکسلنسی کے سرکاری مہمانون مین اصحاب ذیل تھے۔

آنریبل سر جیمس منیجہ

آنریبل مسٹر ای۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن ممبران کونسل ومس فلٹن

آنریبل مسٹر باسل سکاٹ (اڈوکیٹ جنرل)۔ الف۔ ایس۔ ایل۔ للی کمشنر ناردرن ڈویژن ومس للی۔

جان ٹیٹ ومس ٹیٹ - ڈبلیو - سی - ہیوز ومس ہیوز - ایس - ایم موزز ومس موزز -

ایس ربش ومس ربش - ڈی مک ایورو ڈبلیو گریویز اڈیشنل ممبران لیجسلیٹو کونسل -

آنریبل سر لارنس جنکنس چیف جسٹس بمبئی و لیڈی جنکنس -

آنریبل مسٹر - ای - ٹی - کینڈی جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر جے میور میکنزی چیف سکرٹری گورنمنٹ - مسز ایس ڈبلیو اڈگرلی - ڈبلیو - ٹی ماریسن ومس ماریسن -

جی - اے اینڈرسن ومس اینڈرسن - اے - ایم - ٹی جیکسن ومس جیکسن سکرٹریان گورنمنٹ -

آنریبل ارچڈیکن ومس ڈبلیو - ای - سکاٹ - مسٹر اے - ڈی ینگ ہسبنڈ کمشنر سنٹرل ڈویژن ومس ینگ ہسبنڈ - مسٹر آر - ایم کینڈی کمشنر سدرن ڈویژن - برگیڈیر جنرل میٹلینڈ رزیڈنٹ عدن ومس میٹلینڈ سرجن جنرل ومس ڈبلیو - مک کوناگھی - مسٹر جے - ای - ڈون انسپکٹر جنرل پولیس - مسٹر - ونڈن ایجنٹ گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے کمپنی ومس ونڈن -

ہز اکسلنسی گورنر مدراس کا خیمہ گاہ وایسرائے کے خیمہ گاہ اور علی پور کی سڑک کے درمیان واقع تھا - جھنڈا چوک کے بیچوں بیچ ایک بڑے بیضوی ٹیلے پر نصب کیا گیا تھا جسکو کاٹ چھانٹ کر ایک خوبصورت پہاڑی بنا دیا تھا اور اسکے گرد اگرد دکھیوں کی آمد و شد کے لئے ہموار زمین تھی - اس تدبیر سے جو آداسی منظر کی یکسانی سے پیدا ہوتی ہے اور جو اکثر

خیمہ گاہون مین نمایان تھی ماشاء اللہ اس خیمہ گاہ مین نام کو نہ تھی۔ علاوہ برین دوسری باتون مین بھی اِسکی کوشش کی گئی تھی کہ خیمہ گاہ مدراس مین کوئی خاص مایہ الامتیاز ہونا چاہیئے۔ چوک کے ہر پہلو کے وسط مین جھنڈے کے بھنیوی چبوترے تک سڑکین بنادی گئی تھین اور یون چوک برابر کے چار حصون مین تقسیم ہوگیا تھا۔ اِن چارون حصون مین سے ایک مین تو باغ لگا دیا گیا تھا اور بھنیوی چبوترے کے دوسری طرف لارڈ اور لیڈی امپٹہل کے خیمون کی جگہ تھی اور اُسی جگہ مین کھانے کے اور ملاقات کے کمرے تھے اور ایک داخلے کا بڑا ہال گورنر صاحب کے خیمے کے دونون طرف جو دو قطعے تھے اُن مین اُنکے مہمانون کے خیمے تھے۔ یون مدراس کے خیمہ گاہ کی آراستگی کو لوگ عموماً بہت پسند کرتے تھے خاصکر گورنر صاحب کی ملاقات کے کمرے کے قرمزی رنگ کے استر اور کھانے کے خیمے کے زرد اور سرخ استر اور دیوان عام کہ جو زرد اور سبز نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا تھا۔ ہز اکسلنسی کے اہالی موالی کے علاوہ اصحاب مفصلۃ الذیل انکے مہمان تھے۔

آنریبل سر سی۔ اے۔ وائٹ چیف جسٹس مدراس۔

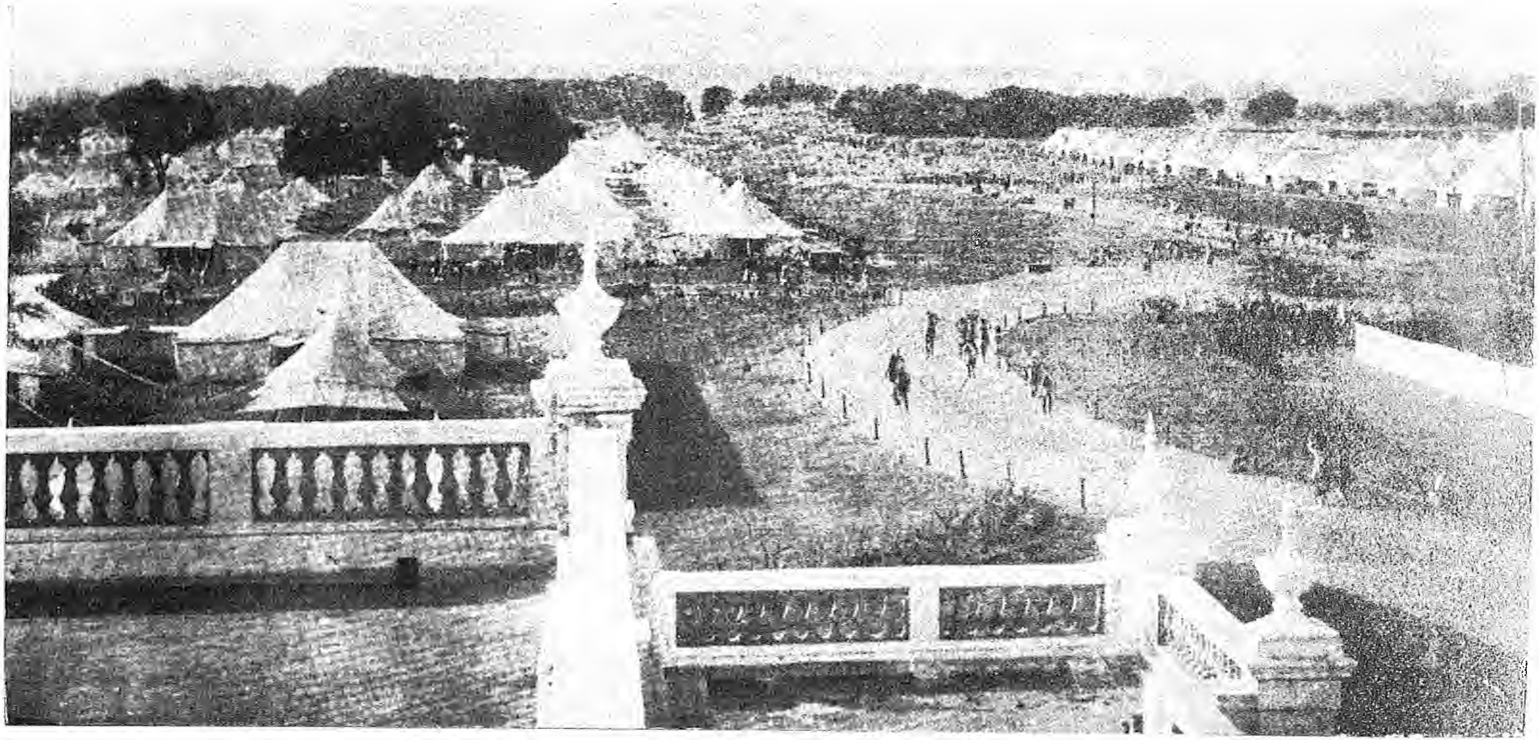
آنریبل مسٹر۔ آر۔ ایس۔ بنسن جج ہائی کورٹ و مسس بنسن۔ ایچ۔ ایم ونٹر باتھم سینیر ممبر کونسل۔

مسس و مس ونٹر باتھم۔ جے تھامسن ممبر کونسل و مسس و مس تھامسن۔

جے۔ ان۔ اٹیکنسن و ایچ۔ اے۔ سیم ممبران بورڈ آف ریونیو۔ و مسس اٹیکنسن۔ جی سٹوکس الیف۔ سپرنگ و جی۔ ایس۔ فاربز سکرٹریان گورنمنٹ مسٹر جی۔ ایچ۔ سٹوارٹ۔ ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن و مسس سٹوارٹ -
بشپ مدراس - سر جارج لیڈی و مسس آربتھناٹ - کرنیل - آر - جی - گارڈن گلمور گرنیڈیر
گارڈز - و لیڈی سوسن گلمور - لیڈی اگنس و میری لاگنگٹن میجر آنریبل آگسل گرنیڈیر گارڈز
آنریبل کونسٹینس و مولا تھیورل -
لفٹنٹ کرنیل آنریبل سر جارج مور پریزیڈنٹ مدراس میونسپلٹی - سر جے - ایف -
پرائس میجر - ڈی - جی - رشلی چیرمین سوتھ انڈین ریلوے کمپنی و مسٹر - ای تھرسٹن
سوپرنٹنڈنٹ مدراس سنٹرل میوزیم -

ازبسکہ پنجاب [illegible] گورنر سر چارلس رواز اپنے صوبہ مین تھے اسی لیئے وہ دوسرے
لفٹنٹ گورنرون مین پیش پیش تھے اور انکی خیمہ گاہ وایسرائے کی خیمہ گاہ کے برابر تھی -
دوسرے صوبون کے حکام بالادست - حیدرآباد - بڑودہ و میسور کے رزیڈنٹ - راجپوتانہ
سنٹرل انڈیا کے ایجنٹ گورنر جنرل برٹش بلوچستان - سرحدی صوبہ شمالی و مغربی کے
چیف کمشنر علی پور کی سڑک کے دوسری طرف ٹھہرائے گئے - گورنران بمبئی و مدراس
کیطرح لوکل گورنمنٹ یا نظامت کے ہر ایک بالادست کے ساتھ کچھ انگریز [illegible] اور دوسرے
ملاقاتی بھی تھے اور ان ہی مین عام جماعتون کے قائم مقام کہ انکے ساتھ بھی حکام بالادست کے
ذاتی یا سرکاری مہمانونکی سی مدارات کی گئی بیچ کے خیمہ گاہ مین وہ تھے بھی [illegible]
غیر کے کانسلی قائم مقامون اور انگریزی اور دیسی اخبارون کے خاص نامہ نگارون اور
مختلف صیغون کے افسران بالادست جیسے ملٹری ورکس - آڈٹ فنس - پوسٹ آفس ٹیلیگراف کے



ڈائرکٹر جنرلون کے لیئے نصب کرائے گئے تھے -

یوروپین پریس والون کے خیمے مسٹر اودی بوسینکٹ آئی۔سی۔ایس کے اہتمام مین تھے اور اِن مین ٹائمز ڈیلی ٹیلیگراف ڈیلی میل مینچسٹر گارڈین۔ السٹریٹڈ لنڈن نیوز۔ گرافک سکیچ اور تمام سربرآوردہ انگریزی اخبار جو ہندوستان مین چھپتے ہین اُنکے قائم مقام اُترے ہوئے تھے -

برابر کے خیمہ گاہ مین ۴۵ ہندوستانی اخبارون کے کارسپانڈنٹ ٹھہرائے گئے تھے اور اُنکے آرام کے لیئے ہر ایک سامان مہیا تھا۔ این گپتا۔ آئی۔سی۔ایس نے جو اُنکے ہموطن تھے بہم پہونچایا تھا۔ یہ اِس خیمہ گاہ کی سرکردگی مین تھے انگریزی اور ہندوستانی اخبار نویسونکی گورنمنٹ کے مہمانون کے طور پر خاطرداری ہوئی۔ صدر خیمہ گاہون کی مردم شماری سے ظاہر ہوا کہ اُن مین ۱۲۵۸۳ اشخاص فردکش ہین۔ ۱۲۲۲ یوروپین۔ ۱۵۹ ہندوستانی و دیگر ایشیائی مہمان اور ۱۱۲۰۲ نوکر چاکر۔ بڑے صدر خیمہ گاہ مین ۲۸۰۰۰ روپیئے کے خرچ سے بارہ فیٹی سڑکین ۱/۲ ۷ میل اور ۱۵۰۰۰ کے خرچ سے سولہ فیٹی سڑکین ۱/۴ ۳ میل بنائی گئین۔ اور اُسکو سات میل لمبی اور ۱/۲ ۲ فٹ چوڑی سڑک ریلوے کے ذریعے سے شہر اور بارگاہ دربار سے مِلا دیا گیا۔ سارے سنٹرل کیمپ مین برقی روشنی تھی بڑی سڑکون پر برابر سے ایک سو سے زیادہ ہی زیادہ لیمپ لگا دیئے گئے تھے اور دوسرے مقامات مین اور خیمون کے اندر انکیڈسنٹ بجلی کی بتیان روشن تھین۔ اصل مین بجلی کا ساز و سامان سولجرونکی بارکون کے روشن کرنے اور اُن مین ہوا کی آمد و شد کے لیئے ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے منگوایا تھا وہی

دربار کے کام مین لایا گیا۔ تین تارون کے طریقے پر بجلی کا انتظام کیا گیا جسمین لمپون پہ ۲۲۰ دولٹ کا داب تھا۔ کھلا ہوا تانبے کا تار ۲۴ ٹن اور ۱۲ میل طول کی قدر جدا گانہ تار لگانا پڑا۔ بجلی کے ساز و سامان نے بخوبی کام دیا اور ۷۔ دسمبر سے لیکر ۲۲۔ جنوری تک بجلی کی لہرین ایک بار بھی نہین رکین۔ یہ طریقہ ملیٹری ورکس سروس کے میجر سٹوارٹ۔ آر۔ ای اور کپتان ہیلیڈے آر۔ ای نے ایجاد کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اسکے عمل کی نگرانی بھی کی۔ کیمپ کی روشنی کا ٹھیکہ کلکتے کے مسرز کلبرن اینڈ کو کو دیا گیا تھا اور انڈین سب مرین مائننگ کارپس کے ۱۲۰ نان کمشنڈ افسران کے سٹاف کو مدد دیتے رہے۔ کیمپون کی روشنی کی طرف جو توجہ مبذول رہی اس سے رہنے والون کی آسائش اور حفاظت کو کچھ کم تائید نہین پہونچی اور نہ کوئی نظارہ اس سے زیادہ خوشنما ہو سکتا تھا کہ خیمون کے روشن شہر کو پاس کی پہاڑی کی بلندی سے رات کے وقت دیکھا جائے خیمونکی سفیدی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے پہاڑی کے دامن مین برف کی چادر تنی ہوئی ہے اور روشنی کی ٹمٹماتی ہوئی چنگاریان ایک قرینے سے بڑی جگمگا رہی ہین۔ صاف ستھرے نتھرے ہوئے پینے کے پانی کی بے انتہا رسد دہلی سے اوپر کیطرف کو جا کر جمنا سے لائی اور نلون کے ذریعے سے صدر خیمہ گاہون مین تقسیم کیجاتی تھی چمنون کے لیئے پانی مغربی گنگ کی نہر سے نالیونکی راہ لایا جاتا تھا جو خاص اسی ضرورت کے لیئے بنائی گئی تھین۔

طبی اور حفظان صحت کے انتظامات لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ جی بمبیر۔ آئی۔ ایم۔ ایس کی نگرانی مین تھے اور انکے ساتھ سپیشل ہلتھ افسر کی حیثیت سے میجر الیف ڈیول تھا مسن۔ آئی

ایم۔ایس اور سپشل پلیگ افسر کی حیثیت سے کپتان۔سی۔ایچ جیمس۔آئی۔ایم۔ایس تھے پڑاؤ کی خدمات ڈاک وتار برقی و رسد و پولیس و حفاظت اور عموماً اہل کیمپ کی جسمانی خیر و عافیت کے لیئے بڑا اہتمام کیا گیا تھا۔لاہور کے بشپ صاحب کی خاص درخواست پر سنٹرل کیمپ مین ۲۸۰۰ روپے کے خرچ سے ایک گرجا بنا دیا گیا تھا۔خرچ کا بڑا حصہ تو بشپ صاحب نے بہم پہونچایا اور باقی دربار کمیٹی نے۔ہر روز نماز ہوتی تھی۔اور جب کیمپ توڑ دیا گیا تو گرجا کا مال مسالا اور ساز و سامان دہلی کی یونیورسٹی مشن کو دیدیا گیا۔

جو لوگ دربار کی سیر دیکھنے آئے تھے اور وہ ایسے ایسے یا ہندوستانی روسا یا عہدہ داران گورنمنٹ کے مہمان نہ تھے اور اُنکو دہلی کے ہوٹلون مین جگہ ملنی دشوار تھی ایسے لوگون کی آسائش کے لیئے وایسرائے کے ملیٹری سکرٹری نے دو سجے سجائے خیمہ گاہ بنوا دیئے تھے کہ اُنکے پاس تمام اقطاع روے زمین سے اس قسم کی درخواستین آئی تھین۔اور ان خیمہ گاہون کے لیئے زمین بھی اُن ہی نے تجویز کی تھی۔نمبر ایک ونڑٹر کیمپ میڈن ہوٹل کے احاطے مین نصب کیا گیا اور خود ہوٹل بھی بطور ضمیمہ کیمپ گورنمنٹ نے کرایہ پر لے لیا تھا۔نمبر ۲ ونزیٹر کیمپ موری دروازے کے قریب نصب تھا۔۱۷۳ یورپین اور ۲۰۷ نوکر چاکر ان دو کیمپون مین جاگزین تھے۔جن لوگون نے آپ اپنے خیمے لانے چاہے اور کہا کہ ہم اپنے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی بطور خود کر لینگے ایسے لوگون کے لیئے سنٹرل کیمپ کی جانب شمال زمین کا ایک قطعہ علیحدہ چھوڑ دیا گیا تھا اور اسمین ۳۵۵ یورپین ۸۸۸ خدمتی لوگون کے ساتھ ٹھہرے ہوے تھے۔لوگون نے ایسی تمام زمینین جلدی سے لے لین اور دسمبر سے بہت پہلے کشمیری دروازے

پہونچ سکے اور کسی نے نہ لی ہو۔ شہر اور خیمہ گاہون کے درمیان سڑکون کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی بڑا میلہ ہو۔ ہر قسم کی گاڑیون اور ہر قوم اور ہر رنگ کے پیدل آدمیون کی ایک بھیڑ لگی رہتی تھی۔ صرف دہلی کی گرد کے غٹ مانع دید تھے کہ یہ منظر اچھی طرح دکھائی نہین دیتا تھا مگر گرد کی رسائی پڑاؤ تک نہ تھی کہ وہان کی صاف اور خوب چھڑکی ہوئی سڑکین لنڈن پارک مین بھی ہوتین تو انکی تعریف ہوتی۔



ايڇ ايڇ گيڪوار بروڊا
جي سي ايس آءِ

باب چہارم

امراء و روساء ہندوستان

چونکہ وایسرائے اور مختلف لوکل گورنمنٹون اور کمانڈران چیف اور حاکمان اضلاع کے خیمون نے ایک بہت بڑا رقبہ پہاڑی کے نیچے گھیر رکھا تھا اسلیئے بخیال وسعت اور حفظ صحت روساء و امراء ہند اور افسران و شرفاء ملک کی فرودگاہون کے لیئے اور مقامات تجویز ہوئے جو ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر واقع تھے یہ اصلی کیمپ کے ضمیمے معلوم ہوتے تھے اور دریائے جمن کے کنارے کنارے چلے گئے تھے جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہو جائے گا۔

مہاراجہ کشمیر اور تمام روساء پنجاب کے خیمے حضور وایسرائے کی قیامگاہ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تین یا چار میل تک پھیلے ہوئے تھے۔ انسے جنوب کی طرف اور اسی مرکز سے ذرا ہٹ کر مہاراجہ بڑودہ اور مہاراجہ میسور کے خیمے نصب تھے اور روساء وسط ہند کا مقام سڑک کی راہ اسی جانب تقریباً سات میل تھا۔

راجپوتانہ کیمپ سرکٹ ہاؤس سے تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب مین واقع تھا۔ اور روساء بمبئی ذرا اور جنوب کیطرف ایک یا دو میل پرے اترے ہوئے تھے۔ انکے خیمون سے اس مشہور جنتر منتر تک جسکو راجہ جے سنگھ جوتشی نے اٹھارھوین صدی کے شروع مین بنایا تھا صرف چند منٹ مین پاپیادہ جا سکتے تھے۔ اسی راجہ نے اس وسیع شہر کی بنیاد ڈالی جسکو

ابتک حکمران ہے۔

برٹش انڈین پراونشل کیمپ مین تمام انتظام لوکل گورنمنٹون نے خود کیا تھا اور خیمے اور تمام ضروریات کی چیزین اُن ہندوستانی مہمانون کے لیے جنکو مدعو کیا تھا مہیا کی تھین یہ وسا بااختیار رہبت لاؤ لشکر کے ساتھ جو اُنکے شایان تھا دہلی مین آئے تھے اور اُنکو بھی معمولی طور پر ٹھہرانا بالکل نازیبا تھا۔ اسلیئے ہر رئیس کے واسطے ایک قطعہ زمین مقرر کر دیا تھا جسکی وسعت ان توپونکی سلامی پر جو ہر ایک کیواسطے مقرر ہین منحصر تھی اور اس قطعہ مین اُنکو اختیار تھا کہ جو انتظام چاہین کرلین۔ اسکا نتیجہ ہوا کہ دربار کے پندرھواڑے مین یہ بھی دہلی کا ایک نہایت خوشنما منظر ہو گیا۔ کیونکہ ہر حصہ اپنی چھوٹی سی فوجی جمعیت اور درباری اور مختلف عہدون کے نوکرون کے مکانات اور بازارون کو لیکر ایک چھوٹا نمونہ اس شہر کا ہو گیا تھا۔ جہان کا وہ رئیس تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ شہر وہان سے اُٹھا کر یہان رکھدیا گیا ہے۔ اس سبب سے یہ لوگ آسانی کے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر دو روز کے اندر تمام دہلی کے گرد سیر کر آسکتے تھے۔ اور یون تمام ہندوستان کی مشہور ریاستون کے طرز تمدن کی خصوصیات اُنکو معلوم ہو سکتی تھین۔ اِس سے زیادہ دلچسپ بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہر قوم و ملت کے لوگون کا جو یہان یورپ سے زیادہ ہین اور جو دس لاکھ مربع میل سے زیادہ مین بستے ہین جنکی آبادی ۲۷ کرور تین لاکھ سے کسی حالت مین کم نہین اور جنھون نے یہان آکر اپنا طریقہ بود وباش ترک نہین کیا تھا صرف ایک نگاہ مین انکے اخلاق و عادات ترقی و تنزل کا موازنہ کرسکتے تھے

ہوے تھے لیکن بعض نے بسبب پنجاب کی سخت آب و ہوا کے شہر یا اُسکے گرد و نواح کے
مکانات مین رہنا پسند کیا اور کبھی کبھی اُن کپڑے کے مکانات مین بھی رونق افروز ہوتے
تھے جو اُنھون نے قائم کیے تھے اور اس حالت مین اُنکے نوکر اور سردار اُن نیمچی مکانات
مین رہتے سہتے تھے - ہندوستان کے سب سے بڑے رئیس حضور نظام والی حیدرآباد کے
قیام کے لیے لڈلو کیسل مین بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا - یہ ایک بہت مشہور عمارت ہے اور
۱۸۵۷ء کے محاصرے کے تعلقات کے سبب اور بھی زیادہ مشہور ہوگئی ہے پہلے یہ حکام شہر کے
رہنے کے لیے مقرر تھی مگر پھر دہلی کلب کے ہاتھ مین چلی گئی جنسے حضور نظام نے اِسموقع کے لیے کرایے پر
لے لی تھی - اس عمارت کا بیرونی حصہ جو میلا ہو گیا تھا اب شوخ زرد رنگ آمیزی سے جو
ریاست حیدرآباد کے لیے مخصوص ہے بالکل بدل گیا تھا باغ کے پھولون کا رنگ زرد جھنڈون
کا رنگ زرد - یہانتک کہ کُل آدمیون کی پوشاکین بھی اسی شوخ زرد رنگ کی تھین -
حیدرآباد کے چار مینار کا مختصر نمونہ اس میدان کے دروازے پہ قائم کیا گیا تھا جو حضور
نظام یا اُنکے بڑے صاحبزادے شاہزادہ عثمان علیخان کے مصاحبون سے بھرا ہوا تھا عمارت
کے برابر ہی ایک کپڑے کی مسجد تھی جو بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے اُسمین
مینارے اور تمام چیزین جو مسجد مین ہوتی ہین موجود تھین اور جسکو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام
ہمیشہ سے سفر مین ساتھ رکھتے ہین -

حضور کے ساتھ اِسموقع پر بیس سے زیادہ بڑے سردار اور امرا تھے جنمین وزیر اعظم مہاراجہ

لارڈ رابرٹس کے ہمراہیون مین بھی تھے سب نے یا تو لڈلو کیسل ہی مین خیمے نصب کر لیئے تھے یا اُسکے قریب ہی مکانات کرایے پر لے لیئے تھے حضور نظام کے ہمراہ ۱۸۰ گھوڑے ۲۰ گاڑیان ۱۸ ہاتھی اور تقریبًا ۹۷۰ سپاہی تھے جنمین ۵۰ عرب بھی تھے جو حضور کے باڈی گارڈ تھے جنکی جری شکلین تمام رئیسون کے ہمراہیون مین جو اِسموقع پر دہلی کے رستون مین بھرے ہوے تھے نہایت قابل دید معلوم ہوتی تھین۔

یہ پہلا ہی موقع نتھا کہ حضور نظام دہلی مین رونق افروز ہوئے ہون کیونکہ وہ لارڈ لٹن کے شاہی دربار ۱۸۷۷ء مین بھی تشریف لائے تھے جبکہ اُنکی عمر ۱۱ برس کی تھی اور اُنکو والد کی مسند پر بیٹھے آٹھ برس گذر چکے تھے۔ اس موقع پر حضور کی تشریف آوری بطور سلطنت کے بڑے رئیس باجگزار کے حیدرآباد کی تاریخ مین ایک بالکل انوکھی بات تھی اور اسلیئے ہندوستان کے مسلمان باشندون مین اسکی بہت کچھ گفت وشنود ہوئی تھی۔ یہانتک کہ یہ افواہ اُڑ گئی کہ حضور خود تشریف نہین لائے ہین بلکہ کوئی اور لڑکا اُنکی جگہہ بھیجدیا گیا ہے۔ اِسموقع پر دہلی کے قیام مین حضور شہر اور شہر کے باہر کی تمام مسجدون اور درگاہون مین گئے یہانتک کہ تمام مستورات کو قطب مینار تک جو دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے لے گئے۔ اِس شاہی شہر سے روانہ ہونے کے بعد اُنھون نے شمالی ومغربی ہندوستان مین ایک دور دراز سفر کیا۔ اُنھون نے پانچ روز آگرہ اور پانچ ہفتے بمبئی مین قیام کرکے اپنے دارالسلطنت کی طرف مراجعت کی جہان لوگون نے حضور کا بڑی خوشی سے

استقبال کیا اور اسموقع پر حضور نے ایک تقریر کی جسمین دہلی جانے کا ذکر ان الفاظ مین کیا۔
مجکو بہت ہی خوشی ہوئی کہ حضور شاہنشاہ ہندوستان دام فیوضہم کے دربار تاجپوشی مین
شامل ہونے اور اپنے بزرگون کی مانند سیدھے سادے الفاظ اور سپاہیانہ افعال مین اپنی مُدّت
کی دوستی اور وفاداری ظاہر کرنے کا موقع ملا۔

مین اس سفر کو اس لحاظ سے بھی اچھا خیال کرتا ہون کہ اسکے باعث سے دہلی مین اپنے تمام
ہمعصر رئیسون اور بڑے بڑے افسرون سے مل سکا۔

حضور نظام آصفجاہ مظفر الملک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ
اُن نظام الملک آصفجاہ صوبہ دار دکن کی اولاد مین ہین جو ۱۷۲۳ء اور ۱۷۴۸ء مین شاہنشاہ
مغلیہ سے علیحدہ ہوکر خود مختار ہوگئے تھے اس ریاست کی آمدنی ۳۵۱ لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور
اسکا رقبہ ۸۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ ان رقمون مین صوبہ برار سے کچھ تعلق نہین جو ۱۸۵۳ء مین
حضور نظام نے برٹش گورنمنٹ کو حیدرآباد کی کنٹنجنٹ فوج کے خرچ کے لیئے دیدیا تھا اور جو ہمیشہ
کے لیئے ۲۵ لاکھ روپیہ ٹھیکے پر برٹش گورنمنٹ کو ایک معاہدے کی رو سے دیدیا جو لارڈ کرزن
اور حضور نظام مین ہوا تھا اور جسکا اعلان دربار کے موقع پر کیا گیا۔ معاہدہ فریقین کے
لیئے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اسنے ایک مُدّت کی تکرار کا جو ایک دفعہ بہت سخت ہوگئی تھی
خاتمہ کردیا اور بجائے بے ثبات رقم کے حضور نظام کو ایک بندھی ہوئی آمدنی ملنے لگی اور
گورنمنٹ کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ اب اس صوبے مین بہت کچھ جنگی اور ملکی اصلاح کرسکتی ہے اس
معاہدے کے اقرار کرلینے پر ڈیوک آف کناٹ نے دہلی مین حضور نظام کو گرینڈ کراس آف دی

آرڈر آف باتھ کا خطاب عطا کیا۔

ہز ہائینس مہاراجہ سر سیاجی راؤ گیکواڑ والی بڑودہ کے کیمپ نے ایک لاکھ مربع گز سے زیادہ رقبہ اسی میدان مین گھیر رکھا تھا جو موضع شکار پور کے قریب دہلی سے چار یا پانچ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اسکی شگفتہ صورت مع جدید سامان عیش کے صاف ظاہر کرتی تھی کہ یہان کا حاکم ضرور کوئی نہ کوئی نئی روشنی کا آدمی ہے اور واقعی بات بھی یہی ہے۔ مہاراجہ صاحب جنھون نے یورپ کے کئی سفر کیئے ہین اور جنکی عمر اسوقت تقریباً ۴۰ سال کی ہوگی ہندوستان کے ایک نہایت تعلیم یافتہ سرفراز رئیس ہین۔ بڑودہ بھی اُن ہی ریاستون مین سے ہے جو سلطنت مغلیہ سے یہ سبب اپنے فتح مند سرداران جنگی کے بااختیار ہوگئی ہین۔ اِس ریاست کا نامور سردار مرہٹہ داماجی گیکواڑ تھا جسنے اِس ریاست کو اٹھارھوین صدی کے شروع مین خودمختار بنادیا تھا یہ ریاست بمبئی احاطے کے شمال مین گجرات کے زرخیز صوبے مین واقع ہے اور ہندوستان کی اُن ریاستون مین سے ایک یہ بھی ہے جنکا اپنا ساحل سمندر ہے اور بندرگاہین بھی ہین مہاراجہ گیکواڑ اپنے کیمپ کے ایک قابل دید محل مین رہتے تھے جو بڑودہ مین نہایت کاریگری سے بنایا گیا تھا اور دہلی مین جمایا گیا تھا اسکا قالب لکڑی کا تھا جسکے باہر کیطرف استرکاری کی تھی اور اندر کی طرف بہت قیمتی پچی کاری کے تختون سے آراستہ کیا گیا تھا جسمین نقش و نگار کندہ تھے۔ بیچ کا گنبد جو ۵۰ فٹ اونچا تھا میلون سے خیمون کے اوپر دکھائی دیتا تھا۔ کیمپ کے دروازے پر ایک ۵۶ فٹ اونچی محراب تھی جو فتح کے موقع پر بنتی ہے اور جو سرشام ہی سے بجلی کے

گیکواڑ کے سونے اور چاندی کی دو مشہور توپین اسطرح چڑھی ہوئی تھین کہ ہر راہ گیر دیکھ سکے یہ قیمتی توپین ایک ہندوستانی کاریگر نے بنائی تھین - چاندی کی توپ مہاراجہ کانڈی راؤ گیکواڑ کے عہد حکومت مین اور سونے کی توپ انکے ایک بھائی اور جانشین ملہار راؤ ہلکر کے زمانے مین بنی تھی - ہندوستانی تماش بین انکی بڑے دل لگا کر قیمت جانچتے تھے گویا یہ وہی تفنگین تھین جسمین سونے کے تھیلے بھر بھر کر سلطان علاء الدین خلجی نے دہلی کے قلعے مین اتارے تھے تاکہ قلعے والے مطیع ہو جائین - مہاراجہ صاحب کے ساتھ انکے صاحبزادے مہاراج کمار فتح سنگھ راؤ گیکواڑ بھی دہلی مین آئے تھے اور انکے دو پھوپھی زاد بھائی بڑودے کے دیوان صاحب اور چیف جسٹس اور بہت سے ہندوستانی اور انگریزی سردار اور نیز ۱۵۰ فوجی ہمراہی اور تقریباً ۴۰۰ نوکر اور چاکر انکے ہمراہ تھے - اس سے زیادہ جدید وضع کا اور انتہا درجے کا سادہ خیمہ مہاراجہ میسور کا تھا جو مہاراجہ گیکواڑ کے برابر ہی نصب تھا - خود مہاراجہ صاحب ایک لوہے کے بنگلے مین جو وسط کیمپ مین واقع تھا رہتے تھے انکے دائین طرف ۲۶ یورپین مہمانون کے خیمے اور بائین طرف ۲۷ سردارون ہندوستانی افسرون اور مہمانون کے ڈیرے لگے ہوئے تھے - مہاراجہ صاحب کے ہمراہ دو سو ملازم ۳۷۰ نوکر اور ۱۵۰ فوجی سپاہی تھے اور یہ سب کیمپ مین اترے ہوئے تھے - ایک عمدہ دربار کا خیمہ راجہ صاحب کی ملاقات کے لیے اور بہت کچھ سامان مثلاً کھانے کے خیمے وغیرہ مہمانون کی آسائش کے لیے ایستادہ تھے - شہر مین دو

اور اُنکے نوکرون کے لیے بھی تقریبًا ۷۰ خیمے کرایے پر لے لیا تھا۔

مہاراجہ صاحب کے ہمراہ اُنکے خسر رانا سنگھ جی والی دانتا اُنکے بھائی یوراج اور اُنکے نسبتی بھائی لفٹنٹ کرنیل جے۔ ڈیس راج ارس مسٹر کنٹھا راج ارس مسٹر لکشمی کنتا راج ارس مسٹر پی۔ این۔ کرشنا مورتی دیوان میسور اور بہت سے یورپین اور ہندوستانی مہمان تھے

اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو شاید ریاست میسور سب سے زیادہ خوشحال ریاست ہے یہ ایک سطح مرتفع پر واقع ہے جسکی آب وہوا بہت خوشگوار ہے اور اسکو جنوب مغربی اور شمالی مشرقی بارانی ہوا سے نفع حاصل ہوتا ہے یہ ایک ایسا قدرتی فائدہ ہے کہ پرانی وضع کی آبپاشی سے جو تالابون سے ہوتی ہے اور جو یہان کے ضلاع مین سیکڑون ہی ہین میسور کو قحط سے ہندوستان کے ہر اندرونی حصے سے زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ ہاتھی دانت قہوہ صندل کی لکڑی اور سونا اس قطع زمین کی پیداوارین ہین اور یہ اسپر خدا کی خاص عنایت ہے۔ اس ریاست مین مقام کولار مین سونے کی کانین ہین جنھین بجلی کے ذریعے سے کام ہوتا ہے جسکو آبشار کاویری سے ۹۰ میل سے زیادہ تک لے گئے ہین۔ یہ ایشیا مین اپنی وسعت کے لحاظ سے اول درجہ کا انتظام ہے جسمین بجلی سے کام ہوتا ہے چونکہ یہ ریاست مدت تک برٹش افسرون کے ماتحت رہی ہے اسلیئے اسمین ولایت کے نمونون پر بہت سے طریقے جاری ہین اور جنکو ابتک نہایت لائق ہندوستانی وزیرون نے برقرار رکھا ہے اس سبب سے اس ریاست کو ہندوستان مین اول درجہ کی تعمیرات عامہ



ایچ ایچ مہارانی صاحبہ میسور

ہسپتال اور کارخانون کا فخر حاصل ہے

مُدت مدید سے میسور مین ہندو خاندان حکمران رہا ہے اور حال کے راجہ کے بزرگ یادو راجپوت کی نسل سے ہونے کا دعوی کرتے ہین۔ اٹھارھوین صدی کے وسط مین اس ریاست کو مشہور معروف حیدرعلی نے غصب کیا جسکا جانشین ٹیپو سلطان جو اپنے باپ سے زیادہ مستعد تھا ۱۷۹۹ء مین انگریزون کے ہاتھ سے سرنگاپٹم کی فتح کے وقت مارا گیا۔ پھر اسی پُرانے ہندو خاندانکا ایک شخص لقبیة السیف جو ابھی بچہ ہی تھا اور راجاؤن کا نام لیوا رہ گیا تھا تخت پر بٹھایا گیا لیکن ۱۸۳۱ء کو ریاست مین بہ سبب بدعملی کے غدر ہو گیا۔ اِسلیئے سرکار انگریزی نے قانون قائم رکھنے اور بندوبست جمانے کے لیئے ریاست کی باگ اپنے ہاتھ مین لے لی۔ مگر ۱۸۸۱ء مین پھر راجہ کے سپرد کردی اور اب یہ ریاست سلطنت مین اول درجے کی ریاستو نمین ہو گئی ہے

حال کے راجہ کرشنا راجہ وڈیار بہادر جنکی عمر اب ۲۰ سال کی ہے ۱۸۹۵ء مین اپنے باپ کی جگہہ تخت نشین ہوے۔ انکو اگست ۱۹۰۲ء مین اختیارات ملے۔ جبکہ لارڈ کرزن وایسرائے ہند جنکو اس نوجوان رئیس اور ریاست کے ساتھ ایک خاص تعلق ہو گیا تھا شملے سے چلکر تاج بخشی کے لیئے میسور پہونچے گزشتہ ۶ سال مین مہاراجہ صاحب کو لفٹننٹ کرنیل سر ڈونلڈ رابرٹسن سے جو سرکاری رزیڈنٹ ہین بہت کچھ مدد ملی ہے انھون نے مسٹر ایس۔ ایم فریزر صاحب ڈپٹی کمشنر سے علم تحصیل کرلیا ہے جنکو گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کا انکے سن بلوغ کے پہونچنے تک اتالیق کردیا تھا۔

میسور کی گرم آب و ہوا اور کشمیر کی برف تک بہت ہی بڑا فاصلہ ہے۔ تقریباً اتنا ہے

کے کیمپ بھی تھے ایک سے دوسرے تک جانا بہت ہی آسان تھا اور دو میل سے کم کا فاصلہ تھا۔ مہاراجہ کشمیر کا خیمہ اپنی خوبصورتی اور آسائش اور ساز و سامان کی افراط مین اُس خوبصورت وادی کے شایان تھا جہان سے وہ لایا گیا تھا۔ کیمپ مین سب سے خوبصورت چیزین دربار کے خیمے تھے جو اِنسے پہلے راجہ کے زمانے مین طیار ہوے تھے اور جو ۱۸۷۷ع کے دربار کے موقع پر استعمال کیے گئے تھے۔ ملاقات کے دو خیمے جنمین سے ایک ۷۲ فٹ لمبا اور ۴۶ فٹ چوڑا تھا اور دوسرا طول مین ۶۶ فٹ اور عرض مین ۵۴ فٹ تھا چاندی کے ۸۰ ستونون پر قائم تھے جنکے سرے پر سونے کے گولے لگے ہوئے تھے۔ یہ خیمے نہایت قیمتی پشمینے کے تھے جو کاشمیری شال کیطرح بُنے ہوے تھے اور جنکے اندر کے رُخ پُرانے زمانے کی کشمیری شالین بطور پردون کے لٹکی ہوئی تھین اور اِن جیسی شالین بہت کمیاب ہین اور کشمیر کے باہر شاذ و نادر ہی دیکھنے مین آتی ہین۔ اِنکا فرش نہایت عمدہ زر دوزی کے قالینونکا تھا۔ بعض خیمے سرتا پا سمور سے آراستہ تھے۔ زمانۂ حال کے مہاراجہ ایک نامور سپاہی گلاب سنگھ ڈوگرا راجپوت کی اولاد مین سے ہین۔ یہ ۱۸۵۰ع مین تولد ہوے تھے اور ۱۸۸۵ع مین گدی نشین ہوئے۔ یہ ۱۸۷۷ع کے دربار مین اپنے والد مہاراجہ رنبیر سنگھ کے ہمراہ دہلی مین تشریف لائے تھے یہ اب برٹش فوج مین میجر جنرل کے معزز عہدے پر ممتاز ہین۔ اِنکی ریاست اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھی جائے تو حیدر آباد کے برابر ہے اور علاوہ اِسکے کہ یہان کی آب و ہوا دنیا مین اول درجے کی خوشگوار ہے یہان بیشمار دولت کے خزانے اور



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر - جی سی ایس آئی

قیمتی دھاتون کے ریزے ملتے ہین جنکو اب صاف کرنے کی بہت کوشش کی جا رہی ہے۔
یہ ریاست ایک اور سبب سے بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ یہ سیدھی اُن نامعلوم مقامات تک چلی گئی ہے جہان تین سلطنتین ملتی ہین اور اس سبب سے یہان ایک بڑی اور کافی جماعت امپیریل سروس ٹروپ کی رہتی ہے جو اتنی لمبی بیرونی سرحد کی حفاظت پر مامور ہے کہ ہندوستان کے کسی صوبہ یا ریاست مین اتنی لمبی سرحد کی حفاظت کسی کو سپرد نہین۔ مہاراجہ صاحب پر اسلیئے سپر سلطنت کا خطاب خوب پھبتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کے ہمراہ انکے بھائی راجہ سر امر سنگھ بھی تھے جو سٹیٹ کونسل کے وائس پریزیڈنٹ اور فوج کشمیر کے کمانڈر ان چیف ہین یہ ۱۸۷۷ء کے دربار مین لارڈ لٹن کے غلامون مین تھے۔ امر سنگھ کے صاحبزادے میان ہری سنگھ بھی آئے تھے اور اس موقع پر وائسراے کے غلامون مین تھے۔ جموں و کشمیر کے صوبہ دار اور راجہ کدار چند رئیس جانیجی جو مہاراجہ صاحب کے داماد ہین مہاراجہ صاحب کے ساتھ آئے تھے۔ راجہ پونچ میر ہنزا راجہ سکندر خان۔ سیر نگر۔ راجہ علی داد خان رئیس گلگت۔ صوبہ دار سینن۔ راجہ شاہ سلطان رئیس اسطر۔ راجہ سرباز خان رئیس نیپال۔ سرداران جیلاس بھی مہاراجہ صاحب کے مہمان تھے اور اسی کیمپ مین مقیم تھے۔

نوکرون اور چاکرون کو ملاکر دیکھا جائے تو مہاراجہ صاحب کے ساتھ ۱۴۰۰ کی جمعیت تھی۔ سواریان جو انکے ساتھ دہلی آئی تھین ۸ اونٹ ۸ ہاتھی تین سو تیس سے زیادہ گھوڑے اور ۱۰۰ گاڑیان تھین۔

تھے۔ لیکن اس کیمپ کی صفائی اور شان جسکے سامنے اٹلی کی وضع کا باغیچہ لگا ہوا تھا یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس خیمے کا مالک اگرچہ پُرانے خیالات مین کامل ہے مگر جو کچھ یورپ مین سے بلکہ اُسکو حاصل ہوا ہے وہ ضرور کام مین لانا چاہتا ہے بشرطیکہ دونون جگہ کی تہذیب مین اختلاف نہ ہو۔ مہاراجہ صاحب کا نام سنہ ۱۹۰۲ء مین انگلستان جانے کے سبب بہت مشہور ہے جہان وہ شہنشاہ کی تاج پوشی کے موقعے پر مدعو کیئے گئے تھے وہ اپنی شاہانہ بخشش کے سبب سے بھی بہت نامور ہین انہی نے ہندوستانیون کے لیئے قحط کا انتظام شروع کیا تھا جسمین انھون نے ۱۵ لاکھ روپیہ بطور چندے کے دیا جسکی تعداد اب ۲۱ لاکھ کردی ہے۔ ۲۵ ہزار روپیہ لیڈی کرزن کے وظیفون کے لیئے کونٹس آف ڈفرن فنڈ مین دیا اور ۵۰۰۰ پونڈ کنگز ہاسپٹل فنڈ مین اور ۵ لاکھ روپیہ کوئین وکٹوریا میموریل فنڈ مین دیا۔ یہ اُنکی دریا دلی کی اور مثالین ہین۔ مہاراجہ صاحب جو سنہ ۱۸۸۰ء مین گدی پر بیٹھے تھے راجپوتون کے کچھواہا خاندان مین سے ہین۔ اور اپنی نسل کُش تک لے جاتے ہین جو رام کے بیٹون مین سے تھا۔ کسی کو عذر نہین ہوسکتا کہ جیپور راجپوتانے کی اول درجے کی ریاستون مین ہے اسکی راجدھانی جو مہاراجہ جے سنگھ کے نام سے موسوم ہے اپنی دستکاری کے مدرسے اور لاجواب باغات اور محلون کے سبب تمام دنیا مین مشہور ہے۔

مہاراجہ جودھپور جو راجپوتون کے راٹھور خاندان مین سربلند ہین امپیریل کیڈٹ کور کے ہمراہ دہلی تشریف لائے تھے اور اسلیئے اپنے کیمپ مین مقیم نہ ہوئے مگر پھر بھی اسمین ۶۰ اہلمرائ



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب جیپور
جي سي ايس آئي-جي سي آئي اي-جي سي وي او

دہ افسر اور بہادر ہی رہتے تھے اٹھارہویں صدی سے جنگجو رہے تھے اور ابتک انہون نے اپنی شہرت کو ماند نہین کیا۔ سنہ ۱۹۰۱ع مین جودھپور کے امپیریل سروس لانسرز نے جسین مین قابل تعریف خدمت کی جہان وہ سر پرتاب سنگھ کے زیر کمان تھی جواب مہاراجہ ایدر ہین اور کئی سال تک مارواڑ مین بعہد مہاراجہ جسونت سنگھ جو سنہ ۱۸۹۵ع مین فوت ہوئے مصاحب اعلیٰ یا وزیر اعظم رہے ہین۔

اِس تمام دلچسپ کیمپ مین سے ایک مہاراؤ راجہ بوندی کا پُرانی وضع کا خیمہ تھا یہ ہندوستانی طریقے کے مطابق ایک اونچی قنات سے گھِرا ہوا تھا اور اُسکے گرد سنتری تھے جنکی وردیون سے معلوم ہوتا تھا کہ اِن مین صدیون سے کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے مہاراؤ کے ساتھ دہلی مین بیس امیر اور افسرانِ اعلیٰ ننلو انکے حضوری کے خاص افسر اور ۸۵ اسوار اور پیدل آئے تھے۔ مہاراجہ صاحب بذاتِ خود بھی اس موقع پر ایک قابل دید وضع رکھتے تھے یہ اپنے بزرگون کی نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے جسمین ایک شفاف لوہے کا کرتہ اور اُسپر ایک تنگ جالی دار زرہ کا کوٹ تھا۔ انکی نازک صورت زرد رنگ اور راجپوتون کیطرح کے بال صاف ظاہر کر رہے تھے کہ ایک راجپوت راجہ کے نمونے ہین اور عالی خاندان خالص النسل ہین۔ بوندی کے ایک راجہ نے ہلکر کے خلاف اٹھارھوین صدی کے شروع مین کرنیل مون سن کو مدد دیکر سرکار کی نوازش حاصل کی تھی اور انکے صاحبزادے نے پنڈارون کے خلاف مدد دی تھی۔

مہاراجہ بیکانیر کا کیمپ ایک خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر بنائی گئی تھی

قابل دید تھا اسمین ۷۰۰ آدمی مقیم تھے جنمین ۱۴ انگلستان کے مہمان اور ۱۵ ریاست کے سردار تھے۔ ۶ جنوری کو مہاراجہ صاحب نے گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی اپنے کیمپ مین دعوت کی اور اسیطرح دو ہفتے تک یہان اسی قسم کے جلسے ہوتے رہے۔ مہاراجہ صاحب اگرچہ ابھی نوجوان ہین اور ۱۸۸۰ء مین تولد ہوے تھے لیکن اب اُنھون نے ظاہر کردیا ہے کہ بزرگانِ راٹھور کا جنگی جوش اب تک اِن مین موجود ہے کیونکہ وہ چین مین ۱۹۰۰ء مین بیکانیر امپیریل سروس کیمیل کور کی کمان کرتے تھے جسنے سومالی لینڈ مین بہت کارنمایان کیئے ہین یہ انگریزی فوج مین میجر کے معزز عہدے پر ممتاز ہین اور دربار تاج پوشی کے موقع پر لندن مین ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے۔ اے۔ ڈی۔ سی مقرر تھے مہاراجہ زبردست اور ہوشیار حاکمِ ریاست ہین اور اُنھون نے اِس بڑے صحرا مین ایک ریل جاری کر کے جہان اونٹون کے سِوا اور کچھ نہین جا سکتا تھا اور کوئلے کی کان کھدوا کر بہت کچھ ترقی کردی ہے۔

مہاراو کوٹہ راجپوتون کے نوجوان رئیسون مین سے ہین اور اُنکو ریاست کے انتظام کرنے مین ایک خاص مذاق ہے۔ جسپر وہ ۹ برس سے نمایان کامیابی کے ساتھ حکمرانی کر رہے ہین۔ برٹش فوج مین انکو آنریری میجر کا درجہ عطا کیا گیا ہے اور مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ الور کیطرح اُنھون نے تعلیم اجمیر میو کالج مین پائی ہے۔ مہاراو دہلی مین ۱۴ سردار وافسر اور ۷۰۸ ترپ اور ہمراہیون کے ساتھ آئے تھے۔ انکا کیمپ نہایت درجے کا سیدھا سادا تھا اور ریاست کے جھنڈے سے صاف الگ پہچانا جاتا تھا اور دربار کے

بت خیمے کے سامنے لہرا رہا تھا۔

مہاراجہ الور جنکی عمر پورے ۲۱ برس کی ہے اور جنکو دربار کے بعد وائیسرائے نے اُنکی راجدھانی مین پورے اختیارات حکمرانی عطا کیے ہین دہلی مین پولو کھیلنے کے سبب بہت مشہور ہو گئے۔ انکا کیمپ اُس عجیب رنگ برنگ کے باغ کے سبب جو اسمین تھا اور الور کی وضع خاص کی محراب کے سبب جو دروازے پر بنی ہوئی تھی دیکھنے کے قابل تھا ریاست آلور پہلے جیپور مین شامل تھی جس سے اٹھارھوین صدی کے شروع مین ان راجہ کے ایک بزرگ نے چھین لی تھی۔

مہاراجہ کشن گڈھ اور مہاراجہ رانا دھولپور دونون امپیریل کیڈٹ کور کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آئے تھے لیکن انکے کیمپ جنمین سردار اور ہمراہی رہتے تھے دوسرے رئیسون کے کیمپ مین تھے۔ مہاراجہ کشن گڈھ کا خیمہ اپنی خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر لگی ہوئی تھی مشہور تھا اور مہاراجہ دھولپور کا خیمہ صفائی مین کسی انگریزی افسر کا معلوم ہوتا تھا۔

مہاراجہ قرولی اور نوابصاحب ٹونک کے خیمے بالکل پُرانی وضع کے تھے جنمین اونچی اونچی قناتین تھین۔ خیمے رنگین تھے اور تمام نوکر زرہ بکتر لگائے ہوئے تھے۔ مہاراجہ قرولی سری کرشن کی جو دیوتا مانے جاتے ہین اولاد مین ہین۔ اور اُنکے بزرگ دسوین صدی سے اس ریاست کے حاکم ہین اِنکے بزرگ یعنی مہاراجہ مدن پال نے غدر کے زمانے مین گورنمنٹ کو بہت کچھ مدد دی تھی۔

نواب ٹونک جنکی ریاست دو حصون پر منقسم ہے جسکا ایک حصہ ممالک وسط ہند اور دوسرا راجپوتانے مین ہے- امیر خان پٹھان کی اولاد مین سے ہین اور تمام راجپوتانے مین یہی ایک مسلمان حاکم ہین- نواب صاحب ۱۸۶۷ء مین مسند نشین ہوے اور اُن چند رئیسون مین سے ہین جو لارڈ لٹن کے دربار ۱۸۷۷ء مین بطور با اختیار حاکمون کے شامل ہوئے تھے-

باقی امرا و روسا ے راجپوتانہ حسب ذیل تھے- اول مہاراول جیسلمیر تھے جو ایک پرانی ریاست کے حاکم ہین جو نوین صدی عیسوی مین قائم ہوئی تھی- اگرچہ یہ ریاست پہلے بہت وسیع اور خوشحال تھی مگر رفتہ رفتہ گھٹتی گئی یہانتک کہ جب سرکار نے ملک ہاتھ مین لیا تو صرف ایک ریگستان مین جو ۱۶۰۰۰ میل مربع وسیع ہے محدود ہو گئی اب اسکے پاس یہی کچھ رہ گیا ہے اسکے وسط مین پرانی راجدھانی ہے جو کسی ریلوے سٹیشن سے ۹۰ میل سے کم دور نہین- دوم مہاراو سروہی جنکی ریاست تیرھوین صدی مین قائم ہوئی تھی اور جسمین کوہ آبو راجپوتانے کا پولٹیکل ہیڈ کوارٹر واقع ہے- سوم ناہروال ڈونگرپور جو اودیپور کے خاندان عالی مین سے ہین اور جنھون نے میو کالج اجمیر مین تعلیم پائی ہے اور جنکی تمام ریاست بھیل اور قدیمی باشندگان ہند سے آباد ہے- چہارم راج رانا جھالاواڑ اور مہاراجہ بھرتپور تھے جو ابھی شیرخوار ہین اور جنکو انکی والدہ رانی ماجی گر کنور اپنی گود مین لے گئی تھین- یہان ایک چھوٹا سا کیمپ اجمیر میواڑ کے نامی لوگون کے لیے نصب تھا یہی تمام راجپوتانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا ایک ٹکڑا ہے-

خوبصورتی سے سایہ دار سڑک رہتک کی برابر برابر تقریباً ایک میل تک چلے گئے تھے
اسی حصے مین راجپوتانہ کیمپ سے زیادہ مختلف قسم کے آدمی دکھائی دیتے تھے۔ اس
سڑک پر جو تمام خیمہ گاہون کے لیئے مشترک تھی بندیلکھنڈ اور بگھیل کھنڈ کے بھیل بھوپال اور
جاورے کے پٹھان ۔ مالوے کے راجپوت۔ گوالیار۔ اندور۔ دھار اور دیواس کے
مرہٹے نظر آتے تھے۔

کیمپ مین سب سے زیادہ قابل دید خیمہ خصوصاً مہاراجہ سیندھیا کا تھا جو گوالیار کے
خوبصورت محل جے بلاس کی مانند تھا اور ایک نہایت سجے ہوے اور باقاعدہ لگے ہوئے
باغ کے بیچ مین واقع تھا یہ مشکل سے سمجھ مین آتا ہے کہ یہ صاف اور خوشنما قطعہ جسمین فوارے
اور کھجورون کے درخت لگے ہوئے تھے چند ہفتے پہلے گیہون کا کھیت تھا یہ ایک بہت
شاندار کیمپ تھا جہان ہر خیمے مین گرم اور سرد پانی رہتا تھا اور ایک عجیب ترکیب سے
گرم ہوتا تھا جسمین آگ لگنے کا بالکل اندیشہ نہ تھا اور جسکو ایک مرہٹہ انجینیر نے ایجاد کیا تھا
جسکے ہاتھ مین کیمپ کا سارا انتظام تھا۔ مہارانی صاحبہ کے سراپردے سے ملا ہوا ایک
سرائی البتا نسر تھا جو نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا تھا اس کیمپ مین علاوہ سردارون
اور بڑے افسرون کے ۹۰۰ سے زیادہ ہمراہی ۲۲ ہاتھی اور ۲۷۰ گھوڑے تھے۔

مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار وسٹ منسٹر ابی مین شاہنشاہ معظم کے مشہور مہمانون مین
سے تھے اور انکی ذات اور خدمات ملکی انگلستان مین زبان زد خلایق ہین یہ سنہ ۱۸۷۷ع مین

مہاراجہ سیندھیا کیطرح جو ۱۷۶۱ء مین پانی پت مین لڑے تھے اپنی قوم کے اور لوگونکی مانند
یہ بھی تلوار کے دھنی ہین اور سب موقعون پر اپنی ریاست کی فوجون کو سرکاری افسرون
کے ماتحت لڑائی پر بھیجنے کے بڑے شوقین ہین انکا امپیریل سروس ترپ اور ریاستون کی
فوجون کے ساتھ شمال مغربی حد پر تیرہ کی جنگ مین شامل تھا انھون نے خود چین مین ۱۹۰۱ء
مین سر الفرڈ گیزلی کے ماتحت کام کیا تھا اور ایک جہاز گوالیار نامی بھی تمام سامان ڈاکٹری
سے آراستہ کرکے اس جنگ مین فوجون کے آرام کے لیئے بھیجا تھا - یہ خود شہنشاہ معظم کے
معزز ایڈ ڈی کانگ اور فوج انگریزی مین کرنیلی درجے پر ممتاز ہین گوالیار کیمپ کے سامنے
ایک اور زبردست مرہٹہ رئیس مہاراجہ ہلکر والی اندور کا کیمپ تھا جو آسمانی اور زرد رنگ
سے آراستہ تھا - اسی رنگ کی مہاراجہ صاحب کے تمام نوکرون کی وردیان تھین -
اس کیمپ مین مہاراجہ صاحب کے ہمراہ صاحب کے لیئے دونون مہارانیون کے لیے جو
دہلی ساتھ آئی تھین اور مہاراجہ کے بڑے فرزند بالا صاحب کے لیئے جدا جدا خیمے تھے
یہ ان کیمپون مین سب سے بڑا کیمپ تھا اور اسکے رنگ بڑے دلکش تھے -

مہاراجہ شیوراؤ ہلکر کی رعب داب کی صورت دہلی کے تمام شاہی جلسون مین الگ
پہچانی جاتی تھی اگرچہ اسوقت یہ بیمار تھے پھر بھی یہ سب موقعون پر شریک ہوے دربار
کے بعد ہی ۳۱- جنوری کو مہاراجہ صاحب نے اپنے فرزند بالا صاحب کو جنکی عمر صرف
۱۴ سال کی تھی گدی پر بٹھادیا اور آپ اس بکھیڑے سے علیحدہ ہوکر خوبصورت مقام



شهر رقم

برروا امین جو دریاے نربدا پر واقع ہے گوشہ نشین ہو گئے۔

گو الیار کیمپ کے برابر ہی بیگمصاحبہ بھوپال کا سراپردہ تھا جسکا سبز جھنڈا جسپر ہلال چڑھا ہوا تھا اور بہت کچھ عربی فارسی کے طغرے بنے ہوے تھے صاف ظاہر کر رہا تھا کہ یہ کسی مسلمان رئیس کا کیمپ ہے۔ بھوپال ریاستہاے وسط ہند مین سب سے بڑی مسلمانی ریاست ہے اور ہندوستان کی تمام مسلمان ریاستون مین حیدرآباد کے بعد اسکا درجہ ہے اس خاندان کی جو اب حکمران ہے دوست محمد خان پٹھان نے جو شاہنشاہ اورنگزیب کے ہان ملازم تھا بنیاد ڈالی تھی۔ اس کیمپ کی سب سے زیادہ قابل دید چیز ایک اونچی قنات تھی جو وسط مین نصب تھی جسمین بیگمصاحب کے عام نظرون سے پوشیدہ رہنے کے لیئے پردے پڑے ہوئے تھے۔ باغ جو اس کیمپ سے ملحق تھے بہت خوبصورتی سے لگائے ہوے تھے اور صبح سے شام تک اُن مین انگریزی باجا بجا رہتا تھا بیگمصاحبہ جو اپنی والدہ کی جگہ سنہ ۱۹۰۱ع مین مسند نشین ہوئین ہندوستان کے رئیسون مین صرف یہی ایک حکمران عورت ہین۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ بھوپال مین برابر تین عورتین مسند نشین ہوتی چلی آئی ہین۔ تینون بیگمون کو ریاست کا انتظام کرنے مین خاص ملکہ رہا ہے جسکو انھون نے بہت خوبی سے انجام دیا بیگمصاحبہ کے ساتھ انکے تین صاحبزادے اور بہت ہمراہی جسمین امپیریل سروس لینسرز کے بھی کچھ آدمی تھے آئے تھے۔ وہ کبھی بغیر پردے کے خلقت کے سامنے نہ آئین۔ اور وایسراے کی تشریف آوری اور روانگی کے وقت ریلوے اسٹیشن پر انکے واسطے ایک شامیانہ کھڑا کردیا گیا تھا مگر بذات خود بیگمصاحبہ

خیرخواہی اپنے اور رئیس بھائیون کی طرح عام طور پر نہ ظاہر کرسکین۔

راجہ اول ابھی نوعمر ہین جو ۱۸۹۹ء مین گدی نشین ہوئے اور اب میو کالج اجمیر مین تعلیم پاتے ہین اور راجہ دوم عمر رسیدہ شخص ہین جو ۱۹۰۲ء مین اپنے بھتیجے کی جگہہ تخت پر بیٹھے۔

مہاراجہ ریوا جو بگھیل کھنڈ کے سب سے بڑے رئیس ہین اور جنکے والد کی خدمات کی وجہ سے جو انھون نے غدر کے زمانے مین کی تھین گورنمنٹ بہت شکرگزار ہے۔ دہلی مین بڑی جماعت کے ساتھ آئے تھے جنمین ۳۶۰ سپاہی ۱۶ ہاتھی اور ۲۴۲ اونٹ تھے اور ایک موٹر کار بھی تھی۔ مہاراجہ صاحب کا کیمپ دہلی مین سب سے زیادہ آراستہ تھا اور رنگ آمیزی اور نئی وضع کی آرائش سے اسقدر سجا ہوا تھا کہ دیکھنے والے کو پیرس کی نمائش کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ مہاراجہ کے ساتھ جس قدر جمعیت آئی تھی سب کیمپ مین مقیم تھی جسمین تقریباً ۸۰۰ آدمی ۱۸ ہاتھی اور بہت سے گھوڑے تھے۔ مہاراجہ صاحب تاریخ ہند کے موافق اپنے خاندان کی تینتیسوین پشت مین ہین اور عمر بھی ۲۵ سال کی ہے یہ ۱۸۸۰ء مین اپنے والد کی جگہہ جبکہ انکی عمر صرف ۳ سال اور ۶ مہینے کی تھی گدی نشین ہوے مہاراجہ صاحب بہت لائق حاکم اور بڑے عمدہ شکاری ہین۔

جو لوگ ہندوستان کے اطوار اور عادات کو دیکھنا چاہتے تھے انکے نزدیک

سرداران بندیلہ یعنی اورچھا دتیا۔ چارکھاری اور سمتھر کے کیمپ کچھ دلچسپی مین کم وقعت نہ رکھتے تھے ہر ایک مین عجیب طرح کی اونچی اونچی قناتون کے احاطے تھے جنکے باہر کے رخ سپاہیون اور جانورون کی تصویرین بنی ہوئی تھین اور جنمین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چوکیدارون کے رہنے کی جگہ اور مینارے بنے ہوے تھے ہر ایک دروازے پر ایک بڑا نوبتخانہ تھا جسمین برابر نوبت اور نقارے بجتے رہتے تھے۔

مہاراجہ اورچھا جو رئیسان بندیلہ مین سے زیادہ عمر رسیدہ ہین اور صرف انھی نے مرہٹہ پیشوا کا فتحمندی سے مقابلہ کیا تھا دربار کے موقع پر رئیسان وسط ہند مین عالی رتبہ رکھتے تھے۔ مہاراجہ صاحب جو ۱۸۵۴ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۷۴ء مین اپنے بھائی کے جانشین ہوے راجہ بارسنگھ دیو کی اولاد مین ہین جو اکبر اور جہانگیر کے عہد مین بڑے پائے کا آدمی تھا۔ اہل بندیلہ کو ہمیشہ بسبب انکی سپاہیانہ لیاقت کے جیسا کہ انکے ملک کے قلعہ گواہی دیتے ہین شاہنشاہان مغلیہ وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مہاراجہ اورچھا ایک بڑے قوی العزم حاکم ہین اور ریاست کو ترقی دینے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ انھون نے بہت سے انجینیری اور آبپاشی کے کامون کے خود نقشے بنائے جو انھین چند گزشتہ سالون مین تیار ہو گئے انکا موروثی خطاب سرآمد راجہاے بندیلکھنڈ ہے۔

اورچھا کیمپ کے برابر ہی مہاراجہ دتیا کا کیمپ تھا۔ یہ ریاست بھی اصل مین اورچھا کی ایک شاخ ہے۔ یہان کے رئیس کی عمر ۵۷ سال کی ہے اور وہ ۱۸۵۷ء مین گدی نشین ہوے تھے۔ یہ لارڈ لٹن کے دربار ۱۸۷۷ء مین موجود تھے جبکہ ان کو لوکیندر یعنی رئیس اعظم

دتیا کا خطاب دیا گیا تھا۔

مہاراجہ سمتھر کا کیمپ دتیا کیمپ سے عجیب خاندانی مشابہت رکھتا تھا اسکی اونچی قناتین اور سرخ خیمے۔ یہ چیزین سمتھر کے قلعے سے جہان راجہ صاحب رہتے ہین بہت مشابہ ہین۔ یہ ریاست اٹھارھوین صدی مین دتیا سے علیحدہ ہوگئی۔ مہاراجہ چار کھاری کا خیمہ جو برابر لگا ہوا تھا اُنسے بہت مشابہ تھا۔ اسی مین راجہ صاحب رہتے تھے اِس بنگلہ کو دربار کے بعد بغیر کچھ لیئے ہمیشہ کے واسطے اِس زمین کے مالک کو دربار کی خوشی مین دیدیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہان مہاراجہ نابھا اُترے تھے۔ بنگلہ کی چھت کے کمرے پر گرنتھ صاحب رکھی رہتی تھی اِس کیمپ مین کل ۸۶۰ آدمی تھے جسمین سردار۔ فوج اور نوکر شامل تھے مہاراجہ صاحب کی اَب ۶۰ برس کی عمر ہے اور یہ ۱۸۷۱ء مین گدی نشین ہوئے تھے۔

اگرچہ مہاراجہ کپور تھلہ نے ایک مکان سول لائن مین اپنی سکونت کے لیئے لے لیا تھا مگر انکا کیمپ نابھا کے کیمپ کے برابر تھا جہان اِنکے بہت سے سردار اور فوج رہتی تھی۔ مہاراجہ صاحب دہلی بھر مین اپنی سفید اور گہری نیلی وردی اور فوجی وجاہت کے سبب الگ پہچانے جاتے تھے یہ جسا سنگھ کی اولاد مین ہین جو نادرشاہ اور احمد شاہ دُرانی کا ہم عہد تھا اور اپنی عقل اور بہادری کے سبب سکھون کا مشہور سردار ہو گزرا ہے۔ مہاراجہ صاحب کی عمر ۳۰ سال کی ہے اور یہ کئی دفعہ یورپ ہو آئے ہین۔

پنجاب کے اَور روسا اور شرفا کے خیمے روساء با اختیار کے خیمون سے ذرا ہٹ کر تھے یہان نواب فتح علیخان قزلباش اُترے ہوئے تھے جو ایرانی خاندان سے ہین اور

جنکو اکبرخان نے جنگ افغانستان مین قید کرلیا تھا سرکار کی خوشنودی حاصل کی۔ آنریبل سرہرنام سنگھ اہلوو الیہ بھی مقیم تھے جو مہاراجہ کپورتھلہ کے چچا اور لیجیسلیٹو کونسل کے ممبر ہین۔ باباسرکھیم سنگھ بیدی جو نواب فتح علیخان اور سرہرنام سنگھ کی طرح سنہ ۱۹۰۲ع مین ولایت کے دربار مین شریک ہوے تھے اور جو بابا نانک سکھون کے گرو کی اولاد مین ہین اور اب بھی سکھون کے بڑے گرو مانے جاتے ہین۔ نواب سرامام بخش خان مزاری جو سرحدی فوج بلوچ کے سردار ہین مخدوم حسن بخش جو ملتان کی درگاہ کے خاندانی مجاور ہین۔ مرزا سلیمان شکوہ جو دہلی کے خاندان شاہی کے یادگار رہ گئے ہین اور خان بہادر رونجی بھائی ملکوڈر جو پارسی ہین اور جنھون نے سنہ ۱۸۹۷ و ۱۹۰۰ع مین سرحد کی لڑائی اور جنوبی افریقہ کی لڑائی مین اپنی جیب خاص سے فوج کی ترتیب دینے کے لیئے روپیہ دیا تھا۔

اُن تمام رئیسون کے خیمون کو جو دربار کے موقع پر بنگال سے بلائے گئے تھے لفٹنٹ گورنر کے خیمے سے ۵ میل مغرب کی طرف آسام۔ برما اور مدراس کے مہمانون کے خیمون کے برابر جگہ ملی تھی اس کیمپ کے روساء با اختیار ہزہائینس مہاراجہ کچھ کوچ بہار۔ راجہ ہل ٹپرا اور مہاراجہ موہرن بھی تھے جو اڈیسہ مین سب سے بڑی ریاست باجگذار ہے۔ مہاراجہ کوچ بہار خاندان تبت یا دراوڑی سے ہین جو موجودہ شمالی بنگال پر زمانہ دراز گزرا حکمران تھے سترھوین صدی مین فوج مغلیہ بڑھتی چلی آئی اور انکے پاس صرف اسقدر حصہ رہ گیا جو اب بھی انکے پاس ہے مہاراجہ صاحب جو سنہ ۱۸۶۳ع مین اپنے باپ کی جگہ گدی نشین

سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء مین تیرہ کی لڑائی مین موجود تھے اور اب سرکاری فوج مین کرنیل ہین اور شہنشاہ ہند کے ایڈ ڈی کانگ بھی ہین اور اسی حیثیت سے وہ سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار مین بھی شامل ہوئے تھے۔

راجہ صاحب کوہستانی ٹپرا ایک نہایت قدیم ریاست کے فرمانروا ہین۔ آپکا علاقہ شرق بنگال مین سرحد آسام سے اکثر جگہ متصل ہے۔ جناب ممدوح ہندی چینی نسل سے ہین اور آپ کے خون مین آریاؤن کی بھی کچھ آمیزش ہے۔

مہاراجہ صاحب سکم کے فرزند دلبند مہاراج کمار سڈکیونگ ٹلکو نے باوجودیکہ آپکو دہلی تشریف لانے سے روکا گیا تھا اپنا عجیب اور خوشنما خیمہ روسا بنگال کے خیمون کے برابر نصب کرایا تھا۔ اس نوجوان شہزادے نے اپنی قیامگاہ کا نقشہ آپ تجویز کیا تھا اور بودھی وضع کی قیامگاہون کے موافق اپنی قیامگاہ کو بھی مدور شکل کا رکھا تھا قیامگاہ کے اطراف مین رنگ برنگ کے جھنڈے نصب تھے جنکے پھریرون پر مختلف عبارتین لکھی ہوئی تھین۔ ایک مربع خیمے کے اندر جسکی چھت عجیب وغریب آرائشون سے سجائی گئی تھی منجملہ جنکے اُس دیو کے سر اور پیر بھی تھے جو سکم کی حفاظت کرتا ہے۔

لاما کا ایک قربان گاہ تھا جسمین سونے اور چاندی کے سب قرینے کے برتن خوشی کے آٹھون نشان اور عمدہ حکومت کی ساتون اعانتین بھی موجود تھین۔ بودھی مذہب صنعت کے یہ عجیب وغریب اور بیش بہا نمونے مہاراجہ صاحب کے آبائی دارالخزائن سیلانگ سے

لائے گئے تھے۔ دیوارون پر قدیمی راہبی وضع کے جبہ آویزان تھے۔ جنپر زر دوزی کا کام بنا ہوا تھا ان مین تراشی ہوئی انسانی ہڈیون کے جامہائے حفاظت بھی شامل تھے۔ علاوہ ازین انوکھی اور نرالی وضع کی تلوارین۔ خوبصورت خوبصورت نمدے اور بڑی بڑی برنجی نفیریان ادھر اُدھر پھیلا دی گئی تھین۔ بنگال کے زمیندارون کے اعلیٰ رئیس یعنی نواب مرشد آباد اپنی علالت طبع کی وجہ سے شریک دربار نہین ہوسکے لیکن آپ کے نورچشم آصف قدر سید واصف علی مرزا نے جناب ممدوح کی قائم مقامی کی۔ نواب ممدوح نواب ناظم بنگال و بہار و اڑیسہ کے فرزند اکبر ہین۔

اور دو رئیس جو خرابی صحت کی وجہ سے شامل دربار نہ ہوسکے یہ تھے۔ مہاراجہ سر جوتندر و موہن ٹگور۔ آپ کلکتہ کے ایک مشہور رئیس اور جاگیردار ہین۔ دوم شہزادہ قمر قدر مرزا جو شاہ اودھ کے سب مین بڑے صاحبزادے ہین۔

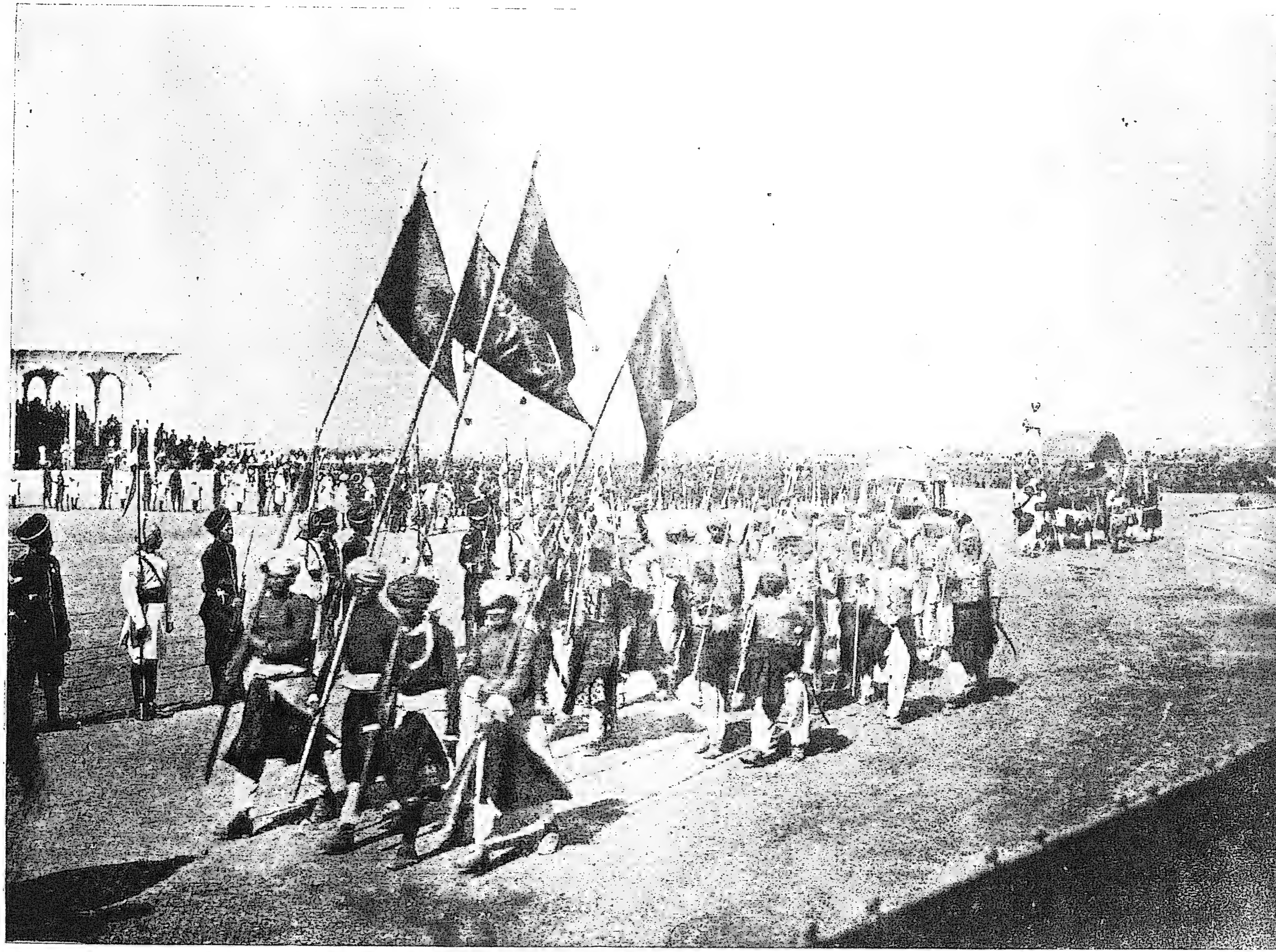
بنگال کے جلیل القدر زمیندارون مین سے جو شریک دربار ہوئے اور اس احاطے کی فرودگاہون مین اُترے یہ روسا ہین۔ مہاراجہ دھیراج بجے چند مہتاب بہادر والیِ بردوان۔ آپ ایک بڑی جاگیر کے مالک ہین اور آپ کے جد امجد کو شہنشاہ اورنگ زیب نے راجگی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ مہاراجہ سر راوانیشور پرشاد سنگھ بہادر والیِ گیدھور جناب ممدوح لفٹنٹ گورنر بنگال کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہین اور ایک راجپوت خاندان کے جانشین ہین جسنے بنگال مین اس علاقے پر سات صدیان گزرین قبضہ حاصل کیا تھا۔ مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر والیِ دربھنگا آپکے جد بزرگوار کو سلطنت برطانیہ نے نیپال کی

[illegible]

تھا۔ مہاراجہ گوبند ناتھ رائے والی دیناپور جناب ممدوح آن بی بی کے متبنیٰ اور جانشین ہین جو ابتک حیات ہین اور جنہین سنہ ۹۷ء کے قحط کے انسداد کی کارگزاریون کے جلدو مین مہارانی کا خطاب بخشا گیا تھا۔

احاطۂ بنگال کے قیامگاہ کے متصل احاطۂ آسام کی خیمہ گاہ تھی جہان مشاہیر کی ایک جماعت اُتری ہوئی تھی منجملہ اُنکے ایک رئیس با اختیار بھی تھے یعنی مہاراجہ صاحب منی پور۔ جناب ممدوح کی ہمرکابی مین ۳۰ جنگی پولیس کے جوان تھے۔ اور ۶۵ آدمی نوکر چاکر پولو کھیلنے والے وغیرہ تھے۔ آنجناب ابتک زیر حفاظت سرکار عالیہ ہین اور آپ کا سن شریف اٹھارہ سال کا ہے جناب ممدوح کے ہمراہ آپ کے محافظ اور منی پور کے پولیٹکل ایجنٹ بھی تھے۔

اضلاع متحدہ کی قیامگاہ مین ہز ہائینس نواب رامپور۔ ہز ہائینس راجہ ٹہری اور مہاراجہ بنارس کے خیمے نصب تھے۔ فی زمانہ روہیلہ ریاستون کی بقیہ یادگار صرف رامپور رہی ہے۔ اس ریاست مین جو خاندان حکمران ہے۔ وہ اپنا سلسلہ شاہ عالم اور حسین خان سے بتاتے ہین یہ دونون افغان بھائی سترھوین صدی مین شاہان مغلیہ کے دربار مین تلاش معاش کی غرض سے آئے تھے۔ غدر کے زمانے مین روہیلکھنڈ کے امیرون مین سے صرف موجود رئیس کے پردادا ہی گورنمنٹ کے نمک حلال رہے تھے۔ آنجناب کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین صرف خطابات اور نمائشی چیزین ہی



نوڪر چاڪرن ڪي موجودات – ڪڇھ ڪنٽنجنٽ

عطا ہوئین ہوئین بلکہ ایک معقول علاقہ بھی مرحمت ہوا۔

ایک اور دلچسپ کیمپ مہاراجگان دیواس کا تھا جس ریاست کی بنیاد دو مرہٹہ بھائیون نے اٹھارھوین صدی کے پہلے نصف مین ڈالی تھی۔ یہ پہلے تو دونون ملکر سلطنت کرتے تھے مگر آخر مین اپنی اپنی ریاستین بانٹ لین اُنکی اولاد خاندان کی چھوٹی اور بڑی شاخین کہلاتی ہین اور ۱۸۴۱ء سے ابتک ہر ایک اپنے ٹکڑے پر حاکم ہے اگرچہ ایک دوسرے کی زمینین آپسمین اسقدر پیوستہ ہین کہ خود راجدھانی مین سڑک کے دو پہلو دو مختلف حاکمون کے قبضے مین ہین اور آب رسانی اور روشنی کا جدا جدا انتظام ہے۔

اب نوعمر پوار مرہٹہ راجہ دھار راجپوت رانا بروانی۔ نواب جاورہ اور راجہ رتلام کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔ راجہ دھار اور راجہ بروانی کی ریاستین کوہ ست پوڑہ کی وسط مین واقع ہین۔ اور زیادہ تر ہندوستان کے قدیمی باشندے بھیل سے آباد ہین باقی دو رئیس دہلی مین امپیریل کیڈٹ کور کے ساتھ آئے تھے اور اسلیئے اپنے مختصر آراستہ اور پیراستہ خیمون مین نہ اترے۔ راؤ علی پورہ جو ۱۹۰۳ء مین دہلی مین آئے تھے۔ اور ٹھاکر صاحب پیلوداا نے جو وسط ہند مین دو چھوٹی ریاستین ہین اپنے خیمے اسی کیمپ مین نصب کیئے تھے۔ مہاراجہ چھترپور نے جو ۱۸۷۷ء کے دربار مین بھی تشریف لائے تھے۔ دربار مین آنے کی پوری طیاری کرلی تھی اور اپنے قیام کے لیئے کیمپ بھی بنالیا تھا۔ مگر چلتے وقت اُنکے معالج نے اُنکو سفر کرنے سے روک دیا۔

ضرور تھی مگر جو مدراس سے آئے تھے اور جو راجگان وسط ہند کے خیمون سے دو میل فاصلے پر شمال کیطرف مقیم تھے وہ اس ملک مین بالکل اجنبی تھے نہ یہان کی زبان جانتے تھے نہ پنجاب کی آب وہوا سے واقف تھے۔ ان مین سے تین رؤساء با اختیار مہاراجہ ٹراونکور۔ راجگانِ کوچین اور پڑوکوٹہ تھے جنکے خیمے تو اورون کے ساتھ نصب تھے مگر انھون نے شہر مین مکان لیکر رہنا پسند کیا تھا۔

مہاراجہ ٹراونکور ہندوستان کے ایک نہایت خوبصورت حصے پر حکمران ہین جو ساحل مغربی پر ایک سو پچاس میل سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور جو راس کماری تک جو جزیرہ نمائے ہند کی انتہا ہے چلا گیا ہے۔ یہ ریاست بہت خوشحال ہے اور اسمین تقریباً وہی قانون جاری ہے جو برٹش انڈیا مین ہے۔ جو خاندان کہ اب حکمران ہے پرانے مارومکٹیام قانونِ وراثت مستورات پر کاربند ہے اور جسکو چیرامن پیرومل نے جو جنوبی ہندوستان کے قدیم راجاؤن مین تھا جاری کیا تھا۔ یہ راجہ نوین صدی عیسوی کے نصف مین حاکم تھا اور پھر مسلمان ہو کر عرب چلا گیا اور اپنی ریاست اپنے بڑے بڑے سردارون مین بانٹ گیا۔

زمانہ حال کے مہاراجہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۸۵ء مین اپنے چچا کی جگہ گدی نشین ہوئے ۱۸۹۲ء مین اپنے قومی دستور کے موافق جو ان مین اب تک جاری ہے تلادان کیا اور تمام سونا برہمنون کو بانٹ دیا۔ انکو شمالی ہند کی سرد آب وہوا نے

اس سے دو سال پہلے لارڈ کرزن انکی دونون راجدھانیون یعنی کوئلن اور ٹریونڈرم مین مہاراجہ صاحب کے مہمان ہوئے۔ یہ پہلے ہی وایسرائے تھے کہ ٹراونکور تشریف لے گئے۔

راجہ کوچین جنکی ریاست ٹراونکور کے شمالی حد پر واقع ہے اور جنکے قبضہ مین ہندوستان کے نہایت زرخیز حصے ہین اپنے آپکو چیرامن پیرومل کی نسل مین بتاتے ہین یہ ۱۸۵۲ء مین تولد ہوے اور بہت کوشش کے ساتھ عمدہ اصول پر ریاست مین حکمران ہین۔

راجہ پڈوکوٹہ ایک چھوٹی سی ریاست کے حاکم ہین جسکا رقبہ ۱۳۸۰ مربع میل ہوگا اور جو سرکاری اضلاع ترچناپلی تنجور اور مدورا سے گھیری ہوئی ہے یہ اُن رئیسونکی نسل مین سے ہین جنکو پہلے ٹانڈمین کہتے تھے اور جنھون نے ۱۸۵۷ء مین ترچناپلی کے محاصرے مین انگریزی کمان پر سٹرنگر لارنس صاحب کو بہت مدد دی تھی یہ راجہ صاحب ۱۸۷۵ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۸۶ء مین اپنے جد امجد کے جانشین ہوئے۔

سر محمد منور خان شاہزادہ ارکاٹ کے مرنے کا دہلی مین بہت رنج ہوا۔ یہ مدراس کے ایک مشہور شخصون مین سے اور نواب کرناٹک کی اولاد مین سے تھے شاہزادے صاحب کو جنکی عمر ۵۴ سال کی تھی۔ سردی کے سبب ایک بیماری لاحق ہوئی جسکے سبب اُنھون نے یکایک دہلی کے اسٹیشن پر ۴ جنوری ۱۹۰۳ء کو جبکہ وہ اپنے وطن جارہے تھے وفات پائی۔

روسا بمبئی شہر دہلی کے جنوب مغرب مین تقریباً تین میل کے فاصلے پر اُترے

مہاراجہ کولھاپور سرشاہو چھترپتی مہاراج جو سیواجی کی بانیِ سلطنت مرہٹہ کی اولاد مین ہین۔ اپنے آپ کو بمبئی احاطے کے رئیسون مین اول درجے کا خیال کرتے ہین اور واقعی چار مرہٹہ زبردست رئیسون یعنی مہاراجگان بڑودہ وگوالیار اور اندور مین سے ایک یہ بھی ہین۔ مہاراجہ صاحب ۱۸۷۴ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۹۴ء مین راجہ سے مہاراجہ کا موروثی خطاب انکو چھ برس بعد ملا۔ یہ لندن مین ۱۹۰۲ء کے دربار تاج پوشی مین موجود تھے۔

کولھاپور کیمپ جسمین مہاراجہ صاحب کے بھائی رئیس کاگل اور چند اور باجگزار جاگیردار ریاست مقیم تھے بہت وسیع مگر بالکل موجودہ زمانے کی وضع کا تھا اور ایک خوش قطع باغ مین نصب تھا۔

سرخ خیمہ گاہ جو کچھ کے راؤ صاحب کے واسطے نصب کی گئی تھی اسکا نام سرخ خیمہ گاہ اس سے مشہور ہو گیا تھا کہ زمین پر لال بجری بچھائی گئی تھی خیمون کا رنگ اسکے مقابلے مین گو ماند تھا مگر پھر بھی سرخ تھا۔ ملاقات کے کمرے عنابی مخمل کے تھے اور چاندی کے ستونون پر قائم تھے۔ کہتے ہین کہ یہ سو برس سے چلے آئے ہین۔ کچھ کا حکمران خاندان جو صریحا راجپوت کی قوم مین سے ہے لکّا پسر گارا کی اولاد مین سے ہے۔ جنکے بزرگ سندھ کے حاکم تھے مگر سولہوین صدی کے نصف مین کچھ چلے آئے تھے۔ مہاراؤ کی عمر ۲۷ سال کی ہے اور یہ ۱۸۷۶ء مین اپنے والد کے جانشین ہوے

۱۸۸۷ء مین ملکہ وکٹوریا مرحومہ کی جوبلی کے جلسے مین ولایت تشریف لے گئے تھے۔ یہ بہت قابل اور ترقی پذیر حاکم ہین اور انکی راجدھانی بھوج جہان انگریزی فوج حسب شرائط ایک پُرانے عہدنامے کے رہتی ہے بسبب پُرانی اور نئی وضع کی عمارتون کے بہت دلچسپ ہے۔

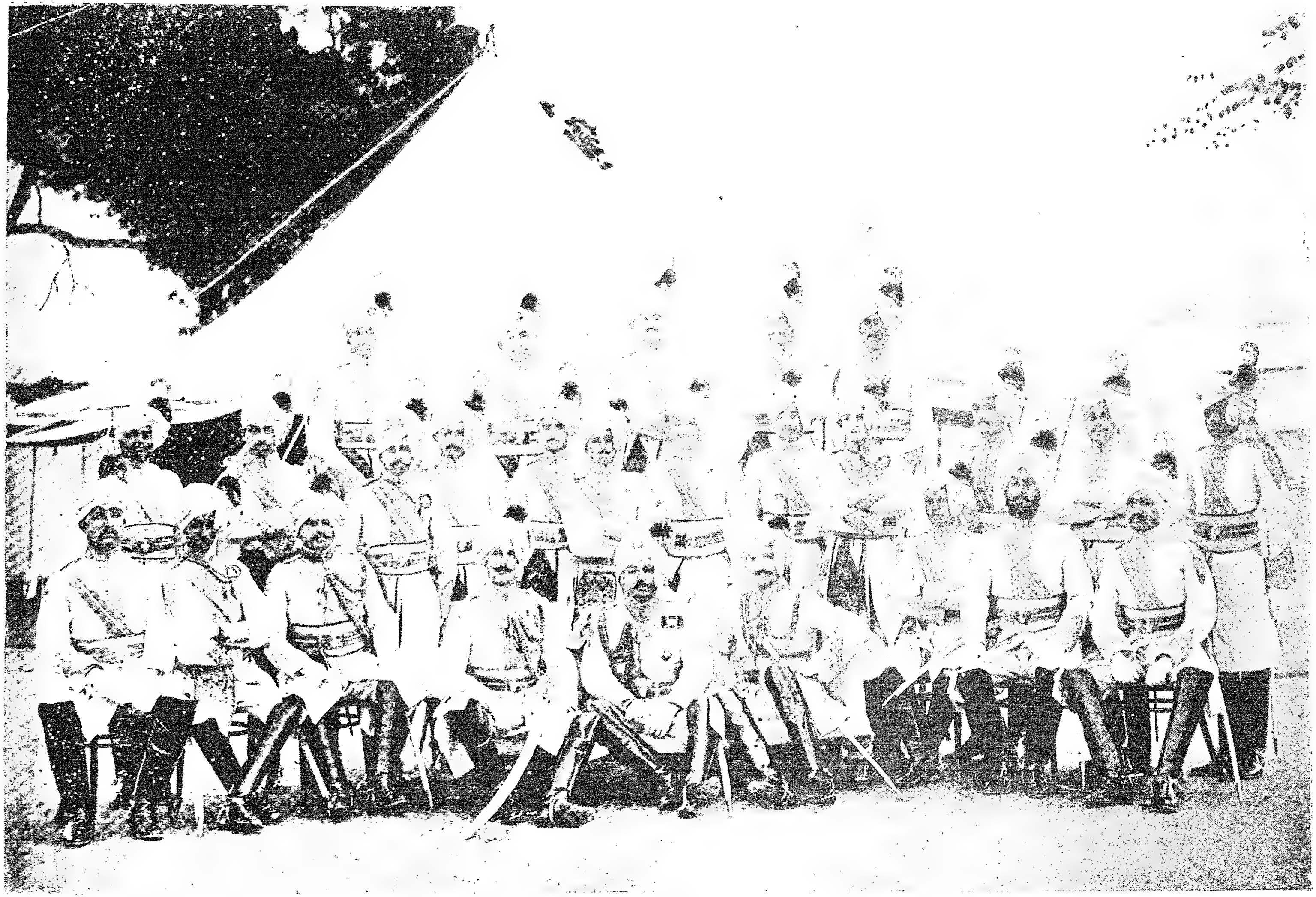
میر صاحب والی خیرپور کا کیمپ بسبب ایک بڑے دربار کے خیمے کے جسمین نگین بہت شیشے لگے ہوئے تھے منظر خلائق تھا۔ یہ ریاست شمالی سندھ مین دریاے اٹک اور صحراے راجپوتانہ کے بیچ مین واقع ہے۔ چونکہ جنگجو راجپوتون اور وحشی بلوچون کے وسط مین واقع ہے اسلیئے اسکی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہوگی اسمین پہلے ایک راجپوتونکا خاندان حکمران تھا جنکو مسلمانان عرب نے ۷۱۱ء مین فتح کرلیا قصہ مختصر یہ کہ اکبر نے سندھ کے ساتھ اسکو بھی سلطنت مغلیہ مین شامل کرلیا مگر پھر نادر شاہ نے ۱۷۴۰ء مین اسکو چھین لیا۔ نادر کے قتل کے بعد یہ ریاست قندھار کے دُرانی حاکمون کے قبضے مین آئی اور جب گورنمنٹ انگلشیہ سے اول بار مقابلہ ہوا تو یہ خودمختار کلھورو [illegible] تھی جنکو ۱۷۸۶ء مین بلوچون کی ایک قوم تالپورون نے فتح کرلیا اور اسی قوم سے میر صاحب بھی ہین رئیس مرحوم نے گورنمنٹ انگلشیہ کو سندھ کی لڑائی اور غدر کے موقعون پر بہت مدد دی۔ ان میر صاحب کی عمر جو آجکل حاکم ہین تقریبًا ۸۶ برس کی ہوگی اور یہ ۱۸۴۲ء مین اپنے والد کی جگہ مسند نشین ہوئے۔ انکو شکار کا ازحد شوق ہے

نوابصاحب والیِ جوناگڑھ کہ وہ تمام کاٹھیاوار مین صرف ایک مسلمانونکی مشہور ریاست ہے اپنے آپ کو شیر خان بابی پٹھان کی اولاد مین بتاتے ہین۔ یہ ایک

کے صوبہ دار کو نکال دیا تھا اور آپ حاکم ہوگیا تھا۔ سر رسول خان جی جو آجکل نواب ہین اور جنکی عمر ۴۵ سال کی ہے اپنے بھائی کی جگہ ۱۸۹۲ء مین مسندنشین ہوئے انکا کیمپ جھنڈون کے سبب بہت خوش نما معلوم ہوتا تھا اسمین باغ کے پھول بھی خوب سجے ہوے تھے جسکو نوابصاحب جوناگڑھ سے لائے تھے انکی ریاست زیادہ تبرک پہاڑی گرنار گر واقع ہے جہان جینیون کے پُرانے مندر ہین اور جہان اشوک کے مشہور کتبون مین سے ایک کتبہ ہے یہان گیر کا جنگل بھی ہے جو ہندوستان مین صرف ایک ہی جگہ ہے کہ جہان شیر ببرِ ہندوستان جو نصف صدی پہلے شمالی اور وسط ہند مین پایا جاتا تھا اب تک موجود ہے۔

کاٹھیاوار کے تمام رئیسون مین ٹھاکر صاحب بھاؤنگر کا خیمہ سب سے زیادہ آراستہ تھا۔ یہ ایک بحری ریاست ہے جسمین جہازون کے ذریعے سے تجارت ہوتی ہے یہ سارا کیمپ جو ہندوستانی وضع کا تھا بجلی سے روشن ہوتا تھا اور اسمین ایک بہت خوشنما باغ لگا ہوا تھا۔ یہانکا رستہ ایک دروازے سے ہوکر گذرتا تھا۔ جو طلائی و نقرئی رنگون سے آراستہ تھا۔ اور جسکی رونق نقاشان ہندوستان نے دوبالا کردی تھی۔

مہاراجہ ایدرسر پرتاب سنگھ کا کیمپ بھی یہان تھا یہ رد ساہ ہندوستان کے مشاہیر مین سے ہین۔ مہاراجہ صاحب جنکی عمر ۵۷ برس کی ہوگی مہاراجہ مرحوم



اِمپیریل کیڈٹ

جودھپور کے بھائی ہین اور انکی ریاست کا جودھپور سے پرانا تاریخی تعلق ہے۔ یہ سرکاری فوج مین میجر جنرل بادشاہ سلامت کے ایڈ ڈی کانگ ہین۔ کمانڈر آف باتھ اور کیمبرج کے ایل ایل ڈی ہین یہ وہ خطابات ہین کہ اُنھون نے سلطنت کی بیش بہا خدمت کر کے حاصل کیئے ہین مہاراجہ صاحب نے تیرہ۔ مہند۔ اور چین کی لڑائی مین بہت کچھ کار نمایان کیئے ہین۔ یہ ملکہ مرحومہ کی جوبلی ۱۸۸۷ء اور ۱۸۹۷ء اور شاہنشاہ معظم کی تاج پوشی ۱۹۰۲ء مین ولایت تشریف لے جا چکے ہین۔

کاٹھیاوار کے اور رئیسون مین جو بمبئی کیمپ مین اُترے ہوے تھے ایک تو راناے پوربندر تھے جو جیٹھوا راجپوت کی قوم سے اور رہنومان بندر دیوتا کی اولاد مین سے ہین دوسرے ٹھاکر صاحب مروی ایک بڑے لائق اور سیلاح حاکم اور تیسرے ٹھاکر صاحب لمڑی تھے اِسی جگہہ راجہ بریا۔ نواب صاحب جنجیرہ جو اورنگ زیب شاہنشاہ مغلیہ کی ابی سینا کے امیر البحر کی اولاد مین ہین اور رئیس مزاج تھے آخر الذکر برہمنون کے خاندان ٹچور دھن کی نسل مین ہین جو ملک مرہٹہ کے جنوب مین واقع ہے اور اِنکے بزرگون نے سرآر بھر ولزلی کو دکن کی لڑائیون مین بہت کچھ کمک پہونچائی تھی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل جنھون نے ایڈنبرا مین تعلیم پائی ہے اور اِنکے ساتھی رئیس پالیٹانہ نے سول لائین مین مکان کرایے پر لیئے تھے۔ نواب صاحب والی کمبے نے ایک بزرگ کو جو فارس کے شیعہ مغلون کی اولاد مین تھے شہنشاہان مغلیہ نے تھوڑے دنون کے لیے احمد آباد کا صوبہ بنا دیا تھا اور آخر کار اٹھارھوین صدی مین

ظاہر ہوتے تھے۔ باغ کے ایک پہلو مین وہ چاندی کا ممبر رکھا تھا جو شاہنشاہ کے لیئے بنایا گیا تھا جبکہ وہ پنجاب مین ۱۸۷۶ء مین رونق افروز ہوئے تھے مگر اسپر کبھی جلوس نہ کیا۔ اسمین ہندوستان کے مصورون کے ہاتھ کے بہت عجیب عجیب پُرانے زمانے کے نقشے بنے ہوئے تھے۔

مہاراجہ صاحب کی عمر گیارہ سال کی ہے اور یہ سنہ ۱۸۹۹ء مین اپنے والد کی جگہہ جنھون نے سواری اور پولو مین بہت نام پایا تھا گدی نشین ہوئے اِنکے ہمراہ دہلی مین ان کے چچا کنور سر رنبیر سنگھ کونسل اور ایجنسی کے ممبر تینتیس یا چالیس انگریزی اور ہندوستانی مہمان ۱۳۴۰۔ افسر اور نوکر آئے تھے۔

بھاولپور کیمپ مہاراجہ جیند کے قیامگاہ کے برابر تھا۔ اور اسکی ایک بڑی محراب اور مسلمانی وضع کی آرائش ان تمام سکھون کی وضع سے جو اِسکے گرد تھے بالکل مختلف تھی۔ نوابصاحب پنجاب کے روسا مین دوسرے درجے کے رئیس ہین اور انکا کیمپ انکی شان کے موافق تھا۔ دربار کا قابل دید بڑا خیمہ ۶۴ گز لمبا اور ۳۶ گز چوڑا تھا جو چاندی کے ستونون پر قائم تھا۔ نوابصاحب کے دہلی مین تشریف آوری کے موقع پر اِنکے مہتمم ریاست وزیر صاحب کونسل کے پانچ ممبر اور ۲۷ ملکی افسر اور اِنکے خاص سٹاف کے افسر تھے جو کیمپ مین رہتے تھے علاوہ برین انکا باڈی گارڈ فوجی پولیس اور کچھہ حصہ اونٹون کی فوج کا تھا۔

ریاست بھاولپور کی بنیاد اٹھارھوین صدی عیسوی کے شروع مین بڑی گر موجودہ خاندان کو جو حضرت عباس عم حضرت محمد صلعم کی اولاد مین سے ہین اور جو خراسان سے سندھہ چلے آئے تھے۔ نادر شاہ کے صوبہ دار نے دریائے اٹک سے پرے نکالدیا غالباً

خراسان سے مراد کوہ سلیمان سے مغربی ملک ہین۔

نوابصاحب جنکی عمر اسوقت ۲۰ برس کی ہے اور جنہون نے ایچیسن کالج لاہور مین تعلیم پائی ہے۔ ریاست کے معاملات مین بہت کچھ حصہ لیتے ہین اور اختیارات حاصل کرنے سے پہلے جو انکو خود وایسرائے نے بہاولپور مین نومبر ۱۹۰۳ء مین دیے تمام معاملات مالگزاری مین بہت کوشش اور جانفشانی سے پوری واقفیت حاصل کر لی تھی۔

راجہ جیند کے کیمپ مین رنگین خیمے بھی عجیب دلفریب تھے۔ انکا راستہ ایک سہ منزلہ لکڑی کے دروازے مین سے جاتا تھا جو پرانی وضع کی شہر پناہ کے نمونے پر بنایا گیا تھا اور جسکے محافظ اکالی تھے جو سکھون مین ایک دیندار فرقہ ہے۔ بیچ کی منزل مین گرنتھ جو سکھون کی مقدس کتاب ہے رکھی رہتی تھی۔ پٹیالے اور نابھے کے روسا کی طرح والی جیند بھی پھول کی اولاد مین سے ہین۔ انکے بزرگ شہنشاہ شاہجہان کے ہان سترہ صدی کی شروع مین مالگزاری جمع کیا کرتے تھے یہ تینون ریاستین جنکو ریاست پھولکیان کہتے ہین اب انکی اولاد کی ماتحت ہین ریاست جیند نے غدر کے ایام مین سرکار کو بہت مدد دی اور مہاراجہ جیند ہی ایسے راجہ تھے جنکی فوج نے سرکاری فوج کے ساتھ ملکر دہلی کا محاصرہ کیا تھا۔ موجودہ راجہ کی اسوقت ۲۳ برس کی عمر ہے اور یہ اپنے دادا کی جگہ اسوقت گدی نشین ہوئے جبکہ نابالغ ہی تھے۔ اسکے قریب ہی مہاراجہ نابھا کا جو ایک بڑے جری سردار ہین سیدھا سادھا مگر پر رعب خیمہ تھا۔ اور یہ تمام رسومات شاہی ہین باوجود پیرانہ سالی کے موجود تھے اس کیمپ کے شروع مین ایک چھوٹے سے قلعہ کی وضع کا ایک خیمہ نصب تھا اسکے اندر ایک

چھوٹا سا باغ تھا جو چھوٹے چھوٹے خوبصورت لیمپون سے آراستہ تھا۔ اور اس سے آگے بڑھ کر ایک اور احاطہ تھا جس سے دربار کے خیمے کو راستہ جاتا تھا اور اندر ایک اور باغ تھا جسکے بیچ مین ایک اینٹ کا بنگلہ تھا۔ اور راجہ صاحب ٹہری (گڑھوال) سورج بنسی خاندان کے راجپوت ہین آنجناب کے پردادا صاحب نے بھی غدر کے موقع پر گورنمنٹ کو بڑی قیمتی مدد دی تھی۔ جناب ممدوح ۱۸۷۲ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۷ء مین اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوے آپ نے یورپ مین بھی سیر و سیاحت کی ہے شاہ کا خطاب جو کہ راجگان ٹہری کو حاصل ہے انکو شاہان مغلیہ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔

مہاراجہ صاحب بنارس گو وہ ایک جاگیردار رئیس ہین لیکن انکی سلامی اُترتی ہے اور اس موقع پر اُنکو ایک با اختیار رئیس کی عزت بخشی گئی۔

اودھ کے بڑے بڑے تعلقدار جنمین کہ مہاراجگان بلرام پور واجودھیا۔ راجہ جگموہن سنگھ والی اٹرا۔ راجہ تصدق رسول خان والی جہانگیر آباد اور راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ والی پیاگپور بھی شامل تھے ضلاع متحدہ کی قیامگاہ مین اُترے ہوے تھے۔ علاوہ برین وہان علاقۂ آگرہ کے چند اور نواب اور راجہ بھی فروکش تھے مثلاً راجہ کرشن داس صاحب بہادر راجہ بلونت سنگھ والی آوا۔ راجہ رام سنگھ والی نمبی۔ نواب فیاض علیخان والی پہاسو جو شہنشاہ قیصر ہند کی تاج پوشی کی رسم مین اپنے علاقہ کے قائم مقام بنکر حاضر ہوئے تھے آنجناب نواب فیض علیخان کے فرزند ارجمند ہین جو جیپور مین وزیر اعظم تھے۔ و نواب سید احمد شاہ والی سردھنہ۔ آنجناب کا خاندان کابل سے اس وجہ سے جلاوطن

کر دیا گیا تھا کہ آپ کے بزرگون نے سر الگزنڈر بارنس کی بڑی خدمت کی تھی اور ۱۸۴۱ء کی خوفناک مراجعت کے وقت انگریزون کو بڑی مدد دی تھی۔

شان کے ساتون رئیس جو کہ دربار کی شرکت کی غرض سے سالوین اور میکونگ کی مملکتون سے آئے تھے گورنمنٹ برما کے مہمانون کے ساتھ برمی وضع کی ایک نرالی آرائش والی قیامگاہ مین فروکش ہوے اس قیامگاہ کے خیمون کی چھتون اور قناتون پر چمکدار رنگ کے اژدہون کی تصویرین منقش تھین اور اسی قسم کی اور گلکاریان بھی ہو رہی تھین یہ انکا ہندوستان کا پہلا سفر تھا اور چونکہ انکی ہندوستانی روسا اور اُمرا سے کوئی ملاقات نہ تھی اسلیئے مختلف رسمون کے ادا کرنے مین جو وقفے ہوئے وہ اُنھون نے بالکل چپ چپاتے گزار دیئے اور قرب و جوار مین جو پُر لطف موقعے تھے اُنکی سیر و تفرج مین اپنے وقت کو صرف کیا۔ انکے ہمراہ انکے خاندان کی پانچ بی بیان بھی تھین اور ۱۶۰ آدمی اور تھے جنمین وزیر منشی محافظ اور نوکر چاکر وغیرہ شامل تھے۔

اضلاع متوسط کی چار باجگزار ریاستون کے رُوسا یعنی راجگان سونپور و خیرہ گڑھ و رہیر اکھول و رائے گڑھ جو دہلی مین دربار مین شامل ہونے کی غرض سے تشریف لائے وہ مشاہیر اضلاع متوسطہ کی قیام گاہ کے برابر ایک اور چھوٹی سی قیامگاہ مین فرودہوے۔

خان قلات۔ جام بسبیلا اور بلوچ سرداران اور امیرون کی ایک جماعت علاقہ بلوچستان کی قیام گاہ مین اُتری۔ یہ قیامگاہ احاطہ پنجاب کی قیامگاہ سے متصل تھی ہز ہائینس بیگلربیگی میر سید محمود خان خان قلات ۱۸۹۳ء مین اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوے اور جناب

ممدوح بلوچ ریاستون کے سب سے بڑے رئیس ہین - میر کمال خان جام لسبیلا اس ریاست کے عزّ فرمانروا ہین جو کہ اب سرکار برطانیہ کے زیر حفاظت ہے یہ اپنے والد امجد سر میر خان صاحب جام مرحوم کے ۱۸۹۵ء مین جانشین ہوئے اور جنوری ۱۹۰۲ء کو انھین با قاعدہ طور پر اختیارات دیئے گئے -

وہ روسا اور سردار جو کہ وائسرائے کی سواری کے وقت کرنیل ڈین شمالی و مغربی سرحدی اضلاع کے چیف کمشنر کی ہمرکابی مین تھے پنجاب کے اور سرحدی شاہیر کے ساتھ بلوچستان کے خیمون کے برابر اُتارے گئے تھے اُن مین یہ اُمرا زیادہ جلیل القدر تھے - شجاع الملک مہتر چترال آنجناب کو ۱۸۹۵ء مین گدی پر بٹھایا گیا تھا اور اب سن بلوغت کو پہونچ چکے تھے - نواب محمد شریف خان والی دیر - نواب صفدر خان والی نواگئی و کرنیل نواب محمد اسلم خان آنجناب اب اپنی سخت مدت یعنی خیبر کی پولٹیکل افسری سے واپس ہو گئے ہین اور بہزار عزت و تمکین ملک معظم کے ایڈ ڈی کانگ ہین -

چونکہ حال ہی مین دیب راجہ نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا - اور آنجناب کا کوئی جانشین مقرر نہین ہوا - اسلیئے ریاست بھوٹان کی طرف سے کوئی شامل دربار نہ ہوسکا -

وائسرائے کی قیامگاہ سے دو میل دور علی پور کی سڑک پر جو قیامگاہ تھی اُسکا خاص طور سے ذکر کرنا چاہیئے - یہان ایک نہایت ممتاز مہمان فروکش ہوئے تھے یعنی مشہور جنگی ریاست نیپال کے مہاراجہ کے قائم مقام جو ہماری ہندوستانی افواج کے واسطے بہادر اور جانباز گورکھے مہیا کرتی ہے - مہاراجہ صاحب چونکہ خود بسبب اپنی ریاست کے توہمات کے

اپنے علاقہ سے باہر نہ تشریف لا سکے اِسلیئے آنجناب نے اپنے وزیر اعظم مہاراج چندر شمشیر جنگ کو اپنا قائم مقام کر کے روانہ فرمایا۔ وزیر اعظم صاحب مہاراجہ سر جنگ بہادر مرحوم کے بھتیجے ہین جنھون نے سنہ ۱۸۵۰ء مین انگلستان کی سیر کی تھی اور قیصر ہند کی جبکہ وہ بحیثیت شہزادہ ویلز سنہ ۱۸۷۶ء مین نیپال تشریف لے گئے تھے دعوت کی تھی۔ سلطنت برطانیہ نے اول ہی اول سنہ ۱۸۶۷ء مین نیپال سے تعلقات پیدا کیئے اور یہ تعلقات کبھی ایسی قلبی اور قابل اطمینان نہین ہوے جیسا کہ آجکل ہین یہ سب اُن وزیر باتدبیر کی لیاقت اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے جو کہ دہلی مین بغرض شمولیت دربار تشریف فرما ہوے۔



ايچ ايچ مهاراؤ راجه صاحب بوندي-جي سي آئي اي-کے سي ايس آئي

پانچوان باب

ہندوستان کی صنعت وحرفت کی نمائش

جسوقت وائسراے نے آئندہ کے لئے خیال کیا کہ برس کے شروع ہوتے ہی دہلی مین جشن منایا جاے اسیوقت سے انکے دلکو لگی ہوئی تھی کہ جشن کی تقریب مین ہندوستان بھر کے اصحاب الراے اور سرآوردگان قوم ایک جگہ جمع ہونگے اور کتنی دولت دست بدست منتقل ہوتی پھیرگی تو ایسے بکارآمد موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے کہ یہ موقع صنعت وحرفت کے بارے مین کوئی نہ کوئی مفید تجویز کرنے کا ہے۔ ایک زمانے مین ہندوستان صنعت وحرفت کے اعتبار سے شہرۂ آفاق تھا اب یہان کے تمام ہنرون مین کساد آگیا ہے اور لوگ بعض اوقات عملداری کو اسکا ملزم ٹھہراتے ہین حالانکہ فی الواقع کساد بازار کا سبب بیش برین نیست کہ ساری دنیا کا دستور ہے اور اسی پر ہندوستان مین بھی عمل کیا جارہا ہے کہ کلون کی بنی ہوئی چیزین ہر جگہ ملکی دستکاری کو بے دخل کرتی چلی جارہی ہین اور پرانی طرح کے مذاق اور اوضاع غیر ملکون کے نئے اور ارزان مذاق اور اوضاع کے مقابلے مین مغلوب ہورہے ہین۔ وائسراے نے سوچ سمجھکر یہ فیصلہ کیا کہ اس مدعا کے حاصل کرنے کی بہتر سے بہتر یہی تدبیر ہے کہ دہلی مین ہندوستان کی عمدہ ترین کاریگریون کی ایک بڑی نمایش کیجاے جس سے عام لوگون کو معلوم ہو جاے کہ بہترین دیسی کاریگر ابھی تک کیا کیا کام بناتے یا بنانے کی صلاحیت رکھتے ہین۔ ملک کے تمام اطراف سے

لیئے اپنی اپنی کاریگری کے دکھانے کا موقع اور ذریعہ بہم پہونچایا جاے۔

ایسی نمائش سے ایک چھوڑ کئی مفید مطلب حاصل ہونگے۔ ہندوستان کے اندر باہر سے لوگ نمائش کی سیر دیکھنے آئینگے اور تماشائیون کے علاوہ غالبًا کچھ خریدار بھی ہونگے۔ علاوہ برین گورنمنٹ مدت سے ہندوستان کے صنعتی کامونکی حالت معلوم کرنا چاہتی ہے یہ نمائش اُسکو عام تر اور صحیح تر تحقیقات مین بڑی مدد دیگی اور نمائش کے ذریعے سے گورنمنٹ یہ بھی اندازہ کرسکے گی کہ غیر ملکون کے مقابلے اور غیر ملکون کی مانگ نے کہانتک ہندوستان کی صنعت و حرفت پر مفید یا مضر اثر کیا ہے کتنی صنعتیں اور دستکاریان ہین کہ لوگونکو اُنکی خبر تک نہین اسلیئے کہ کاریگر خریدارون سے دور رہتے ہین اور اتنا مقدور نہین کہ اپنی بنائی ہوئی چیزین لیجاکر خریدارونکو دکھائین اس نمائش کی وجہ سے عام لوگ ان ہنرون سے واقفیت پیدا کرینگے کاریگرونکو نمائش سے ایک فائدہ اور بھی پہونچے گا کہ نئے نئے نمونے نئی نئی تجویزین اُنکی نظر سے گذرینگی۔ غرض شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہونگے جو کسی نہ کسی طرح نمائش سے مستفید نہ ہون۔

شروع ہی سے ارادہ کرلیا گیا تھا کہ ہر ایک قسم کی کاریگری کے بہترین نمونون کے سوائے کوئی چیز نمائش گاہ مین نہ رکھی جائے اور صرف وہی نمونے احتیاط کے ساتھ نمائش کے لیئے منتخب کیئے جائین جنسے ظاہر ہوتا ہو کہ مختلف فنون مین لوگون نے کہانتک کمال پیدا کیا ہے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مین گورنمنٹ آف انڈیا نے لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے نام ایک گشتی چٹھی جاری کی تھی اور اسمین گورنمنٹ نے نمائش کے بارے مین اپنا منشا صاف طور پر سمجھا دیا تھا۔ اسمین

لکھا تھا کہ جب کوئی چیز نمائش کے لیئے منتخب کیجائے ہنرمندی کے لحاظ سے اُسکی جانچ کرلیجائے یعنی وہی چیزین لیجائین جنمین کاریگری کمال کی ایک حدخاص کو پہونچ گئی ہو اور آئندہ ترقی کی گنجائش ہو۔ جو چیزین فروخت کے لیئے نمائش مین رکھوائی جائینگی اُنکے علاوہ ایسا بھی بندوبست کیا گیا تھا کہ عجائب خانون سے اور لوگون سے خانگی طور پر چیزین مستعار لیکر جمع کیجائین اور اِسی لیئے والیانِ ریاست اور امیرون سے خاص طور پر مدد کی درخواست کی گئی اور اِس تدبیر مین کامیابی بھی ہوئی مُستعار چیزون کے لیئے بھی وہی قید تھی کہ موجودہ کاریگری کے بہترین نمونے ہون تاکہ مقبول ہنرمندی کا معیار رہونے کے علاوہ کاریگرونکو اُنکی آئندہ کارروائی مین رہنما کا کام دین۔ ڈاکٹر جارج واٹ جو اب سر کا خطاب رکھتے اور گورنمنٹ آف انڈیا کو اُن چیزون کے حالات کی رپورٹ کیا کرتے ہین جنمین کچھ بحث ہے وہی نمائش کے ڈیرکٹر بنائے گئے اور نمائش کے انتظامات کے حل وعقد اور عام نگرانی کے علاوہ چیزون کا انتخاب اُنھین کو سپرد کیا گیا۔ شہر کے کشمیری دروازے اور روزیٹر کمیپ نمبر۱ کے درمیان مسلمانون کے وقت کا ایک باغ قدسیہ باغ واقع ہے اسمین نمائشگاہ کے لیئے مناسب حال ایک جگہ بھی ملگئی۔ قدسیہ بیگم ایک ناچنے گانے والی طوائف تھی جو ایک مغل بادشاہ کی بیگم اور دوسرے کی والدہ ہوگئی تھی۔ یہ محل اسی نے اپنی تفریح کے لیئے بنوایا تھا۔ اب اسموقع پر نمائشگاہ تعمیر کی گئی جسکو دیسی لوگ عجائب گھر کہنے لگے۔ یہی وہ جگہ تھی جہان ڈیرکٹر اور اُنکے مددگارون نے ہندوستانی صنعتون کا بےنظیر مجموعہ نمائش کے لیئے فراہم کیا تھا۔ قیمتی میناکار چیزین کارچوبی کمخاب مُغل بادشاہون کے بنوائے ہوئے فرشی قالین۔ سونے چاندی کی رکابیان۔ لکڑی مین سنگ مرمر اور

عاج مین کندہ کیا ہوا کام۔ سنگ یشب اور ریشم اور روئی اور اُون کے رنگین کپڑے۔ ایک راجہ کے پہننے کے قیمتی مرصع ہار اور قبضہ شمشیر سے لیکر ایک دیہاتی عورت کے پہننے کے کڑون تک ہر قسم کے زیور۔

نمائشگاہ کی عمارت فی نفسہا اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک عمارت جو دہلی مین ڈیسرلے کے حکم سے ادائے مراسم پانزدہ روزہ کے لیئے بنائی گئی تھی اُسکا نقشہ بہت احتیاط کے ساتھ ہندوستانی اسلامی عمارتون کے طرز و وضع کے مطابق تجویز کیا گیا تھا۔ جیسا کہ نقشہ منسلکہ صفحہ ۹۱۔ اصل کتاب سے ظاہر ہوگا۔ اندرون عمارت ۲۲۰ فٹ طول اور ۸۰ فٹ کا ایک وسیع دالان تھا۔ مدراس بمبئی پنجاب برما کے صنعتی سکولون کی نمائش کے لیئے چار کمرے الگ تھے۔ مستعار چیزون اور زیورات کی دو لمبی غلام گردشین الگ۔ باہر ایک برآمدے مین ہندوستان کے تمام ملکون کے کاریگر نمونے کے طور پر زردوزی قالین بافی ریشم کا رنگنا۔ سوتی کپڑون کا چھاپنا۔ لکڑی مین منبت کا کام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے پیشون کے مختلف کامون مین مشغول تھے۔ رنگین کھپرے جنسے نمائشگاہ کی چھوائی کی گئی تھی۔ لاہور ملتان ہلا جیپور سے منگوائے گئے تھے اور صنعتی سکول لاہور کے لڑکون نے دیوارون پر رنگ آمیزی کی تھی۔

منگل کے دن ۳۰۔ دسمبر کو ہز اکسلنسی وائسرائے نے باقاعدہ طور پر نمائشگاہ کو کھولا رسم افتتاح کے ادا کرتے وقت ہزرایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچیس آف کناٹ گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور کئی والیان ریاست تشریف رکھتے تھے اور سیر و سیاحت والون مین سے

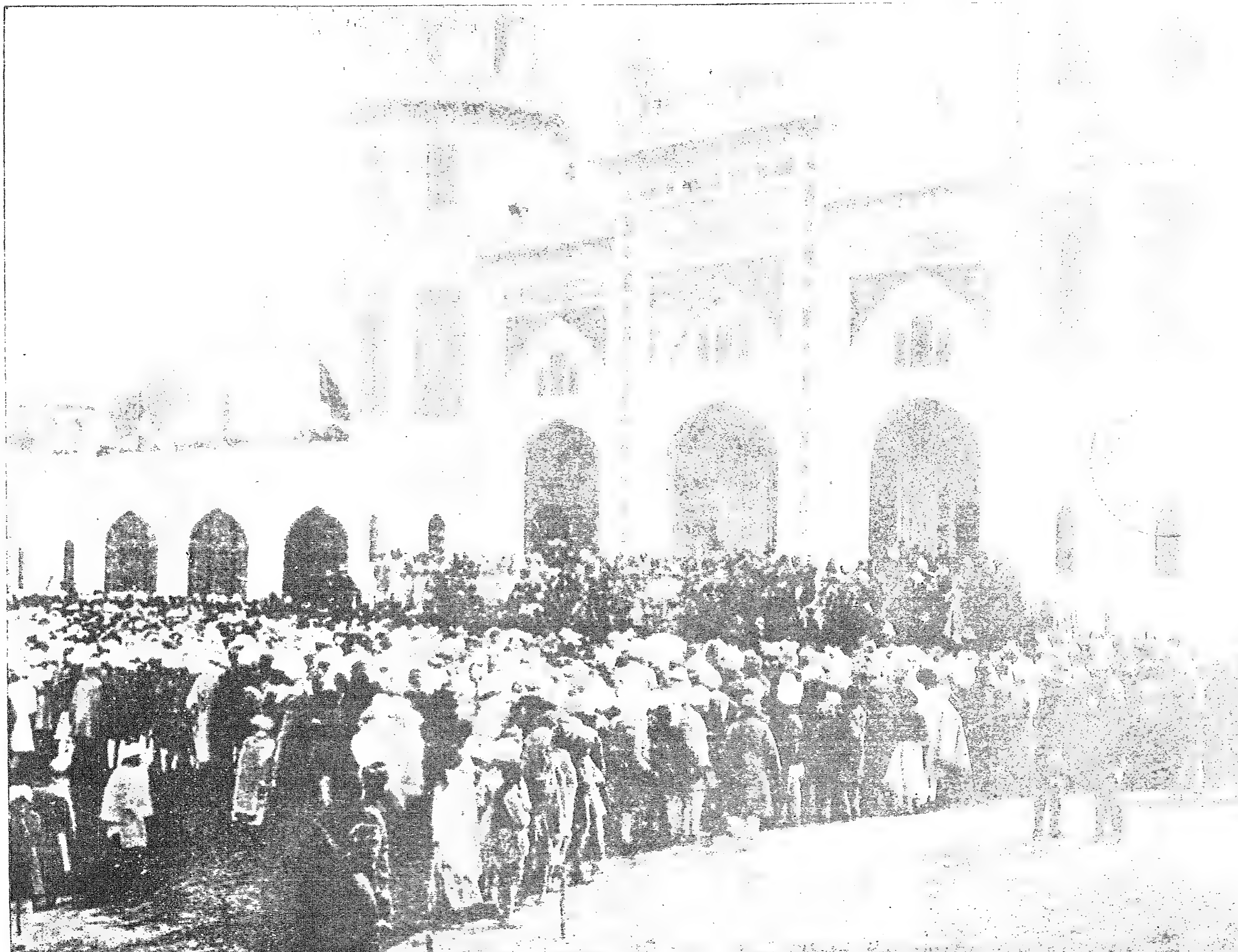
بہت سے اصحاب جو مختلف خیمہ گاہوں سے آکر شریک ہو گئے تھے۔ جو صاحب نقیب افتتاح نمائشگاہ کے وقت موجود تھے اُن مین نظام حیدرآباد تھے اور مہاراجہ کشمیر۔ خان قلات۔ مہاراؤ بوندی۔ مہاراجگان بیکانیر۔ کشن گڑھ والور۔ مہاراؤ کوٹا۔ مہاراجہ گوالیار۔ راجہ کوچین۔ مہاراجگان کولھاپور۔ ادار۔ راؤ کچھ۔ میر خیرپور۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ راجگان جیند وکپورتھلہ ومہاراجہ کوچ بہار مستمعین تو بیرون عمارت کرسیون پر تھے اور ہز اکسیلنسی نے نمائشگاہ کے دروازے مین کھڑے ہو کر حاضرین کے حجم غفیر کی طرف حسب ذیل خطاب کیا۔

یور رایل ہائینسز اور یور ہائینسز لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔

اسوقت یہ میرا مسرت بخش فرض خدمت ہے کہ ان دو اڑھوارون مین جو کام کرنے کے ہین اُن مین سے پہلا کام کر چلون اور وہ دہلی کی صنعتی نمائش کے افتتاح کا اعلان کر دینا ہے جو صاحب نمائش کو دیکھنے آئینگے اُن مین سے بہتیرے مشکل سے اس بات کا یقین کرینگے کہ درختونکو چھوڑکر تقریباً ہر ایک چیز جو ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہین یہ سب پچھلے آٹھ مہینے کی پیداوار ہے اپریل گذشتہ مین جب مین موقع منتخب کرنے کے لیے یہان آیا تو اس عظیم الشان عمارت ان بلند چبوترون اور ان تمام خوشنما مکانات کا جو اب ہم اپنے گرداگرد دیکھ رہے ہین کہین نام ونشان بھی نہ تھا یہ سب چیزین اسی نمائش کے لیے نکل کھڑی ہوئین اور اگرچہ مین امید کرتا ہون کہ نمائش کا نتیجہ جلد زایل ہونے والا نہین مگر افسوس ہے کہ اس منظر کی تقدیر تو ٹمٹماہی ٹمٹمانا پکار رہی ہے۔ عجب نہین آپ صاحب متوقع ہون کہ مین چند لفظون مین اس امر کو بھی بیان کرون کہ نمائش کیونکر معرض ظہور مین آئی تو جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون

آفاق بھی غور اور خوض کرتا رہا ہون اور جہان میرے سوا اور بہتیرے اسکی روز افزون بتاہی اور خستہ حالی پر افسوس کرتے آئے ہین مین بھی رنج و افسوس سے خالی نہین رہا جب یہ بات طے پا گئی کہ ہمکو دہلی مین یہ بڑا مجمع کرنا ہے اور معلوم تھا کہ اسموقع پر ہندوستان کے ہر ایک صوبے اور ہر ایک ریاست کے چیدہ لوگ جمع ہونگے ہندوستانی والیان ریاست اور عمائد اور اراکین اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ دارون کے علاوہ ہندوستانی شریف لوگ اور اطراف واکناف عالم سے بہت لوگ دربار کی سیر دیکھنے کے لیئے آئینگے اس تقریب سے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ بس یہی موقع ہے جسکی مدت سے جستجو تھی کہ ہندوستان کی صنعت معرض خطر مین ہے اسمین تازہ روح پھونکنے اور ہوسکے تو تنزل حالت کے روکنے کے لیئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ اب بھی ہندوستان کسی قابل ہے۔ یہ سوچ سمجھکر مین نے ڈاکٹر واٹ کو بلایا اور اس مطلب کے لیئے مین نے اُنکو اپنا داہنا ہاتھ بنایا۔ سرتا سر ہندوستان مین دُور دُور اُنھون نے اور اُنکے اسسٹنٹ مسٹر پرسی برون نے ہزارون میل دورہ کیا۔ ہر جگہہ دستکارون سے ملے چیزین منتخب کین آرڈر دیئے اور جہان ضرورت دیکھی نمونے اور پیشگی روپے دیئے مین نے تین شرطین کرلی تھین کہ ہرگز اُن کے خلاف نہ ہو۔

پہلی شرط تو یہ تھی کہ نمایش صرف صنعت و حرفت کی نمائش ہو لاغیر۔ ہم آپ صاحبونکو آسانی کے ساتھ ایسی عجیب و غریب نمایش دکھا سکتے تھے جس سے ہندوستان کی محنت اور



افتتاح نمایش صنعت و حرفت

موجود ہے اور وہ بجاے خود بہت اچھی بھی ہے - چمڑہ بنیہ معدنیات پیداوار خام چمڑے اور بنائی ہوئی چیزین جسقدر آپ چاہتے ہم آپ کو دکھا سکتے تھے - لوگ تو ان تمام چیزونکو دیکھکر خوش ہوتے مگر ایسی نمائش بہت ہی بدنما بھی ہوتی - مگر مجکو تو ایسی نمائش درکار نہ تھی میرا مطلب محنت یا کفایت شعاری کی نمائش کا نہ تھا مین تو صرف صنعت و حرفت کی نمائش کا طالب تھا اور بس -

میری دوسری شرط یہ تھی کہ مین کوئی چیز ولایتی یا نیم ولایتی نمائش مین رکھنی نہین چاہتا - مین نے اُن چیزون کے لینے سے انکار کیا جیسے شیشے دریا یا انڈون پر لگے ہوئے لیمپ روشنی کے رنگین گلاس خیالی کھلونے جو اس ملک کے بعض لوگون مین حیرت انگیز رواج پاگئے ہین مگر یہ چیزین دنیا مین کہین بھی ہون بُری ہین اور خاصکر ہندوستان مین سب سے زیادہ بُری اسلیئے کہ ہندوستان آپ اپنی صنعت رکھتا ہے - دوسرونکا دست نگر نہین - مین نے یہ قاعدہ ٹھہرا دیا تھا کہ مین صرف ایسے کام چاہتا ہون جنسے یہان کے لوگون کے خیالات اُنکے متوارث ہنر اُنکی ذاتی ذہانت اور اُن کے معتقدات ظاہر ہون ممکن ہے کہ نمائشگاہ مین کچھ چیزین ایسی بھی آگئی ہون جنپر میری شرائط صادق نہ آتی ہون اسلیئے کہ اس ملک مین یورپ کی نقل و تقلید جلد جلد اثر کر رہی ہے - جس کثرت سے چاپدان ٹوپیاں گوٹے کے دستی رومال - نمکدان سگرٹ رکھنے کی ڈبیان فرمائشین کر کے دیسی کاریگرون سے بنوائی جاتی ہین سنکر حیرت ہوتی ہے لیکن عموماً کہا جا سکتا ہے کہ میری شرط کی

تعمیل کی گئی -

پھر میری تیسری شرط یہ تھی کہ نمائش کے لیئے بہتر سے بہتر نمونے بہم پہونچائے جائین سستے سوتی اور چھال کے کپڑے بھدی لکڈار چیزین انگوٹھی چھلے برنجی مورتین اور گولیان جو یہانکی فرمائش سے یا خود برمنگھم مین بنتی ہین ایسی چیزین تو مجکو درکار نہین ہین تو نمائش کے لیئے تمام ایسی چیزین چاہتا ہون جو ہندوستان کی صناعی مین نادر اور خاص اور خوشنما ہون مثلاً ہندوستان کے بنے ہوئے سونے اور چاندی کے برتن بھرت کی چیزین - مینا کاریان جواہرات لکڑی ہاتھی دانت اور پتھر کے کندے ظروف گلی اور سفال پرانے ایشیائی طور کے قالین ململین ریشمی کپڑے اور کار چوبی ساز و سامان اور لاجواب ہندوستانی ساخت کے زربفت یہ تمام چیزین آپ اس عمارت کے اندر ملاحظہ فرمائینگے مگر یہ آپکو خیال رہے کہ یہ نمائشگاہ ہے بازار نہین ہماری غرض و غایت مسرفون کی خواہشونکو پورا کرنا اور مال کی نکاسی کو مدنظر رکھنا نہین ہے بلکہ اچھے کام کو ترقی دینا اور اسمین نئی روح پھونک دینا ہے -

نمائش کی عام سرسری حالت تو یہ ہے جو مین نے بیان کی لیکن ہمنے اسمین چند اور ضروری چیزین بھی اضافہ کی ہین اس خیال سے کہ لوگون کے مذاق یوماً فیوماً بگڑتے چلے جارہے ہین اور ہمارے بہت سے نمونے جو زمانہ حال کی ایجاد ہین خراب اور بدنما ہین ہمنے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ زمانہ حال کی پیداوار کے ساتھ اگلے وقتون کے معیار اور نمونے نمائش کے لیئے رکھے جائین - نمائش کے لیے مستعار چیزون کے لینے کا یہی مدعا ہے - اور وہ ایک بالکل علیحدہ کمرے مین سجائی گئی ہین - ان مین آپ بہت سے پرانے ہندوستانی صنعت کے کامونکے

عمدہ نمونے دیکھینگے جو ہمکو ہندوستانی والیانِ ریاست اور قدردانون نے اپنی فیاضی سے بڑی مہربانی مستعار دیئے ہین اُنمین بعض تو ہمارے ہندوستانی عجائب خانون سے اور بعض لنڈن کے سوتھ کنسنگٹن میوزیم کے بیمثل ذخیرے سے آئے ہین بہت سی چیزین فی نفسہا خوشنما ہین۔ لیکن ہمکو امید ہے کہ ہندوستانی کاریگر جو یہان موجود ہین اور اُنکے سرپرست جو اُنسے کام لیتے ہین ان چیزونکو صرف اِس غرض سے نہین دیکھینگے کہ وہ چیزین یا تو محققان قدامت کے کام کی ہین یا اُس شخص کے شوق کی ہین جو صنعت کا مذاق رکھتا ہو بلکہ انکو اس نظر سے ملاحظہ فرمائین کہ یہ چیزین انکو جدید اور تازہ خیالات بہم پہونچاتی ہین جو اُنکے آئندہ کارروائی مین بکارآمد ہونگی لہذا یہ قاعدۂ کلیہ قرار دینا چاہیئے کہ ہندوستانی صنعتین صرف اپنی پُرانی وضع پر قائم رہنے سے ترقی پائینگی نہ غیر ملک کے خیالات کی پیروی کرنے سے۔

اب اگر مجھسے پوچھا جائے کہ اس نمائش سے اصلی غرض کیا ہے اور مین اس سے کس فائدہ کی توقع رکھتا ہون تو مین اسکا جواب بہت ہی مختصر لفظون مین دونگا۔ کہ جہان تک ہندوستان کی صنعت وحرفت کے تنزل مین تجارت کی ترقی اور ہاتھ کی قوت پر دُخانی قوت کی چیرہ دستی اور مذاق پر سودمندی کے غلبے کو دخل ہے وہانتک تو مجھے کچھ چندان توقع نہین۔ ہم دیکھ رہے ہین کہ ہندوستان مین وہی صورت پیش آرہی ہے۔ جو ساری دُنیا مین دکھائی دے رہی ہے جسنے مدت ہوئی انگلستان کی پُرانی محنت مزدوری کا ناس مار دیا اور یہی چین اور جاپان کے پیچھے پڑی ہے۔ کوئی چیز اسکو روک نہین سکتی جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ جیسے دخانی گاڑیان گھوڑا گاڑیون کو منسوخ کرتی چلی جارہی ہین اور

جولاہون کی کارگاہون کو مشین کی کارگاہین بیدخل کرینگی اور متفرق دوکانون سے بڑے کارخانے بازی لیجائینگے یہ بات ضروری الوقوع ہے اور ایک زمانے مین جسمین سستی چیزونکی ضرورت ہے اور اُنکے بدنما ہونے کی کچھ زیادہ پروا ہنین کیجاتی جسمین آرام کا زیادہ خیال ہے اور خوشنمائی کا اتنا ہنین اور جو کبھی بے اسکے خوش ہنین ہوسکتا کہ اپنے ہی نمونون اور متوارث نقلونکو چھوڑ بیٹھے اور اجنبی اور غیر ممالک کی چیزون کی تلاش مین سرگردان مارا مارا پھرے تو ہمکو یقین رکھنا چاہیئے کہ بہت سی پُرانی صنعتین اور دستکاریان آخرکار غارت ہو جائینگی۔

ایک شناخت اور ہے جسکو مین اور بھی زیادہ فال بد خیال کرتا ہون جیسا کہ مین کہہ بھی چکا ہون مین اُن لوگون مین ہون جو اس بات کے قایل ہین کہ کوئی قومی کارگری بے اسکے جاری ہنین رہ سکتی کہ جن لوگون نے اسکو ایجاد کیا ہے اُن ہی کے خیالات کی پیروی اور اُن ہی کی ضرورتونکو پورا کرے۔ یہ سیاح لوگ یا عجائبات کے متلاشی اکیلے تو کسی کارگری کو زندہ ہنین رکھ سکتے۔ اگر صنعت کس مپرسی کے اس درجے کو پہونچ جاے تو وہ صنعت صنعت ہنین رہتی بلکہ ایک طرح کی کل ہو جاتی ہے جسمین صرف خاص رواجی نمونون کی نقل ڈھالی جاتی ہے جب رواج بدلا اور عام پسند باقی نہ رہا تو اسکے ساتھ صنعت بھی رخصت ہو گئی پس اگر یہ منظور ہے کہ ہندوستانی صنعتین سرسبز رہین یا اُن مین از سرِ نو جان ڈالی جاے تو یہ تو اِسی صورت مین ہو سکتا ہے کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا

کہ اسکے صناعون مین صنعت کا خیال جاتا نہین رہا لیکن صرف ایک محرک اور ہمت دلانیوالے کی ضرورت ہے اس سے لوگونکو یہ دکھانا مرکوز خاطر ہے کہ ایک ہندوستانی گھر کی زیبائش اور اثاث البیت کے لیئے کلکتے اور بمبئی کی انگریزی دوکانون مین ڈانواڈول پھرنے کی کچھ ضرورت نہین حالانکہ تقریبًا ہر ہندوستانی ریاست یا صوبے مین اکثر ہندوستانی شہرون مین اور بہت سے ہندوستانی دیہات مین ابھی تک صنعتین موجود ہین اور ابتک ایسے صناع زندہ ہین جو اپنے ہموطنون کے صنعتی اور نیز سودمندی کے مذاق کو رضامند رکھ سکتے ہین جو ایسے قیمتی ورثے کو کہ سلف کے لوگون سے ہمارے ہاتھ لگا ہے زندہ رکھنے کے قابل ہین۔

ان ہی اغراض کی وجہ سے ڈاکٹر واٹ نے اور مین نے اس نمائش کے لیئے مشقت اٹھائی ہے اور اب اسکے افتتاح کا اعلان کرتے وقت صرف اس دلی امید کا ظاہر کرنا باقی ہے کہ جس سرپرستی کی غرض سے اسکا منصوبہ سوچا گیا تھا خدا کرے تھوڑا بہت تو پورا ہو۔

رسم افتتاح کے بعد شاہزادے اور وائسرائے اپنے ہمراہیون سمیت نمائشگاہ کے اندر گئے اور صدر دالان اور بغلی دالانون مین چلے پھرے اور عمدہ ترین نمونون کے دیکھنے کے لیئے اکثر جگہہ ٹھٹکے بھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے سر جارج واٹ نے نمائشی چیزونکی ایک مکمل اور عمدہ فہرست مرتب کی تھی۔ اور چونکہ نمائش گاہ مین قابل دید چیزین کثرت سے تھین بعض تو اگلے وقتون کے عمدہ کام تھے اور بعض خالص مشرقی وضع کی ہنرمندانہ

اور بعض ایسی چیزین بھین کہ انکے بنانے والون نے بعض صنعتون کو دیکھا کہ مٹ گئین یا مٹنے والی ہین اور اُنھون نے بزور ذہانت نیک نیتی سے اِن صنعتونکو از سرنو تازہ کرنے یا سنبھالنے یا ان مین کوئی نئی بات پیدا کرنے کی کوشش کی تو اسجگہ اتنی بہت چیزون مین سے خاص نمود کی چیزونکی روداد کا بیان کرنا بھی محال ہے پس جس کسی کو نمائشی چیزون کی پوری کیفیت معلوم کرنی ہو اُسکو چاہیئے کہ سر جارج واٹ کی مرتب کی ہوئی فہرست کی طرف رجوع کرے وہ نری فہرست نہین ہے بلکہ اسمین موجودہ ہندوستانی صنعتون کے قسموار بہت زیادہ حالات ایک جگہ جمع ہین اسمین فنون صنعت کی ترتیب عمدہ تسلسل کے ساتھ رکھی گئی ہے اور ہر ایک چیز کی تشریح بڑی واقفیت کے ساتھ کی گئی ہے اتنی معلومات کسی اور کتاب مین تو ملینگی نہین۔ ابتداءً ایسا خیال کیا گیا تھا کہ فہرست بنیگی تو وہ نمائش کا تتمہ ہوگی مگر بنگئی تو وہ بجاے خود اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ نمائش کا ہونا بھی ایک ضروری کام تھا۔

وائیسراے نے جو رؤسا اور اُمرا اور ہندوستان کے بڑے بڑے لوگون سے درخواست کی تھی کہ صنعت وحرفت کے ذخیرے جو اُنکے پاس ہین نمائش کے لیئے مستعار دین تو اُنھون نے بھی بڑی فیاضی سے اِس درخواست پر عمل کیا۔ نظام کی گورنمنٹ کے حکم سے نمائش کے لیئے چاندی تانبے پیتل کی چیزین سونے اور چاندی کے کارچوبی کام از قسم زربفت وغیرہ بنوالئے گئے اور اُنکے وزیر مہاراجہ پیشکار سر کشن پرشاد بہادر نے بدری کے کام کے بعض عمدہ نمونے مانگے دیئے۔ بڑودہ کے گائیکوار نے ایک قالین نمائشگاہ مین رکھوادیا جسمین موتی ٹنکے ہوئے تھے

اور سابق گایکوار مہاراجہ کھنڈے راؤ نے اسکو محمد صاحب کے مزار پر چڑھانے کی نیت سے بنوایا تھا۔ مہاراجہ میسور نے جو چیزین مستعار دی تھین ان مین چاندی کے جڑاؤ اور تہ مڑھی ہوئی تھالیون اور پرانے وقتون کے کھدے ہوئے ہاتھی دانت کے بعضے عمدہ نمونے تھے اور زمانہ حال کی کاریگری لکڑی کی پچی کاری اور دوسری زیب و زینت کی چیزون مین دکھائی گئی تھی جو مہاراجہ کے نئے محل کے لیئے طیار کی گئی تھین۔ ریاست کشمیر نے ستر شالین مستعار طور پر نمائشگاہ مین بھیجین ان مین سے ایک کی نسبت [illegible] کہ بائیس ہزار روپے کی ہے اور شالون کے علاوہ بعض خوبصورت مینا کار برتن اور تین چاندی کی مورتین جو لیہ کے بودھ مندر سے مہاراجہ گلاب سنگھ کے وقت مین لی گئی تھین۔ جنرل سرامر سنگھ نے بھی اور چیزون کے علاوہ ایک بڑا عمدہ لوٹا اپنے ذاتی ذخیرے سے مستعار دیا۔

نمایشی چیزون مین سے جو راجگان راجپوتانہ نے مانگے دی تھین بہت سے قیمتی منقش ہتھیار۔ توڑے دار بندوقین۔ تلوارین۔ خنجر وغیرہ تھے جو اسلحہ خانہ جودھپور سے آئے تھے۔ مہارانا اودے پور نے اور چیزون کے ساتھ دو سنگ یشب کے خوشنما حقے بھی بھیجے تھے۔ ایک مین زمرّد جڑے ہوئے تھے اور دوسرے مین یاقوت دیکھنے والون نے انکو بہت ہی پسند کیا فی الحقیقت ہندوستان کی ہر ریاست کو کچھ نہ کچھ ذخیرہ کی ہوئی نادر چیزین بھیجنے کی ترغیب دلائی گئی تھی۔ ڈائرکٹر صاحب اور انکے اسسٹنٹون کی تلاش سے بہت سی سبک چیزین جو واقعات تاریخی اور مذاق صنعت کے اعتبار سے دلچسپ تھین ایسے مقامات سے دستیاب ہوئین جہان انکے ہونے کا مطلق وہم و گمان بھی نہ تھا



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔کے سی آئی ای

مثلاً چمبا جو ایک پنجاب کی پہاڑی ریاست ہے وہان کے راجہ کے پاس ایک نہایت ہی عمدہ خنجر دن کا سِٹ بلا جسکے دستے مرصع ہے جو شہنشاہ اکبر نے اُنکے کسی بزرگ کو دیا تھا۔ یہ بھی نمائش کو مانگے دیئے گئے تھے۔ ہاتھی دانت مین کندے کے کام کے تین نمونے جنمین گھوڑے اور دیوتا کرشن جی کی صورت ظاہر ہوتی تھی جو پچاس برس ہوئے اُڑیسہ کی ریاست بناگڑھ مین بنوائے گئے تھے نمائش کی نہایت ہی خوشنما اور صنعت کی چیزون مین سے تھے۔

سر جارج واٹ کی تلاش کچھ ہندوستانی ریاستون ہی پر بند نہ تھی اجمیر مین انکو دو کواڑ ملے جو ۱۵۶۸ء مین اکبر چتوڑ سے اکھڑوا کر لے گیا تھا یہ کواڑ اس قابل ہین کہ انکو غالبًا قدیم العہد ہندوؤن کی چوب تراشی کی صنعت کا سب سے پرانا نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ بیجاپور سے ایک غالیچہ آیا جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے وہان کی مسجد پر چڑھایا تھا اور چند اور غالیچے آئے جنکی نسبت لوگ یقین کرتے ہین کہ ڈھائی سو برس پہلے کے ساخت کشمیر ہین۔ نمائشگاہ مین ایک اور دلنشین چیز کپڑے تھے جو گذشتہ تین سو برس کے اندر مختلف اوقات مین راجاؤن اور نوابون اور اُنکی رانیون اور بیگمون نے اپنی شادیون مین زیب تن کیئے۔ نمائشگاہ مین ہندوستانی مصورونکی بنائی ہوئی بہت سی تصویرین بھی تھین اُن مین سے ایک تصویر اُسوقت کی تھی جب لارڈ لیک لاسواری کی لڑائی کے بعد دہلی مین داخل ہوئے۔ مارکوئس آف ولزلی اسی لڑائی کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہتھیارونکی فتوحات ہندوستان کی تاریخ مین ابھی تک کوئی فتح

اس سے بہتر نہین ہوتی - یہ سبب تصویر جو برف باری سے گزشتہ صدی کے آغاز سے ہاتھیون کے جلوس کو یاد دلاتی ہے مہاراجہ الور نے مانگے دی تھی -

وکٹوریا اینڈ ایلبرٹ میوزیم واقع سوتھ کنسنگٹن نے جو چیزین نمائش کے لیے مستعار دین انکا بیان کرنا بھی مناسب ہے وائسرائے کی درخواست پر میوزیم کے ڈیرکٹر مسٹر کیسپر پرڈن کلارک نے کہ وہ خود تمام مسائل متعلقہ صنعت مشرق کے امام مستند ہین ہندوستان کی کاریگری کے بہت سے بہتر سے بہتر نمونے جو قومی ذخیرے مین موجود تھے منتخب کرکے دہلی روانہ کیئے - ورنگل واقع دکن کے دو قالین ۱۸۵۱ء کی عظیم نمائش مین دکھائے گئے تھے اور سوتھ کنسنگٹن مین سب سے عمدہ ہین سنگ دان اور سنگ یشب کی کندہ کی ہوئی اور جڑاؤ چیزین نہایت ہی بیش قیمت حیثیت کی تھین حقہ رکھنے کی ایک شیشے کی تپائی جسمین خوب ابھرے ہوئے پھول بنے ہوئے تھے اور تہ زمین بڑی نزاکت سے کھرچ دیگئی تھی غالباً کسی مغل بادشاہ یا کسی بڑے امیر کے لیئے بنائی گئی ہوگی ایک بےنظیر چیز ہے پیتل اور تانبے کی چیزین جو تبت اور چینی ترکستان سے آئین دیکھنے والون کے لیئے خاصکر دلکش تھین - سوتھ کنسنگٹن سے جو چیزین آئی تھین باستثنا پچی کاری کام کے جو دیوان عام کا تھا اور جسکا بیان آٹھوین باب مین ہے بعد کو واپس کردی گیئین -

گورنمنٹ آف انڈیا کی جو یہ خواہش تھی کہ نمائشگاہ مین ایسی چیزین فراہم کیجائین جنسے ملک کی صنعتی جفاکشی کی عام حالت آنکھون کے سامنے پھر جائے - وہ خواہش توافر کے ساتھ پوری ہوئی اور اسکے ساتھ ساتھ جلدی سے اس بات کا بھی یقینی ثبوت ملگیا

کہ نمائش کا دوسرا مطلب بھی فوت ہونے نہیں پایا۔ قدسیہ باغ مین جو صنعت و حرفت کا
محل کھڑا کیا گیا تھا ہر روز لوگ جوق جوق اسکے دیکھنے کو آتے تھے۔ فی الواقع وہ محل
ایسے خزانون سے معمور تھا کہ کیا دہلی کے رہنے والے اور کیا وہ لوگ جو نظرے خوش گزری
سیر کے لیئے دہلی آئے ہوے تھے انکی کشش کی مقاومت کر نہین سکتے تھے ایکبار نہین
کئی بار لوگون کو دروازے سے اُلٹا پھیر دیا گیا کہ نمائشگاہ مین آدمی بھرے ہوئے ہین
باوجودیکہ نمائشگاہ تھوڑے ہی دن کھلی رہی تاہم ۰۰۰ ۴۸ ۔ آدمی دام خرچ کرکے اندر
گئیے۔ چیزین جو معرض فروخت مین تھین مالکون نے ہر ایک چیز کے دام لگا دیے تھے
زیادہ دامون پر فروخت ہوسکتی تھین اسپر بھی ساڑھے تین لاکھ روپئے سے زیادہ ہی
کی خریداری ہوئی۔ کچھ چیزین گورنمنٹ نے عجائب خانون اور صنعتی سکولون کے لیئے
لے لین۔ ہندوستانی رئیسون امیرون اور معزز لوگون نے دل کھولکر خریداری کی۔
اور جو لوگ تمام اطراف عالم سے سیر دیکھنے آئے تھے اُنھون نے بھی واجبی قیمت پر
ان چیزون کے حاصل کرنے مین جو فی الحقیقت ہندوستان کی اچھی کاریگری کے احتیاط
کے ساتھ چنے ہوئے نمونے تھے لطبوع خاطر نمائش کے موقع سے فائدہ اُٹھایا۔
اسکا اندازہ کرنا سردست ناممکن ہے کہ نمائش نے بلاواسطہ یا بواسطہ مملکت
ہندوستان کے حرفون اور پیشون پر اور نیز عام لوگون کے سلیقے اور مذاق پر کہ اسکو
مصنوعات کی حیثیت اور مقدار مین تھوڑا بہت دخل ضرور ہے کیا اثر کیا یہ بات تو
اپنے وقت ہی پر ظاہر ہوگی۔ کہ گورنمنٹ نے جو کاریگرون کی حوصلہ افزائی اور انکی

صنعت کے بہترین نتیجے یعنی عمدہ کام کی نکاسی کے ترقی دینے مین بے لاگ اور عاقلانہ کوشش کی اسمین کہانتک کامیابی ہوئی۔ علاوہ برین دلکو اس خیال سے بھی تسکین ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو کیا گیا اور جو کچھ بھی کیا گیا وہی اچھی کاریگری کے لیئے قوی محرک کا کام دینے کی وجہ سے ممکن نہین کہ بے اثر محض ثابت ہو۔ نمائشی چیزون کو دس درجون مین تقسیم کیا گیا اور ہر درجے مین مستحق ترین چیزون کے مالکون اور کاریگرونکو انعام اور تحفۂ برتری کی سندین دی گیئن اس کارروائی سے بھی کاریگرون اور کار فرماؤنکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ واقع مین صنعت گری کی لیاقت کا بھی ایک ترقی یافتہ درجہ ہے اور اسکی نقل و تقلید فائدے سے خالی نہین مستحقین انعام کا انتخاب صاحبان مفصلۃ الذیل کی کمیٹی کو سپرد کیا گیا۔

پریزیڈنٹ

کرنیل سر سونٹن جیکب

ممبران

جنرل سٹوارٹ بیٹسن

سی۔ ال برنز اسکوائر

شولیر۔ او۔ گھلارڈی

کرنیل۔ ٹی۔ ایچ۔ ہنڈلے۔ آئی۔ ایم۔ ایس

آر۔ ڈی۔ میکنزی۔ اسکوائر

منشی مادھو لال۔

بھائی رام سنگھ۔

ای تھرسٹن اسکوائر۔

سکرٹری

آر۔ای۔ڈی۔آرتھبنات اسکوائر۔

اُنیس طلائی تمغے کمیٹی کے اختیار میں کردیئے گئے اُن میں سے پانچ تو گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی طرف سے دیئے مہاراجہ کوچ بہار نے چار۔ راجگان کپورتھلہ و پونچ اور راجہ سرامر سنگھ ہرایک نے دو دو۔ منشی مادھولال نے تین اور راجہ بہادر رانا جیت سنہا والی ناشی پور نے ایک تمغے حسب ذیل تقسیم کیے گئے۔

درجۂ اول دھات کی چیزیں

دھات کی چیزیں (مسی اور برنجی) وہ مدرسہ صنعت جیپور سے آئی تھیں۔

نایلو کا کام۔ تھالی جوڑ۔ سایاپو آف ٹونگو۔

نقرئی کام۔ مونگ بن مونگ آف رنگون۔

درجۂ دوم۔ پتھر کے برتن

(۴) بھرت پور سے ایک کھدا ہوا ابھر بھرے پتھر کا کام۔ ریاست بھرتپور سے۔

درجۂ سوم۔ شیشے اور مٹی کے برتن

کچھ نہیں۔

درجہ چہارم - چوبی کام

(۵) بھاؤنگر سے ایک کھدے ہوے چوبی روکار کا نمونہ - ریاست بھاؤنگر -

(۶) کندہ چوبی میو سکول آف آرٹ لاہور -

(۷) برما کی ایک شہزادی کی تصویر جو لکڑی مین کھدی ہوئی تھی - مونگ ون بگین آف رنگون

(۸) کمرہ جو بمبئی کی صناعی سے سجایا گیا تھا - مدرسہ صنعت بمبئی -

(۹) صندل کی لکڑی کا کندہ صندوقچہ - شاہپور سو برا ایپّا - ساگر دادا پٹیپا آف میسور -

درجہ پنجم - ہاتھی دانت سینگ اور چمڑے وغیرہ

(۱۰) کندہ ہاتھی دانت کی چیزون کا مجموعہ - فقیر چند رگھوناتھ داس ساکن دہلی -

(۱۱) ہاتھی دانت کا صندوقچہ - مدرسہ صنعت ٹری وندرم -

درجہ ششم - لاکھ - وارنش وغیرہ

کچھ نہین -

درجہ ہفتم

(۱۲) سُنہری کمخواب بھگوان داس گوپی ناتھ ساکن بنارس -

درجہ ہشتم

(۱۳) دوشالہ - ٹرے لوکیا ناتھ داس ڈھاکہ و مرشد آباد -

(۱۴) چکن کے کام کا مجموعہ - کدار ناتھ - رام ناتھ اینڈ کمپنی - لکھنؤ -

(۱۵) کشمیر کی شالون کا مجموعہ (بُنی ہوئی اور کار چوبی) ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کے پاس سے -

(۱۶) کشمیر منوفیکچرنگ کمپنی - سری نگر۔

(۱۷) آگرہ سنٹرل جیل۔

درجہ دہم عمدہ عمدہ صنعت کی چیزین

(۱۸) مسٹر جے۔ کے مہتر بمبئی۔ لڑکی کی ایک مورت کے انعام مین۔

(۱۹) بھگونت سنگھ لکھنؤ انڈسٹریل سکول۔ مٹی کے سانچے کے انعام مین۔

ان انعامات کے علاوہ ۳۰۸ نقرئی تمغے اور ۱۱۵ برنجی دیے گئے اور ۱۱۰ چیزین جو نمائش مین رکھی گئی تھین اُنکے واسطے انعام کی سفارش کی گئی۔ ۴۹۰۰ روپے کی ایک رقم والیان ریاست اور انگریزی اور ہندوستانی شرفانے جمع کی جو اُن کاریگرون مین تقسیم کی گئی جنھون نے ایسے مال طیار کیے تھے جنکی وجہ سے اُنکو تمغے ملے۔

انعامات کی پوری فہرست ۲۵- اپریل ۱۹۰۳ء کے گزٹ آف انڈیا مین شائع کردی گئی اور سرکاری فہرست مین بھی مندرج ہے نمائشگاہ کی عمارت لوگون کے اجتماع کا ایک نظارہ تھا جسمین اگرچہ روز افتتاح کی نسبت جبکہ بروز جمعہ ۲- جنوری ۱۹۰۳ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے دیسی مہمان سہ پہر کے وقت وہان آئے اور وائسرائے نے اُنسے ملاقات کی تو اُسکے مقابلے مین بھیڑ بھڑکا تو کم تھا لیکن دلچسپی مین کم نہین تھی اس سمے کے وقت والیان ریاست کے علاوہ تمام ہندوستانی اُمرا و شرفا موجود تھے جو دہلی مین سرکار کی طرف سے مدعو تھے اور اُن مین سے بہت سے اسی موقع پر ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے

رُوبرو پیش کیے گئے۔ ڈچیس آف کاناٹ لیڈی کرزن - لارڈ و لیڈی امپٹہل - لارڈ و لیڈی نارتھ کوٹ اور مختلف کیمپون سے اَور بہت سے اعلیٰ عہدے دار اور ملاقاتی انگریز بھی موجود تھے۔ ملاقات کی اِس تقریب سے لوگ بہت ہی رضامند ہوے کیونکہ ہندوستانیونکے بہت سے ممتاز اور سرآوردہ لوگون کو جو تمام حصص ہندوستان سے ایک جگہہ جمع ہوے تھے وائسرا اور اُنکے شاہی مہمانون سے بالمشافہہ گفتگو کرنے کا بہت ہی اچھا موقع ملگیا۔ وہ ایوننگ پارٹی جو وائسریگل کیمپ مین ہوئی جسکا ذکر بابِ مابعد مین کیا جاے گا۔ اُسکی بھی غرض اصلی یہی تھی کہ والیان ریاست کو بھی ایک ایسا ہی موقع دیا جاے۔ انگریزی عہدہ دارون اور مہمانون کو آپس مین میل جول کے ہمیشہ ایسے موقع ملتے رہے اور اِسوجہ سے اُن تمام مہمانون مین جو دہلی مدعو ہوئے تھے کوئی بھی ایسا فریق نہین تھا جسکو یہ موقع نہ ملا ہو کہ وہ شہنشاہ کے قائم مقام اور برادر کے روبرو آداب نہ بجالائے۔ قدسیہ باغ کی عمارت کی وجہ سے اِس غرض کے آسان کرنے مین بہت سے مفید مطلب حاصل ہوے۔



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب گوالیار
اے ڈی سی۔ جی سی ایس آئی۔ جی سی وی او

باب ۶

شہنشاہی دربار

۱۹۱۱ء کی صبحِ نوروز کا آغاز تھا کہ دہلی کے اطراف میں اس عظیم الشان جلسے کی آخری طیاریوں کی چہل پہل شروع ہو گئی جسکے شوق نے مہذب دُنیا کے تمام اطراف سے ہزارہا آدمیوں کو کھینچ بُلایا تھا والیانِ ملک و رؤسا گورنر و دیگر حکام بالا اس شاہانہ رسم کے واسطے اپنی اپنی خدمات کی طیاریاں کرنے لگے۔ توپخانے اور رجمنٹیں اپنے معہودہ مقامات کی طرف روانہ ہوگئیں۔ لیکن ملکی اور جنگی آدمیوں کے وہ جفاکش کارپرداز جنکے سلیقۂ انتظام پر اس جمِ غفیر کی حسنِ ترتیب کا مدار تھا ابھی تک بڑی سرگرمی سے ابتری کے دفع کرنے اور انتظام میں مشغول تھے! وہ بندوبست کر رہے تھے کہ عین وقت پر کوئی حادثہ واقع نہ ہو۔ تماشائی اور سیلانی جیوڑے دہلی کی صبح کی سردی کی تکالیف جھیل رہے تھے تاکہ اس تماشے کے موقع پر جسکا شدت سے انتظار تھا عین وقت پر پہونچ جائیں۔ تھوڑے ہی عرصے بعد آب زدہ وسیع سڑکیں جو دہلی سے ایمفی تھیٹر کی طرف جو کہ کھلے میدان میں کشمیری دروازے سے چار میل شمال کی طرف واقع تھا جاتی تھیں اور نیز دیگر راستے جو مختلف کمپوں سے آتے تھے پیدل سوار اور گاڑیوں کے اژدحام سے کھچا کھچ بھر گئے۔ اس سارے انبوہ کا رُخ اُسی منزلِ مقصود کی طرف تھا۔ بعض لوگ لایٹ ٹرین میں بیٹھ بیٹھ کر جا رہے تھے۔ جنکا سٹیشن سے ایمفی تھیٹر تک ایک تانتا بندھا ہوا تھا

علی پور کی سڑک پر راجہ لوگ اپنی فوج اور رسالون کے ساتھ زرنگار گاڑیون مین بیٹھے جو کڑیان اُڑاتے چلے جاتے تھے۔ انگریزی ساخت کی لینڈو یا ٹمٹم سے لیکر لدھڑ بیلون کے چھکڑے اور ہچکولے لگتے ہوئے یکون تک ہر قسم کی سواریان تماشائیون کی بیشمار بھیڑ سے بھری ہی تھین جنمین ہزارہا مختلف صورتین نظر آتی تھین کسی مین انگریزی اور دیسی عہدہ دار تھے کسی مین اجنبی لوگ تھے۔ جو دریاے ہڈسن اور یارا کے کنارون یا پریٹوریا اور ٹوکیو کے دارالسلطنتون سے آئے تھے بعض جگہہ شمال مغربی سرحد کے پٹھان اور خودسر ملک یاغستان کے سردار نظر پڑتے تھے اور بعض جگہہ بلوچستان کی سطح مرتفع کے لمبی ڈاڑھیون اور زلفون والے جنگجو اور چین اور تبت کے غیر مانوس زبان اور انوکھے لباس والے سرحدی دکھائی دیتے تھے کہین کہین بحیرۂ عرب کے کنارے کے شیخ و سلطان بھی دیکھنے مین آتے تھے الغرض سلطنت ہند کے متعلق ہر قسم کا آدمی موجود تھا۔

حسن اتفاق سے نوروز کے دن مسلمانون کے مہینے شوال کی پہلی تھی یہ وہ خوشی کا دن ہے جس روز مسلمان اپنی عید مناتے ہین آج ماہ صیام ختم ہوتا ہے۔ اس برکت مہینے مین تمام اہل اسلام ماہ نو کی رویت تک سوائے سفر کی حالت کے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے کو حرام سمجھتے ہین چاندرات کو ہر روزہ دار بکمال ذوق وشوق ہلال کی رویت کا منتظر تھا صبح کو یعنی دربار کے دن عیدگاہ مین نمازیون کا بڑا ہجوم ہوا۔ گورنمنٹ نے اہل اسلام کی سہولت و آسائش کے واسطے جلسے کے افتتاح کا وقت دوپہر سے ساڑھے بارہ بجے کا کردیا تھا۔ وقت سے کہین پہلے اکثر تماشائی عہدہ دار اور

غیر عہدہ دار یعنی تھئیٹر پر پہونچ گئے سواریون اور پیدل آدمیون کے اس عظیم ہنگامے مین پولیس نے جس خوبی سے انتظام اور بند وبست کیا وہ بیشک قابل تحسین وآفرین ہے۔ رؤسا کی سواریان بیرونی احاطے کے دروازے تک پہونچتی تھین جہانکہ ہر ایک کا اُسکے منصب کے مناسب استقبال ہوتا تھا اور وہان سے اُنکو ایک پولٹیکل افسر اُنکی خاص جگہ پر لے جاکر بٹھا دیتا تھا۔ اس توزک و احتشام کے ساتھ ۱۰۰ سے زیادہ رؤسا کا استقبال کرنا کوئی آسان بات نہین تھی لیکن اُن افسرون نے جنکو یہ خدمت تفویض ہوئی تھی اس اہم کام کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ کوئی غلطی اور شکایت نہ ہوئی۔ ہر رئیس کو آتے کے ساتھ وائیسرائے کی اُس تقریر کا جو کہ وہ دربار کے موقع پر پڑھنے کو تھے ایک اردو ترجمہ پیش کیا جاتا تھا۔ یہ جلی پر سُنہرے حرفون مین چھپا ہوا تھا۔ علاوہ ازین اور معزز آدمی اور درباریون کو بھی ایسے ہی ترجمے تقسیم کیئے گئے لیکن وہ بجاے سُنہرے کے سرخ حرفون مین چھپے ہوئے تھے۔ الغرض حضار جلسہ مین سے اور خصوصاً تعلیم یافتہ اور ذی رتبہ لوگون مین سے شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہوگا جو جلسے کی کارروائی کو باوجود انگریزی زبان کی ناواقفیت کے اچھی طرح سے نہ سمجھ سکا ہو۔

فوجی طیاریون پر بھی کچھ کم غور و پرداخت نہ ہوئی۔ علی الصباح ساری فوج کی اسٹیطور سے پریڈ ہوئی جیسی اُنکو دربار کی تقریب پر کرنی تھی۔ پیادہ فوج دو دستے ہوکر جسمین تیرہ تیرہ پلٹنین تھین جاے مقررہ پر پہونچ گئی۔ اور ایمفی تھیٹر کے دروازے کے سامنے کوئی چارسو گز کے فاصلے پر مربع پرے جماکر قائم ہوگئی ان پلٹنون کی قطار کوئی ہزار گز لمبی ہوگی۔ جونکہ

گارڈن ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹن کو یہ خدمت سپرد تھی کہ اندرون امفی تھیٹر اور دروازون پر گارڈ کا کام دین اسلیئے اُنکی جگہہ پنجابی پلٹن ۲۸ جمی ہوئی تھی اس پلٹن کی داہنی طرف پہلے برگیڈ ڈویژن نمبر ۳۸ تھا جسمین رائل فیلڈ آرٹلری کے نمبر ۲۴ و ۳۴ و ۲۷ کے توپخانے تھے انکے بعد کمپنی نمبر ۳۔ اور بنگال سفرمینا پلٹن کی وہ جماعتین تھین۔ جنکا کام غبارے اُڑانا اور چوبی پل بنانا ہے۔سب سے آخرمین رائل فیلڈ آرٹلری کا برگیڈ ڈویژن ۱۰ تھا جسمین ۱۳ و ۶۷ و ۶۹ کے توپخانے تھے۔ بائین طرف اول امپیریل سروس کی پلٹنین تھین۔ پھر ریاست مالیر کوٹلہ اور سرمور کی سفرمینا فوج تھی انکے بعد رائل فیلڈ آرٹلری کا اُنتالیسوان برگیڈ تھا جسمین ۴۶ و ۵۱ و ۵۴ کے توپخانے تھے فوج کا کل شمار صف بستہ اور دروازون کے پہرہ دار دونون کو ملاکر ۷۰۹۶۰ تھا۔

دربار کی اُس سڑک کے دونون طرف جسپر سے حضور وائسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کی سواریان امفی تھیٹر کی جانب گزرنے کو تھین۔ فوج کے دستے اس ترتیب سے قائم کیئے گئے تھے پہلے چودہ سکواڈرن امپیریل سروس کیولری کے تھے پھر بیکانیر کے سانڈنی سوار تھے بعدہٗ مونٹیڈ انفنٹری تھی جنکی دو کمپنیان برٹش تھین اور چار دیسی۔ انکے آگے ڈویژنل کیولری کے ۸ سکواڈرن تھے جنمین دو دو سکواڈرن تو گائڈز کیولری اور پانچوین پنجاب کیولری کے تھے۔ اور ایک رجمنٹ ممالک متوسطہ کے سوارونکی تھی۔ اِنسے آگے بڑھکر ۸ کور کیولری کے ۸ سکواڈرن تھے جنمین اٹھارہوین بنگال لانسرز فوج تھی اور ایک ایک سکواڈرن پہلی اور دوسری پنجاب کیولری اور دسوین اور چودھوین بنگال لانسرز کا تھا۔ بعدمین والنٹیر کیولری تھی۔ پہلی

اور دوسری کیولری برگیڈ کے بارہ بارہ سکواڈرن سڑک کے چپ و راست پر آمنے سامنے ایستادہ تھے۔ فوجین اس جگہہ سے لیکر اُس مقام تک جہانکہ سڑک ایمفی تھیٹر کی طرف مُڑتی تھی سڑک کے دونون طرف جمی ہوئی تھین رائل ہارس آرٹلری کی ڈی۔آئی اور ایچ بیٹری سڑک کے صرف جانب شرقی پر قائم تھی۔ حضور وائیسرائے کی ہمرکاب خاصے کی فوج کا پیادہ حصّہ یعنی نارتھیمٹن شائر رجمنٹ کا پہلا بٹیلین اور پندرھوین سکھ انفنٹری ایمفی تھیٹر کے دروازے کے باہر سڑک کے دونون طرف سڑک اور پیادہ فوج کی لمبی قطار کے بیچ مین ایستادہ کردی گئی تھی۔ دیر رائل ہائینسز اور وائیسرائے کی تشریف آوری کے بعد ہمرکاب خاصے کی فوج کے سوار بھی اسی جگہہ پیادہ فوج کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔

اگرچہ موقع وہی تھا جہانکہ ۱۸۷۷ء مین لارڈ لٹن نے والیانِ ریاست کے روبرو ملکہ مرحومہ کے شاہی خطاب اختیار کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن یہ عمارت جو کہ لارڈ کرزن کے دربار کے واسطے طیار ہوئی۔ ساخت اور وضع مین جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہوگا اُس عمارت سے جو کہ ۲۵ برس پہلے ایک قلیل مجمع کے لئے کافی سمجھی گئی تھی بالکل مختلف تھی ۱۸۷۷ء کے دربار مین ہندوستان کے گورنر لفٹننٹ گورنر دیگر رؤسا اور اعلیٰ حکام کی نشست گاہین ہلال کی صورت مین تھین جسکی وسعت تقریباً ربع دائرہ کے برابر ہوگی نشست گاہون کا رُخ وائیسرائے کی طرف تھا اور لارڈ لٹن نے حضار کو ایک مسدس شہ نشین پر سے خطاب فرمایا تھا جو کہ دائرے کے مرکز سے ذرا آگے بڑھا ہوا بالکل علیحدہ بنایا گیا تھا۔ باقی عہدہ دارون اور تماشائیون نے اِس جلسے کی کیفیت اُن چھوٹی چھوٹی نشستگاہون سے دیکھی تھی جو کہ وائیسرائے کے

اُنکی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھی لارڈ لٹن کے امفی تھیٹر کے نقشون پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس عمارت کی وضع اور ساخت نہایت ہی خوشنما اور دلکش تھی اسمین چند لاعلاج عیوب بھی تھے مثلاً آدھے سے زیادہ حاضرین وائسراے کے پس پشت تھے اور وہ وائسراے کی سپیچ کا ایک حرف بھی نہ سُن سکے سامنے کی نشستگاہون کی قطارون مین بھی اُنکی آواز چندان صاف طور سے سُنائی نہین دی وجہ یہ ہوئی کہ قریب سے قریب کرسی کا فاصلہ وائسراے کی شہ نشین سے ۵۰ گز کا تھا۔ علاوہ برین آرائش اور زیبائش کی چیزون مین سوائے پرچمون۔ ڈھالون۔ جھنڈیون اور بیرقون کے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس سے مشرقی شان ٹپکتی ہو۔

ابکی دفعہ یہ لازمی تھا کہ عمارت پہلے سے بڑی بنے اور اسکی ساخت مین بھی کچھ تبدیل ہو تاکہ درباریون کی پیشتر سے کہین زیادہ تعداد اسمین بخوبی بیٹھ جاے اور وائسراے اور ڈیوک آف کناٹ کو بھی اس جلسے پر ایک ہندوستانی دربار کی شان وشکوہ برتنے کا موقع ملے۔ دربار سے کوئی ڈیڑھ برس پہلے وائسراے نے بڑے غور وتعمق کے بعد یہ بات فیصلہ کی کہ آواز اور دیگر امور کے لحاظ سے عمارت کی وضع نعل اسپ کی صورت سے زیادہ موزون وبہتر نہین ہوسکتی چنانچہ کرنیل جیکب کی مدد سے جو کہ اب سرسونٹن جیکب کے خطاب سے ممتاز ہین اور شمالی ہند مین فن عمارت کی وجہ سے نہایت مشہور ہین نقشے اور خاکے تیار کیے گئے۔

اپریل ۱۹۱۰ء میں وائسرائے موقع ملاحظہ فرمانے کی غرض سے خود دہلی تشریف لائے
لارڈ لٹن کے دربار کی جگہ کو اپنی اصلی حالت میں عود کئیے ہوئے ایک عرصہ ہوچکا تھا اور
اب اسمین اور گرد و نواح کے جنگل مین کچھ تفاوت نہ تھا - خود دہلی مین بہت سے صاحبان
کو جنکو بیرون شہر اس طرف جانے کا اتفاق نہین ہوا تھا باوجود انکے اس شہر مین عرصے
تک قیام فرمانے کے پچھلے دربار کا ٹھیک موقع معلوم نہین تھا وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ
۱۸۷۷ء کے چبوترے کا بقیہ اب صرف ایک اینٹون کا ڈھیر رہ گیا ہے اور نشست گاہون کے
ہلالی صورت مین ہونے کا پتہ محض اس بات سے چلتا ہے کہ وہ زمین اِردگرد کے کھیتون سے
ذرا ابھری ہوئی ہے چنانچہ یہ بات فیصلہ کردی گئی کہ لارڈ لٹن کا چبوترہ جدید جلوہ گاہ کا
مرکز رہے لیکن اسکا قطر ذرا شمال مشرق کی طرف پھیر دیا جائے اسطرح وہ ٹیلے جنسے گزشتہ
نشستگاہون کی قطارون کا پتا لگتا ہے - اب اس بڑی عمارت کے گھیر مین آجائین -
جب انجنیرون نے کام شروع کیا تو وائسرائے نے پہلے نقشون مین بہت سی ضروری تبدیلیان
مناسب سمجھین سر ایس جیکب کے نقشے مین یہ تجویز تھی کہ ایمفی تھیٹر پر بجائے چھت کے نیلے
اور سفید رنگ کی دھاریون کی کرمچ کا ایک ہلکا شامیانہ تان دیا جائے اور اُسپر نشاندار
جھنڈیان نصب کردیجائین - لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کرمچ کے بجائے خاص مسلمانی وضع کا
کوئی کٹہرا ہو اور اُسکے نقش و نگار مین دہلی یا آگرے کی کسی مغلئی عمارت کی نقل کیجائے اور
ہر چیز اس ترکیب سے بنائی جاوے کہ گو وہ اصل مین لوہے یا لکڑی کی ہو مگر دور سے
عین سنگ مرمر کی نظر آئے جب کام پھیلا اور نئے نئے نمونے طیار ہو کر پیش ہوئے تو نقشون مین

ملاحظہ نہ کرلیا مرتب نہ ہوا۔

چونکہ دہلی مین بڑے دن کے موقع پر اکثر آندھی اور مینھ کا احتمال ہوتا ہے اور نیز دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی ناگوار گذرتی ہے اِسلیئے تماشائیون کی آسائیش کے واسطے تمام بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کو جو کہ تقریبًا ایک لاکھ مربع فٹ کی تھی پاٹ دیا گیا تھا اِس ٹپاؤ مین پشت کا میدان بھی آگیا تھا اور اِسطرح کوئی چار ہزار تماشائیون کی اَور زائد جگہ نکل آئی۔ پھر یہ خیال ہوا کہ ستون چونکہ موٹے ہین اور جلسے کے موقع پر اُنکے گرد لوگونکا بہت اژدحام ہوگا۔ اسلیئے شاید ہر جگہ سے دربار کی پوری کیفیت نظر نہ آئے۔ چنانچہ اس دقت کے رفع کرنے کے لیئے آہنی شہتیرون کا استعمال کیا گیا اور ستونون کی تعداد کو کم کردیا۔ تاکہ تماشائی ہر جگہ سے دربار کی پوری کارروائی کو بخوبی دیکھ سکین۔ چبوترے پر جو مسلمانی وضع کی شہ نشین قائم کرنے کی تجویز تھی اُسمین بھی بڑی ترمیم ہوئی اصلی نقشے کے موافق شہ نشین کی وضع مثمن تھی جو کہ مغلیہ عمارتون کے سنگ مرمر کے برجون کی مشہور قطع ہے لیکن نمونے کے ملاحظہ سے فورًا یہ بات معلوم ہوئی کہ چبوترے کے لوگ ستونون کی زیادتی کی وجہ سے بہت سے تماشائیون سے چھپ جائینگے چنانچہ وائیسراے نے راے بہادر رام سنگھ و گنگارام کو جنھون نے اسموقع پر تجویزون اور اُنکی تکمیل مین نہایت جانفشانی اور نمک حلالی سے کام کیا۔ یہ حکم دیا کہ گنبذ بجاے مثمن ہونے کے آگرہ کی ایک اکبری عمارت کے برج کے موافق مربع بنایا جائے چنانچہ اس تجویز نے خوب مطلب برآری کی آخری ملاحظہ پر یہ بات بھی فیصلہ

کر دی گئی کہ ایمفی تھیٹر کی مجموعی ہیئت درست کرنے کی خاطر چھت کی برجیون کی تعداد کم کر دینی چاہیئے اور بھدے پن کو رفع کرنے کے لیئے سوا ے ستونون اور گنبدون کے کلسون کے سنہری کرنے کے اور کسی قسم کی آرائش نہ کیجاے۔ چنانچہ ان چیزون کے سواے تمام عمارت پر سفید رنگ کر دیا گیا۔ علاوہ برین شہ نشین اور بڑے پلیٹ فارم کی درستی پر نشست گاہون کی سب مین نیچی قطار سے ملا ہوا تھا اور جسپر سے والیان ریاست دربار کے اختتام پر نذرین گذراننے کی غرض سے چڑھ کر آنے کو تھے۔ بار بار غور کیا گیا کہ مبادا آخری دن کوئی اتفاق ناگہانی پیش آجائے۔ تماشائیون کی نشست گاہون کی بابت یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ سب مین نیچے کی صف مین جسمین کہ امرا اور بڑے بڑے عہدہ دار بٹھائے گئے تھے ایک خاص وضع کی کرسیان تھین جو خاص اسموقع کے لیئے طیار کرائی گئی تھین اور جنپر گہرے نیلے رنگ کا کپڑا منڈھا ہوا تھا ان کے پیچھے چار قطارین بید کی کرسیون کی تھین اوپر کی قطارون مین چوبی بنچ بچھائے گئے تھے جنپر سرخ کپڑے کے گدے تھے سب مین نیچے کی صف کے سامنے اُس وسیع پلیٹ فارم پر جو کہ سطح زمین سے کوئی دو فٹ بلند تھا اور تمام تماشہ گاہ کو گھیرے ہوے تھا اور شہ نشین تک پہونچتا تھا قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا دیا گیا تھا شہ نشین اس پلیٹ فارم سے دونون طرف کوئی دو دو فٹ بلند تھا۔

جلوگاہ کے تمام درمیانی حصے مین سواے گاڑیون کے رستون کے گھاس کے تختے لگا دیئے گئے تھے اور ایمفی تھیٹر کی پشت کی ڈھلانون پر بھی یہی انتظام کیا گیا تھا ڈھلانون کے دونون طرف وسیع اور فراخ زینے تھے جنپر سرخ بجری بچھی ہوئی تھی نشست گاہون کی مختلف قطارونکو

نصب تھا اسکے گرد ایک صندوق نما کٹگھرا بنا ہوا تھا جسپر سے کہ کپتان سنیفرڈ باجا بجانے کا حکم دیتے تھے وائسرائے کا جھنڈا چبوترے کی پشت پر قائم کیا گیا تھا اور اسکی بلندی پلیٹ فارم کی سطح سے ۷۰ فٹ تھی جسوقت کھولا گیا تو اسکا پھریرا ہوا مین اڑکر وسط کے گنبد کی کلسی تک پہونچتا تھا پلیٹ فارم شہ نشین اور چھت کے کٹہرے کی جالیون مین بھی مسلمانی مسجدون اور مقبرون کی سنگ مرمر کی مرغولون کی نقل کی گئی تھی۔

یہ تفصیل اگر دلچسپ ثابت ہو تو تعجب نہین کیونکہ اس سے ایک ایسی عمارت کی تاریخ اور اسکے تغیرات معلوم ہوتے ہین جسنے اپنے ہر دیکھنے والے کے دل مین ایک عجیب لطف پیدا کردیا تھا۔ کہتے ہین کہ اسمین ۱۶۰۰۰ تماشائیون کی گنجایش تھی اور ان مین سے ہر ایک اس سہولت اور آسائش سے ہر چیز کو دیکھ اور سن سکتا تھا کہ شاید ہی پہلے کسی ایسی عمارت سے سن سکا اور دیکھ سکا ہو لیکن اب یہ نظرون سے بالکل غائب اور سوائے ان کارنامون کے جو فوٹوگرافون کے کمرون اور مصورون کے قلم کے نتیجے مین ہم انکا کوئی پتہ نہین پاتے۔ ان صاحبونکو جنھون نے دربار دہلی کی عمارت کو باہر سے دیکھا ہے۔ اسکی وسعت کا ٹھیک اندازہ اسیوقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اسکا دنیا کے سب سے مشہور ایمفی تھیٹر یعنی روما کے کلوسیم سے مقابلہ کرین۔ کلوسیم دنگل کی تماشہ گاہ بیضوی شکل کی ہے اور اسکا محور اکبر ۲۸۷ فٹ اور محور اصغر ۱۸۰ فٹ لمبا ہے اس حساب سے تمام رقبہ ۴۰۴۹۵ مربع فٹ نکلتا ہے۔ دہلی کے نعل نما تھیٹر جو مدور تماشہ گاہ تھی جسکے دونون سرون کا فاصلہ ۲۲۰ فٹ تھا۔ اسکا کل رقبہ ۱۰۱۸۲۸ مربع فٹ تھا۔ اسطرح

کلوسیم کا تمام اندرونی حصہ دہلی ایمفی تھیٹر کے تماشہ گاہ مین بخوبی آسکتا ہے اور پھر بھی بہت سی زائد جگہ بچے گی۔

بلحاظ رفعت کے البتہ دربار ایمفی تھیٹر کا کلوسیم سے کوئی مقابلہ نہین ہوسکتا۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے بنانے مین نہ تو صدیون کے ثبات و قیام کا اہتمام کیا گیا تھا نہ اسمین اتنے کثیر ازدحام کی گنجایش نکالی تھی جتنا کہ دارالخلافت روما کے تماشون کے موقع پر جمع ہوتا تھا کلوسیم مین سنگین نشست گاہون کی ۶۰ یا ۸۰ قطارین تھین جو کہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتی چلی جاتی تھین انمین سے ۸۰ ہزار سے زیادہ تماشائی پہلوانون کی کشتیون مصنوعی دریائی لڑائی اور انسانون اور حیوانون کی خونریزی کے تماشے جو کہ انکی دل لگی کے لیئے بکثرت کیئے جاتے تھے دیکھتے تھے دہلی مین یہ بات ضروری نہین سمجھی گئی کہ ۱۳۴۳۰ تماشائیون سے زیادہ کے لیئے بیٹھنے کی جگہ کا اور ۲۵۷۰ سے زیادہ کے لیئے کھڑے ہونے کی جگہہ کا انتظام کیا جائے یعنی کل ۱۶۰۰۰ آدمیون کے لیئے اہتمام کیا گیا تھا۔ بلحاظ سننے اور دیکھنے کے اس جم غفیر مین ہر متنفس کو برابر حق حاصل تھا اگرچہ نشین کے قریب والے دربار کی کارروائی کو ذرا زیادہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے تھے تو دور والے اس منظر کے لطف سے بسبب فاصلہ ہونے کے زیادہ محظوظ ہوتے تھے۔

اس مشہور عمارت مین لوگون کو دھوکا دینے کے لیئے جو ترکیب کی گئی وہ ایسی کارآمد اور عمدہ نکلی کہ اگر کوئی تماشائی اس نعل کے دونون سرون کے بیچ والے دروازے پر سے کھڑا ہوکر دیکھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وسیع قوس نما پشتے پر جسمین کہ نشستگاہون کی ادپر کو

اور اسی تپھر کے ستونون کی دو قطارین اسکے سہارے کھڑی ہین دائرے کے وسط مین پلیٹ فارم اور گنبد بھی جنکا فاصلہ دونون کنارون سے مساوی تھا سنگ مرمر ہی کی تراشی ہوئی ایک ٹھوس عمارت نظر آتی تھی میلون پرے سے ایمفی تھیٹر کا سفید دائرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہربائی ہموار میدان مین ایک برف کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے قریب سے بھی بلند بلند محرابین اور سنہری کلسی والی برجیان تماشائی کو کچھ کم محظوظ نہ کرتی تھین اور ان سنجیدہ منظرون مین جو کہ اس مناسب جگہ پر عنقریب ہونے والے تھے۔ حسن دلکش کی ایک عجیب آن بان بڑھاتی تھین۔

خود شہ نشین کے موقع سے بھی ۱۹۰۳ء کے جشن اور ۱۹۱۱ء کے شاہی دربار مین ایک صاف وصریح تفاوت معلوم ہوتا تھا اب کی دفعہ وائسرائے بجائے اسکے کہ سب روسا اور انگریزی گورنران ہند سے علحدہ کھڑے ہوکر دور ہی سے انکو خطاب کرین۔ بیچون بیچ مین تشریف رکھتے تھے دربار سے تین روز پیشتر جلوس کے دن والیان ملک کو اپنے اس پر تپاک کہ وہ شہنشاہ کے قائم مقام کے شریک اور شامل حال ہین۔ بہایت فخر حاصل ہوا۔ وہ ابکے اس غرض سے دہلی مین نہین آئے کہ اپنے اجنبی فرمانرواؤن کی خدمت مین بیدلانہ طور سے اظہار اطاعت کرین۔ بلکہ انکو اس شاہی تقریب مین وائسرائے کے ساتھ شامل ہوکر بہت کچھ کام کرنا تھا اور شہنشاہ معظم کے بھائی کی خدمت مین اور تمام ہندوستان اور دنیا کی آنکھون مین یہ دکھانا تھا کہ وہ سلطنت ہند کے بڑے معتمد مددگار ہین

اور شہنشاہ کے جلیل القدر اور باوقار باجگزاروں مین سے ہین وائسرائے نے یہ بات پیشتر سے ہر رئیس کے دلنشین کردی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس مرتبہ بکمال ذوق وشوق ہند کے تمام اطراف سے اس جلسے مین شریک ہونے کے لیئے آئے رؤسا کی شمولیت اور شرکت کے لیئے کوئی تخصیص نہین تھی اور اس قسم کی باتونکو بنظر دوربینی صاف اڑا دیا گیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ باوجود ان مشہور خبرون کے کہ بہت سے رؤسا دربار مین شریک نہین ہونگے اور تقدم وتاخر کے بڑے بڑے لاینحل مسئلے پیدا ہونگے اور اگر وہ آبھی گئے تو دربار کی کارروائی مین ہرگز شامل نہین ہونگے اور نہ اسمین کوئی حصہ لینگے وائسرائے کے سامنے کھڑے ہوکر نذر گذراننے کے کسی حکم کی اطاعت نکرینگے۔ اور ہرگز سامنے نہین آئینگے۔ دربار کے موقع پر کوئی امر ایسا حادث نہ ہوا جس سے ترتیب کارروائی مین خلل ہوتا بلکہ اس بات مین شک کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ بیشک وہ سنہ سے زیادہ رؤسا اور والیان ملک جنھون نے وائسرائے کی دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے شہنشاہ کی افزونی عزت وجلال کے لیئے نواب ممدوح کے ہاتھ بٹانے کے لیئے دہلی تشریف لائے اپنے اس رتبے پر نہایت نازان اور خوش تھے دنیا کی تاریخ مین کبھی کسی سلطنت کو یہ بات نصیب نہین ہوئی تھی کہ والیان ملک اور حکمران رؤسا کی ایسی کثیر تعداد جو کہ اپنی قدامت اور علو نسبی پر ایسے مفتخر اور نازان ہو اور ایسی ایسی وسیع سلطنتین رکھے ایک بادشاہ کے اظہار اطاعت کے لیئے جمع ہوئی ہو۔

نشستگاہونکا پہلا درجہ وائسرائے اور شاہی جماعت سے جو کہ شہ نشین پر رونق افروز تھی گورنر جنرل کے داہنی طرف انکی کونسل کے ممبرون اور حضور ممدوح الصدر کے مہمانون کو واسطے

مخصوص تھا ڈیوک آف مارلبورو ڈیوک آف پورٹلینڈ اور اُنکی لیڈی صاحبان اور دیگر یورپین تماشائی تشریف رکھتے تھے لارڈ کچنر کمانڈر انچیف بھی اِس درجہ کی اول صف مین زیب محفل تھے اِن نشست گاہون کے پیچھے ایک پردہ دار گھر بنایا گیا تھا جسمین بعض ہندوستانی رؤسا کی جوکہ حاضر دربار تھے بیگمات اور رشتہ دار عورتین بیٹھی ہوئی تھین۔ مہارانی بھرتپور مع اپنے صغیر سِن بیٹے مہاراجہ کشن سنگھ کے جوکہ صرف ۳ سال کے تھے یہین تشریف رکھتی تھین۔ مہارانی سندھیا مہارانی بڑودہ اور وہان کی پچھلی مہارانی اور مہارانی میسور بھی موجود تھین۔ اِس امر سے رؤسا کو بیحد خوشی اور مسرت ہوئی تھی کہ اُنکی بیگمات کے لیئے پردے کا بڑے اہتمام سے بندوبست کیا گیا ہے ایسی جلیل القدر رانیونکو اِس قسم کی تقریبون مین شامل ہونے کا یہ پہلاہی موقع تھا وائسرائے کے شہ نشین کے بائین جانب کی نشست گاہین دول خارجہ کے وکلا اور معزز مہمانون سے پُر تھین جنمین یہ اشخاص گرامی بھی تھے گورنر جنرل ہند پرتگالی گورنر جنرل ہند فرانسیسی۔ سر۔ آر سولومن جو جنوبی افریقہ سے تشریف لائے تھے۔ سر آر بیکر جو آسٹریلیا سے آئے تھے جاپان کے جنرل یاسو کاٹا۔ کرنیل محمد اسماعیل خان سفیر افغانستان۔ جنرل چوفیا سرادنگسی بادشاہ سیام کے ایڈیکانگ اعظم۔ سید تیمور بن فیصل فرزند اکبر ولیعہد سلطان مسقط۔ مہاراجہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر مدار المہام نیپال درجہ ڈبلیو کی اول صف مین جو شہ نشین کی جانب راست دوسرے نمبر پر تھا حضور نظام حیدرآباد اور اُنکے فرزند ارجمند شہزادہ عثمان علیخان تشریف رکھتے تھے کرنیل سر ڈیوڈ بار رزیڈنٹ ریاست حیدرآباد شہزادہ مذکور الصدر کے داہنی جانب تھے۔ حضور

نظام کی پشت پر جو نشست گاہون کی قطار تھی - اسمین آنحضرت کے وزیر مہاراجہ پیشکار سرکشن پرشاد ولفٹننٹ کرنیل نواب افسرالدولہ بہادر اور دیگر امرا اور عہدہ داران ریاست بیٹھے ہوئے تھے - سرڈیوڈبار کے جانب راست اگلی صف مین گیکواڑ بڑودہ تشریف رکھتے تھے جنکے سفید ریشمی چغہ پر - کے - سی - ایس - آئی کا تمغہ چمک رہا تھا - اسی صف مین انکے صاحبزادے شری منت پورراج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ و مہاراجہ میسور جو کہ زربفت کا ایک کوٹ زیب تن کیئے ہوئے تھے اور ہیرے اور موتیون کی شاہ وار مالائین پہنے ہوئے تھے - وکرنیل رابرٹسن رزیڈنٹ میسور جواب سرڈانلڈ کے خطاب سے ممتاز ہین - و مسٹر جے پی ہیوٹ چیف کمشنر ممالک متوسط بیٹھے ہوئے تھے مہاراجہ میسور کے پیچھے انکے بھائی یوراجہ شری کنٹ دی آدانر اسار اجاوڈیار تھے اور چیف کمشنر ممالک متوسط کی پشت کی کرسیون پر وہ چار رئیس تھے جو انکے زیر نگرانی ہین -

اس درجہ کے مقابل مین یعنی تھیٹر کے بائین جانب جو نشست گاہین تھین اُنپر وہ والیان ملک رونق افروز تھے جنکی ریاستون کو سلطنت کی شہر پناہ کہین تو زیبا ہے صف اول کے بیچون بیچ ہی یہ روسا نظر پڑتے تھے - مہاراجہ جمون و کشمیر یہ اس دلکش وادی کے مالک ہین جو گورنمنٹ عالیہ نے سکھون کی لڑائی کے بعد انکے جدامجد مہاراجہ گلاب سنگھ کو عطا فرمائی تھی جام لس بیلا اور خان قلات جنکے علاقے شاہ فارس کی عملداری کے برابر برابر چلے جاتے ہین - راجہ منی پور انکی ریاست غایت شرق مین آسام اور اپر برہما کے درمیان واقع ہے - رزیڈنٹ کشمیر و چیف کمشنران برٹش بلوچستان و سرحدی صوبہ شمال مغرب ان

صاحبان کے پیچھے دوسری صف مین مہتر چترال اور کوہ اسود اور دریاے سیحون کے شمالی حصے کے درمیانی ضلاع کے سرحدی سردار بیٹھے ہوئے تھے - مہاراجہ کشمیر کے پیچھے انکے بھائی راجہ سر امر سنگھ کمانڈر ان چیف افواج کشمیر اور انکے چچا زاد بھائی راجہ بلدیو سنگھ والی پونچھ جو کہ ریاست کشمیر کے سب مین ٹبرے باجگذار رئیس ہین تشریف رکھتے تھے -

دو درجے داہنی طرف اور اُسکے مقابل کے دو درجے بائین طرف راجگان راجپوتانہ و وسط ہند کے لیے مخصوص تھے - راجپوت راجگان مین مہارانا اُدیپور کی بسبب آنجناب کی سخت علالت کے جگہ خالی تھی گو جناب ممدوح اپنی صحت کا کچھ خیال نہ کر کے دہلی تشریف لے آئے تھے لیکن انکے ماسوا سب وہ رؤسا موجود تھے جو کہ وائسرائے کی تشریف آوری کے روز ہاتھیون کے جلوس یا امپیریل کیڈٹس مین بھی شامل تھے اور مزید برآن مہاراول ڈونگرپور اور راجہ دھیراج شاہ پور بھی تشریف رکھتے تھے - مسٹر مارٹینڈیل ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مہاراؤراجہ بوندی اور مہاراجہ بیکانیر کے بیچ مین بیٹھے ہوئے تھے - ایمفی تھیٹر کے دوسری جانب نظر اٹھانے سے تماشائی کو یہ رؤسا نظر پڑتے تھے - مہاراجہ ہلکر والی اندور جنھون نے اپنا راج پاٹ اپنے فرزند ارجمند کو عطا کر دیا ہے اور آپ ریاست سے دست بردار ہو گئے ہین - آنجناب میجر الیفائی نینگ ہبنڈ رزیڈنٹ اندور و مسٹر سی - ایس بیلی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے - ایجنٹ صاحب بہادر کے دست چپ پر مہاراجہ سندھیا والی گوالیار رونق افروز تھے - مہاراجہ دتیا ہیرے کا ایک بازو بند باندھے ہوئے تھے -



ایچ ایچ مہاراؤ صاحب کوٹہ-کے سی ایس آئی

مہاراجہ چار کھاری زردی مائل نارنجی رنگ کا ایک جھمجھاتا ہوا ملبوس زیب تن کیئے ہوئے تھے اور سرخ پٹکا کمر سے باندھے ہوئے تھے۔ مہاراجہ اور چھاکے برابر بیگم بھوپال تشریف رکھتی تھین جناب ممدوحہ نے گو آپ کے واسطے پردہ دار رانیون مین جگہہ مقرر ہوئی تھی یہ بات پسند فرمائی کہ برقع اوڑھ کر اگلی صف مین اپنے ہمسرون مین بیٹھین۔ وسط ہند کے ان رؤسا کے علاوہ جو ہاتھیون کے جلوس مین شامل تھے دربار مین نواب جاورہ اور راجہ رتلام بھی موجود تھے۔ یہ دونون جناب وائسرائے کی پشت پر امپیریل کیڈٹس مین بیٹھے ہوئے تھے اور وسط ہند کے درجہ ڈی مین رانا بروانی ٹھاکر بیلوداا ور راؤ علی پورہ بھی تشریف رکھتے تھے۔

درجہ راجپوتانہ سے پرے ایمفی تھیئٹر کی جانب راست پر ٹراونکور کے ہندو مہاراجہ اور کوچین اور پڈوکوٹا کے راجہ تھے یہ گورنر مدراس اور لیڈی ایمپٹہل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر راجگان پنجاب کا نمبر تھا ان مین سب سے پہلے سفید ریش مہاراجہ نابھا اور صغیر السن مہاراجہ پٹیالہ پر نظر پڑتی تھی۔ سرچارلس ریواز اور انکی لیڈی صاحبہ بھی اسی درجہ مین تشریف رکھتے تھے ذرا آگے بڑھ کر وہ رؤسا تھے جنکا تعلق گورنمنٹ اضلاع متحدہ سے ہے۔ مہاراجہ بنارس بھی گو وہ ایک با اختیار راجہ نہین ہین یہین تشریف رکھتے تھے۔

جانب چپ وسط ہند کے درجے سے دوسرے نمبر پر بمبئی کے رؤسا تھے مہاراجہ کولاپور گورنر صاحب بمبئی کے دست راست پر تشریف رکھتے تھے اور راؤ کچھ لیڈی نارتھ کوٹ کے برابر رونق افروز تھے۔ برابر کے درجے مین جو بنگال کے واسطے مخصوص تھا ایک نہایت

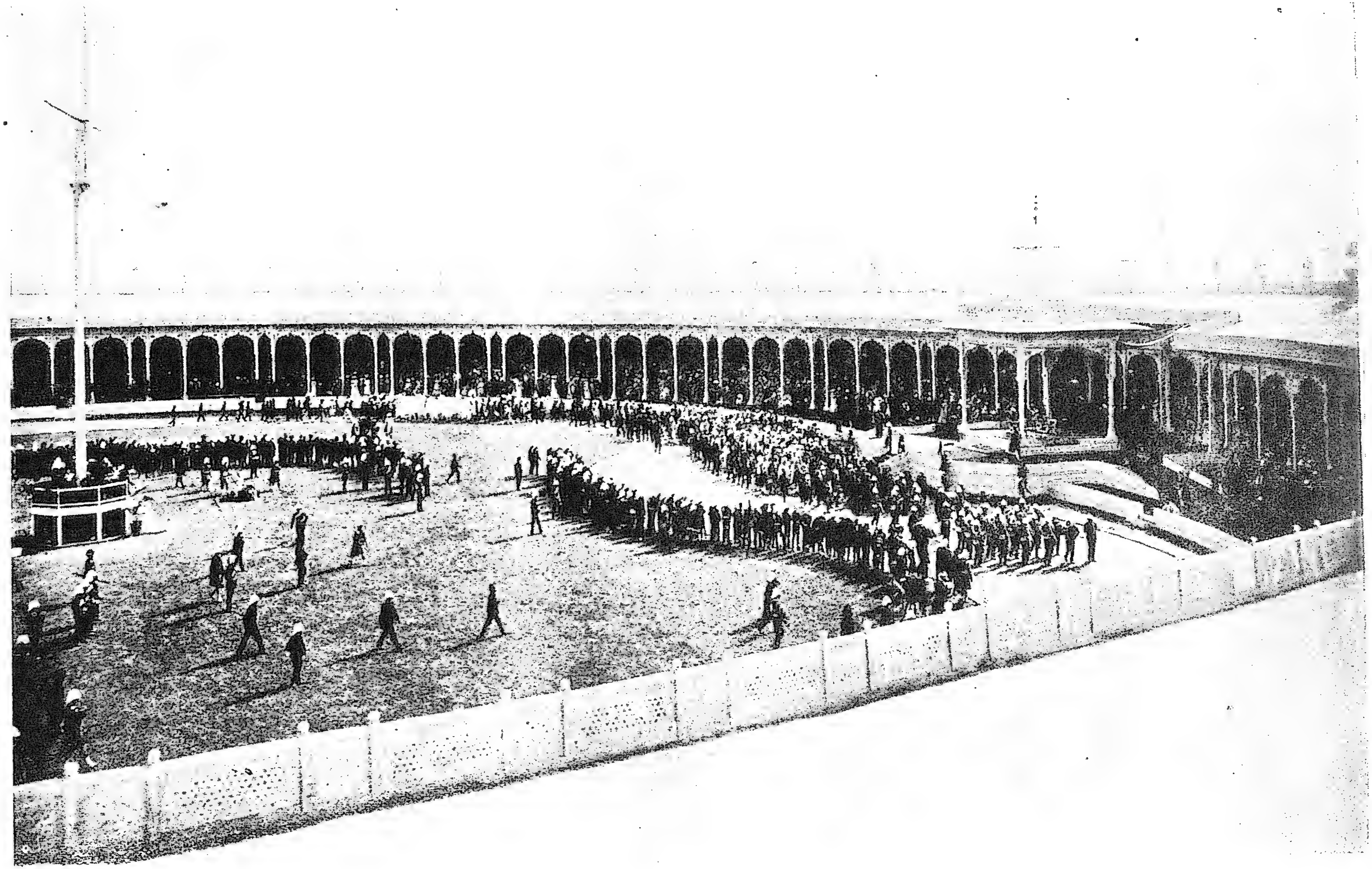
دلکش شکل تھی - یہ مہاراجہ سکم کے فرزند ارجمند اور ولیعہد تھے - اور چین کے زردوزی ریشمی لباس مین ملبوس تھے - مہاراجہ کوچ بہار اور راجہ کوہ ٹیرا بھی یہین تشریف فرما تھے - جانب چپ ان درجون کے آخر مین جو رؤسا کے لیئے مخصوص تھے شان سا بوا بیٹھے ہوئے تھے جو سونے کی ٹپریون کی عجیب و غریب پوشاکین زیب تن کیئے ہوئے تھے اور انکے برابر اپنے سادے لباس مین رڈ کیرنس کے سردار تھے لفٹنٹ گورنر برما بھی اسی درجے مین تشریف فرما تھے - شاہی جھنڈے کے گرد حلقۂ دربار کے وسط مین مفصلۂ ذیل رجمنٹون کے باجے جمع تھے - نوین لانسرز پہلا بٹیلین - نارتھ سٹیفرڈشائر - دوسرا بٹیلین - گارڈن ہائی لینڈر - دوسرا بٹیلین کنگز رائل رائفل کور تیسرا بٹیلین - رائفل برگیڈ - پہلا بٹیلین فسٹر فیوزلیرز - پہلا بٹیلین - دوسری گورکھا رائفلز - پہلا بٹیلین - تیسری گورکھا رائفلز - بتیسوین پنجاب پایونیر اور ستائیسوین بلوچ لائٹ انفنٹری - باجے والونکی یہ جماعتین اُن لوگون مین سے خاص طور سے انتخاب کی گئی تھین جو کہ فوجی باجے کے ڈائرکٹر کے زیر نظر رہ چکے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ جن رجمنٹون سے یہ جماعتین متعلق تھین اُنھون نے غدر کی لڑائیون مین خدمات کی تھین - چونکہ اعلانی باجہ کے لیئے ترمچیون کی ضرورت تھی اسلیئے چوتھی ڈریگون گارڈ اور پندرھوین ہزارز کے باجے بھی شامل کر لیئے گئے - دربار شروع ہونے سے پہلے جو وقفہ واقع ہوا اسمین باجون مین گیت بجائے گئے جنکا پروگرام یہ تھا - مارچ انڈر دی ڈبل انگل (ویگنر) ہلڈی گنگز مارچ (ویگنر) مارچ ان اتھیلی (ہینڈل سوہن) مارچ ان رینزی (ویگنر) مارچ ان سپیو (ہینڈل) کورونیشن مارچ (سینفرڈ) -

۱۰ بجتے ہی وہ اُمرا جو اول آگئے تھے دربار مین نظر آنے لگے اور ساڑھے دس بجتے بجتے ایمفی تھیٹر بھر گیا۔ ایمفی تھیٹر جسمین گارڈین کے آنے کی اجازت نہ تھی زرق برق پوشاک والون سے پُر ہو گیا یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنی نشست گاہون پر قبضہ کر لیا تھا اور ملنے جلنے اور دلکش منظر کی سیر کی خاطر ادھر اُدھر سٹر گشت کر رہے تھے اُن مین سے بعضے سفید چمکتے ہوئے ایمفی تھیٹر کی خوشنما بیرونی ہیئت کی تعریف کر رہے تھے اور بعضے رؤسا کے امیرانہ ملبوسات یا جواہرات یا یورپین افسرون اور مہمانون کی جگمگاتی ہوئی وردیون یا ہائی کورٹ کے ججون کے شاندار جبون نئی وضع کی کلاہون کو دیکھ رہے تھے بعضون کے دل مین ان منظرون کے ولولے اُٹھ رہے تھے جو ویگنر اور منڈل سوہن کے ان سنجیدہ راگون کے بعد جنھون نے دو ہزار بجانے والون کے ساز سے نکلکر تماشا گاہ کو گونجا رکھا تھا۔ ہونے والے تھے۔ گیارہ بجے ایک بگل بجایا گیا اور صحن فوراً تماشائیون سے بالکل پاک ہو گیا اسکے وسیع محیط کے گرد اب سب جگہ بھر گئی تھی لیکن شہ نشین ابھی خالی تھا اور اسکا سنہری زردوزی فرش اور چاندی کی کرسیان جگمگا رہی تھین علاوہ اسکے ایمفی تھیٹر کے بائین طرف ایک اور بھی جگہ خالی تھی جسکا عقدہ تھوڑی دیر مین کھلنے والا تھا نعل کے بیرونی کنارون کے بیچ مین جو وسیع جگہ چھٹی ہوئی تھی اسمین سے دور کے میدان کی صف بستہ فوج نظر آتی تھی ان فوجون کے پیچھے ایک بلند ٹیلہ تھا جو خاص طور سے اُن دیسی تماشائیون کے واسطے طیار کیا گیا تھا جو دربار کے اندر آنے سے محروم تھے اس ٹیلے پر ہزارہا آدمی لدے ہوئے تھے

جب دربار مین سب لوگ اپنی اپنی جگہہ بیٹھ گئے تو تمام مجمع کے دل پر انتظار کی ایک حالت طاری ہوگئی اور شاید ہی ایسا کوئی متنفس ہوگا جو اس حالت سے بری ہو۔

اب ایک نئی بات اور پیدا ہوگئی جسکا اُن لوگون کو بھی وہم وگمان نہ تھا جو پروگرام مین پڑھ چکے تھے کہ ایسا ہونے والا ہے اور یہ ایک بات تھی جسکو کوئی مرد یا عورت جسنے اسکو دیکھا ہرگز فراموش نہ کرے گا۔

وایسرائے نے غدر کے جنگ آزمودہ سپاہیونکو جنھون نے نصف صدی پہلے سلطنت کی خاطر اس جگہہ پر جہانکہ آج دولت انگلشیہ کی عظمت وشان کا ایک بڑا دربار ہو رہا تھا اپنے خون بہائے تھے یہ چاہا کہ دوبارہ اُنکو اس منظر کے دیکھنے کے لیے جہانکہ اُنھون نے معرکہ آرائیان کین موقع دیا جائے اور اس بڑی رسم کی تقریب مین جو کہ فی الحقیقت اُن ہی کی بہادری کا نتیجہ تھا اُنکو بھی کوئی حصہ ملے۔ چنانچہ وایسرائے نے یہ بات سوچی کہ ان قابل یادگار ایام کے پس ماندگان کی ایک منتخب جماعت کو دہلی مین بطور گورنمنٹ کے مہمانون کے مدعو کیا جائے اور دربار مین اُنکو کوئی ممتاز جگہہ دیجائے لیکن پہلے خیال یہ تھا کہ بلا لحاظ قومیت اور درجے کے تمام اُن سپاہیونکو جو کہ غدر کے موقع پر سلطنت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مختلف حصون مین لڑے تھے بلایا جائے۔ لیکن جب تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ ایسے آدمیون کی جماعت چودہ سو سے زیادہ کی ہے اور اس کثیر تعداد کو براعظم کے تمام حصون سے دہلی لانا اور اُنکی مہمان نوازی کرنا ایک امر دشوار ہے اسلیئے یہ بات فیصلہ کردی گئی کہ بلاوے صرف ان افسرون اور نان کمیشنڈ افسرون کے نام



دربار - بہادران جنگ آزمودہ کا گذرنا

بھیجے جائین خواہ وہ یوروپین ہون یا یوریشین یا ہندوستانی جو دہلی اور لکھنؤ کی لڑائیون مین لڑے تھے ان بلاؤن کو یورپینون اور یوریشینون نے اور ۳۸۷ ہندوستانیون نے قبول کیا چنانچہ دربار کے موقع پر گورنمنٹ کے مہمان رہے اور کرنیل کے آر ڈی میکنزی سی بی جو خود دہلی کے جنگ آزمودون مین سے ہین اور اب بہت دنون سے انھون نے شملہ مین سکونت اختیار کرلی ہے زیر کمان تھے - بہت سے اس امر مین وائسرائے کے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ گزشتہ ایام ماتم واندوہ کو ایسے موقع پر یاد دلانا خلاف دانائی ہے چنانچہ یہ لوگ دور سے ہی بیٹھے بیٹھے وائسرائے کی تجاویز پر خُردہ بینیان کر رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ خود دہلی مین کسی یورپین یا ہندوستانی نے ایسی رایون کی قدر نہ کی اور دربار کے موقع پر زخم خوردہ بہادرون کی اس مختصر جماعت کی موجودگی ایک ایسی یادگار رہے کہ لوگون کے دلون سے کبھی نہ مٹے گی - جگہہ جو اس تقریب مین انکے واسطے مقرر ہوئی وہ بالکل منجانب اللہ معلوم ہوتی ہے اور انکی جو عزت کی گئی وہ ہندوستانی اور یورپین صاحبان دونون کا ایک اضطراری فعل اور دونون کے لئے یکسان باعث فخر تھا -

چند کمزور اور مرتعش صورتون کو جو کہ حاضرین کو مشکل ہی سے نظر پڑین ایمفی تھیٹر کے بائین جانب جو خالی نشستین تھین لیجا کر بٹھا دیا گیا اسی اثنا مین ان بہادرون کی پوری جماعت دروازے پر آن پہونچی انکے پیش پیش فیوزلیرز کی پہلی پلٹن کا باجا تھا یہ وہ جماعت تھی جو ایک سوانگریزی پیدل فوج کے مانند نصف صدی کا عرصہ ہوا فتح اور شکست مین ان جانبازون کے شامل حال تھی اس تانتے مین کوئی ترتیب نہ تھی سوائے اسکے کہ یورپینون کا

مگر اکثر اپنے ملکی لباس مین تھے لیکن تمغے جنسے انکی بہادری نمایان تھی سب کے سینون پر درخشان تھے انکے پیچھے ہندوستانیون کی ایک بے میل جماعت تھی جو رنگ برنگ کی وردیان اور طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے تھے ان مین سے بعض کے بال بالکل سفید تھے اور بعض جھک کر بالکل کمان ہو گئے اور باوقت تمام اپنے ہمراہیون کے سہارے سے چلتے تھے سب سے پیچھے سکھ بہادرون کا ایک جتھا تھا جو سفید لباس مین ملبوس تھے جب جماعت لڑکتی پڑکتی تماشہ گاہ کی وسیع سڑک پر جسپر کہ سوائے انکے ابتک کسی کو آنے کی اجازت نہ ملی تھی پہونچی تو تمام لوگ انکی تعظیم کے لیئے سروقد کھڑے ہو گئے اور بار بار تالیان بجا کر انکا خیر مقدم کیا جسوقت کہ جانباز داخل ہوئے تھے تو باجہ والون نے یہ گیت شروع کیا تھا "سی دی کانکرنگ ہیروز" اور جبکہ وہ اپنی نشست گاہون پر پہونچے تو اولڈ لینگ سائن کی پرُ درد گت بجائی جا رہی تھی اسکا سامعین کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید ہی کسی متنفس کی آنکھین پرُنم نہ ہوئی ہون اور بعض کا تو یہ حال تھا کہ ہچکی بندھی ہوئی تھی اتنا کہنا یہان بیجا نہ ہوگا کہ اس جماعت مین صرف ایک ہی صاحب ایسے تھے جو ابتک باقاعدہ طور سے فوج مین کام کر رہے ہین اور یہ دہلی مین تشریف رکھتے تھے اور اگر دوسرے کامون مین آپکو مصروفیت نہ ہوتی تو شاید اس جلوس مین پیش پیش ہوتے صاحب ممدوح لفٹنٹ جنرل سر آر کمانڈنگ بھی تھے ۔ دربار کے دو روز بعد ان جان نثارون کی سنٹرل کیمپ مین وائسراے کی فرودگاہ کے سامنے دوبارہ پریڈ ہوئی اور انھون نے خود اپنی خوشی سے شکریے کا ایک ایڈریس وائسراے کی خدمت مین گزرانا

اور صاحب ممدوح نے جواب مین اُنسے خطاب فرمایا۔ بعدازان وائسرائے لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کانانٹ انکی صفون کے گرد پھرے اور اُنسے کلام کرکے انکو فخر بخشا۔

تھوڑی ہی دیر بعد شہنائیون کی آواز سنائی دینے لگی اور گارڈن ہائی لینڈرز کے دوسرے بٹیلین کے ۱۰۰ شاہی جوان ہمرکابی میجر سٹانٹن و لفٹننٹ ڈکنگھم و لفٹننٹ میکگل کرائیٹن بیٹلینڈ شاہی جھنڈا لیئے تماشہ گاہ کی طرف بڑھے باجے والے انکے آگے آگے تھے یہ شہ نشین کے سامنے دو سیدھی صفین باندھکر قائم ہوگئے۔ انکے پیچھے ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہیسی ایک چوگڑی مین مع اپنے جلوس کے بڑے دروازے پر جوکہ ایمفی تھیٹر کی پشت پر تھا تشریف فرما ہوئے حضور ممدوح اور آپ کے ہمراہیون کے واسطے کشادہ میدان مین شہ نشین کے عقب مین داہنی طرف نشست گاہونکا خاص انتظام کیا گیا تھا اور امپیریل کیڈٹ کور کے سامنے بٹھائے گئے۔

اسی اثنا مین ایک توپ چلی یہ ڈیوک آف کانانٹ اور اُنکی لیڈی صاحبہ کی سلامی کا پہلا فیر تھا۔ اور حضور ممدوح اور جناب ممدوحہ کی تشریف آوری کی خبر دیتا تھا حضور پرنور مع لیڈی صاحبہ کے چوگڑی مین بیٹھکر پونے بارہ بجے کیمپ سے روانہ ہوئے حضور کی چوگڑی کے آگے گھوڑون پر سوار بیٹھے تھے اور وہی گاڑی کو ہانکتے تھے۔ جناب ممدوح کی ہمرکابی مین ایک سکواڈرن نوین لانسرز اور ایک سکواڈرن اُنیسوین بنگال لانسرز کا تھا جب شاہی گاڑی ایمفی تھیٹر کے بڑے دروازے پر پہونچی تو باہر کی فوج نے سلامی دی پھر آناً فاناً مین سواری تماشہ گاہ کو طے کرکے ڈلکی کی چال سے شہ نشین کے برابر آلگی۔ حضور ممدوح اور

جناب ممدوحہ کے استقبال کے لئے بڑے زور اور جوش خروش سے تالیان بجائی گئین اور جب حضور گاڑی سے اُترے تو شاہی پہرہ دارون نے سلامی دی اور باجہ والون نے قومی گت بجانی شروع کی فارن سکرٹری نے دونون کا استقبال کیا اور جب تک وہ اپنی نشستون پر تشریف فرما نہ ہوئے تمام اہل مجلس مؤدب کھڑے رہے - ہنر رایل ہائینس فیلڈ مارشل کی وردی زیب تن کیے ہوئے تھے اور گارٹر آف انڈیا اور سٹار آف انڈیا کے کالر پہنے ہوئے تھے انکا ٹپکا آرڈر آف انڈین امپائر کا تھا اور آپ کے دست مبارک مین فیلڈ مارشل کا عصا تھا - ڈچیس آف کاناٹ آرڈر آف وکٹوریا اینڈ البرٹ کے لباس مین تھین اور انگریزی تاجپوشی کا تمغہ لگائے ہوئے تھین باجہ والون نے بعد ازان کارونیشن مارچ بجانا شروع کیا یہ مؤثر اور نفیس راگ کپتان سینفرڈ کی طبع عالی کا نتیجہ تھا -

کچھ منٹ بعد دربارگاہ کے دروازے پر سوارون کی ایک اور جماعت آتی ہوئی نظر آئی انکے پیش پیش چوتھے ڈریگون گارڈز تھے - جب باہر کی فوج نے شاہی سلامی پر بیرنٹ آرمز سے اُتاری تو سنگینون کی قطار پر سورج کی کرنون نے عجب لطف دکھایا - یہ حضور وائسرائے کی سواری تھی -

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن اپنے کیمپ سے دو پہر کے بعد ہی روانہ ہوگئے آپ چوکڑی مین سوار تھے اور آپ کی جلو مین چوتھے ڈریگونز گارڈ امپیریل کیڈٹ کور - باڈی گارڈ اور گیارھوین بنگال لانسرز خاصہ کے سوار تھے وایسرائے کے ہمراہ لیڈی کرزن صاحبہ بھی تھین آپ آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین خود وائسرائے فلڈریس زیب تن کیئے ہوئے تھے

اور سٹار آف انڈیا کا کالر پہنے ہوئے آپ کا ٹپکا آرڈر آف انڈین - امپائر کا تھا اور دونون
آرڈرز کے تمغے لگائے ہوئے تھے - میجر گریمسٹن کمانڈنگ باڈی گارڈ گاڑی کے داہنی طرف
تھے اور میجر جنرل پرتاب سنگھ مہاراجہ ایدر وآنریری کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور بائین
جانب تھے - جب سواری دربار گاہ کے دروازے پر پہونچی تو ڈریگونز اور گیارھوین بنگال لانسرز
وائسراے کے جلو کے پیادہ فوج کے پیچھے دروازے پر دونون طرف پرے باندھکر کھڑے ہوگئے
وائسراے کی سواری اس شان سے جلوہ گاہ دربار مین داخل ہوئی کہ امپیریل کیڈٹ کا دستہ
مشکی گھوڑون پر سوار اور رسالہ باڈی گارڈ کمیت گھوڑون پر جلو مین تھا اور لوگ برابر چیرز
دے رہے تھے کہ سواری منصۂ اجلاس کے برابر آلگی - اِدھر گارڈن ہائی لینڈرز کے تعظیمی
گارڈ نے پرزنٹ آرم کی سلامی اُتاری اور اُدھر باجے والون کے گروہ نے گاڈ سیو دی کنگ
کی گت چھیڑ دی اور ٹھیک ساڑھے بارہ بجے بیچ کے گنبذ کے عقب سے وائسراے کے جھنڈے
کا پرچم ہوا مین لہرانے لگا اور رائل فیلڈ ارٹلری کے داہنی طرف کی توپون نے جو حلقہ دربار
کے باہر لگی ہوئی تھین ۱۰۱ ضرب شاہی سلامی سر کی - یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ ہز اکسلنسیز
گاڑی سے اُترے انکے سٹاف کے افسرون نے انکا استقبال کیا اور دونون شہ نشین پر
چڑھ گئے - ڈیوک آف کناٹ قومی گت کی آواز سنتے ہی کھڑے ہوگئے تھے وائسراے نے
مقام اجلاس پر پہونچکر انکو اور ڈچس آف کناٹ کو جھک کر سلام کیا ڈیوک نے بھی ایساہی
جواب دیا چند لمحے تک چارون صورتین حضار کی طرف منھ کیے ہوے کھڑی رہین پھر
سب بیٹھ گئے - وائسراے وسط مین نقرئی شاہانہ کرسی پر باانداز مین چاندی کی تپائی ذرا

اور لیڈی کرزن کی کرسیان کسی قدر داہنی طرف عقب مین تھین۔

جس وقت وائسرائے کا جلوس جلوگاہ دربار مین داخل ہوا تمام لوگ جو امفی تھیٹر مین موجود تھے کھڑے ہو گئے تھے اور اب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے لیکن سلامی کی توپون کی گڑگڑاہٹ جو ٹھہر ٹھہر کر چھوٹ رہی تھین اس وقت تک صاف سنائی دیتی تھی اور امپیریل کیڈٹ کا دستہ جو حلقۂ دربار کے باہر جا کر گھوڑون پر سے اتر پڑا تھا اب بسرکردگی سر پرتاب سنگھ پیادہ پا چلکر امفی تھیٹر کی بائین طرف منصۂ دربار کی پشت پر آکر اپنے اپنے ٹھکانے سے کرسیون پر بیٹھ گیا۔ کیڈٹ کے لوگ اپنی خوشنما سفید اور آسمانی رنگ کی وردیان پہنے ہوے تھے پگڑیون پر سامنے کے رخ بگلے کی مورت تھی غرض کیڈٹ ایک شاندار شاہانہ گارڈ آف آنر تھا۔ جلوس کے داخلے کے علاوہ جو تین دن قبل ہو چکا تھا یہ پہلا ہی موقع تھا کہ کیڈٹ نے مراسم دربار مین سے سرکاری طور پر اس رسم مین شرکت کی اور انکی عمدہ صورت شکل اور شاندار وردی نے جس سے انکی عالی نسبی اور امیرانہ چال ڈھال صاف نمایان تھی لوگون پر بڑا قوی اثر کیا۔ شاہی سلامی کی آخری توپ سر ہوئی تو سر ایچ بارنس فارن سکرٹری شہ نشین نے جھک کر وائسرائے کو سلام کیا اور ہزاکسلنسی سے دربار کے شروع کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ہوتے ہی پیچھے ایک اشارے کے ذریعے سے جو پہلے سے ٹھہرا رکھا تھا۔ باجے والون کے سرگروہ کو حکم پہونچا دیا گیا۔ شاہی سلامی کے بعد ہر طرف ایک سکوت کا عالم تھا اب نغمۂ طلب نقیب سے وہ خاموشی رفع ہوئی۔ طلب کے جواب مین امفی تھیٹر کے باہر سے جہان میجر میکسول نقیب اور

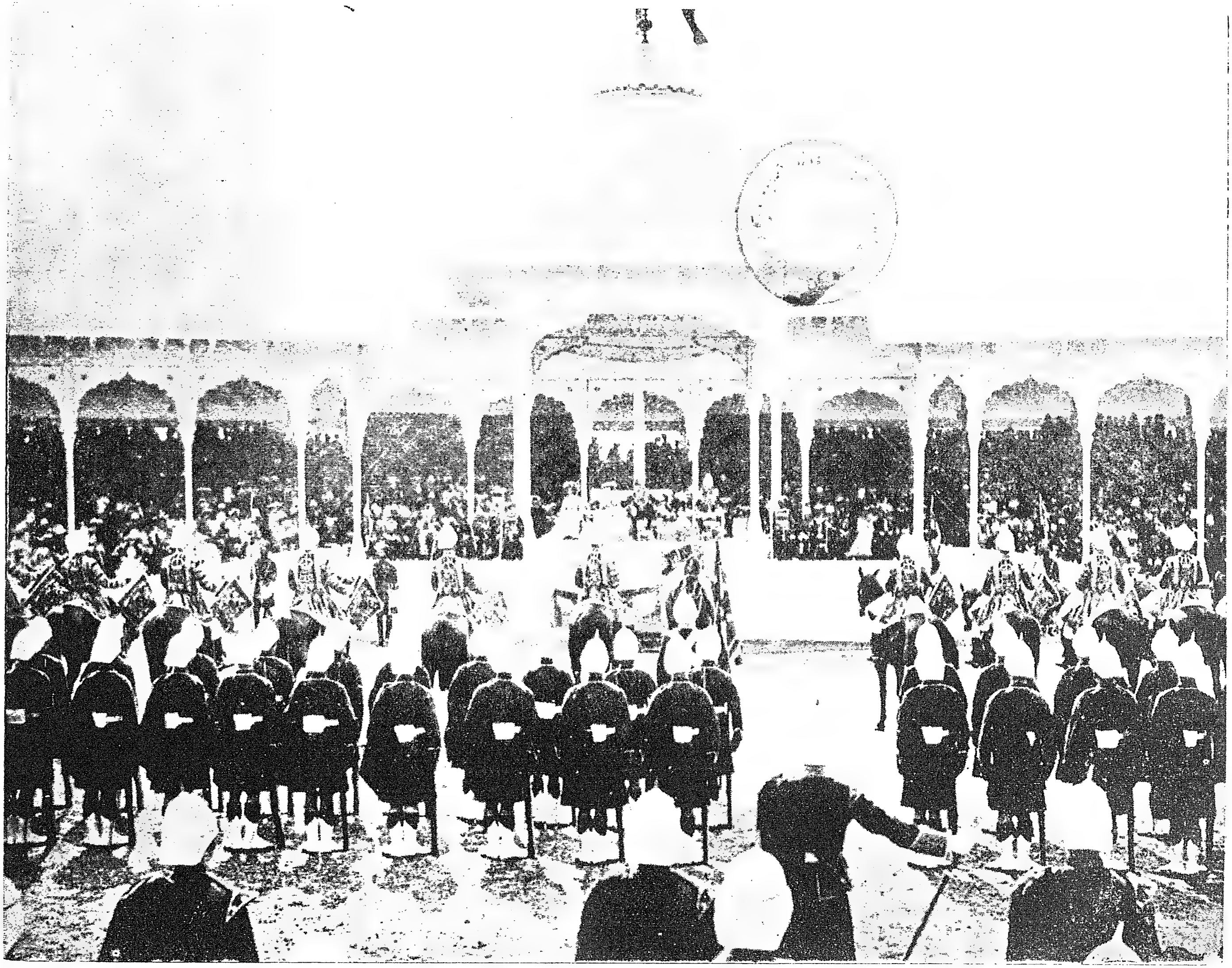
اُنکے بارہ ترمچی ۶ یورپین اور ۶ ہندوستانی جوانان اردلی کے پہلو بہ پہلو کھڑے تھے نفیریون کی ایک صدا آئی اور چند لمحے گزرنے پائے تھے کہ سوارون کی ایک جماعت دروازے پر دکھائی دی - جماعت مین خود نقیب صاحب تھے اور اُنکے ساتھ آگے آگے اُنکا تنبورچی (انڈین ڈراگن گارڈ کا نفیری نواز نٹال) تھا اور پیچھے پیچھے ترمچی - یہ لوگ تھوڑی دیر دروازے پر ٹھہرے اور اس اثنا مین نقرئی نفیریون نے ایک گت چھیڑی اسکے بعد نقیب آگے آگے آپ اور پیچھے پیچھے آدھے ترمچی گھوڑون پر سوار آہستہ آہستہ داہنے بازو سے ہوتے ہوئے صدر مقام کیطرف بڑھے تنبورچی اور باقیماندہ ترمچی مقابل کی سڑک سے اُسی جگہ پہونچے باجے والونکا طائفہ ہوقت کپتان سنیفرڈ کا بنایا ہوا ہرلڈ مارچ کا رجز بجا رہا تھا اور اچھے سدھائے ہوئے مشکی جنگی گھوڑون نے بھی وقت کی ایسی پابندی کی کہ اُدھر رجز ختم ہوا اور ادھر ترمچیون کی دونون ٹولیان ملکہ دربار کے صدر مقام کے سامنے آموجود ہوئین اور اُنھون نے ایک تیسری گت بجائی - قوی ہیکل میجر میکسول جو ۶ فٹ سے بھی زیادہ لمبے ہین نقابت کا مغرق کوٹ جو شاہی ماہی مراتب کے نشانون سے لدا ہوا تھا پہنے اور داہنے ہاتھ مین آبنوس اور چاندی کا گرز لیئے ہوئے تھے - ان چیزونکے علاوہ اُنکی پوری وردی سفید پاجامہ تھا کانٹے دار بوٹ سفید خود سنہری سفید پگڑی - ترمچی انگریز اور ہندوستانی گہرے قرمزی رنگ کے مخملی کوٹ پہنے ہوئے تھے انپر سامنے اور پشت کی طرف ای آر آئی کا شاہی اور قیصری زردوزی طغرا بنا ہوا تھا - انگریز سفید خود پہنے ہوئے تھے اور ہندوستانی سفید سنہری پگڑیان شاہی ترمچیون کیطرح نفیریون مین اور طنبورون کے گرداگرد جھنڈیان لٹک رہی تھین جو شاہی مراتب سے بڑی جگمگا رہی تھین -

اب فارن سکرٹری نے درخواست کی کہ نقیب کو اجازت دی جائے کہ شاہی اعلان کردہ

دروازے کی طرف کو منھ کیا اور اعلان ذیل ایسی آواز سے پڑھا کہ ایمفی تھیٹر کے دور ترین کناروں تک بخوبی سنائی دیتا تھا۔ اعلان شاہی جسکا منشا یہ تھا کہ مملکت ہند مین اعلی حضرت شہنشاہ معظم کی رسم تاجپوشی ادا کرنے کے لیئے کوئی تاریخ مقرر کیجائے چونکہ ما بدولت و اقبال ملکہ مرحومہ یعنی کوئین وکٹوریہ کی وفات پر جو کہ ۲۲-جنوری ۱۹۰۱ء کو ہوئی الفضل کردگا سریر شاہی پر بخطاب ولقب ایڈورڈ ہفتم بادشاہ سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ حامی دین و شہنشاہ ہند رونق افروز ہوئے۔ اور چونکہ ما بدولت نے اپنے اعلان ہائے شاہی مورخہ ۲۶-جون و ۱۹ دسمبر ۱۹۰۱ء مطابق یکم سنہ جلوس کے ذریعے سے اپنے اس شاہی ارادے کو شائع کردیا تھا کہ بفضل عنایت خداے برتر ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کو اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کرینگے۔

اور چونکہ ما بدولت کی یہ خواہش اور تمنا ہے کہ اس رسم کا اعلان عام طور سے مملکت ہند مین ہماری جان نثار ہندوستانی رعایا کے سامنے کیا جائے اور وہان کے گورنرون لفٹنٹ گورنرون اور حکام بالا اور قلمرو ہند کی دیسی ریاستون کے رؤسا و اُمرا و ارکین اور وکلا کو اس مبارک رسم مین شریک ہونے کا موقع ملے اسلیئے اب ما بدولت اپنے اس شاہی اعلان سے اس بات کا اظہار کرتے ہین۔

اور اپنے معتمد خاص اور مصاحب عزیز جارج نتھنیل لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن وائسرائے و گورنر جنرل ہند کو اس بات کا اختیار دیتے ہین کہ وہ دہلی مین



دربار-اعلان کا پڑھنا

اور اس امر کی بھی ہدایت کرتے ہین کہ مذکورہ بالا دربار کے موقع پر یہ اعلان اُن اشخاص کی آگاہی کے لیئے جو اس سے تعلق رکھتے ہین پڑھا جاے۔

یہ اعلان یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو مابدولت نے سینٹ جمیس کے دربار مین علی رُوس الاشہاد پڑھا

خدا ہمارے قیصر بادشاہ کو سلامت رکھے۔

اعلان شاہی کے آخری الفاظ پڑھے جانے کے بعد شہنائیون کی آواز ایک دفعہ اَور بلند ہوئی اور شاہی پھریرا اُس چوب پر جو کہ دربارگاہ کے مرکز مین نصب تھی چڑھا دیا گیا۔ ہوا مین اُسکا لہرانا عجیب لطف دیتا تھا۔ باجہ والے قومی گت بجانے لگے اور شاہی پہرہ دارون نے سلامی دی اُسوقت پھر سب مؤدب کھڑے ہوگئے اس اثنا مین نقیب اور اُسکے ترجمے واپس دروازے تک پہونچ گئے تھے جب حضار مجلس اپنی اپنی نشستون پر بیٹھے تو باہر کے توپخانے سے شاہی سلامی کی پہلی توپ دغی ان ۱۰۱ توپون کا سلسلہ برابر جاری رہا اور سوائے دو دفعہ کے جبکہ خوشی کے نعرے پیادہ دستون کی اگلی صف سے شروع ہوکر بڑی بڑی جماعتون کی پچھلی صفون تک بلند ہوئے کبھی نہ ٹوٹا۔

اسی اثنا مین سلامی کی توپین سر ہوئین اور بارگاہ کے باجہ والون نے کرشمز کرونگر مارش میربیئرز کارونیشن مارچ اور کپتان سنیفرڈز کارونیشن مارچ گائے۔ خوشی کے پہلے اور دوسرے بندوقون کی باڑون کے بعد قومی گیت کی ابتدائی اور انتہائی گیتین سنائی دین جنکو رجمنٹی باجے والے جو کہ باہر کھڑے تھے بجا رہے تھے جب آخری توپ بھی دغ چکی تو باجے والونکی

ہوئی جو دیر تک قائم رہی۔ اور رسومات کے دوسرے حصے کی کارروائی شروع ہوئی۔
ہز اکسلنسی وائسرائے کرسی سے اٹھکر اہل دربار کی طرف متوجہ ہوئے اور تمام مجلس پر
ایک خاموشی کا عالم طاری ہوگیا پھر آہستہ آہستہ اور نہایت اطمینان کے لہجے مین جناب
ممدوح نے یہ سپیچ فرمائی جسکو دور سے دُور کے تماشائی بھی جو ایمفی تھیٹر کے کنارے پر جمے ہوئے
تھے بخوبی سُن سکے اگرچہ ان کا فاصلہ ۱۳۰ گز کا تھا۔

اے شہزادگان والا تبار و رؤساء عالی وقار و متوطنان مملکت ہند۔ پانچ ماہ کا
عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند اڈورڈ ہفتم نے لندن مین انگلستان کا تاج
شاہانہ سر پر رکھا اور عصاء حکومت کو دست مبارک مین لیا۔ اُسوقت مملکت ہند کے
صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف
خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی مین شریک ہون اور آج
یہان یا ہند کے دیگر حصص مین اس عالیشان تقریب کی خوشی مین کل رؤسا و اُمراء سردار جو
عمائد سلطنت ہین اور تمام دیسی و یوروپین حکام جنکے ہاتھ مین زمام حکومت ہے اور جو ایسی
دانائی اور جانفشانی سے کام کر رہے ہین جسکی نظیر نہین ملسکتی اور کل انگریزی اور دیسی
فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیون
مین اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجو
لاکھون طرح کے جھگڑون کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار مین یک زبان ہین جمع مین

صرف اس غرض سے کہ مین اعلیٰ حضرت کی رسومات تاجپوشی کو ہندوستان مین ادا کرون حضور ملک معظم نے مجکو بحیثیت وائیسراے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لیئے کہ اعلیٰ حضرت کی نظرون مین اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھون نے اپنے برادر حقیقی ہزرائل ہائنیس ڈیوک آف کاناٹ کو اس جلسے مین شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرماکر ہمکو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوے کہ آج ہی کے دن اور اسی شہر مین جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسون اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سائے مین انکے باہمی نفاق فرو ہوگئے اور وہ سب یکجہت ہین۔ ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہین زیادہ متفق ہین یہ شہنشاہ جسکے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہین اہل ہند کی نظرون مین کچھ کم عزیز نہین ہے۔ کیونکہ انھون نے اپنی آنکھون سے اُنکو دیکھا ہے اور اپنے کانون سے اُنکی آواز سُنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوے ہین جو صرف شاندار ہی نہین بلکہ دنیا مین سب سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ حقیقت مین انگریزی سلطنت ہے جسکی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے مُنکر ہے وہ بالکل نادان ہے جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانون سے مالامال ہے ویسا ہی وہ اپنی

ہزارہا لوگون نے ہند کی خواستگاری کی مگر اسنے اپنے تئین الیسی سلطنت کے حولے کیا جسکو اسکی وفاداری پر پورا اعتماد تھا۔

تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین دنیا مین ایسا اور کہین ہونا ممکن نہین معلوم ہوتا میرا مطلب اسوقت اس عظیم الشان ازدحام سے ہین جسکو مین بےنظیر خیال کرتا ہون بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جنکے دلی ولولون کا یہ اظہار کر رہا ہے ۰۰ اسے زیادہ مختلف ریاستون کے حکمران جنکی رعایا کی کل آبادی ۶۲ کروڑ سے کم نہین اور جنکی عملداری کی حدود طول بلد کے ۵۵ درجون پر پھیلی ہوئی ہین اسوقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توثیق کے لیئے حاضر ہین۔ ہم انکے اس وفادارانہ جوش کی جسنے انکو ہزارون کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلون کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہین اور مجکو تھوڑی دیر مین بہت فخر حاصل ہوگا جبکہ مین خود انکی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کے پیغام سنونگا۔ جو قومی افسر اور سپاہی اسوقت موجود ہین یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہین جنھین اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہین۔ دیسی اُمرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اسوقت موجود ہین وہ ۲۳ کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہین اس حساب سے میرے خیال مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسوقت دربار مین دنیا کی آبادی کا پانچوان حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلون اور اپنے حکمرانون کے جمع ہے سب کے دل مین ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر سلطنت کے

سامنے خم ہین اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہی جسنے اِس خم غفیر کو کھینچ بلایا ہے
تو جواب دیا جائیگا بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی انکی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور
انکا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہین بلکہ انکے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور انکے دلی الیقین کا
اظہار ہے کیونکہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اِس وسیع آبادی کے اکثر حصون کو حملون اور
بدامنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑون کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور
سیکڑون کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیے ہین اور تمام کے واسطے
یکسان انصاف کرنے ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتون کے پھیلانے مین
کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہین پھر اسکو
ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اَور بھی مشکل کام ہے اور سب مین اہم یہ امر ہے
کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر وشکر کردے یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہین جس لیے
آج یہ دربار کیا گیا ہے اَب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز
پیغام پڑھون جسکی بابت آنحضرت نے آپ کو سُنانے کے لیے مجھے ارشاد فرمایا ہے وہو ہٰذا
مابدولت کو اِس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر
جبکہ وہ مابدولت کی رسم تاجپوشی ادا کر رہے ہین پیغام تہنیت بھیجین - لندن کی تاجپوشی
کے جلسے مین ہندوستانی رؤسا اور قائم مقامون کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک
ہوئی تھی اسلیئے مابدولت نے وائسراے اور گورنر جنرل کو اِس امر کی ہدایت کی کہ دہلی مین
ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا اُمرا احکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اِس

مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء مین ہندوستان تشریف لے گئے تھے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل مین جاگزین ہے مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ انکو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے۔ گزشتہ چند سال کے عرصہ مین انکی محبت اور جان نثاری کی بہت سی شہادتین مابدولت کے سامنے گذر چکی ہین اور مختلف معرکون مین ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہاے نمایان کیئے ہین اُنسے مابدولت بخوبی واقف ہین۔

مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہین کہ تھوڑے عرصے مین ہمارے فرزند دلبند شہزادہ ویلز اور اُنکی بیگم صاحبہ پرنسز آف ویلز ہندوستان مین رونق افروز ہونگے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کرینگے جسکی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُسکو جاکر دیکھین اور خود اُنکو بھی اسکی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان مین ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اسلیئے مابدولت اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ کو جنکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہین تاکہ جلسۂ تاجپوشی مین شاہی خاندان کے قائم مقام بنکر شریک ہون۔

جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ اول قیصر ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہین ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتین جنسے حکومت کرکے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب مین اپنی بزرگی اور عزت پیدا کرلی تھی مابدولت اپنے تمام باجگزارون اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ بہ تجدید کرتے ہین

کہ اُنکی آزادی کو قائم رکھینگے اُنکے مراتب اور حقوق کی پاسداری کرینگے اور اُن کی بہبودی کی کوشش مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑینگے یہی حصول اور اغراض بادولت کے مد نظر ہین۔ اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ انسے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔

اے شہزادگان والاتبار۔ و اے اہل ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہین جسکی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہین۔ اُنکا ہر حرف اُن افسرون کے قلوب مین جو اُنکے خدمت گذار ہین محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے شرکا کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالہ آلات ہین درستی اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہین۔ ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا آجکل عروج پر ہے ایسا کبھی نہین ہوا وہ لوگ جنھون نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہین وہ حقیقت مین زیادہ مستحق آفرین ہین اور جنھون نے زیادہ عمدہ کارنمایان کیئے ہین اُنکے حقوق بھی بڑے بڑے ہین۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیون مین اپنے سپاہی اور تلوارین ہمارے نذر کین اور دیگر مصائب مین بھی مثلاً قحط و خشک سالی وغیرہ مین اُنھون نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی اب جو کچھ اُنکو حاصل ہے اِس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُنکو حاصل ہے اُسمین کبھی کسیطرح کا خلل نہین آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار

عالیہ آن قرضون کا جو دیسی ریاستون کو گزشتہ قحط کے موقع پر دیے گئے ہین یا سرکار انکی کفیل ہوئی ہے تین سال تک کوئی سود نہین لے گی اور ہمکو امید ہے کہ وہ لوگ جنسے ایسا فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کرینگے۔ اس عظیم الشان ملک مین اور جو کثیر التعداد جماعتین اور فریق ہین اور جنکی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے انکو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سُنائینگے سال حسابی کے وسط مین اعلان کرنا مناسب نہین کیونکہ ایسے موقع پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم امید کرتے ہین۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہوگیا تو ہمکو اعتماد کامل ہے کہ بادشاہ معظم کے عہد سلطنت کے اول ہی زمانے مین سرکار عالیہ رعایائ ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جسوقت کہ مجکو انکا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر انکا صبر اور انکی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے مین مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہان ان رعایتون اور مہربانیون کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین جنکا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہین اور درج ہین تاہم فوجی افسرون سے مین اتنا کہنے کا مجاز ہون کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہوگیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہین اے امرائ عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہین تو بلا خطر خزان اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہین خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا خواہ محنت کا ہو یا معاش کا جسکو

موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھون کے سامنے ہورہا ہے
اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھہ سکتی ہین اور اگر ہند کے
فرمانرواؤن اور رعایا یورپین اور ہندوستانیون۔ حاکمون اور محکومون مین اتحاد رہے
اور موسم اپنی فیاضی مین مضائقہ نہ کرے تو دیکھین بھلا ہندوستان کی ترقی کسطرح رک سکتی
ہے ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان
نہین ہوگا بلکہ اسکی تجارت کے چشمے جاری ہو جائینگے۔ اسکے باشندون کی عقلین بیدار
ہو جائینگی اسکی بہبود روز افزون ہو گی۔ اور آرام اور دولت کی ہرطرف ریل پیل ہو جائیگی
مین اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہون اور ساتھ ہی مجکو اس ملک کے
بے انتہا ترقی کے سامان دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی
بصورت حال نہین ہوسکتا جبتک کہ کسی منبطیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لیجائے اور یہ بات
صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔

اور اب مین اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہون مین امید کرتا ہون اہل ہند کو یہ
مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہان انکو ایک بڑی تقریب کے موقع پر
اپنے شہنشاہ کی ذات اور انکے خیالات سے معرفتِ تامہ حاصل ہوئی مین امید کرتا ہون کہ
لوگ جب جب اِس تقریب کو یاد کرینگے انکو فرحت و مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ اڈوارڈ ہفتم
کا عہد جسکا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند مین محفوظ رہے گا ہم دعا کرتے
ہین کہ فرمانروائے عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے انکی شہنشاہی اور قوت سالہائے

عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور انکی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔

خدا کرے ہمارا بادشاہ شہنشاہ ہند مدت تک زندہ و سلامت رہے۔

یہ الفاظ کہکر وائسرائے پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بجالیکہ تمام مجمع کے نعرہائے خوشی بلند تھے۔ اُنھون نے ٹھیک آدھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ بادشاہ کا پیغام پہونچانے سے قبل اُنھون نے وہ ٹوپی جو اب تک پہنے ہوئے تھے اُتار لی تھی۔ اور جب اپنی تقریر کا اُتنا حصہ ختم کر چکے تو پھر پہن لی۔ پیغام شاہی جوش نعرہ ہائے خوشی کے ساتھ سُنا یا گیا اور بقیہ تقریر کے خاص خاص ضروری مقامات کی تواضع بھی اکثر نعرہ ہائے خوشی سے ہوئی

وائسرائے ابھی اچھی طرح دوبارہ کرسی پر بیٹھنے نہ پائے تھے کہ نقیب اور ترہی گھوڑ سوار پھر شہ نشین کے قریب گئے اور ایک تان بجائی اسکے بعد وائسرائے کے اشارے سے میجر میکسول نے اپنی ٹوپی بلند کر کے بے انتہا بلند آوازی سے شاہ قیصر ہند کے لیئے تین چیرز کی تحریک کی ایک حرکت کے ساتھ سولہ ہزار آدمیون کی تمام جماعت فی الفور کھڑی ہو گئی اور نعرہ ہائے سرور کا غل و شور تماشا گاہ عظیم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گونج اُٹھا۔ جب یہان کی آواز تھم گئی تو باہر کی جانب نعرہ ہائے خوشی پھر بلند کیئے گئے اور فوج کے نعرون کا شور جو فاصلے سے سنائی دیتا تھا۔ فوج کی لمبی قطارون سے جو میدان مین قائم تھین سُنائی دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اندرونی احاطہ کے زیادہ بلند نعرون کی گونج بھی ہے اور جواب بھی۔ پھر ایک مرتبہ ایمفی تھیٹر کے اندر اور

باہر کے باجہ والون نے قومی گت بجائی۔ اسکے بعد نقیب اور اسکے ہمراہی ترمچی اپنی
آخری خدمت انجام دیکر رخصت ہوئے۔

اور اب اس تقریب کا تیسرا یعنی آخری حصہ شروع ہوا۔ اسوقت تک وائسرائے کے
اور ان صورتون کے سوائے جو زرق برق کی نمائش کے ساتھ تماشا گاہ کے احاطہ کے
اندر اس حصے مین جو انکے لئے متعین تھا چلتے پھرتے تھے حاضرین جلسہ کا بہت بڑا حصہ
تماشائی تھا۔ لیکن اب حاضرین مین سے نہایت ذی رتبہ اصحاب کو خود بھی کام کرنا پڑا
فرمان روایان ریاست کو پیش کرنے کی رسم ایک ایسی رسم تھی جسکا اس سے پہلے ایسے موقع
پر کبھی ارادہ بھی نہین کیا گیا تھا اس لاجواب دربار مین انکو ایک اور بھی معزز خدمت
بجالانی تھی کہ اپنے شہنشاہ کا اظہار اطاعت کرین اور اپنی اپنی مبارکباد کا پیغام دین جسوقت
سر انیچ بارنز فارن سکرٹری نے روسا فرمانرواؤں کو پیش کرنے کی اجازت حاصل کرلی تب
ان مین سے ہر ایک باری باری اس ترتیب کے ساتھ جو پہلے قرار پا چکی تھی کرسی سے
اٹھتے تھے اور بعض بعض صورتون مین جبکہ خاص اجازت مانگی اور حاصل کیجاتی تھی فرزند
یا برادر یا وزیر کے ہمراہ شاہ نشین تک بڑھتے تھے جہان وائسرائے اور ڈیوک آف کناٹ
کھڑے تھے اور انسے ملاقات کر رہے تھے رئیس کے نام اور خطاب کا اظہار فارن سکرٹری
کرتے تھے اور انکا پیغام سننے سے قبل اول وائسرائے انسے مصافحہ کرتے تھے بعد مین ڈیوک
آف کناٹ بھی اس ہی طرح ان کی مدارات کرتے تھے۔

رئیسون کے ہمراہی مین پولیٹکل افسر سیڑھیون سے آگے نہین بڑھتے تھے یہ فیصل

ہوچکا تھا کہ صرف رئیس ہی آگے بڑھین اور اُنھیکو تعیین خود ہی کرین - مزید برآن اس موقع پہ
کوئی نذر پیش نہین کی گئی تاکہ اس موقع کی نوعیت خاص پر زور دیا جائے وائسرائے نے یہ
چاہا کہ رؤسا کی کسیطرح پر تحقیر و تذلیل نہ ہو لہذا نذر لینے کے قاعدے کو جسکی پابندی لازمی
طور پر وائسرائے کے دربار مین کیجاتی ہے اس شاہی دربار مین اسکو جائز نہ رکھا - رئیسون
نے اپنے پولیٹیکل افسرون کی صلاح سے آپسمین یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ کس ترتیب سے
متعدد گروہون مین شہ نشین کی جانب بڑھینگے اور رئیسون کی جماعتون کے تقدم و تاخر
کے متعلق تمام مسائل اس عاقلانہ تدبیر سے طے ہوگئے تھے جسکی رو سے رئیسونکی جماعتین
یکے بعد دیگرے ایمفی تھیٹر کے دونون جانب سے بڑھتی تھین اور ایک جماعت کا فرد تر درجہ
کا رئیس گزر جاتا تھا قبل اسکے کہ دوسری جماعت کا سب سے اعلیٰ ترین رئیس نمودار
ہوتا تھا اس مناسب انتظام سے وہ بات حاصل ہوگئی تھی جو ۱۸۷۷ء کے مجمع قیصری مین
ناممکن تصور کی گئی تھی اُس موقع پر رؤسا صرف تماشائی تھے یہ سچ ہے کہ لارڈ لٹن کے
سپیچ کے اختتام پر گوالیار - اودیپور - اور جے پور کے مہاراجگان اور سر سالار جنگ وزیر
حیدرآباد اپنی اپنی جگہہ سے اُٹھے اور چند برجستہ فقرون کے ذریعے سے خطاب کیا مگر ہر شخص
ایمفی تھیٹر سے روانہ ہونے کی تیاری کر رہا تھا اور عام چل چلاؤ مین جو کچھ اُنھون نے کہا اسپر
نہ توجہ ہوئی اور نہ کسی نے سُنا - دربار قیصری ۱۹۰۳ء کے اختتام کا نظارہ اس سے زیادہ
پر شوکت بھی تھا اور نہ زیادہ موثر بھی -

بیشتر رؤسا فرمانروانے وائسرائے کی خدمت مین پیش ہوکر مختصر الفاظ مین اتنی ہی

درخواست کی کہ اُنکی دلی مبارکباد اور اُنکی جان نثاری اور خیرخواہی کا وعدہ شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین۔ اِسمین شک نہین کہ جن رؤسا کا یہ منشا تھا کہ اپنے خیالات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرین اور جو اپنے ہمراہ لکھی ہوئی سپیچ بھی لائے تھے اُن مین سے بعض نے اِس رسم مقررہ سے تجاوز نہین کیا مگر بعض نے انگریزی مین فصیح و بلیغ گزارش کرنے کی کوشش کے بعد اُردو بولنی شروع کردی اور بجاے حفظ کی ہوئی تقریر فصیح کے چند برجستہ فقرے کہے یہ فقرے بھی کچھ کم پسندیدہ نہ تھے کیونکہ یہ دل سے نکلتے تھے۔ لیکن طرز و طول گزارش خواہ کچھ بھی ہو جو اصحاب شہ نشین سے اتنے قریب تھے کہ مقررون کے چہرے اور طرز کو دیکھ سکتے تھے اُن مین سے کسی کو اِس مبارکباد کی صداقت اور خوشدلی مین شبہہ نہین ہو سکتا تھا جسکے ادا کرنے کے واسطے رؤسا مذکور حاضر ہوئے تھے انکی خوشنودی اور فخر کہ انکو اس شاہی دربار مین یہ حصہ مِلا۔ انکے الفاظ سے زیادہ انکے شوق اور انکی رضامندی بھی ظاہری علامات سے نمایان تھی جسکو مشرق کے نہایت سخت قواعد اخلاق بھی نہ چھپا سکتے تھے۔ جب وہ وائیسراے اور ڈیوک آف کانا ٹ سے مصافحہ کرنے کے لیئے یکے بعد دیگرے بڑھے چلے آتے تھے۔

گو اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ محض خیرخواہانہ مبارکباد کے ہر پیغام کا اعادہ کیا جائے جو بیشتر رؤسا نے پیش کیا جسکی نوعیت اوپر بیان کردی گئی زیادہ غور سے لکھی ہوئی عرضداشتین تحریر مین لائی جا سکتی ہین۔ ہز ہائینس نظام حیدر آباد نے جنکے ہمراہ اُنکے فرزند شاہزادہ عثمان علیخان اور اُنکے وزیر مہاراجہ پیشکار سرکشن پرشاد تھے کہا۔

ہون مین یقین کرتا ہون کہ یور ایکسلنسی کو معلوم ہے کہ مدت العمر میری کوشش یہ رہی ہے کہ میرے خاندان کو تخت برطانیہ کے سچے معاون ہونے کا جو تعلق رہا ہے اُسکو قائم رکھون اور مستحکم کرون اور اس حیثیت سے مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اتنی عنایت کیجیے کہ میری نہایت دلی مبارکباد شاہ قیصر ہند کی خدمت تک پہونچا دیجیے اور اُنکو میری جانب سے یقین دلا دیجیے کہ وہ ہمیشہ مجھے اور میرے خاندان کو ہر لحاظ سے سچا اور وفادار معاون پائینگے۔

ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ نے جنکے ہمراہ اُنکے فرزند شرمینت یوراج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ تھے وائسرائے سے درخواست کی کہ اُنکی دلی اور خیر اندیشانہ مبارکباد قیصر ہند کے موقع تاجپوشی پر اُنکی خدمت مین پہونچا دین۔

ہز ہائینس مہاراجہ میسور نے جنکے ہمراہ اُنکے بھائی یوراجہ نراساراجہ وڈیار تھے کہا۔

"مین اپنی والدہ کی اور اپنی جانب سے شاہ قیصر ہند کی خدمت مین اس عالیشان موقع پر نہایت پُر انکسار و صداقت مبارکباد پیش کرتا ہون"

ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر نے جنکے ہمراہ اُنکے بھائی راجہ سر امر سنگھ تھے کہا۔

"مین آپ کو اپنی دلی خیر خواہی و جان نثاری سے اس موقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہون اور آپ سے التجا کرتا ہون کہ آپ شہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی خدمت مین بھی پہونچا دین میری نہایت دلی دُعا یہ ہے کہ خدا قادر مطلق تاج برطانیہ کو سلامت رکھے اور تمام بڑے



دربار - نظام کا پیش ہونا

چھوٹے ہندوستانیون کو امن عطا کرے"۔

خان قلات نے فارسی مین کہا

"مین اپنی اور اپنی تمام ریاست کی جانب سے آپکو اسموقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہون"۔

جام لسبیلا نے بھی اِس ہی طرح وائسراے سے التجا کی کہ انکی دلی مبارکباد مع اُس جان نثاری اور خیراندیشی کی تصدیق کے جو انھین اُس تخت کے ساتھ ہے شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین۔

مہاراجہ بیکانیر نے وائسراے سے یہ درخواست کرنے کے بعد کہ انکی خیرخواہانہ اور مودبانہ مبارکباد شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین لارڈ کرزن سے التجا کی کہ وہ شہنشاہ کو یقین دلا دین کہ مہاراجہ بیکانیر اور انکے خاندان کے لوگ ہمیشہ شہنشاہ کی جانب سے لڑنے اور انکی خدمت کرنے کے واسطے ہر موقع پر مستعد رہے ہین۔

ہز ہائینس بیگم صاحب بھوپال شاہ نشین تک اپنے دو بڑے صاحبزادون یعنی نواب نصراللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان کے ہمراہ تشریف لائین انھون نے اپنے پردہ نشین ہونے کے لحاظ سے خاص اجازت اس امر کی حاصل کر لی تھی کہ اپنی مبارکباد بصورت تحریر پیش کرین پس انھون نے شاہنشاہ معظم کو نذر کرنے کے واسطے ایک ڈبہ نکالکر دیا جو بہت سے بیش بہا جواہرات سے مرصع تھا اور جسپر انکے شوہر متوفی اور تینون شاہزادون کی عاجی تصویرین بنی ہوئی تھین وائسراے کے قدمون پہ رکھ دیا اس ڈبہ مین ایک عریضہ بزبان اُردو مع ترجمہ انگریزی تھا جسمین بیگم صاحب نے اس عظیم الشان موقع کی طرف توجہ دلانے کے بعد جو

عید الفطر کے روز واقع ہونے کی وجہ سے اہل اسلام کی نگاہون مین خصوصاً مبارک تھا یہ لکھا کہ مین سلطنت عظمیٰ برطانیہ کی خیرخواہ اور قدرشناس ہونے کی حیثیت سے اس عظیم الشان موقع پر اپنے فرزندون اپنی رعایا اور اپنی ریاست کی تمام عورتون کی وفاداری کی ہی نہین - بلکہ ہندوستان کی تمام مسلمان آبادی کی نمکحلالی کا یقین دلاتی ہون کیونکہ مذہب اسلام خیرخواہی اور اطاعت حاکم وقت دونون کی بابت تاکید سے حکم کرتا ہے -

نوجوان نوابصاحب جاورہ نے جنکے ہمراہ اُنکے چچا اور وزیر یعنی خان بہادر یار محمد خان تھے فرمایا

جناب مہربانی فرماکر شاہنشاہ تک اس مبارک جلسے کے بارے مین میری مؤدب اور سچی تہنیت پہونچادین مین عاجزی سے اپنے عالیجاہ بادشاہ کی اطاعت قبول کرتا ہون اور ساتھ ہی یقین دلاتا ہون کہ میرے وسائل ریاست ہمیشہ اُنکے زیر حکم رہینگے اور مین اُنکی خدمت مین اپنی جان تک دینے کو طیار رہون -

مہاراجہ صاحب اورچھہ نے جنکے ساتھ اُنکے سب سے بڑے صاحبزادے راجہ بہادر بھگونت جسپال تھے کہا

مجکو اس عظیم الشان مجمع مین حاضر ہوکر اپنی اس وفاداری کے سچے خیالات کے ظاہر کرنے مین جو مجھے شاہ برطانیہ کے ساتھ ہے بڑی خوشی ہے اور مین جناب سے اس بات کی درخواست کرتا ہون کہ ازروے عنایت جناب معلی القاب شاہنشاہ ہند کی خدمت مین میری دلی مبارکباد خیرخواہی اور بندگی جناب معلی القاب کی تخت نشینی کی دھوم دھام کے موقع پر

التماس کرین اور میری جانب سے جناب معلی القاب کو یقین دلائین کہ مین اور میرا خاندان شاہ برطانیہ کے ساتھ بڑی مضبوطی اور رفاقت اور وفاداری کے اسی جوش سے جو میرے دیرینہ خاندان مین حکومت برطانیہ ہندوستان مین قائم ہونے کے وقت سے چلا آتا ہے ثابت قدم رہینگے اور خصوصاً اسیوجہ سے ہمیشہ شاہانہ عنایات کے مستحق اور مشکور رہینگے۔

مہاراجہ صاحب دتیا جنکے ہمراہ اُنکے راج کنور مہاراج کمار اور وزیر راؤ بہادر جانکی پرشاد تھے بولے۔

جو دلی مسرت اور شکر گزاری اس ساعت مسعود مین میرے دل مین ہے مین اُسکا اظہار کافی طور سے نہین کر سکتا مین یور ایکسلنسی سے التجا کرتا ہون کہ ازراہ عنایت میری نہایت بہترین اور سچی کورنشات شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دیجیے اور انھین یقین دلا دیجیے کہ مین شہنشاہ عالیجاہ کا خیرخواہ اور سچا ماتحت ہون کہ ہر وقت ہر قسم کی خدمت کرنے کے واسطے جسکی بہبودی سلطنت برطانیہ کے واسطے مجھ سے خواہش کیجائے مستعد ہون مین امید کرتا ہون کہ شہنشاہ عالیجاہ ازراہ کرم ہمپر وہی نظر پرورش رکھین گے جو ہماری پیاری ملکہ قیصر ہند رکھتی تھین مین جناب مستطاب ڈیوک آف کانا ٹ کی خدمت مین آداب و نیاز عرض کرتا ہون جنھون نے یہان تشریف لاکر ہمپر عنایت کی ہے مین آپ سے التجا کرتا ہون کہ اس عاقلانہ انتظام کی بابت جو ہماری آسائش کیواسطے بزمانہ دربار تاج پوشی کیا گیا ہے مبارکباد قبول فرمائین۔

مہاراجہ کولھاپور جنکی ہمراہی مین اُنکے برادر سرجی راؤ گنٹکے سرجی راؤ وزارت مآب مہربان رئیس کاگل (بزرگ) تھے بولے۔

مین جناب مستطاب سے درخواست کرتا ہون کہ جناب اِس مبارک موقع پر شاہنشاہ معظم اور شاہنشاہ بیگم کی خدمت مین میری نہایت سچی اور مؤدب مبارکباد گزارش کرینگے نیز میری صدق دلی کی دعا کہ اُنکو درازی عمر و خرسندی نصیب ہو اور ہماری سلطنت اعظم کو لازوال امن اور بہبودی -

جناب راؤ صاحب کچھ جنکے ساتھ اُنکے صاحبزادے کمار شری وج راج جی تھے بولے جناب مستطاب از روے کرم شاہنشاہ کو اُنکی تخت نشینی کے بارے مین میری دلی تہنیت پہونچادین - نیز یہ گزارش کرین کہ مین امید کرتا ہون کہ عالیجاہ کا عہد حکومت بھی ایسا ہی شاندار ہوگا جیسا آنکی مشہور و معروف والدہ ماجدہ کا ہو چکا ہے -

ہزہائینس سلطان شہر و مکلا جو اپنے فرزند سلطان عمر بن عود کے ساتھ تھے فرمایا -

شروع خدا کے نام سے جو نہایت عالی شان ہے -

مین خدا کی بہت بہت حمد و ثنا اور طرح طرح پر آسکا شکر کرتا ہون -

مین نہایت مؤدبانہ اور مخلصانہ دعا سلام کے ساتھ جسکی نکہت اور خوشبو مہک رہی ہے اور جسنے باغ اتحاد و وداد کے روابط کو مستحکم اور جسکی نسیم نے عہد و پیمان اور رفاقت کے غنچون کو شگفتہ کر دیا ہے حضور شاہنشاہ ملک اعظم مین التماس کرتا ہون جو ملجا و ملاذ اور ایسی صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہین جنکا ہر فرد بشر امیر و غریب شاہد ہے جو ایسے عالی درجے اور رتبے پر متمکن ہین کہ اُسکے آگے آسمان کا ثریا بھی پست ہے اور جو بادیون تک بیدریغ فیض پہونچاتے ہین - وہ ایسے شریفانہ فریبندہ اور دلکش اخلاق رکھتے ہین کہ نسیم صبح گاہی

پڑجاتی ہے وہ ایسے مکارم عادات اور محاسن مدارات رکھتے ہین جو دوسرے اقوام کے مقابلے مین نہایت اعلی اور افضل ہین - انھون نے عدل و انصاف کا پھریرا شمول عرب و عجم تمام اصناف مردم پر پھیلا رکھا ہے - انگلستان سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے بادشاہ اڈوارڈ ہفتم خدا ہر جگہ اور ہر وقت اُنکو عزت اور کامیابی اور مسرت عطا فرمائے اور امن اور عافیت اور سلامتی کے ساتھ اُنکو باقی رکھے - اُنکی سلطنت کے دن ہمیشہ آفتاب کیطرح چمکتے اور جگمگاتے رہین اور اُنکی سلطنت کی راتین رعایا کے آسمان پر نورانی قمر کیطرح پرتو افگن ہون اور اُنکی فوجین اپنے شبانہ روز کے کوچ مین فتحمند رہین اور اُنکی عنایات اُنکی اعلی اور ادنی تمام رعایا کے حق مین مبذول رہین -

لہذا بڑے فخر کے ساتھ مین اپنی ذات اور اپنے بچون اور رشتہ دارون کیطرف سے اور فی الحقیقت اپنی تمام خیرخواہ اور مخلص رعایا کی طرف سے بقدر واجب ادب کے ساتھ شاہنشاہ ملک معظم کے حضور مین اُنکی تاجپوشی کے مبارک موقع پر جو ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو بموجودگی عمائد و ارکین سلطنت وقوع پذیر ہوئی خیرخواہانہ اور مودبانہ تہنیت عرض کرتا ہون

مرحبا وہ قاصد جو ایسی خبر فرحت اثر لایا جسنے چشم بصیرت کو بالکل مبہوت کردیا -

اور اُن لوگون مین سے جنھون نے اِس تہنیت نامے مین حصہ لیا -

اور اُن لوگون مین سے جنھون نے اِس فرحت و انبساط کو لوگون مین تقسیم کیا اور آپ بھی اِسمین سے حِصہ لیا

اب مین بڑے ذوق وشوق کے ساتھ خداے قدیر سے دعا کرتا ہون کہ صادق اور دلی تعلقات کے روابط جو ہم مین ہین روز افزون محبت کے ساتھ ہمیشہ مستحکم اور روز قیامت تک مستمر رہین۔

بالآخر مین خداے قدیر سے دعا کرتا ہون کہ وہ اس تاجپوشی کو اور حضور عالی متعالی کی سلطنت کو امن اور ترقی اور عام مملکت کی سرسبزی سے برکت دے اور اُس کو خطرات اور حوادث اور آفات سماوی سے محفوظ رکھے اور حضور عالی متعالی اور حضور پُرنور کی ملکہ الگزینڈرا شاہنشاہی خاندان کے دوسرے اراکین کے ساتھ ہمیشہ کی خوشی اور مسرت اور ابدی سرسبزی اور اطمینان کے ساتھ زندہ سلامت رہین۔

خاتمۂ کلام پر مین تہ دل سے خداے قدیر خلّاق عالم کا جو منبع برکات ہے بہت بہت شکر کرتا ہون۔

نواب جوناگڑھ نے کہا

مہربانی فرما کر میری سچی دلی مبارکباد حضور شاہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کو اُنکی مبارک تاجپوشی پر پہونچا دیجیے۔ آج کا دن رمضان کی عید کی وجہ سے بڑی خوشی کا دن ہے اور چونکہ تاجپوشی کا دربار بھی آج ہی منعقد ہوا ہے اس سے وہ خوشی دوبالا ہوگئی ہے مہربانی فرماکر یور ایکسلنسی اپنے لیے بھی میری مبارکباد قبول فرمائین اور براہ عنایت میری تسلیمات اور حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی ذات اور اُنکے تخت کے ساتھ میری بے ریا خیرخواہی کے خیالات

اُن تک پہونچانے کی تکلیف گوارا کرین۔

ٹھاکر صاحب بھاونگر نے کہا

بحضور ملک معظم شہنشاہ ہند ہمارے پیارے ہندوستان کی قدیم دار السلطنت مین اُنکی تاجپوشی کے مبارک ترین موقع پر اپنی نہایت خیر خواہانہ اور سچی فرمان برداری مؤدبانہ عرض کرتا ہون اور میری دلی تمنا ہے کہ اُنکی اور اُنکی عالی قدر ملکہ کی عمر دراز اور کارروائی اقبالمند ہو۔

سلطان لحج نے زبان عربی مین کہا

مین چاہتا ہون کہ جناب عالی کے ذریعے سے حضور شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کے ساتھ میری ہواخواہی اور اس بڑی تقریب پر کہ اُنکی تاجپوشی کا جشن ہندوستان مین منایا جا رہا ہے میری تہنیت اُنکو پہونچا دیجائے۔

امیر ڈہقالی نے بھی زبان عربی مین کہا

کیا جنابعالی اتنی مہربانی فرمائینگے کہ ملکت کبریٰ کے ساتھ میرا اظہار خیر خواہی اور وہ مسرت جسکا مین احساس کرتا ہون کہ آج مین حضور ملک کے برادر عزیز کو دیکھ سکا ملک معظم تک پہونچا دین۔

ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ نے جنکے ساتھ اُنکے چچا کنور رسر رنبیر سنگھ تھے کہا

مین اس بڑی تقریب پر یور اکسلنسی کے ذریعے سے حضور ملک معظم شاہنشاہ کی بارگاہ مین اپنی مبارکباد عرض کرتا ہون اور یہ بھی التماس کرتا ہون کہ جناب حضور ملک معظم کا اطمینان کرادین کہ میری ریاست اور میری تلوار ملک معظم کی خدمت کے لیئے حاضر ہے۔

مین یور ایکسلنسی سے التماس کرتا ہون کہ ملک معظم قیصر ہند اور ملکہ معظمہ قیصرہ کے حضور مین انکی نہایت مبارک تقریب تاجپوشی پر جسکے جشن کے لیئے ہم اس دربار مین جمع ہوئے ہین میری دلی اور خیر خواہانہ مبارکباد پہونچادین۔ اگر عالیشان بادشاہ اپنی ذات والاصفات سے رونق بخش محفل ہوتے تو ہماری خوشی پوری خوشی ہوتی مگر اب بھی کچھ کم خوشی اور فخر نہین ہے کہ حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ کو نیابتاً خاندان شاہی کیطرف سے بھیجا ہے۔ مین یور ایکسلنسی کو بھی اس عظیم الشان تقریب کی کامیابی پر مبارکباد دینے کی اجازت چاہتا ہون جو خود آپ کی پیش بینی اور انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ مین خداوند کریم سے دعا کرتا ہون کہ ہمارے فیاض بادشاہ ملک معظم شاہنشاہ تادیر گاہ سلامت رہین تاکہ مدت دراز تک با دولت واقبال ہمپر حکمرانی کرین۔

یہ تو راجہ صاحب کی ضابطے کی طیار کی ہوئی تقریر تھی لیکن معمر سکھ رئیس انکی مشہور دینداری اور خیر خواہی کے جوش مین بے اختیار پکار اُٹھے کہ

آب مین اطمینان کے ساتھ مر سکتا ہون کیونکہ مین نے ایک سچے سکھ کے فرائض للہ پورے کرلیے ہین مین نے گروؤن کے احکام کے مطابق زندگی بسر کی۔ مین نے اپنی تلوار سے مملکت برطانیہ کی مدد کی۔ اور اب اپنے بادشاہ کے حضور مین اپنی ذاتی فرمان برداری بجالایا۔

فریڈکوٹ کے راجہ نے کہا

اکال پُرکھ (خدائے قدیر) حضور شاہنشاہ معظم کی مبارک تاجپوشی پر برکتین نازل کرے اور اُنکی ہیشہ بہا زندگی کو دراز اور اُنکے اقبال کو زیادہ کرے۔ اس دنیا مین اُنکی سلطنت پر اُنکا اقتدار مستحکم ہو اور اُنکی فرمانروائی مین ہندوستان کو مزید فائدے حاصل ہون۔ ہندوستان کے ہم باجگزار رُوسا ایک اور سب اُنکی مملکت کی حفاظت کے لیئے ہمیشہ ہر چیز قربان کر دینے کو طیار رہین۔

مہاراجہ سکم کے فرزند اور ولیعہد مہاراج سد کیانگ ٹلکو نے کہا

حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم اپنے سنہرے تخت پر جلوس فرمانے کے وقت سے آسمان اور زمین اور دوزخ تینون جہانون پر اقتدار عمل مین لائین۔ وہ ہزارون جگ زندہ رہین اور دائماً تمام جاندار مخلوقات کی خوشی اور خُرّمی کے ساتھ پرورش کرتے رہین۔

مہاراجہ کوچ بہار نے جنکے ساتھ اُنکے فرزند مہاراج کمار راجندر نرائن تھے کہا

کیا یور اکسیلنسی اتنی مہربانی فرمائینگے کہ اس مبارک تقریب پر حضور عالی ملک معظم شاہنشاہ کو میرا عاجزانہ فرض اور مودبانہ مبارکباد اور تخت کی خیر خواہی پہونچادین۔ ہز مجسٹی مدتون تک ہندوستان پر حکمرانی کرنے کے لیئے زندہ سلامت رہین۔

کوہستانی ٹپرا کے راجہ نے جنکے ساتھ اُنکے فرزند جوبراج برندرو کشور دیب برمن تھے کہا

مین بخوشی یور اکسیلنسی کی وساطت سے حضور ملک معظم شاہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی بارگاہ مین اُنکی تاجپوشی کے اس مقدس اعلان کے موقع پر اپنی نہایت سچی مبارکباد عرض کرتا ہون اور حضور ملک معظم کو اطمینان دلاتا ہون کہ مین تبقلید اپنے بزرگون کے ہمیشہ اپنی

عاجز مقدرت کو مملکت کی خدمت مین حاضر کر دینے کے لئے آمادہ رہونگا حضور ملک معظم کو خاندان شاہی کے چھوٹے بڑون سمیت عمر دراز اور عافیت اور اقبالمندی نصیب ہو۔

نواب رام پور جنکے ساتھ اُنکے وزیر شیخ عبدالغفور تھے گویا ہوے۔

یور اکسلنسی مین اس عنایت کا ممنون ہون کہ مجکو دربار تاجپوشی کے دن حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان کی بارگاہ مین اپنی فرمان بردارانہ اور سچی خیر خواہی کے اظہار کا موقع دیا گیا جس خدا نے خطرناک علالت کے وقت مین ملک معظم کی جان بچا لی اور اُنکو اُٹھا کھڑا کیا کہ شاہی اور شاہنشاہی کا تاج زیب سر کرین اُنکی جان اور مملکت کا نگہبان رہے اور حضور ملک معظم شاہ و شاہنشاہ اور ملکۂ معظمہ کو روز افزون تندرستی اور خوشی اور شان وشوکت عطا کرے۔

کنگ ٹنگ کے سابوا نے ہمن شان زبان مین کہا

کنگ ٹنگ سابوا جسکا علاقہ چین اور سیام اور فرانسیسی علاقون کی سرحد پر واقع ہے اِس خوشنودی کے اظہار کی اجازت چاہتا ہے جو حضور عالی بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کی تاجپوشی کی رسم مین شریک ہونے سے اُسکو ہوئی وہ سخت علالت سے شاہ وشہنشاہ کی شفایابی پر اور بحیثیت شاہ و شاہنشاہ تاجپوشی پر مبارکباد دیتا ہے۔

وہ ذوق وشوق سے دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور شاہی خاندان سب قسم کی بیماریون سے محفوظ رہین اور اُنکو درازی عمر نصیب ہو اور ملک معظم کی سلطنت سالہاے دراز تک قائم رہے۔



درباري روساء شان

مانگ نئی اور کنگ ٹنگ سابو اجسکو اسکی جاگیر سے برمیون کے بادشاہ تھیبا نے ظلماً نکالدیا تھا اور بڑی ملکہ کی فوج نے پھر اسکو مسلط کیا اسموقع سے جو اسکو دیا گیا ہے کہ یور اکسلنسی کے ذریعے سے ملکہ کے فرزند بڑے بادشاہ ملک معظم کی خدمت مین اپنی خیر خواہانہ غایت درجے کی خوشنودی کا اظہار کرے کہ بڑے بادشاہ نے اب بالکل شفا پائی اور اس قابل ہوے کہ اپنے تمام مشرقی ممالک کی زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لین - ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور تمام خاندان شاہی تا دیر گاہ سلامت رہین اور بخیر وخوبی زندگی بسر کرین اور جب ملک معظم ملاء اعلیٰ پر صعود کرین تو انکو اپنی والدہ سے جو سب سے بڑی ملکہ تھین خوشی اور ناموری کے ساتھ پھر ملنا نصیب ہو

یانگ ہوئی کے سابوا نے برمی زبان مین کہا

یانگ ہوئی سابوا اسکو اپنے حق مین بڑی رعایت سمجھتا ہے کہ اسکو ایسی وسیع سلطنت کے دوسرے رئوسا کے ساتھ جو کرہ زمین پر پھیلی ہوئی ہے شریک ہونے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ یور اکسلنسی کی وساطت سے ایسے بادشاہ عالیجاہ شہنشاہ بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کے حضور مین علالت سخت سے شفا پانے اور اتنی وسیع سلطنت کے بادشاہ اور شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے تاجپوش ہونے پر اپنی نہایت خیر خواہانہ دلی مبارکباد عرض کرے کہ وہی اپنی مقدس والدہ بڑی ملکہ کے جانشین ہونے کے اہل ہین - سابوا ملتجیانہ دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور پرنس آف ویلز اور تمام خاندان شاہی اب اور ہمیشہ کے لیئے بیماریون سے محفوظ رہین سب کی عمرین دراز ہون اور شہنشاہ بادشاہ کی سلطنت سالہا سال قائم رہے -

جنوبی ہسنوی کے سابوا نے شان بولی مین کہا

اس سے مجکو بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ اس بڑی تقریب مین شمالی شان کی ریاستون کی طرف سے مین اکیلا نیابتًا حاضر ہوا ہون۔ مین اپنی طرف سے اور نیز دوسرے رئیسون کی طرف سے جنکو رسم تاجپوشی مین آنے کی اجازت نہین ملی یور اکسلنسی کی خدمت مین بڑی مسرت کا اظہار کرتا ہون جسمین ہم سب شریک ہین کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم نے سخت علالت سے شفائے کلّی پائی اور اُنکی مشرقی تاجپوشی کے سہموقع پر ہم سب مبارکباد عرض کرتے ہین اور نیز التماس ہے کہ آپ ہمارے معروضات حضور ملک معظم کو پہونچا دین بادشاہ اور ملکہ اور تمام شاہی خاندان کو خوشی اور عمر درازاور تمام اقسام امراض سے امان نصیب ہو۔

مانگ پان کے سابوا نے شان بولی مین کہا۔

مانگ پان سابوا کو دم واپسین تک یہ بڑی تقریب یاد رہے گی جسمین حاضر ہونے کا استحقاق اُسکے لیئے مرعی و ملحوظ ہوا۔ وہ التماس کرتا ہے کہ یور اکسلنسی بڑے بادشاہ عالیجاہ بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کو جنکے پاس بہت سی قیمتی مُہرین ہین۔ مرض صعب سے شفا پانے اور اب تمام ممالک مشرقی مین اپنا اقتدار بٹھانے پر اُسکی مبارکباد پہونچا دین بادشاہ شہنشاہ ہمیشہ زندہ سلامت رہین اور اُنکا اقبال بڑی ملکہ کا سا اقبال ہو جنکے عہد مین ہم اول بار انگریزی پرچم کے سائے مین پناہ گزین ہوئے۔ بادشاہ شہنشاہ کے بیٹے اُنکے پوتے اُنکے چھوٹے بھائی جو اسوقت موجود ہین اور جنکو ہم ملک معظم کا پرتو سمجھتے ہین سب کو عمر درازاور امراض سے امان اور آخر کار سکون و عافیت نصیب ہو۔

[illegible]

کرنی بولی مین کہا

یور اکسلنسی براہ کرم حضور عالی متعالی شاہنشاہ کی خدمت مین جو بیشمار بادشاہون پر حکمرانی کر رہے ہین اور وہی بڑے بادشاہ اور ملکہ کے فرزند ہین مرض سخت سے اُنکی شفایابی اور بحثیت شاہنشاہ جملہ ممالک محیط کوہ میرو کی تاجپوشی پر میری مبارکباد کہ مین اُنکا نہایت خیرخواہ خادم ہون اور تمام دوسرے کرنی رئیسون کی مبارکباد جنکی طرف سے مین ادنی ترین خُدام بارگاہ عرض کر رہا ہون پہونچا دین۔ سرخ کرن کا نشان شمس طالع ہے ملک معظم کی شان آفتاب نصف النہار کی سی شان ہے اور وہ ہمیشہ کے لیئے برقرار ہے۔ بارگاہ کا خادم خیرخواہ نہایت ذوق وشوق کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور پرنس آف ویلیز اور شاہنشاہ کے نہایت والا منزلت بھائی جو اِس وقت موجود ہین اور شاہی خاندان کے سب چھوٹے بڑے ہمیشہ کے لیئے ۹۶ بیماریون سے مصون ومحفوظ رہین اور اُنکو خوش وخرم عمر دراز نصیب ہو اور سب سے بڑھکر ہم روزانہ دعائین مانگتے ہین کہ حضور شاہ وشہنشاہ ہمپر آئندہ سالہاے دراز تک حکمران رہین

آخری مبارکباد کے دیے جانے کے ساتھ شاہنشاہی دربار ختم ہوا۔ پونے دو گھنٹے تک دربار رہا۔ شاہی ساز وسامان پھر جلوگاہ مین آموجود ہوئے۔ امپیریل کیڈٹ کے دستے نے مشکی جنگی گھوڑون پر سوار اور وائسراے کے باڈی گارڈ نے لال سُنہری وردی پہنے ہوئے اپنی پہلی جگہ آسنبھالی۔ ہز اکسلنسی اور لیڈی کرزن اُن ہی مراسم کے ساتھ جو اُنکی آمد کے وقت

[illegible]

کی پہلی توپ سر ہوئی انبوہ کے نعرہ ہائے تحسین مین جلوس آہستہ آہستہ جلوگاہ سے باہر نکلا۔ ذرا کی ذرا چند لمحون کے لیئے ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ شہ نشین پر اکیلے کھڑے رہے اور پھر دائین بائین مڑ کر دونون نے سادگی اور آن بان کے ساتھ سر کے اشارے سے مجمع خلائق کو سلام کیا اور اُنھون نے بار بار نعرۂ تحسین سے جواب دیا جس سے اُنکی شاہانہ ادا کے ساتھ لوگون کی گرویدگی اور اُنکی ہر دلعزیزی صاف ظاہر تھی۔ اس کے بعد دیر رائل ہائینسز ایمفی تھیٹر سے رخصت ہوئے اور اُنکے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف مسبی ممالک غیر کے وکلار۔ لارڈ کچنر۔ اور ممبرانِ کونسل۔ لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے بالادست والیان ریاست دستہ ہائے فوج کے کمانڈنگ افسر لفٹنٹ جنرل۔ یہ لوگ تو ایمفی تھیٹر کے احاطے کے اندر اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوئے اور باقیماندہ مہمان ایمفی تھیٹر کے عقب کی گزرگاہون سے۔ پولیس کا انتظام اس دفعہ بھی عمدہ تھا اور لوگون کا جم غفیر بے تکلف اور بدون کسیطرح کی گڑبڑ کے منتشر ہو گیا۔ شام کے تین بجنے کے بہت جلد بعد سب سے اخیر سیر دیکھنے والا بھی جا چکا تھا۔

غرض دربار تاجپوشی ختم ہوا شروع سے اخیر تک نہ تو کسیطرح کا خلل واقع ہوا اور نہ کسی قسم کی غلطی پیش آئی عین انعقاد کے زمانے مین بھی دلون پر دربار کی اتنی باتون کا اثر تو ضرور ہوا۔ سب سے بڑا اثر باقاعدہ سنجیدگی کا۔ پھر دھوم دھام اور شان و شوکت کا جسکی نظیر شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔ پھر جوش خیر خواہی اور ارادتمندی کا۔ بمرور وقت

اب انکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطنتون اور قومون کی تاریخ مین ایسی سیر تو شاید ہی کسی کو دیکھنی نصیب ہوئی ہوگی اور غالب یہ ہے کہ آیندہ بھی ایسی سیر کبھی دیکھنے مین نہین آئے گی ہندوستان کی انگریزی سلطنت کی تقدیر مین جو کچھ بھی ہو شاید اس سے بھی بڑھکر شاندار اتفاقات پیش آنے والے ہون یا مادر وقت حاملہ فردا چہ زاید اسکی تقدیر مین وہی انجام ہے جو اس سے تمام پہلی سلطنتون کا ہوا بہرکیف یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کی چہل پہل یہانکی تاریخ مین ایک نمایان علامت ہوگی جسپر ناظرین کی نگاہ ضرور ٹھٹکے گی اور ہندوستانکی عظمت کی سرگزشت مین یہ وقت ایک ساعت سعید سمجھا جائے گا۔

باب ۷

دو شاہی رسمین

شاہنشاہی جشن کے بعد جسکی کیفیت باب سابق مین بیان کی گئی اسی شام کو وایسرے کے خیمہ گاہ مین سلطنت کی طرف سے ایک دعوت دیگئی جسمین لارڈ کرزن نے ڈیوک آف کاناٹ۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور اُنکے اہالی موالی دیگر ہزا کسلنسیز گورنران بمبئی و مدراس۔ کمانڈران چیف۔ ہز آنرز لفٹننٹ گورنران پنجاب برما ممالک متحدہ و بنگال۔ اور اُنکے اعلیٰ عہدہ دارون اور ممالک غیر کے تمام وکلاء کو مدعو کیا تھا اور اُنکے علاوہ چند دیگر ممتاز اشخاص کو۔ ہز اکسلنسی کے مہمانون کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ وسٹرتھیارن

ہز رائیل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی

ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ نارتھ کوٹ گورنر بمبئی

ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ امپٹہل گورنر مدراس

ہز اکسلنسی کرنیل سر ای۔ اے۔ آر۔ گلہارڈ گورنر جنرل آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت پرتگال

ہز اکسلنسی ایم وکٹر لینرنیہ یک گورنر آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت فرانس

ہز آنر سر سی ر داز لفٹننٹ گورنر پنجاب



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب اورچھا- جی سی آئی ای

ہز اکسلنسی جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم کمانڈر ان چیف ہند

ہز آنر سر ایف فرائر لفٹنٹ گورنر برما

ہز آنر سر جے۔ لاٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

ہز آنر مسٹر جے۔ اے۔ بورڈیلن۔ قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال

ہز آنر سر اے۔ فریزر جو بنگال کی لفٹنٹ گورنری کے لیئے نامزد ہو چکے ہین پریزیڈنٹ پولیس کمیشن

سر ایچ بارنز جو برما کی لفٹنٹ گورنری کے لیئے نامزد ہو چکے ہین

آنریبل سر ایف میکلین چیف جسٹس بنگال

موسٹ ریورنڈ ڈاکٹر آر۔ ایس۔ گالپسٹن بشپ کلکتہ و مٹروپولیٹن ہندوستان و سیلون

آنریبل مسٹر ٹی۔ ریلے ممبر کونسل

آنریبل سر اڈورڈ فٹز جرالڈ لا ممبر کونسل

آنریبل میجر جنرل سر ای۔ ایلس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرنڈل ممبر کونسل

آنریبل سر ڈنزل اٹبسن ممبر کونسل

آنریبل سر آر۔ سولومن۔ وکیل جنوبی افریقہ

آنریبل سر آر۔ بیکر۔ وکیل آسٹریلیا

لفٹنٹ جنرل بیرن لمیسو کاٹا ادکو۔ وکیل ہز مجسٹی شہنشاہ جاپان

[illegible]

ڈیوک آف مارلبورو — ارل آف ڈارٹی

ڈیوک آف پورٹلینڈ — ارل آف کرو

ارل آف پمبروک — لارڈ ڈلورشن

ارل آف جرزی — لارڈ کلاسشن

ارل آف لانسڈیل — لارڈ ڈیوی

ارل آف ڈرہم — لارڈ ایلکو

ہز اکسلنسی وائس ایڈمیرل سر چارلس ڈروری حضور ملک معظم کے جزیرہ ایسٹ انڈیز کی افواج بحری کے کمانڈر ان چیف

آنریبل سر لارنس جنکنز۔ چیف جسٹس بمبئی

آنریبل سر آرنلڈ وائٹ چیف جسٹس مدراس

آنریبل سر جے سٹینلے چیف جسٹس ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

رائٹ ریورنڈ ڈاکٹر۔ ایچ۔ وائٹ ہیڈ بشپ مدراس

آنریبل سر ایچ ونٹر باتھم۔ ممبر مدراس کونسل

آنریبل سر جے منٹیتھ۔ ممبر بمبئی کونسل

آنریبل مسٹر جے تھامسن ممبر مدراس کونسل

آنریبل ای۔ ایم۔ ایچ فلٹن ممبر بمبئی کونسل

لفٹنٹ جنرل سر جارج ولزلے۔ کمانڈنٹ افواجِ مدراس

لفٹنٹ جنرل سر بنڈن بلڈ۔ کمانڈنٹ افواجِ پنجاب

لفٹنٹ جنرل ڈاکٹر میکلیوڈ کمانڈنٹ افواج بنگال

آنریبل لفٹنٹ کرنیل سر ڈیوڈ بار ریزیڈنٹ حیدرآباد

آنریبل لفٹنٹ کرنیل سر ڈانلڈ رابرٹسن ریزیڈنٹ میسور و چیف کمشنر کورگ

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹنڈیل۔ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

آنریبل کرنیل سی۔ ای۔ ییٹ ایجنٹ گورنر و چیف کمشنر بلوچستان

آنریبل مسٹر سی۔ ایس۔ بیلے۔ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر صوبہ سرحدی شمالی مغربی

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فلر چیف کمشنر آسام

آنریبل مسٹر جے۔ پی ہیوٹ قائم مقام چیف کمشنر ممالک متوسط

رایٹ ریورنڈ ڈاکٹر جی۔ لیفرائے بشپ لاہور

رایٹ آنریبل سر مکس ہیچ بارسٹر ایم پی	سر الیفرڈ ہیسلم ایم۔ پی
رایٹ آنریبل سر جارج ٹامبین گولڈی	سر کرسٹو فر فرنس ایم۔ پی
سر جان ڈکسن پو اینڈر بارسٹر ایم۔ پی	سر چارلس کینزر ایم۔ پی

سر رابرٹ موبرے - ایم - پی
سر چارلس کملبرن ایم - پی -
سر اڈگر ونسنٹ ایم - پی
مسٹر سٹوارٹ سیموئل ایم - پی
سر ہوارڈ ونسنٹ ایم - پی
آنریبل ڈبلیو - ای - سکاٹ آرچڈ کین بمبئی
آنریبل ڈبلیو - پیل ایم - پی

سر منچرجی بھاؤ نگری ایم - پی
برگیڈیر جنرل جے - ایس - کالنز وائیسرائے کے اسکارٹ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ
مسٹر ایس - ای - وگٹ کانسل جنرل سوئیڈن وناروے
جنرل آر - ای - بیٹرسن کانسل جنرل یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ
مسٹر سی سی کلبرن کانسل جنرل ڈنمارک
ہر ای آر مورگ ونسار نفیلڈ کانسل جنرل آسٹرو ہنگیرین امپائیر
کونٹ اے رے باڈی ہیسگلیا کانسل جنرل اٹلی
مسٹر ایف سی پلاچی کانسل جنرل یونان
وائی کونٹ ڈیرم کانسل جنرل پرتگال
امین بے آفندی کانسل جنرل روم
ایم - ایم - جیرارڈ کانسل جنرل بلجیم
مفخم السلطان محمود خان کانسل جنرل ایران
ڈاکٹر ڈارٹ نرش قائم مقام کانسل جنرل جرمنی

کرنیل سر کالن سکاٹ مانکریف پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی

سر تھامس ہگھم ممبر کمیشن آبپاشی

سر اڈیلین رگلز برائینز

ایم-اے-ڈی کوسٹر کانسل ندرلینڈز

ڈون ریفایل ایک کوار ونی ڈی سوبس کانسل سپین

مسٹر اے-اے-ایکار کانسل سیام

مسٹر ایس ہیاشی کانسل جاپان

میجر آر-ای-گرمسٹن کمانڈنٹ وائسرائے باڈی گارڈ

میجر ڈبلیو ویلنز کمانڈنگ وائسرائے گارڈ

میجر ٹی ای سکاٹ-لفٹنٹ جنرل بیرن اوکو کے سٹاف-سفیر جاپان

سٹاف ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ

سٹاف ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی

ایڈڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر بمبئی

ایڈڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر مدراس

ایڈڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر جنرل آبادی ہائے ہند متعلقۂ پرتگال

ایڈڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر آبادی ہائے ہند متعلقۂ فرانس

ایڈڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر پنجاب

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت کمانڈران چیف ہند

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ جنرل بیرن اوکو سفیر جاپان

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت جنرل چوفیا سرونگسی

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر برما

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر بنگال

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

چیپلن بشپ کلکتہ

فلیگ لفٹنٹ نیول کمانڈران چیف ایسٹ انڈیز

سر والٹر لارنس پرائیویٹ سکرٹری وائیسرا ے

لفٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ ملیٹری سکرٹری وائیسرا ے

صاحبان ایڈ۔ڈی۔کانگ

ڈنر کے ختم ہونے پر ہز اکسلنسی وائیسرا ے شاہنشاہ معظم کے جام تندرستی کی تحریک کے لئے کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی

یور رائل ہائینسز۔یور اکسلنسیز۔مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن

مین حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جام صحت کی تحریک کے لئے کھڑا ہوا ہون۔

آج تیسرے پہر ہم وہ بڑی رسم بجا لائے اور مین امید کرتا ہون کامیابی کے ساتھ جو اس ملک مین حضور ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے لیئے تجویز کی گئی تھی اور وہ ایسا منظر تھا جسکی

عظمت ضرور ہر ایک دیکھنے والے کے دل پر طاری ہوئی ہوگی - اس جشن نے سرزمین ہند کے ہر ایک باشندے کو خواہ وہ یورپین ہو یا ہندوستانی اس عملداری کی اصل حقیقت صاف طور پر معلوم کرادی جسکے زیر حکومت ہم لوگ زندگی بسر کرتے ہین اور جو ایک نادیدہ اور دور دست محرک کے ذریعے سے اس عظیم الشان پولیٹیکل مشین کی ہر ایک جنبش کو زبردست طاقت اور قوت کے ساتھ قابو مین کیئے ہوئے ہے اور مین یہ بھی امید کرتا ہون کہ اس جشن نے اچھی طرح ہمارے عالی مرتبت مہمانون اور تمام شرکاء بزم جشن کے ذہن نشین کردیا ہوگا کہ حضور ملک معظم کا یہ ہندوستانی علاقہ نرا ایک فضول دُم چھلا نہین ہے جو انگریزی سلطنت کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے بلکہ ایک سلطنت ایک بر اعظم اور بجائے خود ایک ملک ہے ایسی کونسی خوبی ہے جو اسکی ذات اور اسکی پچھلی یادگارون مین نہین - اسکو اپنے بل بوتے پر بہت بڑا بھروسا ہے - یہ ۵ بالاے سرش زہوشمندی + میتافت ستارہ بلندی کا مصداق ہے ممالک متحدہ اور سمندر پار انگریزی مقبوضات کی سلطنت کا بادشاہ ہونا بڑا عالی قدر اور معزز خطاب ہے مگر شہنشاہ ہندوستان ہونا کسیطرح اس سے کم نہین بلکہ بعض اعتبارات سے اس سے بڑھ کر ہے - کیونکہ جس زمانے مین انگریز بدن کو رنگین کیئے ہوئے جنگلون مین پڑے پھرتے تھے اور جس زمانے مین انگریزون کی نوآبادبستیان ویران بیابان تھین یہان اُسوقت بھی بڑی زبردست سلطنتین برسر ترقی موجود تھین اور ہندوستان نے فن تاریخ اور فلسفہ اور مذہب مین اپنا ایسا سکہ جمایا کہ روے زمین پر کسی ملک کو یہ بات نصیب نہین ہوئی اس عروج کے زمانے مین ایک انگریز بادشاہ کا ایسا کارنمایان کرگزرنا جس کا

[illegible]

گذرا جسکی بجا آوری اکبر سے نہ ہوسکی میری راے مین تاریخ کا نہایت دل نشین اور زمانہ حال کے عجائبات مین بڑا عجیب واقعہ ہے۔ واقعے سے میری مراد ہے گروہ کثیر رعایا کو امن و عافیت کی حالت مین رکھنا افراد مین یکسانی پیدا کرنا اور اُنکے مجموعے کو متناسب الاجزا مرکب بنانا۔

یور رایل ہائینسز یور ایکسلنسیز اینڈ جنٹلمن۔

مین بے تامل اس بات کو بیان کرتا ہون کہ آج ہم سب کے دلون مین ایک افسوس ضرور ہے وہ یہ ہے کہ حضور ملک معظم شہنشاہ ہند اسموقع پر اپنے خیر خواہ جاگیردار والیان ریاست اور ہندوستانی رعایا کے نعرہ مبارکباد استماع فرمانے کے لیے بنفس نفیس یہان رونق افروز نہ ہوسکے۔ فی الحقیقت شہنشاہ ہند کو یہان تاجپوشی کی رسم ادا کرنے کے لیے تشریف لانا چندان ضرور نہین حضور ملک معظم دو برس ہوئے اُسیوقت سے ہمارے مسلم آقا اور خداوند نعمت ہین جس وقت سے تخت خالی ہوا۔ لیکن سارا ہندوستان اپنے شہنشاہ کا جمال باکمال دیکھنے اور اُنکی آواز دلکش سننے کا مشتاق تھا۔ ہمکو امید ہے کہ جون جون وقت اور فاصلہ سائینس کے سحر سے کم ہوتا چلا جارہا ہے ممکن ہے کہ وائسراے کو آئندہ موقع پر یہ صورت پیش آئے کہ بادشاہ کا وجود باجود جلوہ نما ہو اور وہ خود ایک خیالی سایہ کیطرح زایل ہوجائے۔

بہرکیف ہم سب یہان ایک ایسے شہنشاہ کے اظہار عظمت کے لیئے جمع ہوئے ہین

جو اگرچہ بنفس نفیس یہان پر رونق افروز نہین لیکن غائبانہ دل و جان سے ہمارے ساتھ ہین اور جنکا فرمان شاہی سُنانے سے آج بعد دوپہر مین نے امتیاز خاص حاصل کیا۔ اُس سے ظاہر ہے کہ حضور ممدوح الصفات ہندوستان کے لوگون کی وفاداری پر کتنے نازان اور اُنکے مفاد کے ساتھ کسقدر دلبستگی رکھتے ہین۔ انعقاد دربار کے وقت تو میرا فرض خدمت اسیقدر تھا کہ طرح طرح کے باجگزار اور رعایا جو اپنے ولی نعمت حضور ملک معظم کی بجا آوری خدمت اور اُنکے ارشاد عالی کے سننے کے لیے جمع ہوئے تھے خاصکر اُن ہی کو مخاطب قرار دیکر تقریر کرون لیکن آج شب کو اس میز کے گرد اگر دہر سرزمین سے مختلف سلطنتون کے اتنے بہت عالی مرتبہ وکلا اور نامور حضرات کا تشریف رکھنا میرے لیے اس امر کے اظہار کا ایک مناسب موقع ہے کہ ہندوستان کے قبضے کے ساتھ اور بھی بالائی ذمہ داریان وابستہ ہین اور یہ قبضہ ہمکو تمام مشرقی سلطنتون اور ریاستون کے ساتھ صلح و سازگاری کے تعلقات رکھنے کی طرف داعی ہوتا ہے۔ عظیم الشان اور ہماری رفیق سلطنت جاپان کے ایک نامور قائم مقام اور سیام کے روشنضمیر بادشاہ کے ایلچی نے ہمکو یہان تشریف آوری کی عزت بخشی ہے اور آج ہمارے دربار مین ہمارے دوست اور رفیق امیر افغانستان اور ہماری شفیق سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے سفیر اور قائم مقام موجود تھے۔ ہمارے مہمانون مین دو طاقتور اور رفیق قومون کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہین وہ دو قومین فرانس اور پرتگال ہین جنکے ساتھ ہمارے تعلقات مستمر صلح کاری اور موافقت کے ہین۔ علاوہ برین اس طرح کے مجمع مین آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے دو ایسے بڑے انگریزی علاقون کے

قائم مقام اول بار یہان آموجود ہوئے جنکا ستارہ اقبال بحکم تقدیر ہمیشہ بر سر عروج رہے گا اور جون جون زمانہ گزرتا جائے گا ہماری گورنمنٹ کے ساتھ اُنکی گورنمنٹ کے تعلقات قریب تر ہوتے جائینگے۔ بالآخر ہم اس جگہ امپیریل لیجیلیچر اور برٹش لارڈز اینڈ کامنز کے سر برآوردہ ممبرون کو بھی موجود پاتے ہین جو سفر بحری طے کرنے کے بعد اس جشن عظیم مین ہمارے شریک حال ہوئے ہین۔ لہذا مین اپنے تئین اس دعوی کا مجاز سمجھتا ہون کہ یہ جشن جو ہم آج مناتے رہے ہین صرف مقامی جشن نہین ہے بلکہ ایک بڑی مبارک شاہنشاہی رسم ہے جس سے دور دور کے مفاد اور اغراض متعلق ہین۔ اور اب مین ایسے مجمع کے روبرو جو برٹش سلطنت اور ہماری مستحکم ایشیائی حکومت اور ہمارے ہمسایون کے دوستانہ خیالات اور ہمارے سمندر پار کے دردمند ہمجنسون اور قرابتمندون کے لب لباب کا نمونہ ہے حضور شاہنشاہ معظم کے جام صحت کی تحریک کرتا ہون۔

حضرات مین آپ صاحبونکی خدمت مین بے انتہا ادب عقیدتمندی اور جوش کے ساتھ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کا جام صحت پیش کرتا ہون۔

جام صحت تمام تعظیم و تکریم کے ساتھ نوش کیا گیا۔

پھر وائسرائے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے جام تندرستی کی تحریک کے لئے کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا۔

یور رائل ہائنیس یور اکسلنسیز مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن صرف ایک ہی جام صحت اور ہے جسے مین آپ صاحبون کی خدمت مین آج شام کو پیش کرتا ہون مین ابھی کہہ چکا ہون کہ

حضور ملک معظم اِس سے بہت ہی افسردہ خاطر ہو گئے ہین کہ وہ اپنی جشن تاجپوشی کے موقع پر
یہان بنفس نفیس رونق افروز نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ یہ ناممکن تھا حضور ملک معظم نے یہ طریق
اختیار کیا اور وہ ایسا طریق تھا کہ اگر یہ مسئلہ ہمارے سامنے پیش ہوتا تو ہم بھی بالاتفاق
یہی راے دیتے کہ اُنھون نے اپنے ایک قریب رشتے دار کو مامور فرمایا تا کہ خاندان شاہی
کی قائم مقامی کرین چونکہ پرنس اور پرنسس آف ویلز کو اِس موسم سرما مین ہندوستان
تشریف لانا ناممکن معلوم ہوا اگرچہ ہمکو امید ہے کہ یہ عزت افزائی صرف چند ہی روز کے
لئے ملتوی کی گئی ہے لامحالہ حضور ملک معظم کا انتخاب اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ
پر واقع ہوا جنکا آج کے جشن مین اور اسوقت رات کو رونق افروز ہونا ہماری غیر معمولی
مسرت اور شادمانی کا باعث ہوا ہے۔ الغرض دو وجہ سے ہمارے ایسے خیالات ہین اول یہ
ہمکو ہزرایل ہائینس کی تشریف آوری سے شہنشاہ کے التفات خاص اور دلچسپی کی یقینی
طور پر تصدیق ہوتی ہے جو ہمارے حق مین مبذول ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہزرایل
ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے علاوہ کوئی ایسا شاہزادہ نہین ہے بلکہ اِس سے بڑھکر مین
یہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی ایسا عہدہ دار بھی نہین کیونکہ ہزرائل ہائینس ہم ہی مین کے ایک
رہے ہین اور ہند مین تاج شاہی کی خدمت کرتے رہے ہین یہ اِس ملک کے ہر درجے کے
لوگون اہل قلم اور اہل سیف یوروپینز اور ہندوستانیون کی نظر مین عزیز رہے ہین۔ پس یہ
ہم مین صرف اِس حیثیت سے واپس تشریف نہین لائے کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ کے
سفیر ہین اور بس۔ بلکہ اس حیثیت سے بھی کہ ہمارے پُرانے کرم فرما ہین جنکی عظمت اور محبت سارے

ہندوستان کے دل مین راسخ ہے اور اگر مجکو اپنی تحریک کے صراط مستقیم سے ایک لمحے کے لیئے بھی عدول کرنے کی اجازت دیجائے تو مین اتنا اور بھی عرض کرونگا کہ اس امر کے معلوم کرنے سے ہمارے ان خیالات کو اور بھی ترقی ہوئی ہے کہ ہز رائل ہائینس اپنے حرم محترم پرنسس کو بھی ساتھ لائے ہین جنکی ہر دلعزیزی خود انکی ہر دلعزیزی سے بھی دوسرے درجے مین نہین ہے اگرچہ میری تحریک سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتی مگر ایک بات مین اور بھی عرض کرونگا کہ جس قدر مسرت سے شاہی خاندان کے ایک اور ممبر یعنی ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کو ہم یہان دیکھتے ہین بیان مین نہین آسکتی - یہ خود بھی حکمران بادشاہ ہونے کے علاوہ ہماری ملکہ آنجہانی کے نواسے ہین - انھون نے ہماری جماعت مین شامل ہونے سے ہمکو اعزاز بخشا ہے اور انکا تشریف رکھنا ہم سب کی خوشی اور خوشحالی کا موجب ہے -

اور اب مین اپنی اصلی تحریک کیطرف رجوع کرکے امید کرتا ہون کہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ ملک معظم کے حضور مین انکی سلطنت عظمی ہندوستان کی خوشحالی اور خیرخواہی کا خوش کن خیال پہونچا دینگے - مین ہز رائل ہائینس کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہون کہ اس مہتم بالشان موقع پر انکی تشریف آوری کو ہم سب بڑا فخر سمجھتے ہین - جب ہمارے دہلی کے کرنے کے کام ختم ہو چکین گے ہم امید کرتے ہین کہ ہم انکے لیئے اُن مقامات اور اُن لوگون مین جنکے ساتھ انکو خاص تعلق ہے ایک تفریح کے دورے کا انتظام کر سکینگے اور جب سواحل ہندوستان سے لنگر اٹھا کر روانہ ہونگے مین امید کرتا ہون کہ ہندوستان کی یہ بات مستقل اور نا متزلزل طور پر انکے حافظے کے نصب العین رہے گی کہ اس ملک کے



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب دتیا - کے سی ایس، آئی

یوروپین اور ہندوستانی لوگون کے دلون مین ڈچیس کی اور آنکی محبت یکسان جاگزین ہے اور انکی اس دفعہ کی آمد اسکو اور بھی راسخ کردے گی۔

جنٹلمن مین آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ ہمارے عالی مرتبت مہمان ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانٹ کی تندرستی انکے فرحت بخش سفر اور سلامتی کے ساتھ انکی واپسی کے جام نوش فرمانے مین شریک ہون جام بڑے جوش کے ساتھ نوش کیا گیا۔

ہز رائل ہائینس بتحریک جام تندرستی کے جواب دینے کے لیئے کھڑے ہوئے تو لوگ بڑی سرگرمی سے انکی طرف متوجہ ہوئے اور انھون نے فرمایا۔

یور اکسلنسیز یور رایل ہائینسز۔ مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن مین فی الحقیقت اس بات کا کہ جس مہربانی سے آپ صاحبون نے آج کے عظیم الشان اور مبارک روز مین میرا جام تندرستی نوش فرمایا بہت ہی شکر گزار ہون۔ مین اس بات کا آپ صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ جسوقت حضور ملک معظم نے جشن دربار کے موقع پر ہندوستان مین خاندان شاہی کی طرف سے مجکو بھیجنے کے لیئے اپنی خواہش ظاہر فرمائی مجکو نہایت ہی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی۔ مجھے یہ امید کبھی نہین تھی کہ میری ایسی قسمت کھلے گی۔ وہ زمانہ جن دنون مین فوجی خدمت پر تھا بالکل بدلگیا ہے۔ آیرلینڈ ہندوستان سے بالکل مغائر ہے علیٰ ہذا القیاس ڈبلن اور دہلی کی حالت مین بڑا اختلاف ہے اور مجھے کبھی اتنی حیرت نہین ہوئی تھی جتنی مجکو اسوقت ہوئی کہ جب مجھسے ہندوستان بھیجنے کو فرمایا گیا یہان آنا

جسکو ہندوستان کے ساتھ کسیطرح کا بھی تعلق رہا ہو اور اسمین تاج شاہی کی خدمت بھی کی ہو ضرور اُسکا دل وجان سے خواہان ہوگا۔

ایک اور خیال بھی اسوقت میرے دل مین خطور کرتا [illegible] کسیقدر موجب تاسف بھی ہے کہ جب مین زمان سابق مین یہان تھا تو خوش قسمتی سے مین نے تین وایسرائون اور دو کمانڈران چیفون کے زیر دست کام کیا اور اب دلی تعلق کے سوائے مجکو ہندوستان سے کسیطرح کا واسطہ اور سروکار نہین لیکن باینہمہ مین خیال کرتا ہون کہ اس بات کے کہنے کی چندان ضرورت نہین کہ مین ہر ایک چیز کے ساتھ جو ملک معظم کی ہندوستانی مملکت کی عافیت اور خوشحالی اور عظمت پر موثر ہو بڑی دلبستگی رکھتا ہون اور آئندہ بھی رکھونگا۔

اس ملک مین انگریز اور ہندوستانی میرے بہت دوست ہین اور انکو دوبارہ دیکھنا اور دیکھنا بھی ایسے حال مین کہ وہ خیر وعافیت سے ہین اور اپنی اپنی جگہہ مین ترقی کر رہے ہین میرے لئے بڑی تشفی کی بات ہے۔ مجکو اس سے خاصکر بڑی خوشی ہوئی کہ مین پھر ایکبار ہندوستانی فوج سے مل لیا۔ جیسا آپ صاحبون کو معلوم ہے مین شروع مین بنگال کی فوج مین تھا اور میری تعیناتی اسی میرٹھ ڈویزن کے کمانڈ مین تھی پھر مین راولپنڈی کے کمانڈ مین چلا گیا اور اسکے بعد چار برس کے قریب بمبئی کی فوج کی کمانڈ میرے ہاتھ مین رہی اور اسلیئے مین کہہ سکتا ہون کہ میرا تعلق کسی خاص پریزیڈنسی کے ساتھ نہین بلکہ تمام ہندوستان کے ساتھ ہے لیکن جن دنون مین ہندوستان مین تھا اسکے بعد بارہ برس کے

اندر ہندوستانی فوج نے ہماری سرحد اور ہمارے ہندوستانی اور سمندر پار کے علاقون کی حفاظت کے لیئے چڑھائی کی اور مین یہ خیال کرکے خوش ہون کہ کیا افریقہ اور کیا چین اور کیا ہندوستان کی سرحد ہر جگہ ہندوستانی فوج کے ہر ایک حصے کو بخوبی معلوم تھا کہ فوجی ناموری کسطرح باقی رکھی جاتی ہے اور مین وثوق کے ساتھ کہ سکتا ہون کہ تمام اقوام روزگار کی فوجین ہندوستان کی فوج کو وقعت کی نظر سے دیکھتی ہین۔ کوئی سی بھی فوج ہو اگر اسکو لڑائی مین تگاپو کا موقع نہین ملتا تو یہ آرام کا زمانہ اسکی بدقسمتی کا زمانہ ہے اور یہی حال بدرجہ اولیٰ ہندوستانی فوج کا ہوتا ہے اگر وہ سال درسال اپنے ہی ملک مین بند پڑی رہے لیکن مین مرکز گفتگو سے کسیقدر الگ ہوگیا ہون۔ مین ڈچس آف کانا ٹ کی طرف سے اس بات کے کہنے کی اجازت چاہتا ہون کہ وہ بھی میری طرح پھر ہندوستان مین آنے سے خوش اور آج کی تقریب مین شریک ہونے پر نازان ہین اور یور اکسلنسی نے میرے بھانجے گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی نسبت جو ارشاد کیا اسکی بابت بھی مین اتنا کہنا چاہتا ہون کہ وہ بھی ہندوستان مین آنے اور آپ کے یہان جہان رہنے کی مسرت کی بڑی قدر کرتے ہین لارڈ کرزن آخر مین آج نوروز کے دن آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ کی بڑی مہمان نوازی اور عطوفت آمیز اور دلی خیر مقدم کے ہم سب شکر گزار ہین۔

جنٹلمن جس مہربانی سے آپ نے میرا جام صحت نوش فرمایا مین آپ صاحبون کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

جو صاحب جشن کی تقریب سے تشریف لائے تھے اُنھون نے ایک سے زیادہ کہی

اتوار اپنے اپنے خیمہ گاہون مین بسر کیئے مگر اسکا بھی بندوبست کیا گیا تھا کہ کم سے کم دربار کے بعد پہلے اتوار چرچ آف انگلینڈ کے قاعدے کے مطابق نماز جماعت پڑھی جاے اور اسمین تمام انگریز عہدہ دار اہل قلم اور اہل سیف ہون اور انکے علاوہ انگریزی فوج کے سپاہی جو دہلی مین موجود تھے اور نیز یورپین مہمانون کا بڑا مجمع - یہ کچھ معمولی قسم کی نماز تو تھی نہین بلکہ اسکے لیئے خاص اہتمام کرنا ضرور تھا - کیونکہ مختلف فرقون کا نماز کے لیئے ایک لائق اور مناسب جگہہ مین جمع ہونا تھا - اس نماز کی غرض اصلی یہ تھی کہ جس مہتم بالشان تقریب کے لیئے اتنے انگریز مرد و زن جمع ہوئے تھے اسکے شکریے مین خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرین چنانچہ ۴ جنوری کی اتوار کی صبح کو موسٹ ریورنڈ ڈاکٹر آراس کا پلسٹن کلکتے کے لارڈ بشپ نے جو سارے ہندوستان کے مٹراپالٹن بھی ہین لاہور کے بشپ رائٹ ریورنڈ ڈاکٹر جی لفرائی کی مدد سے نماز پڑھائی - دہلی مین تو کوئی ایسا بڑا گرجا ہے نہین کہ جتنے لوگون کے حاضر ہونے کی توقع کی گئی تھی اُن مین سے قدر قلیل بھی اسمین سماسکین لہذا یہ قرار دیا گیا تھا کہ ان دو سبزہ زارون مین سے جو چوگان کے لیئے طیار کیئے گئے ہین ایک کو اس کام مین لایا جائے ایک عارضی چبوترہ باجے والون کے لیئے اُس سبزہ زار کے کنارے پر بنایا گیا تھا ایک نشستگاہ دونون میدانون کے بیچ مین سرکاری عہدہ دارون اور مہمانون کے بیٹھنے کے لیئے اور ایک چبوترہ مٹراپالٹن اور اُنکے مددگار کے لیے - دن کے گیارہ بجے ویسرائے اور لیڈی کرزن ڈیوک اور ڈچیس آف کانٹ اور گرینڈ ڈیوک آف ہیسی کے ساتھ تشریف

فرما ہوئے وہان پر گورنران بمبئی و مدراس لفٹننٹ گورنران اور چیف کمشنران صوبجات ممبران کونسل

اور تمام گورنمنٹ کے اعلی عہدہ دار جو اسوقت دہلی تھے مع تمام سرکاری اور غیر سرکاری یوروپینز کے جو یا تو دہلی مین بلائے گئے تھے یا پہلے سے دہلی مین رہتے تھے موجود تھے انگریزی فوج کیطرف سے لارڈ کچنر کمانڈران چیف تھے اور بمبئی مدراس پنجاب اور بنگال کے کمانڈنگ جنرل اور چرچ آف انگلینڈ کے وہ سپاہی جو کیمپ مین موجود تھے چونکہ یورپین سپاہی اسی ترتیب سے آئے تھے جو عرض لشکر کے وقت ہوتی ہے لہذا افسرونکو جو وردی پہننے کے مجاز تھے حکم تھا کہ وہ اپنی فلڈرس مین حاضر ہون۔ موجودہ آدمیون کی تعداد کلی پندرہ ہزار سے زیادہ تھی جسوقت سٹراپالٹن اپنے کھڑے ہونے کے چبوترے پر جو اونچا بنایا گیا تھا کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے اسوقت فوجی سپاہی شمال اور جنوب کی جانب نشستگاہ کی طرف منھ کیئے اِس طرح کھڑے رہے کہ تمام جماعت سٹراپالٹن کی پیش نظر تھی کچھ عین سامنے اور کچھ پیچھے اِس چبوترے پر سٹراپالٹن کے گرداگرد علاقہ پنجاب کے بشپ کے علاوہ مدراس اور لکھنؤ کے بشپ اور بمبئی اور لاہور کے ارچڈیکن اور فوجی پادریونکا ایک بڑا گروہ تھا۔

نماز کی ایک خاص ترتیب مقرر کردی گئی تھی اور چونکہ اس مین مطلق تصنع نہ تھا بہت ہی موثر تھی علاوہ برین باجے والون کی عمدہ گتون اور فوجی قوالون کے راگ کے شمول سے اسکی متانت اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔

گانا بجانا اُن گتون سے شروع ہوا جو میبر بیرز کو رونیشن مارچ اور دوتیمز سلورٹرمٹس مین

مرقوم ہین۔ نماز اِس آیت سے شروع ہوئی۔ خداوند جل شانہ اپنے معبد پاک مین جلوہ فرما ہے

تمام روے زمین کی خلقت کو چاہیئے کہ خاموش رہے اسکے بعد زبور مین سے ایک گیت شروع
ہوا - ایک عارضی چبوترے پر ۵۲۰ مردون کا ایک دستہ نمازیون کی جماعت سے
۲۰۰ گز کے فاصلے پر کھڑا تھا کپتان سینفرڈ نے جو قوالون کے طایفے کے سرگروہ تھے باجے والون
کے راگ بنائے تھے انھون نے ایک بڑی ہمت کا کام کیا اور وہ اسمین کامیاب بھی ہوئے
اور وہ کام یہ تھا کہ انھون نے آدمیون کو میگو فونز کی مدد سے گوایا جس سے ۵۰۰۰ آدمیون
کی آواز کی گونج ہوگئی - نماز مین دو گیت گائے گئے اُن گیتون کا ترجمہ یہ ہے - اے خداوندا
جو ہمارا زمانہ گزشتہ مین معاون و مددگار رہا ہے دو -" لوگو! اپنی تمام طاقت سے حق کے
لیئے لڑو بشپ آف لاہور نے حواری پترس کی انجیل سے ایک نصیحت پڑھکر سنائی -
شہنشاہ ہند - خاندان شاہی - وائسرائے - گورنمنٹ آف انڈیا - راہبون اور دیندار
لوگون ہندوستانی والیانِ ریاست اور تمام باشندگان ہند کے لیئے دعائین مانگی
گئین - دوسرے گیت کے بعد بشپ آف کلکتہ نے لوگون سے حسب ذیل خطاب کیا -
اِس شان و شوکت کے ساتھ جسکو دیکھکر دلون مین ایک طرح کا ولولہ پیدا ہوتا ہے
اس قابلِ یادگار موقع پر جسمین انسانی ضروری اغراض مضمر ہین اِس کارروائی کے
جزو اعظم کے طور پر ہم عیسائی دینی بھائی شاہنشاہ دوجہان کی پرستش کے لیئے جمع ہوئے
ہین - ہم اسلیئے یہان جمع ہوئے ہین کہ جو نعمتین خدا نے ہمکو دی ہین انکے لیئے اپنے بادشاہ
شاہنشاہ ہند کے لیئے انکے اعتدال مزاج اور انکی مبارک تاج پوشی کے لیئے اور ان
تمام برکتون کے لیئے جنسے قومی مسرت کا موسم مالامال رہا خدا کا شکر ادا کرین اور ہم

اپنے سچے دل سے اسکا شکر کرتے بھی ہین۔ آؤ ان نعمتون کے شکریے سے بڑھکر جنسے ہم متمتع ہو رہے ہین اپنے خیالات کو منعم حقیقی کیطرف رجوع کرین کیونکہ وہ اپنے بے انتہا جاہ وجلال اور محبت مین سلطنت کر رہا ہے۔ آؤ اُسکی ایسی حمد وثنا کرین جو اُسکی بارگاہ مین اولیٰ بالقبول ہونے کے علاوہ ہماری عبودیت کے شایان ہو اور وہ یہ ہے کہ ہم اسکے فرزند عیسیٰ مسیح کے ذریعے سے دنیا جہان کی نجات مین اُسکی عنایت بے غایت کا اقرار کرین اگر ہم ایسا نہ کرین تو اِسکے یہ معنی ہونگے کہ جو عمل وسٹمنسٹر مین کیا گیا تھا ہم اِس ہندوستانی جشن سے اُسکی یاد کو کافی طور پر تازہ نہ کر سکے۔ کیونکہ وہان جو کارروائی کی گئی وہ ایک طرح کی عبادت اور عیسوی مذہبی رسم تھی اور نہ صرف اسکا ظاہر حال عبادت کا سا تھا بلکہ اسمین اصلی عبادت کا رنگ تھا جو محسوس ہوتا تھا اور جسنے مملکت کے مذہبی خیالات کو بیدار کر دیا۔ لازم ہے کہ ہم رسم تاج پوشی کی اسی حیثیت کے شکرگزار گواہ ہون۔

کیونکہ مختلف العقائد لوگون کے جم غفیر مین ہم لوگ جو شاہ اڈوارڈ کی ہندوستانی سلطنت مین آباد ہین عیسوی المذہب رعایا کے قائم مقام ہین مختلف العقائد لوگون نے انکو جن وجوہ سے شاہنشاہ ہند تسلیم کیا ہے ان سب مین بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ عظیم الشان ام السلاطین والخلائق ملکہ کے صادق جانشین ہین اور والدہ بھی کیسی والدہ جنھون نے اپنی ہندوستانی رعایا کو بالکل مذہبی آزادی کیطرف سے اطمینان دلا دیا ہے اور یہی مذہبی آزادی رعایا کو ناقابل تبدیل ورثے مین ملکہ سے ملی ہے۔

شریف الفاظ مین وہ قابل یادگار رہینگے جو کہتے وقت اپنے آپ کو ایک عیسائیہ کے خطاب اور اُسکی برکتون کا مستحق بنالیا ہے۔ اگر ہم عیسوی بھائی صرف ان باتون کو جو مین نے آج بیان کین یاد رکھین تو ہمارے بھائیون کے دل مین سے جو عیسائی نہین ہین ہمارا وقار مذہبی کم نہین ہوگا بلکہ برعکس اِسکے ہمدردی اَور بھی زیادہ ہو جائیگی۔ پس ہم لوگون سے جو شاہنشاہ کی عیسائی رعایا اور عیسیٰ مسیح کے خدام اور اُنکی دینی فوج کے سپاہی ہین آج کا دن کس بات کا متقاضی ہے۔ اس وقت شاہ اڈورڈ کی تمام مملکت مین فی الحقیقت عام لوگون کے مذہبی خیالات مین ایک طرح کی تحریک پیدا ہوگئی ہے۔ ہماری محنتون اور کوششون نے بشمول توفیق آلہی قومی دل کو اعلیٰ درجے کی سنجیدگی کی طرف مایل کردیا ہے اور اس حیرت انگیز دربار مین ہم مین سے اکثرون نے اس سنجیدگی کے اثر کا احساس بھی کیا ہے اِسی کو مین دعوت ایمانی کہتا ہون۔ تمام دُھوم دھڑکے اور دل لگی کی باتون مین ہمکو پیش پا افتادہ بڑی بھاری ذمہ داری دکھائی دے رہی تھی۔ کسی قدر وہ کیفیت ہمپر طاری ہے جسکو ایک پیغمبر نے ان لفظون مین بیان کیا کہ اے آدم زاد تیرا دل خدا سے ڈرے گا اور تجکو شرح صدر کا درجہ دیا جاے گا ساز و سامان کی شان و شوکت۔ فوجون کا سامنے سے گزرنا۔ اقوام روزگار کا توزک احتشام تاریخ کے یکجائی نتیجے۔ اقتدار کی موجون کا دُور دُور تک پھیلنا۔ امید کے لمبے چوڑے وعدے۔ فرائض انسانی کے وسیع مطالبات ایسی چیزین ہین کہ اُنکے تصور سے ہمارے دل

جامے مین پھولے نہین سماتے - چیزون کی عظمت دیکھکر ہمارے دل دھڑکنے لگتے ہین وہ سفینی جسنے مملکت کے دلون کو ہلا ڈالا ہے ہم بھی اسمین شریک ہین - ہمارے دل اچھل رہے ہین مگر صرف کبرونخوت کی وجہ سے نہین -

دعوت ایمانی کا جو ہمکو اسموقع پر ہورہی ہے ہماری طرف سے جواب یہ ہونا چاہیئے کہ اے خداوند ہم تیری طرف لَو لگاتے ہین یہ بڑے دلی جوش اور بڑے واقعات نفس الامری جو ایمان کی طرف تم بلا رہے ہین انکو ہم دل سے قبول کرتے ہین ہمکو اپنے فرائض کا اور ابناے جنس کی خدمتگزاری کا بہ نسبت پہلے کے زیادہ دلدادہ - زیادہ پاک نفس - اقوال وافعال مین زیادہ تر مسیح کی مانند - خدا کی عبودیت کے شایان تر ہونا چاہیئے ہم عیسائیون کو صاف معمولی اور عام لفظون مین تمام خلق اللہ کے سامنے اپنے نور ایمان کو چمکانا چاہیئے تاکہ سب لوگ ہمارے اعمال حسنہ کو براے العین دیکھین اور ہمارے آسمانی باپ کی عظمت کرین -

پھر ٹی ڈیم گت بجائی گئی - مٹرا پالٹن نے برکت دی اور نماز قومی گیت کے ساتھ ختم ہوئی اس ہفتے کی سنجیدہ رسمون مین سے اس سادی رسم سے زیادہ کوئی رسم دل پر اثر کرنیوالی نہین تھی جو زیر آسمان ایسے طریق سے ادا کی گئی ہے جس سے شرکا ادا ے رسم کے کان بچپن سے آشنا ہین -

باب ۸

اندرونِ ایوانِ شہنشاہِ اعظم سلاطینِ مغلیہ

شاہجہان نامے کے مصنف کا بیان ہے کہ بیدار دل شاہجہان کو یہ خیال آیا کہ بدولت پرانی دہلی کے قرب وجوار مین کنارہ جمنا پر ایک شاندار قلعہ بنائین جسکے مکانات قصورِ جنت کے مشابہ ہون۔ مزدور اور ہوشیار کاریگر پتھر تراشنے والے کندہ کرنے والے تمام اطرافِ سلطنت سے جمع کیئے گئے اور جلوسِ مبارک کے تیرہوین برس (۱۶۳۹ع) مین ایک عالیشان عمارت کی بنیاد رکھی گئی جو نو برس تین مہینے مین جاکر تمام ہوئی اور ساٹھ لاکھ روپیہ اسپر خرچ پڑا۔ سیاح لوگ مکاناتِ اندرون قلعہ اور خاصکر دیوانِ عام اور دیوانِ خاص کی خوبصورتی کی برابر داد دیتے چلے آئے ہین حتیٰ کہ وہ سیاح بھی جنکی آنکھون نے آگرے کے تاج محل کے زیادہ خوبصورت تناسب کے مزے لوٹے ہین یا جنکے دل بہادرانہ زمانے کے حیرت انگیز تغلق آباد کے کھنڈرون یا سلاطینِ ترکی کے آثار باقیہ سے متاثر ہوئے ہین جنھون نے قطب مینار مقبرۂ التمش علائی دروازہ بنائے۔

شاہجہانی قلعہ کہ وہ ایوانِ شاہی کا کام بھی دیتا رہا ہے اور وائسرائے کے داخلے کے دن شاہانہ جلوس بھی اسکی فصیل کے نیچے سے ہوکر گزرا تھا بعد کو اسی مین دو بڑے جلسے اور ہوئے۔ اگر اس نظر سے دیکھا جائے کہ دونون جلسے بڑے شاندار منظر تھے جنمین



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب کولہاپور - جي سي ایس آئي-
جي سی وي او

مشرق کی بے انتہا زرق برق تہذیب دیارِ بعیدہ مغرب کی مدھم مگر پائدار شعاعون مین گڈمڈ تھی تاہم دو ہندوستانی معزز طبقون کے ارکین کا اتنا بڑا مجمع اور شاہی محفلِ رقص و سرود ایسی چیزین ہین کہ انکو جشن دہلی کی اعلیٰ تقریبات مین شمار کرنا چاہیئے۔ عطاے خلعت و خطاب کی پولیٹیکل مصلحتون کے ظاہر کرنے کی کچھ ضرورت نہین۔ جو لوگ دانشمندی اور خوشنودی رعایا سے اپنے علاقون کو استحکام دیتے یا زور بازو اور رہا داری سے انکی حفاظت رکھتے ہین ایسون کو درجے اور خطاب کا دینا ایسا فرض ہے کہ کوئی عقلمند اسکو نظرانداز نہین کریگا اور اگر یہ اعزاز ایک قاعدے کے ساتھ حتی الامکان نام و نمود کے موقع پر عطا کیئے جائین تو انکی قدر و وقعت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور موقع بھی ایسا موقع کہ دہلی جیسے شہر مین شاہنشاہی دربار منعقد ہو اور ایوانِ شاہانِ مغلیہ مین یہ رسم ادا کیجائے۔ یہ قلعہ شاہجہان کے اسی دیوانِ عام کا واقعہ ہے کہ سترھوین صدی کے وسط مین فرانس کے سیاح فرانسیس برنیر نے اورنگ زیب کو تخت نشین ہوتے ہوئے دیکھا کہ مسلمان امرا اور ہندو راجہ اور ممالک غیر کے سفیر اسکے گرد اگرد مؤدب کھڑے تھے۔ بادشاہ مشہور تختِ طاؤس پر جلوہ فرما تھا۔ دربار کا دستور یہ تھا کہ جب اس تخت کو کام مین لانا ہوتا تو مرمر کے مرصع شہ نشین پر جسمین رنگ برنگ [illegible] جواہرات جڑے ہوئے تھے تخت کو لا کر رکھ دیتے۔ شہ نشین پر شامیانہ تنا ہوتا۔ سلاطین مغلیہ کا دستور تھا کہ تخت پر بیٹھکر اعلیٰ ادنیٰ سب کو باریابی کی اجازت دیتے شہ نشین کے آگے جو جگہ تھی اسمین چاندی کے ایک جنگلے سے گھیر کر کچھ جگہ ارکین سلطنت کے لیئے خاص کر لی گئی تھی۔ دیوانِ عام کا دالان جو سنگ سرخ سے بنایا گیا ہے شمالاً جنوباً

۱۶۸ فٹ لمبا ہے اور اُسکی گہرائی ۵۶ فٹ کی ہے - شہ نشین جسپر تخت شاہی بچھایا جاتا تھا مشرقی دیوار کے بیچون بیچ کے محراب سے عین دروازے کے سامنے آگے کو نکلا ہوا ہے شمال اور مغرب اور جنوب کیطرف دالان کی کچھ روک نہین ستونون کی تین قطارون پر چھت ٹھہری ہوئی ہے ستونون کے بیچ بیچ مین سیدھی آڑی دُہری کٹوان محرابین ہین قرمزی رنگ کے سرخ پتھر کی چوڑی سلین گہری کارنس پر ٹکا کر چھت مین بچھادی گئی ہین شاہان مغلیہ کے عہد مین دیوانِ عام کے سامنے میدان کو ویسے ہی سنگ سرخ کے جنگلے سے گھیر دیا تھا - جنگلے مین ملمع کی ہوئی کیلین جڑ کر اُسکو خوشنما بنا دیا تھا - جب کبھی کوئی شاہی تقریب ہوتی تو اِس احاطے پر شامیانہ تان دیا جاتا تھا جسکا نام گُلال باڑی تھا -

دیوانِ عام مین دو جلسے ہونے والے تھے ایک تو ہندوستانی معزز طبقون کے امیرون کا نہایت باشکوہ اجلاس کہ ایسا ہندوستان مین کبھی نہین ہوا - دوسرا اُسکے بعد رقص وسرود کا جلسہ اور دونون کے لیئے وسیع جگہ درکار تھی لہذا دیوانِ عام کی اصلی وسعت کو ستہ چند کر دیا گیا - والیسرائے نے بذاتِ خود اِسکے نقشے بنائے اور حکم دیا کہ دالان کی بیل مین اِسکے دو جواب اُور بنائے جائین اور آپ ہی تعمیل حکم کی نگرانی کی بڑھانے مین ایسی ہوشیاری سے اصل کی نقل کی گئی تھی کہ بادی النظر مین صرف ایک ہی اختلاف پایا جاتا تھا کہ اجلاسِ عطاے خلعت وخطاب کے تماشائیون اور رقاصون کے لیئے جو بیچ کے دالان کی توسیع کی گئی تھی اُسمین ستونون اور محرابون کا بکھیڑا نہ تھا بلکہ اِس سرے سے اُس سرے تک کشادہ جگہ تھی اور تیسرے درجے یعنی بالکل باہر کے رُخ کی جدید عمارت کے ستونون اور محرابون

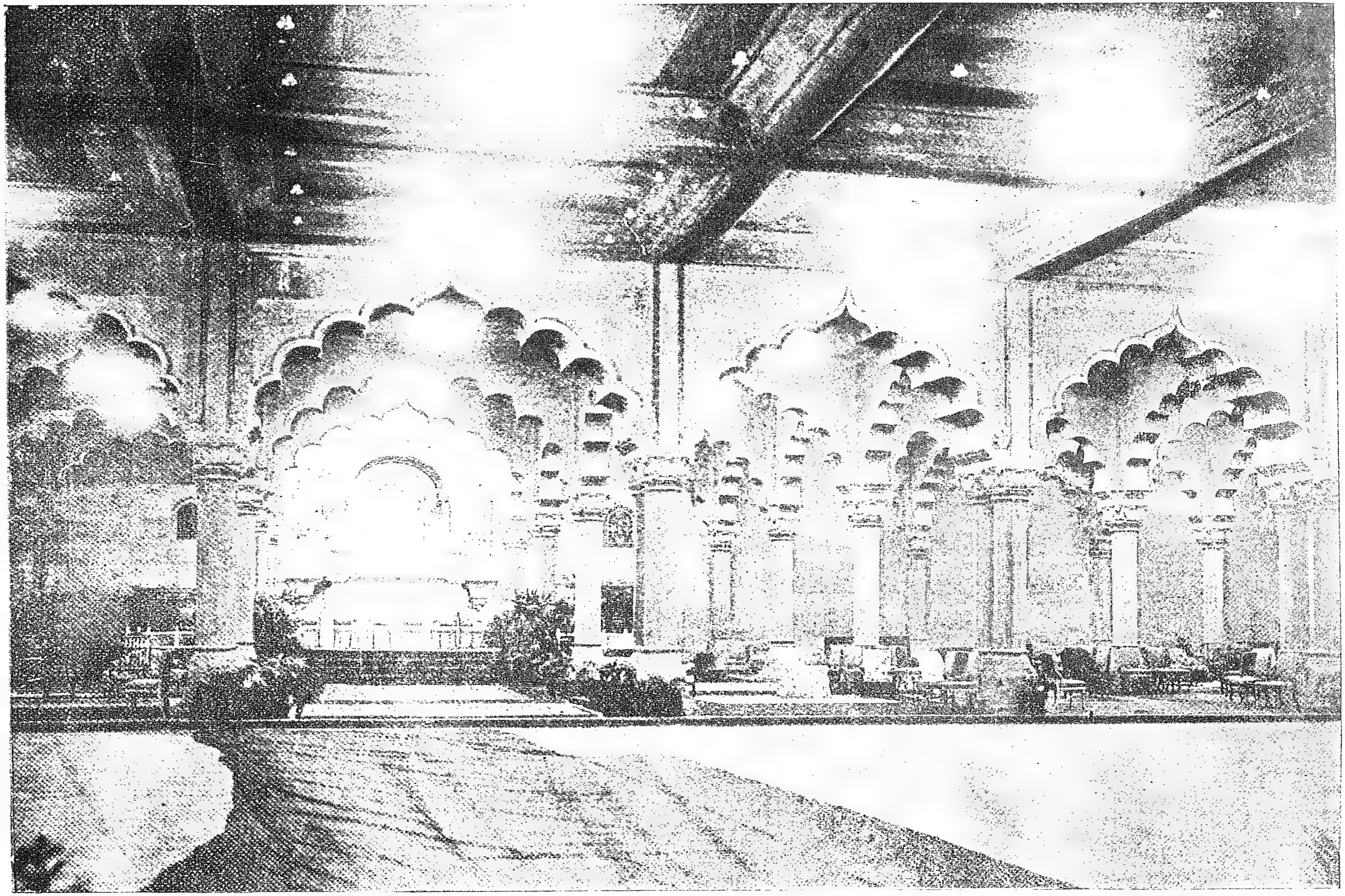
اُنکو خلعت پہنایا جائے اور ناچ کی رات یہان آکر دم لیین - لوگون نے وائسرائے سے
بیان کیا تھا کہ اصلی دالان کی نقل جسطرح کی آپ چاہتے ہین قریب ناممکن کے ہے ایک تو
ویسے رنگ نہین مل سکتے دوسرے جگہ نہین تیسرے قرمزی سنگ سرخ کی وجہ سے مکان
دھندلا دھندرہے گا کہ بجلی کی روشنی پر بھی جلسے جنکے کرنے کا ارادہ ہے تاریکی مین کرنے
پڑینگے غرض جتنے منھ و تنی باتین ہر شخص رنگ آمیزی نقش و نگار زیب و زینت ساز و
سامان کے بارے مین اپنی سی کہتا تھا فکر ہر کس بقدر ہمت اوست لیکن وائسرائے
مضبوطی کے ساتھ اپنی بات پر جمے رہے کہ تمام عمارت مغلئی ہونی چاہئیے لا غیر بس ہر ستون
ہر ڈھانچ چھت کا ٹکڑا ٹکڑا موجودہ عمارت کے کسی نہ کسی حصے کی نقل تھا - اور بڑا لال
بردہ جسپر سفید ٹپیون سے محرابون اور طاقون کی شکلین بنادی گئی تھین اور جو دروازے پر
لٹکایا گیا تھا بالکل اُسی نقشے کی نقل تھا جو سلاطین مغلیہ کے وقت سے بلا تبدیل چلا آتا ہے -
یہ مہمتین ایسی ہوشیاری اور کامیابی کے ساتھ عمل مین لائی گئین کہ جب عطائے خطاب
و خلعت کی رات مہمان جو بلائے گئے تھے مکان کے اندر داخل ہوئے تو بجائے اسکے کہ وہ
دیوان عام کے تینون طرف کھلے ہوئے شامیانے چوبون پر نصب کیے ہوئے پاتے
اُنھون نے ۱۶۸ گز مربع زمین پر ایک بڑا لمبا چوڑا دالان دیکھا جسکی ہر طرف دیوار ہے -
ٹھیک سامنے بدستور جگمگاتی ہوئی چھت سے پٹا ہوا سنگ مرمر کا چبوترہ تھا لیکن پیچھے
کو ہٹا ہوا معلوم ہوتا تھا کیونکہ اب اسکے آگے ستونون کی تین قطارون کی جگہ چھ قطارین

تھین اور یہ کام ایسی ہوشیاری سے کیا گیا تھا کہ نئے پرانے ستونون کی شناخت ایک مشکل پہیلی تھی۔ اتنا تو ظاہر دکھائی دیتا تھا کہ دیوانِ عام بڑھایا گیا ہے مگر کسطرح اور کس بہرے یہ تو وہی بتا سکتے ہین جو اس راز سے واقف ہون۔ پھر ایک یہ بات بھی ہر شخص دیکھ سکتا تھا کہ بیچ کے دالان مین تختون کا فرش کر کے اوپر سے قالین بچھا دیا گیا ہے اور تخت کے شہ نشین کے سامنے ایک نیا شہ نشین بنایا گیا ہے۔ اِس نئے شہ نشین پر چاندی کی دو شاہی کرسیان دُور سے زربفت کے فرش پر بچھی ہوئی دکھائی دیتی تھین دونون مین جو زیادہ شاندار تھی سٹار آف انڈیا اور انڈین امپائر کے معزز طبقون کے گرینڈ ماسٹر کی نشست کے لئے تھی اور خاندان مغلیہ کے عین تخت کے شہ نشین کے نیچے بچھائی گئی تھی۔ یہ بات معرضِ بحث مین آچکی تھی کہ بادشاہ کے نائب کی نشست اُس واقعی شہ نشین پر ہونی چاہیئے جسپر زمانہ قدیم مین تخت طاؤس تھا۔ بعض شکی مزاج لوگون نے یہ رائے دی تھی کہ جس جگہ کو خاندانِ مغلیہ کا شہنشاہِ اعظم اپنے وجودِ باوجود سے شرف بخشتا تھا اگر بادشاہ کا نائب اُس سے فروتر بیٹھا تو اہلِ مشرق اسکو ایک فال بد سمجھین گے لیکن یہ خیالات سب اُن واقعات کے آگے رفع دفع ہو گئے کہ تخت کا شہ نشین اسقدر بلند ہے کہ سامنے سے تو اُس تک کوئی پہونچ نہین سکتا ہان عقب کیطرف دیوار مین ایک دروازہ ہے اُسکی راہ سے کوئی چڑھے تو چڑھے پھر اگر کوئی شخص دالان کے اندر سے چڑھنا چاہے تاہم اُسکے لیئے ایک زینہ درکار ہوگا اور جو لوگ شہ نشین پر ہونگے باقیماندہ ساتھ والون اور تماشائیون سے بے موقع اونچے رہینگے اور ایسی حالت مین عطاے

خطاب و خلعت کی پیچیدہ مراسم کی بجاآوری قریب قریب ناممکن ہوگی پس شاہی
کرسیان سنگ مرمر کے ایک جڑاؤ چبوترے پر بچھائی گئین جو حسب معمول تخت کے
نیچے ہوتا ہے۔ لوگون کا بیان ہے کہ اگلے وقتون مین بادشاہ تو اونچے تخت پر جلوہ
فرما ہوتے تھے اور وزیر اس چبوترے پر کھڑا ہوتا اور لوگون کی عرضیان لے کر بادشاہ
کو دیتا جاتا۔ پچی کاری کا کام جو اس چبوترے مین تھا اُن وقتون مین اسکا بہت
رواج تھا اور اب وہ بہت ہی ماند پڑ گیا ہے تاہم وایسرائے نے دربار سے پہلے
آگرے کے کاریگر بلاکر اسکو نیا کرایا اور اب وہ ٹھیک حالت مین ہے۔
دیوان عام مین تجدید کا ایک کام اور بھی تھا جسکو وائسرائے نے خیال کیا تھا کہ
ساتھ کے ساتھ وہ بھی ہوجائے مگر ضیق وقت کی وجہ سے اُسکو ملتوی کرادیا تھا۔
دیوار کی اندرونی محراب جس سے قبہ دار تخت دیوان عام کیطرف کو نکلا ہوا تھا اسکی
خاص حالت اگلے وقتون مین یہ تھی کہ سنگ موسیٰ کی سلین ایک دوسرے سے
جڑی ہوئی تھین اور اُنپر پرند اور پھول بنے ہوئے تھے۔ اِن کامونکو لوگ عموماً
ایک فرانسیسی کاریگر اگسٹن یا آسٹن ڈی بورڈ کی طرف منسوب کرتے ہین کہ شاہجہان
بادشاہ نے دہلی کے قلعے اور آگرے کے تاج کے لیئے اِس شخص کو نوکر رکھا تھا۔ بیچون
بیچ مین جو چوکور تیھر تعبیہ کیا ہوا ہے اُسپر آرفیوس کی تصویر ہے کہ وہ ایک درخت کے
نیچے بیٹھا ہوا سرنگی بجارہا ہے اور اُسکے گرد جانور بیٹھے سُن رہے ہین۔ یہ پچی کاریان
ایسی بھدی بدنما ہین کہ اس بھدے پن کی وجہ سے بعض نظرباز کہتے ہین کہ یہ زمانہ مابعد کے

کسی طرح کا شک وشبہہ ہو نہین سکتا کہ یہ پچی کاریان غدر کے وقت تک شاہانِ مغلیہ کے تخت کے عقب کی دیوار مین موجود تھین۔ اُس عام بدنظمی اور بربادی کے زمانے مین یہ اپنی جگہہ سے اکھاڑی گئین اور ایک انگریز عہدہ دار کے ہاتھ لگین آسنے اُنکو انگلستان لیجا کر پانسو پونڈ کے بدلے برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کردیا۔ لارڈ کرزن کو معلوم ہوا کہ یہ پچی کاریان برسون سے سوتھ کنسنگٹن کے عجائب خانے مین جواب لندن کا وکٹوریا اینڈ ایلبرٹ میوزیم کہلاتا ہے کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہین اور کسی کو انکا حال تک معلوم نہین برٹش گورنمنٹ سے درخواست کرکے انکو اس غرض سے واپس لیا کہ دہلی کے جشن سے پہلے انکو انکی اصلی جگہہ مین تعبیہ کردیا جائے سیلمن بورڈ آف ایجوکیشن کی تحویل مین تھین اُنھون نے براہ فیاضی حوالے کردین مگر وہ وقت پر دہلی نہ پہونچ سکین کہ دیوانِ عام کے مراسم متذکرہ کے کام مین آنے سے پہلے اپنے ٹھکانے سے بٹھا دیجائین۔ ہان اِسکے بعد انکو اصلی جگہہ مین جما دیا گیا۔

اب ہم پھر اجلاس عطاے خطاب وخلعت کی تاریخ کی طرف عود کرتے ہین۔ اصلی دیوانِ عام کی جگہہ مین صدر چبوترے تک پہونچنے کا وسیع رستہ چھوڑکر اُسکے دونون طرف کرسیون کی قطارین لگادی گئین چبوترے پر سرخ قالین کا فرش تھا اور ایک سنہری کارچوب سے شاہی نشان بنایا گیا تھا۔ بیچ کے رستے کے دونون طرف عمارت کے جو بڑے حصے مین رستے سے قائمہ زاویہ بناتی ہوئی تماشائیون کی کرسیون کی قطارین تھین



ديوان عام دهلي

چھت کی سلون مین خزانہ بناکر کارنس مین اور جھاڑون مین جو بیچون بیچ مین لٹک رہے تھے
بجلی کی روشنی پہونچادی گئی تھی اور وہین سے ستونون اور محرابون پر ہلکی روشنی پڑتی تھی
سفید سنگ مرمر کا بڑا تخت مع اپنی کٹوان محرابون کے تیرہ عقب مین سے نہایت ہی
تیز روشنی کے ساتھ صاف نمایان تھا کہ اسپر آنکھ نہین ٹھہر سکتی تھی۔ اور ایک چمک نے جو
قرمزی ستونون اور چھت سے منعکس ہوتی تھی باقی بڑے دالان کو نور سے معمور کردیا تھا
دالان کی توسیع اور مناسبِ وقت اسکی ترمیم و اصلاح جسکا حال اوپر لکھا جاچکا ہے
اگر کوئی باریک بین نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتا تو کوئی ایسی خیالی گرفت نہ کرسکتا جسکو
پُرانے زمانے کے زبردست کاریگر بھی ہاتھ کی لغزش یا ترکِ اَدنیٰ کہہ سکتے۔ یہ تمام کام
دیوانِ عام کی توسیع کی قسم سے تھے نہ تغیر و تبدیل کی قسم کے اصلی عمارت بحالِ خود
باقی رہی کسی نے اسکو چھوا تک بھی نہین۔

جو صاحب دہلی تشریف لائے تھے اُن مین سے سب سے اخیر رخصت ہونے والا رخصت
نہین ہونے پایا کہ یہ تمام عارضی عمارتین اُٹھالی گئین اور اب دیوانِ عام مین کہین ان حیرت انگیز
تبدیلیون کا نام و نشان بھی باقی نہین جو چند روز پہلے صورت پذیر ہوچکی تھین۔ ایسی
ہوشیاری سے دائسیرائے کی تجاویز کی تعمیل کی گئی کہ مغلیہ زمانے کی ساخت کو ذرا سا بھی
گزند نہ پہونچا اسکی داد کے بڑے حقدار کرنیل جے ڈبلیو تھربرن آرای سکرٹری پنجاب
گورنمنٹ صیغہ تعمیراتِ عامہ اور رائے بہادر گنگارام سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات ہین۔

۳ جنوری روز شنبہ کو شب کے ۹ بجے عطائے خلعت و خطاب کا بڑا جلسہ ہونیکو تھا

اور دو ہزار کے قریب تماشائی مدعو کیئے گئے تھے کہ تشریف لاکر کارروائی کا ملاحظہ کرین قریب قریب تمام فرمانروایان ریاست جو دہلی مین موجود تھے حاضر تھے۔ بعض تو محض تماشائی تھے اور باقی ماندہ اس شاندار رسم مین جو ہونے والی تھی شریک کارروائی۔

گارڈن ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹن کا تعظیمی گارڈ دالان کے دروازے پر قطار باندھے کھڑا تھا۔

۹ بجے کے تھوڑی ہی دیر بعد گرینڈ ڈیوک آف ہسی مع اپنے سٹاف کے تشریف لائے اور اجلاس کے صدر مقام مین جاگزین ہوئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اور لیڈی کرزن دالان کے پاس پہونچکر گاڑی پر سے اُترین اور صدر جگہ مین لیجاکر شاہی کرسیون کے داہنی طرف ذرا پیچھے ہٹ کر بٹھائی گئین اور اُسیوقت کنگزاون سکاٹش بارڈررز کی دوسری پلٹن اور ایسٹ لنکاشائر رجمنٹ کی دوسری پلٹن کے باجے والون کی ملی ہوئی قطار نے ذیل کی گیتین بجائین۔

گرینڈ مارچ	ٹینھوسر	ویگنر
اوورچر	پوئٹ اینڈ پیزنٹ	سپی
تھری ڈانسز	ہنری ہشتم	جرمن
سلکشن	فاسٹ	گاؤنوڈ
گرینڈ مارچ	کرننگز مارچ	کرٹشمر

نوائے نغمہ نے کیا اسوقت اور کیا مراسم مابعد کے وقت کپتان سنیفرڈ کی قابلانہ نگرانی

اساتذہ فن موسیقی کا کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے مُربّی کہتا ہے سو شاہجہان بھی اپنے جدِ امجد کیطرح درباری نقالون کی بڑی سرپرستی کرتا تھا لیکن متشرع اورنگ زیب نے انکو موقوف کردیا تھا۔ تو یہ لوگ ایک مرتبہ روتے پیٹتے کندھون پہ ایک جنازہ لیئے ہوئے ایوان شاہی مین آئے۔ اورنگ زیب نے پوچھا کہ کس کا جنازہ ہے۔ عرض کیا کہ موسیقی مَرگئی اور ہم اُسکو قبرستان لیئے جارہے ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اسکی قبر ایسی گہری کھودنا کہ اسکی دادفریاد سنائی نہ دے۔ تو موسیقی پہ جو ظلم ہوا تھا پہلے کبھی نہین تو عطائے خلعت و خطابات کی رات خوب شدومد سے اُسکا انتقام لیا گیا۔

وائسرائے جو ہندوستانی اُمراء کے دونون طبقون کے گرینڈ ماسٹر ہین اور ڈیوک آف کناٹ دونون طبقون کے نائٹ گرینڈ کمانڈرون سے کپڑے پہننے کے کمرے مین مِل ہی چکے تھے اب دوسرے ممبرون سمیت جلسے کے کمرے مین بترتیب مراتب داخل ہوے۔ کپڑے پہننے کے کمرے مین ہزرائل ہائینس نے بحکم شاہ قیصر مسٹر ہیو بارنز کو طبقۂ رائل وکٹوریا کے نائٹ کمانڈر کا تمغہ پہنایا اور مسٹر بارنز اُسکو پاکر ایسے خوش ہوئے جیسے ایک نعمت غیر مترقبہ مل گئی۔ جب سب تماشائی دالان مین داخل ہوکر اپنی اپنی جگہہ بیٹھ گئے اور سب کے سب پوری وردی پہنے ہوئے تھے دونون طبقون کے امراء کا جو اسوقت دہلی مین موجود تھے ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور شہنائی بجانے والون نے دروازے پہ سٹار آف انڈیا فلرش کی آلاپ اُڑائی پردہ اُٹھادیا گیا اور جلوس آہستہ آہستہ دو دو کی ترتیب سے دالان تک

پہونچا باجے والون کے طائفے نے ہینڈل کی سنیپو سے گرینڈ مارچ کی گت بجائی اور ایسا سلسلہ اکھری صورتون پر تمام ہوا۔ کہ آگے ڈیوک آف کانات اور آخر مین گرینڈ ماسٹر جیسے جیسے جلوس دالان کے سامنے کی طرف کو پہونچتا گیا کمپینین اور نائٹ اور گرینڈ کمانڈر سلسلے سے ٹوٹ ٹوٹ کر اپنی اپنی جگہ بیٹھتے گئے۔ جیسے ہی گرینڈ ماسٹر صدر مقام پر پہونچے باجے والون نے گاڈ سیو دی کنگ کا نغمہ چھیڑا اور جب تک گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کانات اپنی اپنی جگہ بیٹھ نہ لیئے تمام تماشائی جو دالان مین تھے کھڑے رہے جلوس کی ترتیب حسب ذیل تھی۔

جے۔ بی۔ وڈ اسکوایر انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

ایل ڈبلیو۔ ڈین اسکوائر قائم مقام سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

سرہیو بارنز سکریٹری طبقات

اعلیٰ منزلت طبقۂ انڈین امپائر کے کمپینین

راے بہادر نانک چند	جے ایس ڈانلڈ اسکوائر
اے۔ جے ڈنلاپ اسکوائر	میجر اے۔ ایف۔ پنہے
کے۔ کرشنا سوامی راو	لفٹنٹ کرنیل جی۔ ایچ۔ ڈی۔ گمبلٹ
اے پیڈلر اسکوایر	اے۔ ایل۔ پی۔ ٹکر۔ اسکوائر
آنریبل مسٹر ٹی کانلن	ایس پرسٹن اسکوائر
لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو جے آر رنیز فرڈ	کمانڈر جی۔ ای۔ ہالیٹ۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر ٹی۔ای سکاٹ ڈی۔ایس۔او
ایف۔ڈبلیو لاٹیمر اسکوائر
میجر جے۔آر۔ڈنلاپ سمتھ
کرنیل ایس۔سی ایف۔پیل
رائے بہادر کیلاش چندر بوس
لفٹنٹ کرنیل اے۔ایم۔کرافٹس
دیوان بہادر پنڈت راجرتنا مدلیار اورگال
مونگ اون کینگ اے۔ٹی۔ایم
خان بہادر قاضی جلال الدین
ڈی۔پی مادھو راؤ
رائے بہادر دھنپت رائے
کپتان اے۔بی منچن
ای۔ایف جیکب اسکوائر
ویرچند دیپ چند
میجر جے۔ رمیسے
بی رابرٹس اسکوائر
شہزادہ محمد بختیار شاہ

سردار میر اوصاف علیخان
لفٹنٹ کرنیل جی۔کے سکاٹ مانکریف
فرڈن جی کنور جی تاراپور والا
آنریبل مسٹر ایچ۔اے۔سیام
کپتان ڈبلیو۔ایس۔گڈریج آر۔این
ایچ مارش اسکوائر
آنریبل مسٹر ڈبلیو۔سی۔ہیوز
خان بہادر محمد یعقوب
لفٹنٹ کرنیل ایم۔جی میڈ
خان بہادر خورشید جی رستم جی تھانا والا
خان بہادر دھنجی بھائی فقیر جی کموڈر
لفٹنٹ کرنیل ایچ۔کے۔مک۔کے
میجر کنور بیر بکرم سنگھ
اے۔پنی کیواک اسکوائر
آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈی۔پی مین۔وی۔ڈی
آر۔ڈبلیو۔کارلائل اسکوائر
راجہ بلونت سنگھ (آوا)

پی۔ این۔ کرشنا مورتی	رستم جی دھنجی بھائی مہتا
برگیڈیر جنرل بی۔ ڈف۔ سی۔ بی	میجر نواب محمد علی بیگ
خان بہادر نوروسپتن جی وکیل	آنریبل رائے بہادر پی انند اچارلو آورگل
آنریبل مسٹر اے۔ اینڈرسن	جے۔ الیٹ اسکوائر
راجہ بھوپندر بکرم سنگھ والی پیاگپور	آنریبل رائے بہادر چنی لال دنی لال
سرجن جنرل بی فرینکلن	ٹی ہگھم اسکوائر
سر پیٹرک پلے فیر نایٹ	آر۔ ایم۔ ڈین اسکوایر
میجر ڈبلیو۔ آر۔ ییلڈنگ ڈی ایس۔ او	منشی حافظ عبدالکریم سی۔ وی۔ او
آنریبل مسٹر ایس۔ ڈبلیو۔ اڈگرے	ٹی۔ آر۔ اے۔ تھمبو چٹی
گنگا دھر راؤ مادھو چٹ نویس	آنریبل مسٹر سی۔ اے بکلینڈ
اے۔ سی ہنکن اسکوائر	خان بہادر حق نواز خان
آنریبل مسٹر الف۔ جی۔ ای۔ سپرنگ	فضل بھائی وسرام
آنریبل لفٹنٹ کرنیل سر جی۔ ایم۔ جی موزنایٹ	لفٹنٹ کرنیل ای۔ ایچ۔ فن
آنریبل مسٹر فیروز شاہ مردان جی مہتا	پی۔ جی ملیٹس اسکوائر
بی۔ ایس کارے اسکوائر	آنریبل دیوان بہادر ایس ری نواسا رگھاوا اے نگر
راؤ صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ مسودہ کے	شیخ بہاؤالدین نواب عام

بے۔ جی۔ سکاٹ اسکوائر	خان بہادر قدیر داد خان
آنریبل مسٹر ایچ۔ ٹی۔ وایٹ	میجر ایچ ڈیلی
ایچ۔ ایچ۔ رسلے اسکوائر	آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فلر
کرنیل ٹی۔ ایچ۔ ہنڈلے	میجر ایف۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ
خان بہادر شیخ حافظ عبد الکریم	آنریبل مسٹر جے کننگھم
ایچ۔ بی۔ ٹوڈ نیلر اسکوائر	کرنیل ایس۔ ایس۔ جیکب
رام کرشنا گوپال بھنڈرکار	کرنیل جے۔ سی۔ ایف گارڈن
کرنیل بی سکاٹ	لفٹنٹ کرنیل جے۔ ایل۔ واکر
نواب بہادر سید امیر حسین	لفٹنٹ کرنیل ایف۔ ایچ۔ آر۔ ڈرمنڈ
کنور سری کلوبا	کرنیل سی۔ ڈبلیو میور سی۔ بی
جی واٹ اسکوائر	لفٹنٹ کرنیل نواب محمد اسلم خان۔ وزیرزادہ
	اے۔ ڈی۔ سی۔ سردار بہادر
جی پی روز اسکوائر	حافظ محمد حسن خان
سردار سلطان جان سدوزئی	رائے بہادر ہتو رام
رورنڈ ای۔ لیفنٹ	مرزا غلام احمد

آنریبل مسٹر جے ولسن	آنریبل مسٹر ڈی ۔ ٹی ۔ رابرٹس
ایس ۔ اسمے اسکوائر	برگیڈیر جنرل جی ۔ ایل ۔ آر ۔ رچرڈسن سی بی سی آئی ای
جے ۔ او ۔ ملر اسکوائر	آنریبل مسٹر الیف ۔ ایس ۔ پی ۔ للی
ای ۔ این ۔ بیکر اسکوائر	آنریبل مسٹر اے ۔ ایچ ۔ ٹی ۔ مارٹن ۔ ڈیل
آنریبل مسٹر ایچ ۔ ایم ونٹر باتھم	سرجن جنرل ڈی ۔ سن کلیر
آنریبل مسٹر جے ۔ پی ۔ ہیوٹ سی ۔ آئی ۔ ای	ہز ہائینس راجہ کرپتی سنگھ ٹہری
آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈی رابرٹسن	آنریبل مسٹر اے ۔ ٹی ۔ آرنڈل
خان بہادر یار محمد خان جاورہ	ایل ۔ ڈبلیو ۔ کنگ اسکوایر
آنریبل مسٹر اے ڈبلیو ۔ کروک شینک	آنریبل مسٹر جے ۔ اے ۔ بورڈلن
آنریبل راجہ تصدق رسول خان بارہ بنکی	ایم ۔ ایم ۔ فنوکین اسکوائر
سردار بہادر کاشی راؤ سارودے	میجر اے ۔ ایچ ۔ مک مہن سی ۔ آئی ۔ ای
ایچ ۔ اے ۔ اینڈرسن اسکوائر	کرنیل جے ۔ اے ۔ ملے
ایچ ۔ ایف ۔ ڈی ۔ سول اسکوایر	آنریبل مسٹر سی ڈبلیو بولٹن
آنریبل مسٹر جے سمتھ	جے ۔ ایم میکفرسن اسکوایر
آنریبل مسٹر اے ۔ ایچ ۔ ایل ۔ فریزر	آنریبل مسٹر سی ۔ ایل ۔ ٹپر
آنریبل لفٹنٹ کرنیل ایچ ۔ اے ۔ ڈین	آنریبل مسٹر ڈی ۔ سی ۔ جے ۔ اٹبسن

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈی - ڈبلیو - کے - بار

سردار جیون سنگھ شاہ - شاہ زاد پور

راؤ چھترا پتی بہادر - جاگیردار علی پور

آنریبل کرنیل سی - ای ییٹ سی - ایم - جی

کرنیل ایل - جے - ایچ - گرے

کرنیل سر - سی - سی - سکاٹ ڈمنکریف کے سی ایم - جی

راجہ جے کرشن داس بہادر

میجر جنرل برسفورڈ لوٹ سی بی

طبقۂ انڈین امپایر کے نائٹ کمپینئنز

ہزاکسلنسی کرنیل سر - ای - اے - آر - گلہارڈ (علاقہ پرتگال واقعۂ ہندوستان کے گورنر جنرل

میجر ہزہائینس مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر بیکانیر -

آنریبل سر - الیف - ڈبلیو میکلین چیف جسٹس بنگال -

آنریبل کنور سر ہرنام سنگھ اہلیو والیا - کپورتھلہ -

نواب سر امیر الدین خان بہادر لوہارو

بابا سر کھیم سنگھ - بیدی گلر

مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ اجودھیا

سر ایم - ایم - بھونگری - ایم - پی

نواب سیدی سر احمد خان جنجیرہ کے

آنریبل مہاراجہ سر راون الشیور پرشاد سنگھ بہادر گدھور -

آنریبل نواب سر امام بخش خان مزاری

ٹھاکر صاحب سر جسونت سنگھ جی لمری

سردار سر نوروز خان - خران

آنریبل سر جے - ڈی - لاٹوش

ہز ہائینس مہاراؤ سر امید سنگھ بہادر - کوٹہ کے

سر جے - ایف - پرائس

ہز ہائینس راجہ سر جگت جیت سنگھ بہادر - کپورتھلہ

سر - ای - سی - بک

ہز ہائینس مہاراؤ سر کیسری سنگھ بہادر - سروہی

راجہ سر امر سنگھ - کشمیر

سلطان سر احمد ابن فصل - لحج

آنریبل سر - سی - ایم - رداز

ہز ہائینس نواب سر رسول خان جی - جوناگڑھ

ہز ہائینس مہاراجہ سر بھوانی سنگھ بہادر - دتیا

ہز ہائینس راجہ سر راما ورما - کوچین

ٹھاکر صاحب سر من سنگھ جی - پالی ٹانا

آنریبل سر ایف - ڈبلیو آر - فریر

طبقہ انڈین امپائر کے نائٹ گرینڈ کمانڈرز

ہز ہائینس سر سلطان محمد شاہ آغا خان - دو خادم

میجر جنرل سر اے گیسلی کے - سی - بی - دو خادم

ہز ایکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ ایمپتھل - دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر - ادر چپا - دو خادم

ہز ایکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ نارتھ کوٹ سی - بی - ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر پربھو نراین سنگھ بہادر - بنارس ۲ خادم

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب سر واگھجی راواگی - مُروی ۲ خادم

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب سر بھگونت سنگھ جی - گونڈل ۲ خادم

ہز ہائینس میر سر فیض محمد خان۔ خیرپور دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر بھنور پال دیو بہادر۔ قرولی ۲ خادم

ہز ہائینس میر سر محمود خان۔ قلات ۲ خادم

ہز ہائینس نواب سر محمد ابراہیم علیخان بہادر۔ ٹونک دو خادم

لفٹننٹ کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سر نرپندار انراین بھوپ بہادر۔ کوچ بہار دو خادم

ہز ہائینس مہاراو سر کھینگرجی بہادر۔ کچھ دو خادم

طبقہ سٹار آف انڈیا کے نائٹ گرینڈ کمانڈرز

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ ایدر۔ کے۔ سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر وین کٹیش رامن سنگھ بہادر۔ ریوا۔ دو خادم

کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو راؤ سندھیا بہادر۔ گوالیار۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر شاہو چھتراپتی۔ کولھاپور۔ دو خادم

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ جموں و کشمیر دو خادم

ہز ہائینس سر بالا ورما بہادر۔ ٹراونکور دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو سنگھ بہادر۔ جے پور۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر شیواجی راؤ ہلکر بہادر اندور۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سیاجی راؤ گیکواڑ بڑودہ دو خادم

ہز ہائینس نواب میر سر محبوب علیخان بہادر۔ نظام حیدر آباد۔ دو خادم

ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھ بہادر۔ نابھا۔ دو خادم

رائل سٹاف کا ایک افسر

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانا ٹ

غلمان

ہز رائل ہائینس کا سٹاف

سر مورس فٹز جرالڈ

لفٹنٹ کرنیل جاردس

لفٹنٹ کرنیل سلی

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سی۔ بنگھم

میجر ہیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی

گرینڈ ماسٹر کا سٹاف

کپتان آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر کار۔ ایڈڈی کانگ وائسرائے کپتان سی۔ دگرم ایڈڈی کانگ وائسرائے

کرنیل آنریبل ای بارنگ ملیٹری سکریٹری وائسرائے سر والٹر لارنس پرائیویٹ سکریٹری وائسرائے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر

غلمان

کرنیل آنریبل سی ہربورڈ۔ ایڈڈی کانگ وائسرائے کپتان ایف ایڈم ایڈڈی کانگ وائسرائے

کپتان آنریبل آرلنڈ سے ایڈ ڈی کانگ کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل۔ بارڈ ویلز ایڈڈی
وائیسرائے کانگ وائیسرائے

رسالدار میجر محکم سنگھ سردار بہادر دیسی ایڈڈی رسالدار میجر دیبی دیال سنگھ سردار بہادر۔ دیسی
کانگ وائیسرائے ایڈڈی کانگ وائیسرائے

بوندی کے ہز ہائینس مہاراو راجہ سر رگھوبیر سنگھ بہادر جی۔سی۔آئی۔ای۔کے۔سی۔ ایس۔آئی کو طبقۂ انڈین امپائر کے نائٹ گرینڈ کمانڈروں میں میجر جنرل سر ایلفرڈ گیسلی کے۔سی۔بی کے پیچھے رہنا تھا مگر وہ ناسازی مزاج کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ سر ہیو بارنز طبقۂ وکٹوریا کے نائٹ کے تمغے کے ساتھ سفید ریشمی جُبہ اور طبقۂ سٹار آف انڈیا کے سکریٹری کا پٹکا پہنے ہوئے تھے۔ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ جو فیلڈ مارشل کی وردی میں تھے طبقۂ سٹار آف انڈیا کے گرینڈ کمانڈر کے تمغے کے ساتھ ریشمی جبہ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ہز اکسیلنسی وائیسرائے آسمانی رنگ کا مخملی جُبہ اور اسی اعلےٰ منزلت طبقے کے گرینڈ ماسٹر کا تمغہ پہنے ہوئے تھے۔ راج رانا مان سنگھ نو عمر راجپوت امیرزادہ دہ سالہ فرزند ٹھاکر صاحب دلوارا اور اسی کا ہم عمر ایک لڑکا دھولپور کے مہاراج رانا کا بھائی سپہ سالار سرآمد خاندان سری راجہ اودے بھان سنگھ شمشیر جنگ بہادر یہ دو لڑکے ہز رائل ہائینس کی معزز خدمت خواصی کے لیے منتخب ہوئے۔ ہز اکسیلنسی گرینڈ ماسٹر کے خادم خاص کشمیر کے راجہ سر امر سنگھ کے ہفت سالہ فرزند میاں ہری سنگھ تھے۔ راجہ سر امر سنگھ ۱۸۷۷ء کے مجمع قیصری میں لارڈ لٹن کے خادم خاص بنے تھے۔

ہزاکسلنسی کے دوسرے خادم صاحبزادہ حمید اللہ خان تھے ہزہائینس بیگم بھوپال کے ہشت سالہ فرزند اصغر۔ ہندوستان کے والیان ممالک اور امیرون کے خاندانون نے بڑی تمنا کی تھی کہ اس قابل یادگار موقع پر انکی نسل کے نوعمر لڑکے خواص بنائے جائین وائیسرائے کے ایمائے خاص کے مطابق ہر ایک خواص اپنا خاص درباری لباس پہنے ہوئے تھا اور انکے ملبوس کی شان اور علی ہذا القیاس انکی حرکات وسکنات کی متانت کو سبھی نے پسند کیا۔ شاہی کرسیون کے عقب مین نیلگون مخملی گدیان بچھادی گئی تھین یہ خواص سنگ مرمر کیطرف کو پیٹھ کرکے ان ہی گدیون پر بیٹھے

ہزاکسلنسی گرینڈ ماسٹر اپنی جگہہ بیٹھ لیئے تو سر ہیوبارنز سکریٹری طبقہ سٹار آف انڈیا نے شہ نشین کے پاس پہونچکر اطلاع کی کہ آج کے اجلاس مین طبقہ سٹار آف انڈیا کے ایک نائٹ گرینڈ کمانڈرون اور بارہ نائٹ کمانڈرون اور اسی اعلیٰ منزلت طبقے کے چودہا کمپینیونکو علیٰ قدر مراتب خلعت اور تمغے دینے ہین۔ اسکے بعد سر ہیوبارنز نے شاہی فرمان جسمین کوچین کے ہزہائینس راجہ سر راما ورما کے۔سی۔ایس۔آئی کے لیئے عطائے درجہ نائٹ گرینڈ کمانڈر کی منظوری تھی گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیا اور اسکے بعد فارن ڈپارٹمنٹ کے انڈر سکریٹری اور سر جمیس لاٹوش اور سر چارلس ریواز کے ساتھ کہ یہ دونون جونیر نائٹ کمانڈر ہین ہزہائینس کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے راجہ صاحب وہان پہونچکر آداب بجالائے۔ سر ہیوبارنز نے فرمان شاہی جو گرینڈ ماسٹر نے ان ہی کو واپس دیدیا تھا پڑھ کر سنایا پھر سکریٹری کا دوسرا کام یہ تھا کہ راجہ کو ایک میز کے پاس لیجاکر کھڑا کرین۔ وہان

دو نائٹ کمانڈروں مین سے جونیر نے ہز ہائینس کو فیتہ اور حمائل پہنایا اور سینیر نائٹ نے سٹار آف انڈیا اُنکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دونون نائٹون نے ملکر ہز ہائینس کو طبقے کا چغہ پہنایا۔ یہ ہو چکا تو سر ہیو بارنز ہز ہائینس کو پھر سلام کرانے صدر مقام کے اجلاس کے پاس لے گئے۔ تب گرینڈ ماسٹر نے اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہز ہائینس کو نائٹ گرینڈ کمانڈر کا کالر پہنایا اور بلند آواز مین کہ دالان کے پرے پار سُنائی دیتی تھی بدین الفاظ اُنسے خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہندوستان کیطرف سے اور ہز میجسٹی کے
حکم سے آپ کو معزز طبقہ سٹار آف انڈیا کا تمغا دیتا ہون کہ
ہز میجسٹی نے براہ کرم آپ کو اُس اعلی منزلت طبقے کے
نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مرتبے پر سرفراز فرمایا ہے

حکم کے پہونچا دینے کے بعد نو ماموُر نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالائے اور سر ہیو بارنز نے اُنکو لے جا کر اُنکی مقررہ جگہ پر بٹھا دیا۔

اب سٹار آف انڈیا کے جدید نائٹ کمانڈروں کی باری تھی کہ اُنکو اسی اعلی منزلت طبقے کے دوم درجے کے تمغے دیے جائین یعنی

ہز ہائینس راجہ سرندر بکرم پرکاش بہادر سرمور

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ڈیوڈ ولیم کیتھ بار۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین آرمی

آنریبل مسٹر ڈنزل چارلس جلف اِٹبسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

ہز اکسلنسی ریر ایڈمرل چارلس کارٹر ڈروری

آنربیل مسٹر ہنری مارٹن ونٹر باتھم - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس -

آنربیل مسٹر جیمز نیٹلتھ - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

آنربیل لفٹنٹ کرنیل ڈانلڈ رابرٹسن سی - ایس - آئی - انڈین آرمی

آنربیل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتھ فریزر سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

ہیو شیکسپیر بارنز اسکوائر سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

کرنیل سر کالن کیمپبل سکاٹ منکریف - کے - سی - ایم - جی - سی - ایس - آئی - رائل انجینیرز (پنشنر)

ہز ہائینس راجہ کرتی شاہ - سی - ایس - آئی - ٹہری

کنور رنبیر سنگھ پٹیالہ

ان راجاؤن اور امیرون اور افسرون اور سربرآوردہ لوگونکو چار چار کی ٹکڑیان بنا بنا کر مسٹر یوئس ڈین قائم مقام سکرٹیری فارن ڈپارٹمنٹ اور طبقہ کے دو جونیر نائٹ کمانڈر اجلاس کے صدر مقام تک لے گئے اور طبقون کے سکرٹیری نے اُنکو یکے بعد دیگرے گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا - جس ٹکڑی مین خود مسٹر ہیو بارنز بھی داخل تھے اُسکو ممبرونکو قائم مقام فارن سکرٹیری نے پیش کیا - پیش ہوتے وقت ہر ایک ممبر گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالاتا تھا - جو لوگ یورپین نہ تھے یا جو پہلے نائٹ ہو چکے تھے اور اب اُنکو مکرر نائٹ بننا نہ تھا یعنی راجہ سرمور سر سی سکاٹ مانکرف راجہ ٹہری اور کنور رنبیر سنگھ انکو مسٹر وڈ انڈر سکرٹیری

فارن ڈپارٹمنٹ سیدھے ہیز پاس لیگئے لیکن لفٹنٹ کرنیل بار۔ مسٹر ایٹبسن ۔ ریر ایڈمرل ڈرو ری ۔ مسٹر ونٹر بائتھم ۔ مسٹر انٹیتھ ۔ لفٹنٹ کرنیل رابرٹسن مسٹر فریزر اور مسٹر ہیو بارنز ان لوگون کو گرینڈ ماسٹر نے ایکولیڈ طریقے سے سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے نائٹ بیچلر کا خطاب اور درجہ اور اعزاز عطا کیا اور جب ہر ایک نائٹ کردیا گیا اُسکو مسٹر ڈین ہیز پاس لے گئے ۔ یہان دو جونیر نائٹ کمانڈر ون نے ہر ایک کے سینے پر سٹار آف انڈیا لگایا اور جب سب کے سب تمغے پا چکے اُنکو مسٹر ڈین اجلاس کے صدر مقام کے پاس لے گئے وہان پہونچکر سب آداب بجالائے اور گرینڈ ماسٹر نے سب سے مجتمعًا بانیطور خطاب کیا۔

مین شاہ قیصر ہندوستان کیطرف سے اور ہز میجسٹی کے
حکم سے آپ کو معزز طبقہ سٹار آف انڈیا کا تمغا دیتا
ہون کہ ہز میجسٹی نے براہِ کرم آپ کو اُس اعلیٰ منزلت
طبقے کے نائٹ کمانڈر ون کے مرتبہ پر سرفراز فرمایا ہے

اسکے بعد گرینڈ ماسٹر نے ایک ایک کو فرادیٰ فرادیٰ الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے طبقے کا فیتہ اور حمائل عنایت کیا ۔ جب ایک ٹکڑی کے سارے نائٹ تمغے پا چکے سب گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالائے اور انکو مسٹر ڈین اُنکی مقرر جگہ پر لے گئے پھر اسیطرح بشمول دو نائٹ کمانڈرون کے اور ٹکڑی کو لے جاتے تھے ۔

طبقہ سٹار آف انڈیا کے نائٹ کمانڈرون کو تمغے اور خطاب دیے جاچکے تو سکریٹری نے

گرینڈ ماسٹر کے روبرو طبقے کے تیسرے درجے کے تمغے پیش کیئے تاکہ مفصلۃ الذیل کمپینین لوگون کو دیے جائین -

آنریبل مسٹر چارلس گرڈین ہین - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر تھامس رےلے

آنریبل مسٹر جیمز تھامسن - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر جوزف بمیپ فیلڈ فلر - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر اڈوارڈ فٹز جیرالڈ لا - کے - سی - ایم - جی

آنریبل مسٹر چارلس سٹوارٹ بیلی - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر ٹونشنڈ کینڈی - انڈین سول سروس

میجر جنرل ٹریور بروس ٹائیلر - رایل آرٹیلری

آنریبل مسٹر ولیم ہنری لاکنگٹن اریبے - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن - انڈین سول سروس

میجر ہیوڈیلی - سی - آئی - ای - انڈین آرمی

راجہ بن بہاری کپور - بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان - پہاسو - ممالک متحدہ

سردار بدن سنگھ ملودھ پنجاب

ان صاحبونکو قائم مقام فارن سکرٹیری پانچ پانچ کو ایک ساتھ اجلاس کے

کے روبرو پیش کیا۔ ہر شخص گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالایا اور فوراً گرینڈ ماسٹر نے ایک
تمغا سکریٹری کے حوالے کیا اور اُنھون نے تمغا مناسب جگہہ آویزان کر دیا۔ اسکے بعد
جدید تمغا پانے والا کمپینین آداب بجالا کر اپنی جگہہ کو لوٹ گیا۔

جب سب کمپینین تمغون سے مُزین ہو چکے تو سکریٹری نے عرض کیا کہ اب اعلیٰ منزلت
طبقہ سٹار آف انڈیا کے مجمع کے روبرو کوئی کام کرنے کو باقی نہین۔ ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر
اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اپنے اپنے سٹاف سمیت اور ہز ہائینسز راجہ
نابھا و مہاراجہ جے پور و مہاراجہ ٹراونکور اپنے اپنے ہمراہیون سمیت تبدیل لباس کے
کمرے مین جانے کے لیے عطاے خلعت و خطابات کے دالان سے بترتیب ذیل تشریف
فرما ہوئے اور جلوس کے گزر جانے تک جو لوگ دالان مین تھے اپنی اپنی کرسیون سے
اُٹھکر کھڑے رہے۔

انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

قائم مقام فارن سکریٹری

سکریٹری طبقہ

ایڈ ڈی کانگ وائسراے — ایڈ ڈی کانگ وائسراے

ملیٹری سکریٹری وائسراے — پرائیویٹ سکریٹری وائسراے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر

غلمان

اےڈی کانگ وائسرائے	سرجن وائسرائے
اےڈی کانگ وائسرائے	اےڈی کانگ وائسرائے
نیٹو اےڈی کانگ وائسرائے	نیٹو اےڈی کانگ وائسرائے

رائل سٹاف کا ایک افسر

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ

غلمان

ہز رائل ہائینس کا سٹاف

ہز ہائینس راجہ نابھا - ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ جےپور - ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور - ۲ خادم

جونہی ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ نے عطائے خلعت و خطابات کے دالان کے باہر قدم رکھا باجے والون نے گرینڈ مارچ کردنگز مارچ (کرسیچر کی) گت بجائی اور جب جلوس محراب کے نیچے نظر سے اوجھل ہوا شہنائی والون نے سٹار آف انڈیا کی الاپ گائی -

یہان سٹار آف انڈیا کے آسمانی چغون اور تمغون کے بدلے انڈین امپائر طبقے کے

[illegible] ماسٹر اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ مع اپنے اپنے سٹاف کے آگے آگے مہاراجگان جے پور و ٹراونکور و راجہ نابھا اپنے اپنے ہمراہیون سمیت ترتیب ذیل بار دیگر عطائے خلعت و خطاب کے دالان مین داخل ہوئے۔

انڈر سکریٹری فارن ڈیپارٹمنٹ

قائم مقام فارن سکریٹری

سکریٹری طبقہ

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور — ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور — ۲ خادم

ہز ہائینس راجہ نابھا — ۲ خادم

رائل اسٹاف کا ایک افسر

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ

غلمان

ہز رائل ہائینس کا سٹاف

ایڈ ڈی کانگ وائسرائے	ایڈ ڈی کانگ وائسرائے
ملیٹری سکریٹری وائسرائے	پرائیویٹ سکریٹری وائسرائے

غلمان

ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے
ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے
نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے

جون ہی جلوس کا پیش رو دروازے میں نمودار ہوا فوجی نوازون نے سٹار آف انڈیا کا نغمہ گانا شروع کیا اور جیسے ہی جلوس والون کے صدر مقام کیطرف آگے بڑھا باجے والون نے کرنیشن کے گرینڈ مارچ کا ایک آنترا بجایا اور جب ہز اکسیلنسی گورنر جنرل اور ہز رائل ڈیوک آف کانات مثل سابق صدر مقام مین بیٹھ گئے اُسوقت بند کیا۔

اب انڈین امپائر طبقے کے سکریٹری نے آگے بڑھکر اطلاع دی کہ اس وقت حسب منظوری حضور شاہ سر اجلاس تین نائٹ گرینڈ کمانڈرون اور اٹھارہ نائٹ کمانڈرون کو اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے خلعت اور ۲۶ کمپینین کو علی قدر مراتب تمغے دیئے ہین۔

مہاراجگان و راجگان جنکو انڈین امپائر کے گرینڈ کمانڈرون کے اول درجے کے خلعت دیئے گئے تین تھے۔

ہز ہائینس مہاراؤ سر کیسیری سنگھ بہادر۔ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ سروہی

ہز ہائینس مہاراجہ سر بالا راما ورما۔ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹراونکور



ايڇ ايڇ رائو صاحب ڪڇهه-جي سي آئي اي

ہزہائینس مہاراجہ سر ہیرا سنگھ بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی۔نابھا

اِسکے بعد طبقے کے سکریٹری نے فرمان شاہی حسبمین سروہی کے ہزہائینس مہاراو سر کیسری سنگھ بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔کے لیئے نائٹ گرینڈ کمانڈر کے رتبے کی منظوری تھی گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیا۔اور پھر طبقے کے سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ کے انڈر سکریٹری اور بیکانیر کے مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر اور کنور سر ہرنام سنگھ بہادر کے ساتھ مہاراؤ کو اجلاس کے صدر مقام کے قریب قریب لے گئے اور وہان پہونچکر آداب بجالائے۔

پھر سکریٹری نے شاہی فرمان حسبمین بحق مہاراؤ سروہی کے خطاب کی منظوری تھی پڑھکر سنایا۔ اسکے بعد ہزہائینس کو میز پاس لے گئے۔ دو جونیر نائٹ کمانڈرون نے ہزہائینس کو فیتہ اور ٹپکا پہنایا اور سینیر نائٹ نے طبقے کا ستار انکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دو نائٹ کمانڈرون نے ہزہائینس کو طبقے کا چغہ پہنایا اور اسکے بعد سکریٹری پھر اُنکو اجلاس کے صدر مقام کے پاس آداب کرانے لے گئے۔ انڈر سکریٹری نے گرینڈ نائٹ کمانڈر کا گلوبند گرینڈ ماسٹر کو دیا اور اُنھون نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہزہائینس کو پہنا دیا اور اُنسے خطاب کرکے فرمایا کہ

میں شاہ قیصر ہند کیطرف سے اور حضور ممدوح کے حکم سے آپ کو انڈین امپائر کے طبقے کا معزز خلعت دیتا ہون کہ ہز مجسٹی نے براہ کرم آپکو اس اعلیٰ مرتبت طبقے کا نائٹ گرینڈ کمانڈر کا اعزاز بخشا ہے۔

اِس حکم کے ابلاغ کے بعد جدید نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر آداب بجالائے اور اُنکو سکریٹری نے

اور نابھا کے ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھ بہادر - جی - سی - ایس - آئی - کو اسی اعلی مرتبت طبقے کے نائٹ گرینڈ کمانڈر کا خلعت دیتے وقت بھی یہی مراسم بلا کم و کاست عمل مین لائی گئین مہاراجگان راجگان اُمرا اور افسر اور سر برآوردگان جنکو اب اعلی مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے نائٹ کمانڈرون کے دوسرے درجے کے خلعت دیے جانے کو تھے اصحاب مفصلۃ الذیل تھے -

نواب شہباز خان بگتی

جیمز جارج سکاٹ اسکوائر - سی - آئی - ای

ہز ہائینس مہاراجہ ملکھان سنگھ بہادر - چار کھاری

آنریبل مہاراجہ رام ایشور سنگھ بہادر - دربھنگا

تھامس بگہم اسکوائر - سی - آئی - ای - ایم - آئی - سی - ای

کرنیل سیموئل سونٹن جیکب - سی - آئی - ای - انڈین آرمی

آنریبل سر لارنس ہیو جنکنز نائٹ

آنریبل مسٹر ہربرٹ تھرکل وائٹ - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر چارلس لوئیس ٹپر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

سرجن جنرل بنجمین فرینکلن - سی - آئی - ای - انڈین مڈیکل سروس

والٹر روپر لارنس اسکوائر - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس (پنشنر)

جان - ایلیٹ اسکوائر - سی - آئی - ای

گنگا دھر راؤ گنیش عرف بالا صاحب ٹپوردھن - رئیس مراج (بڑی شاخ)

سردار غوث بخش رئیسانی

مہاراجہ ہر بلب نراین سنگھ بہادر - سی - آئی - ای - سونبرسا

مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد

پورنا نر سنگھ راؤ کرشنا مورتی - سی - آئی - ای

اِن لوگون کو مسٹر ڈین اور دو جونیر نائٹ بیکانیر کے ہز ہائینس مہاراجہ سر گنگا سنگھ اور کپورتھلے کے کنور سرہرنام چار چار کی ٹکڑیان بنا بنا کر اپنے ساتھ اجلاس کے صدر مقام تک لے گئے اور انکو یکے بعد دیگرے گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا - جو شخص پیش کیا جاتا تھا گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالاتا تھا - جو نائٹ بنائے جانے کو ندتھے یعنی

نواب شہباز خان - مہاراجگانِ چار کھاری و دربھنگا - سر لارنس جنکنز - راجہ شاہ پور - رئیس مراج - سردار غوث بخش رئیسانی - مہاراجہ ہر بلب نراین سنگھ بہادر - مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد - مسٹر پی - این - کرشنا مورتی -

انکو مسٹر وُڈ اور دو جونیر نائٹ کمانڈر سیدھے میز پاس لے گئے -

دوسرے لوگ یعنی مسٹر سکاٹ - مسٹر ہائیم - کرنیل جیکب - آنریبل مسٹر وہائٹ آنریبل مسٹر ٹپر - سرجن جنرل فرنیکلن - مسٹر والٹر لارنس اور مسٹر الیٹ جب گرینڈ ماسٹر کے روبرو لائے گئے انھون نے اُن لوگون کو سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے نائٹ بیچلر کا

سکریٹری اسکو مینر پاس پہونچاتا گیا۔

مینر کے پاس دو جونیر نائٹ ہر ایک مہاراجہ اور راجہ اور امیر اور افسر اور سربرآوردہ کے سینے پر طبقے کے سٹار کا تمغہ لگاتے جاتے تھے اور جب سب کو تمغے پہنائے جاچکے قائم مقام سکریٹری نے سب کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لے جاکر کھڑا کردیا۔ وہان یہ سب لوگ گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالائے اور اُنھون نے ان سب سے مجتمعاً بایں طور خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہند کیطرف سے اور ہز مجسٹی کے حکم سے آپکو طبقہ انڈین امپائر کا معزز خلعت دیتا ہون کہ ہز مجسٹی نے آپ کو براہ کرم اس اعلیٰ مرتبت طبقے کے نائٹ کمانڈرونکا اعزاز بخشا ہے۔

اسکے بعد گرینڈ ماسٹر نے الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے نو مامور نائٹون کو ایک کے بعد ایک فیتہ اور حمائل عنایت کیا جب ایک ٹکڑی کے سب صاحبون کو خلعت دیے جاچکے سب کے سب آداب بجالائے اور قائم مقام فارن سکریٹری نے لے جاکر اُنکو مقرر جگہون مین بٹھادیا اسکے بعد وہ دو جونیر نائٹ کمانڈرون کے ساتھ ملکر دوسری ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے۔

والیان ریاست۔ امراء۔ افسر اور سربرآوردگان جنکو کمپینین کی حیثیت سے اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے تیسرے درجے کے تمغے ملنے والے تھے

اصحاب مفصلۃ الذیل تھے۔

راؤ بہادر سی جمبیلنگھم مدلیار

لفٹنٹ کرنیل تھامس ایلوڈ۔لنڈسے بیٹ۔انڈین میڈیکل سروس

جان ہٹن اسکوایر

راؤ بہادر پنڈت سکھ دیو پرشاد

میجر ہربرٹ لائیل شورز۔انڈین آرمی۔

میجر پرسی زکریا کاکس۔انڈین آرمی۔

بابو نالن بہاری سرکار

فریڈرک گریکلین اسکوائر

ایگرنون الیٹ اسکوائر

لفٹنٹ کرنیل ولیم لوچ بنگال انفنٹری۔

لفٹنٹ کرنیل جان ہوڈنگ وی۔ڈی

ہنری کنگ بوچمپ اسکوائر

برجی بھائی مانک جی رستم جی اسکوائر

نواب محمد شریف خان۔دیر

مہتر شجاع الملک۔چترال

میر محمد نظام خان۔میر ہنزا

راجہ سکندر خان۔ ناگر

ولیم ڈکسن کروک شینک اسکوائر

جان۔ او۔ براین۔ سونڈرز اسکوائر

ہنری ونڈن اسکوائر

رائو بہادر شیام سندر لال

دیوان بہادر منشی بالمکند داس

روبرٹ بریٹ ہنڈرسن اسکوائر

ہکن کیی کے۔ ایس۔ ایم۔ سابو آف مونگ نائی

نواب فتح علیخان قزلباش

فریدہ خان جی جمشید جی اسکوائر

مسٹر ڈین۔ نے ان لوگون کو الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے چھ چھ کی ٹکڑیون مین لیجا کر اجلاس کے صدر مقام کے پاس کھڑا کر دیا تھا جنکو طبقے کے تیسرے درجے کے تمغے ملنے والے تھے اب سکریٹری نے اُنکو یکے بعد دیگرے نام بنام گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا اور تیسرے درجے کے تمغے گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیئے۔ جیسے جیسے ہر شخص آداب بجالاتا تھا گرینڈ ماسٹر ایک فیتہ سکریٹری کو دیتے جاتے تھے اور وہ تمغا اُسکے سینے کی مناسب جگہہ پر لگاتے جاتے تھے اور نو تقرر کمپینین گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالا کر ایک طرف کو کھڑا ہوتا جاتا تھا جب ایک ٹکڑی کے سب آدمی تمغے پا چکتے تھے مسٹر ڈین اُنکو لیجا کر اُنکی مقررہ جگہون مین بٹھا دیتے تھے اور پھر ایک



راجه سکندر خان صاحب - سي آئي اي - نگر
و مير هنزه - سي آئي اي

اور ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لیجاتے تھے۔

جب سب کمپینین تمغے پا چکے تو سکریٹری نے اطلاع دی کہ اب اعلیٰ مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے اجلاس کی پیشی مین اور کوئی حکم کرنے کو نہین اور گرینڈ ماسٹر نے اپنی جگہ سے اُٹھکر اُنکو جلاس برخاست کے اعلان کا حکم دیا۔ یہ ہو چکا تو گرینڈ ماسٹر اور ہر دو طبقے کے ممبرونکا ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور جس ترتیب سے جلوس آیا تھا اب اجلاس کے دالان سے منقلب ترتیب مین اجتماع کے کمرے کی طرف واپس روانہ ہوا یعنی سب سے آگے ہز اکسلنسی انکے پیچھے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اِنکے پیچھے الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے دو دو کر کے دونون طبقے کے ممبر جون ہی ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ روانہ ہوئے باجے والون نے ہینڈل کے سیپیو سے گرینڈ مارچ کی گت بجائی اور جلوس محراب کے اندر نظر سے اوجھل ہوا تو نفیری والون نے سٹار آف انڈیا کا نغمہ گایا اور جون ہی گرینڈ ماسٹر اجتماع کے کمرے مین داخل ہوئے کہ باجے والون نے قومی گت بجائی تبدیل لباس کے کمرے مین گرینڈ ماسٹر اور نائٹ گرینڈ کمانڈر کپڑے بدل چکے تو ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اُسی طریقے سے اور اُن ہی مراسم کے ساتھ جیسے آئے تھے قلعے سے رخصت ہوئے۔ نائٹ گرینڈ کمانڈر اور نائٹ کمانڈر اور کمپینین جو فرمان فرماے ریاست بھی تھے جانے لگے تو سرکاری افسر جو اسی کام پر تعینات تھے اُنکو انکی گاڑیون تک پہونچا آتے اور بیرون در جو گارڈ آف آنر کھڑا تھا اُن لوگون کو جو اس تعظیم کے مستحق تھے پریزنٹ آرم کی سلامی دیتا۔ غرض سب سے بڑی رسم جو ابتداے سلطنت شاہان مغلیہ سے لے کر الی یومنا ہذا ایوان شاہی مین کبھی نہین

ہوئی تھی اِسطرح پہ اسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ برطانیہ عظمیٰ کے بادشاہونکی میراث قرار پائی۔
اس رسم کی بجا آوری مین دو گھنٹے سے کچھ ہی کم صرف ہوئے۔

شاہی رقص و سرود

عالیشان بارگاہ جسمین عطاے خطاب و خلعت کی بڑی بارونق اور باعظمت رسم ادا کی گئی اُسمین تین رات بعد ۶۔ جنوری منگل کے دن اس سے کہین بڑھ کر شاندار منگل ہونے والا تھا عطاے خطاب و خلعت کے وقت دو ہزار تماشائی خاموش بیٹھے دیکھا کیئے۔ تبدیل لباس کے کمرے مین جلوس کی آمد و شد کے وقت یا جسوقت نئے خطاب یافتہ گرینڈ کمانڈر نائٹ اور کمپینین گرینڈ ماسٹر کے سامنے پیش کیئے جاتے تھے یا جس وقت گرینڈ ماسٹر کی صاف آواز تمام بارگاہ مین فرمانِ شاہی سُناتے وقت یا رسم عطاے خطاب نائٹ ادا کرتے وقت سنائی دیتی تھی اُن اوقات مین ذرا سی سراہٹ معلوم ہوتی تھی ورنہ ہزارہا شعلے ایسی جماعت مین جسمین تقریبًا آواز یا حرکت نہین تھی ہلکی ہلکی روشنی ڈال رہے تھے۔ شاہی رقص و سرود مین چار ہزار سے زیادہ مہمان بلائے گئے تھے۔ ہندوستانی والیان ریاست اور امراء جو بے بہا جواہرات مین ٹپہ سے جگمگا رہے تھے اور عہدہ دار جو زرق برق کی وردیان پہنے اور خلعتی ٹپکے اور تمغے لگائے ہوئے تھے اور معزز انگریز اور خوبصورت بیمین کہ ایسا مجمع پہلے کسی نے دہلی مین نہ دیکھا ہوگا سب دیوانِ عام اور اُسکی ملحقہ عمارت مین آکر بھر گئے۔ مگر اس مرتبہ یہ ہجوم زندہ دل اور شوقین لوگون کا ہجوم تھا جنمین سے بعض تو شریک رقص تھے بعض ستون والے چھتے مین سیر گشت لگا رہے تھے اور بعض ایسے کونون مین لگے بیٹھے تھے

مفصلہ الذیل بہت سے اشخاص۔

ڈیوک وڈچس آف مارلبارو۔ ڈیوک و ڈچس آف پورٹلینڈ۔ ڈو یجر مارشنس آف ہیڈ فورڈ و لیڈی بیٹرکس ٹیلر ارل و کونٹس آف ہمبیروک و لیڈی بیٹرکس ہربرٹ ارل آف سکاربارو۔ ارل و کونٹس آف جبرزی و لیڈی بیٹرس و لیرز۔ ارل و کونٹس آف پوؤس۔ ارل وکونٹس آف لونزڈیل۔ ارل آف ڈرہم و لیڈی این لیمبٹن۔ ارل وکونٹس آف ڈارٹرے و لیڈی اڈیتھ ڈاسن۔ ارل وکونٹس آف کرو۔ ڈو یجر کونٹس آف کنگسٹن و لیڈی اڈیتھ کنگ ٹمنسن۔ آنزیبل جی بیل۔ لارڈ سٹینلے ایم۔پی و لیڈی ایلیس سٹینلے۔ لارڈ الکو۔ لارڈ ازنگٹن۔ لیڈی میری کک۔ لیڈی میری لگن۔ لیڈی الریکا ڈنکامب۔ لارڈ و لیڈی ولورٹن۔ لیڈی لیمنگٹن۔ لارڈ و لیڈی لاتنگ اٹک۔ لارڈ و لیڈی پلے فیر۔ لارڈ و لیڈی ڈیوے۔ لارڈ کلانن۔ لارڈ ولیم سیمور۔ آنریبل ڈبلیو بیل۔ ایم۔پی۔ ایملی۔ لیڈی لیٹیھل۔ آنریبل ڈی۔ میمری بنکس۔ سرمکائیل ہکس بیچ۔ ایم۔پی و لیڈی لیوسی ہکس بیچ۔ سرجی ٹومین گولڈی۔ لیڈی سیلر۔ آنریبل الیف کرزن۔ آنریبل سپنسر لٹلٹن۔ سرجان ڈکسن پوائنڈر ایم۔پی و لیڈی پوائنڈر۔ سررابرٹ موبرے۔ ایم۔پی۔ سرای رگلز برائز سراڈگرونسنٹ ایم۔پی۔ سرآرانڈرس بیکر۔ (آسٹریلیا) سرہورڈونسنٹ ایم۔پی سرآر و لیڈی سولومن (جنوبی افریقیہ) وسرسی۔ کینرر۔ ایم۔پی۔

مفصلۂ الذیل والیان ریاست بھی شریک محفل تھے۔

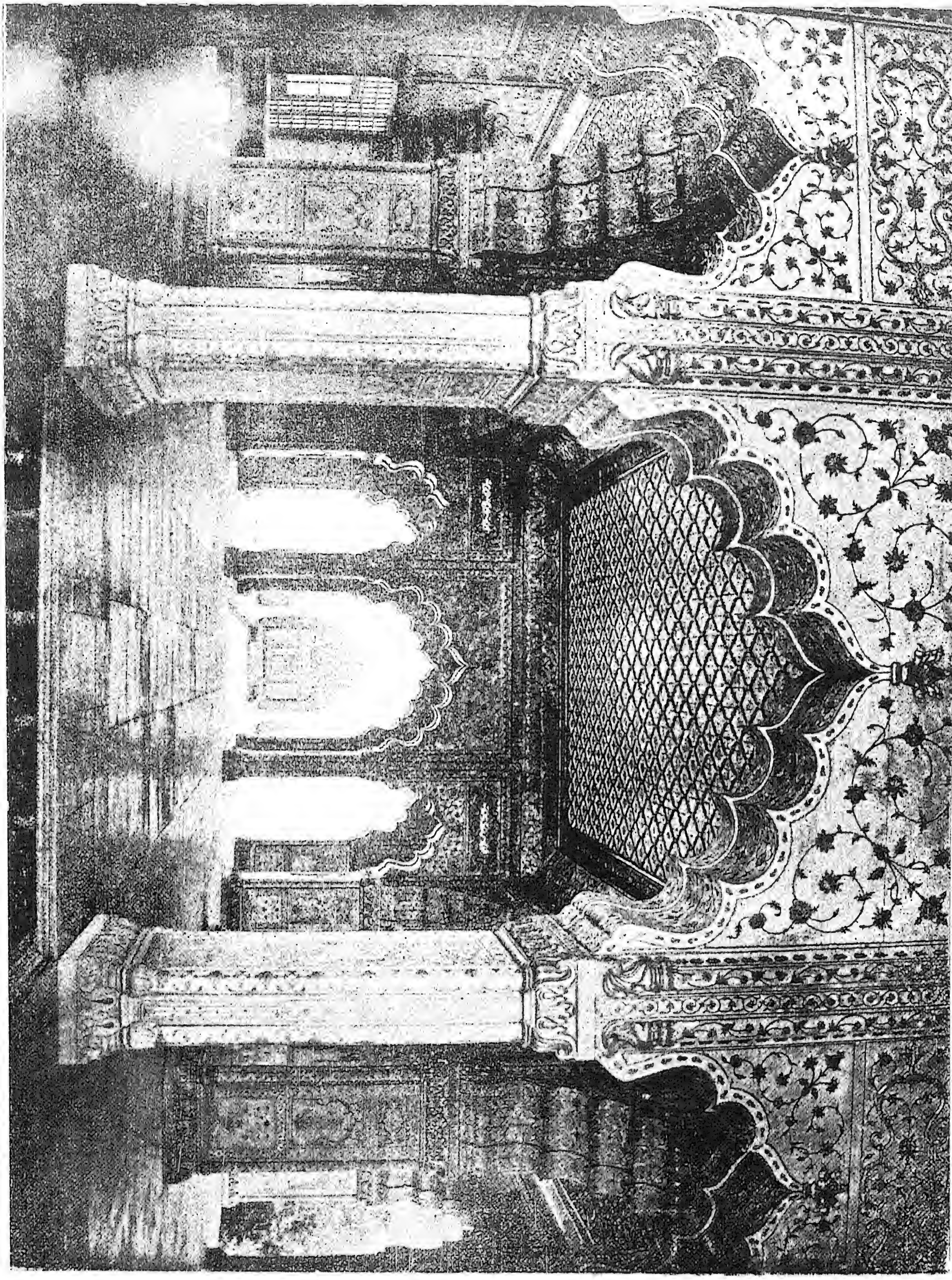
نظام۔ گیکواڑ۔ مہاراجگان میسور۔ کشمیر۔ جے پور۔ مہاراو راجہ بوندی۔ مہاراؤ کوٹہ۔ مہاراجگان بیکانیر۔ قرولی۔ کشن گڈھ۔ الور۔ مہاراول جیسلمیر۔ مہاراج رانا دھولپور۔ مہاراول ڈونگرپور۔ راج رانا جھالاوار۔ مہاراجگان گوالیار۔ اورچھا چارکھاری۔ راجہ دیوس (بڑے) نواب جاورہ۔ راجہ پڈوکوٹہ۔ مہاراجگان کولھاپور وایدر۔ راو کچھ۔ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ نواب بھاولپور ولوہارو۔ راجہ سرمور۔ مہاراج کمار سکم۔ مہاراجگان کوچ بہار و بنارس۔

سرنگی بجانے والوں کے مجموعی طایفے مین ہزارز کی پندرھوین پلٹن اور ناتھمپٹن شائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن۔ رایل آیرش رائفلز کی پہلی اور دوسری پلٹن اور رائفل برگیڈ کی تیسری پلٹن کے باجے والے تھے اور وایسرائے کے ساتھ باری باری سے بجاتے تھے۔

نانچ کے مزامیر کا پروگرام حسب ذیل تھا

لینسرز	مکاڈو	سیلیون
والس	بیوٹیز آئیز	لسلی
والس	جیوتس ڈوری	والڈٹوفل
پولکا	بلیک اینڈ ٹین	لوتھین
والس	مورگنبلیٹر	سٹروس

لینسرز	بل آف نیویارک	کرکر
وانس	بلوڈ نبیوب	سٹمروس
وانس	لی سانگ رومین	آنووی سی
وانس	سورایرڈی آردل	ڈپرٹ
وانس	سوبری لاس اوسس	روسس
وانس	ایل آرمرایٹ لاوی آداین	کونرک
لینسرز	آرمی ونیوی	
وانس	دہلی	کوی
وانس	مون لایٹ اون وی راین	ووانسٹرٹ
پلکا	بسمارک	زاہیرر
وانس	الشیونوسٹرکٹر	روسس
وانس	بلو	مارجبس
وانس	ایشیڈون منجن	گنگل
پلکا	چک	کوٹی
وانس	سشیٹنز	سٹروس
وانس	لاسون کلی	روئیڈر
گیلپ	پوسٹ ہارن اینڈ جان بیل	کوئی نگ



مہمانون کو ساڑھے نو بجے کا وقت دیا گیا تھا اور دس بجے کے تھوڑی دیر بعد شاہی لانسرز نے ناچنا گانا شروع کر دیا۔ ناچنے والون کے جوڑ اسطرح پر تھے کہ لارڈ کرزن اور ڈچس آف کانانٹ۔ ڈیوک آف کانانٹ و لیڈی کرزن۔ لارڈ نارتھ کوٹ و لیڈی امپٹہل۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی و لیڈی نارتھ کوٹ۔ لارڈ کچنر و سسس پورٹ لین۔ سر چارلس رواز و لیڈی لاٹوش۔ لارڈ امپٹہل و ڈچس آف پورٹلینڈ۔ سر فرڈرک فرایر و ڈچس آف مارلبارو۔

جس وقت صلائے عام دی گئی کہ طعام شب طیار ہے اور بڑے بڑے مہمان دیوانِ عام کے شمالی گوشے کی راہ سے ایک لمبے پٹے ہوئے چھتے مین ہو کر سفید سنگ مرمر کے مشہور دیوانِ خاص کیطرف کو مڑے تو ایک پرستان کا سا سمان آنکھون مین بھر گیا۔ راستے کے دونون طرف چوبتے ڈریگون گارڈ کے جوان کھڑے ہوئے تھے اور بیچ بیچ مین گوشے گوشے آرام گاہین اور بیٹھکین بنی ہوئی تھین۔ منتہائے مد نظر مین دفعۃً دور سے دیوان خاص کی حیرت انگیز خوبصورتی اور نازک اور بے نظیر شان دکھائی دینے لگی۔ یہ عمارت جیسا کہ سب جانتے ہین دنیا کی نہایت ہی خوشنما اور شاہجہان کی نہایت ہی نفیس عمارتون مین سے ہے۔ سلاطین مغلیہ کے آخری زمانے مین تخت طاؤسی اسی مین رکھا گیا تھا اسکے بانی کے عہد کے بعد سے اس پہ برابر بڑے بڑے ظلم ہوتے رہے۔ مدت ہوئی کہ عجمی اور مرہٹے اور افغان غارتگر اسکے قیمتی پتھر جو اسکے سنگ مرمر کے ستونون کے سنگار تھے خنجرون سے اکھاڑ لیے گئے اور اُنکی جگہ گھٹ کے پتھر لگا دیے گئے لیکن کاریگر نے پچی کاری کا ایسا عمدہ نقشہ تجویز کیا تھا کہ حد سے زیادہ اناڑی اکھڑ بھی اسکی عمدگی کو مٹا نہ سکا۔ محرابون کے

[illegible] کا فارسی شعر؎ اگر فردوس بر روے زمین ست + ہمین ست و ہمین ست و ہمین است + سنہرے حرفون مین تعبیہ کیا ہوا پڑھا جاتا ہے۔

کرنیل سلیمن نے ایک تحریر مین تاریخی واقعات متعلقہ دیوان خاص کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ تحریر اُس وقت کی ہے کہ شاہجہان کی نسل کا ایک بادشاہ ہنوز دہلی مین سلطنت کر رہا تھا وہ لکھتے ہین کہ جون ہی مین نے اِس مکان کے اندر قدم رکھا مجھے خیال آیا کہ یہ وہی جگہ ہے جہان بیٹھکر اورنگ زیب نے حکم دیا تھا کہ دارا اور مراد اُسکے بھائیون کو قتل کردیا جائے اور اُسکے فرزند محمد کو جو بڑی بہادری سے اُسکے پہلو بہ پہلو لڑا تھا قیدخانے مین زہر کا پیالہ پلاکر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے کہ اِس واقعے سے چندماہ پہلے شاہجہان اعظم بیٹھا ہوا تھا اور وہی اسکا پوتا محمد فتح پر اترا کر گستاخانہ اُسکو حکم دے رہا تھا اور شاہجہان صرف اِس غرض سے کہ اِسکے باپ اورنگ زیب کی امید ین نہ بر آئین اِسی کو تخت دینے پر رضامند تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہان وجیہ جوان سلیمان زنجیرون مین جکڑا ہوا اس حکم کے سننے کا منتظر تھا کہ اُسکو بھی اِسکے بیچارے چھوٹے بھائی سپہر شکوہ کے ساتھ زہر کا پیالہ پلاکر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے جہان محمد شاہ بیٹھا ہوا اپنے خونخوار فاتح نادر شاہ کی مدارات کر رہا تھا جسنے اُسکی فوجون کو تباہ کیا خسرانہ کو لوٹا تخت کو نوچا کھسوٹا اُسکی دار السلطنت کے ایک لاکھ کبیس باشندون کے قتل کا حکم دیا۔ بارگاہِ دیوان خاص پر شان و شوکت اور رنج و الم کی بہت سی نوبتین گزرین مگر سلاطین مغلیہ کے عروج کے زمانے سے لیکر

یہ دلفریب قبہ کبھی بھی ایسا خوشنما نہین دکھائی دیا جیسا کہ اس وقت کہ وردی پوش اور جواہرات سے لدی پھندی صورتین جگمگاتی ہوئی محرابون مین شفاف فرش پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھر رہی تھین۔

دیوانِ عام کیطرح یہان بھی بہت ہی احتیاط کی گئی تھی کہ ضروری تعمیر مزید اور ضروری ترمیم کے ساتھ اصلی عمارت کا بڑا خیال رکھا جائے۔ دیوان خاص کو تو بالکل کسی نے ہاتھ بھی نہین لگایا۔ اسمین سفید سنگ مرمر کے اکیلے ایک چبوترے یا تخت کے سوائے اور کچھ تھا بھی نہین۔ اب سے ربع صدی پہلے ۱۲۔ جنوری ۱۸۷۶ء کو شاہ اڈوارڈ ہفتم کی خاطر جو اُس وقت پرنس آف ویلز تھے اسی دیوان خاص مین محفل رقص وسرود منعقد ہوئی تھی۔ مگر اُسوقت اسکا ادب کماحقہٗ ملحوظ نہین ہوا۔ اُسموقع پر خود دیوان خاص مین تو ناچ کرایا گیا مغلون کے زمانے مین اسکی مشہور چھت چاندی کی تھی۔ مدتین ہوئین کہ اسکو لٹیرے مرہٹے اُکھاڑ کر لے گئے تھے۔ پھر اُسکی جگہ لکڑی کی خاتم بندی کی چھت جڑدی گئی تھی۔ پرنس آف ویلز کے لیئے جو طیاری کی گئی تو اسی لکڑی کی چھت کو زیادہ کالا رنگوا دیا تھا سفید اور سُنہری گنگا جمنی چھت کو لال سُنہری کرا دیا تھا۔ اور ستونون اور دیوارون پر جو عربی طور کے رنگین اور ملمع کیئے ہوئے نقش ونگار تھے اُنپر زمانہ حال کے کم سواد کاریگرون نے رنگ پھیر دیا تھا۔

۶۔ جنوری ۱۹۰۳ء کے ناچ مین اس طرز کو جائز نہین رکھا گیا۔ اصلی عمارت جیسا کہ اوپر کہا جاچکا ہے علیٰ حالہا باقی رہی۔ صرف دونون کھلے ہوئے بغلی چبوترے البتہ

مسقف کر دیے گئے اور عارضی دیوارون کے بیچ بیچ مین جو محرابین تھین اُنکو لکڑی کے ستون
مین آئینہ بندی کر کے ایسی طرح بند کر دیا گیا تھا کہ بیچ کے دالان مین جو سنگ مرمر کی جالیان
مین ہو بہو اُن ہی کی نقل اُتار دی گئی تھی کہ اصل و نقل مین تمیز نہین ہو سکتی تھی۔ یہانتک
کہ سنگ مرمر کا جالیدار پردہ جسکے اوپر مشہور میزان عدل کندہ کی ہوئی ہے وہ تک
کامیابی کے ساتھ بنادی گئی اور فارسی کے کتبے بدقت منقول عنہ سے شناخت ہوتے تھے
فرش کے بیچون بیچ ایک نہر ہے اور ابتدائً اسی کی راہ شمالی سرے پر شاہی حمام مین
پانی جاتا تھا اسکی تختہ بندی کرادی گئی تھی۔ اور یہانتک مہمانون کی آسائش کا اہتمام
کیا گیا تھا کہ باین خیال کہ غالباً رات کو سردی ہوگی تختہ بندی کے نیچے گرم پانی کے
نل دوڑا دیے گئے تھے۔ سنگ مرمر کی جالیان جنکے سرے پر موازین عدل کندہ کی
ہوئی ہین عین اُنکے پیچھے ایک خوبصورت آرامگاہ ہے اور کہتے ہین کہ اگلے وقتون
مین منجملہ اور جگھون کے یہ بھی شاہی بود و باش کی ایک جگھہ تھی وائسرائے کی جماعت اور
خاندان شاہی کی جماعت نے اسی جگہ خاصہ تناول فرمایا۔ دیوان عام کی طرح
سارے دیوان خاص مین بھی بجلی ہی کی روشنی تھی اور وہ اسقدر صاف تھی کہ ان عمارتون
نے کبھی کاہے کو دیکھی تھی اور اسنے ایک نازک عمارتون کے ہر ایک ستون اور ہر ایک
کارنس اور ہر ایک نمونے اور ہر ایک فارسی کے کتبے کو بخوبی نمایان کر دیا تھا۔ اور جب
وائسرائے کھانے کی میز پر سے اُٹھ کر اپنے سر برآوردہ مہمانون کے ساتھ تھوڑی دیر کے
لیئے بیچ کے دالان مین آکر کھڑے ہوئے اور بات کی بات مین اور خندہ رو لوگ بھی

وہان آکر بھر گئے تو گرد وپیش کی ان منبطیر چیزون مین جھکا جھک جگمگھٹے کا ایسا سمان بندھا کہ جن لوگون نے اُسکو دیکھا ایسا سمان کبھی پہلے نہ دیکھا ہوگا۔ صبح ہوتے تک بڑے ذوق و شوق سے ناچ ہوتا رہا۔ ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ تو نصف شب کے بعد جلدی سے چلے گئے مگر وائسراے اور لیڈی کرزن زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے اور آخری مہمان کے رخصت ہونے سے پہلے تو اچھا خاصہ دن نکل آیا تھا۔

دہلی کے آنے والون مین جو لوگ ہجوم کے پندرھواڑے کے ہر ایک جلسے مین موجود تھے رخصت ہوتے وقت ان مین سے اکثر کا یہ خیال تھا کہ تمام جلسون مین دیوانِ عام اور دیوانِ خاص کا شاہی ناچ نہایت ہی عمدہ تھا۔ البتہ یہ جلسہ دربار کیطرح سنجیدہ اور عہدار نہ تھا۔ والیانِ ریاست کی فوجون کی موجودات سے بھی شان وشوکت مین کم تھا۔ شاہانہ جلوس کے داخلے کے وقت جو ہاتھیون کا تانتا جلوس مین تھا وہ تھا تو جنگلی مگر اس سے کہین عظیم الشان تھا تاہم زرق برق پوشاکین پہنکر مردون اور عورتون کا اس شاندار مجمع مین بکثرت جمع ہونا کہ دوسرے لفظون مین مشرقی اور مغربی جمعیتون کا اختلاط تھا ایک دالان مین گرد وپیش کی عمدہ اور بیش بہا خوبی اور دوسرے مین نظر فریب خوبصورتی نغمۂ موسیقی۔ ناچنے والون کی حرکات اور سب سے بڑھ کر خوشی اور خرمی جو شروع سے آخر تک تمام کارروائیون پر طاری تھی ایک بےمثل اور لاجواب بات تو ضرور تھی۔ سب مانتے ہین کہ سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے ایوانون مین جو شاہی ناچ ہوا کرتے ہین یورپ بھر مین سب سے بڑھ کر شاہانہ جلسے ہوتے ہین تو جن لوگون نے وہ جلسے دیکھے ہین وہ تک تسلیم کرتے ہین کہ

کی وجہ سے لوگون کو ہوئی اُن خوفناک مشین گوئیون سے مقابلہ کیا جائے جو پہلے سے ہر جگہ زبان زد خلائق تھین کہ اس تجویز کا پیش رفت ہونا محال ہے اسکے لیے کافی سامان ہین تماشائیون کا اتنا ہجوم ہوگا کہ لوگ گھبرا اُٹھینگے تو غالباً یہی کہنا پڑیگا کہ دہلی مین جتنے جلسے بھی تجویز کیے گئے اُنکے تجویز کرنے والے اگر کسی جلسے پر اپنے تئین مبارکباد دیسکتے ہین تو وہ یہی مغلون کے پُرانے محل کا شاہانہ جلسۂ رقص و سرود تھا۔



هز اكسلنسي جنرل رانت آنريبل بونت تجنر آف خرطوم

باب ۹

(افواج دہلی)

ناظرین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جشن دہلی کی شان و شوکت بڑی اور غیر معمولی فوجی طاقت کی وجہ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی انگریزی اور ہندوستانی فوجون کی تعداد جو دہلی کے باہر مقیم تھین ۵۰،۰۰۰ ۳۹ سے زیادہ تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین جو دربار منعقد ہوا تھا اُسمین اس غرض سے صرف ۱۳۹۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے لیکن چونکہ اسموقع پر چند ہفتے پہلے دہلی اور انبالے کے بیچ مین بہت سی جنگہاے مصنوعی ہو چکی تھین اسوجہ سے یہ آسان معلوم ہوا کہ دہلی مین ایک ایسی فوج جمع کیجائے جو تعداد مین بھی بہت زیادہ ہو اور افواج ملک معظم کے مختلف حصّون کی شان و شوکت کو ظاہر کرے۔ اِس کتاب مین شُمالی اور جنوبی فوجون کی اُس کارروائی کے بیان کرنے کی گنجائش نہین جو ۲۴- نومبر سے ۲۲- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء تک ہوتی رہی لیکن ایک یادداشتین جو نہایت ہی دلچسپ ہین ضرور بیان کردینی چاہئین- ہندوستانی فوج کے بڑے حصے کے لیئے یہ پہلا موقع تھا کہ اُن اصول اور طریقون کو جو جنوبی افریقہ کی لڑائی سے سیکھے تھے عمل مین لائے- یہ سب کارروائی باتحتی لارڈ کچنر ہوئی جو وہان فوجون کے ڈائرکٹر جنرل اور امپائران جیف تھے اور نیز دیگر افسران کی زیر نگرانی ہوئی جو اُس [illegible]

وقت افریقہ مین موجود تھے اول بار مصنوعی جنگ مین ہیوی آرٹیلری کے پاس ایک پہاڑی توپخانہ تھا جسمین ۳۰ پونڈرز ۶۔ انچھ ہوٹزرز اور ۵ اتوپین نئی اور ۱۰ پونڈرز توپین تھین۔ سوارونکی ایک پلٹن سے جنکو نئے طریقے سے سکھایا گیا تھا اور گورکھی سوارون اور اونٹون کے ایک رسالے سے کام لیا گیا۔ اور جب سے مختصر خدمت کا قاعدہ جاری ہوا اس دربار کے موقع سے پہلے اُن آدمیونکی کثرت کی وجہ سے جو زیادہ مُدت تک خدمت کر چکے تھے انگریزی فوجون نے ہندمین یہان کی آب وہوا جھیلے ہوئے سپاہیون کی اتنی کثیر مقدار کبھی نہین دکھائی۔

ان فوجون مین سے جو مصنوعی جنگ کے لیئے جمع ہوئی تھین (جنمین دو رسالے تھے اور ۳ پیادہ فوجون کے ڈویژن مع توپخانہ اور کورٹروپ وغیرہ) دربار کی تقریب کے لیئے دہلی مین صرف ایک رسالہ اور دو پیادہ فوجون کے ڈویژن امپیریل سروس اور کورٹروپ رکھے گئے تھے اور ایک والنٹیر کنٹنجنٹ اور زیادہ کردی گئی تھی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

	افسران		سپاہی	
	انگریزی	ہندستانی	انگریزی	ہندستانی
آرمی اسٹاف	۲۸	—	۶	۱۲
وائسرائے اسکارٹ	۶۷	۲۸	۱۳۴۷	۱۱۵۵
کیولری ڈویژن	۹۵	۹۳	۱۲۱۵	۲۲۶۰
اول انفنٹری ڈویژن	۲۰۱	۱۲۱	۳۹۹۱	۶۱۰۴
دوم انفنٹری ڈویژن	۱۹۹	۱۲۰	۵۱۹۳	۵۹۰۲
کورٹروپس	۶۳	۳۱	۱۱۱۹	۱۶۲۱
امپیریل سروس ٹروپس	۲۳	۲۳۰	—	۶۰۵۷
مونٹڈ والنٹیرز	۱۳	—	۱۶۳	—
ڈسمونٹڈ والنٹیرز	۳۴	—	۷۱۰	—
سیپرز اینڈ مائنرز	۱۴	۱۵	۲۱	۸۹۸
سدرن بنگال کیولری کیمپ ڈٹیلز	۶	۱۲	—	۸۹۸
	۷۴۳	۶۴۰	۱۳۷۶۵	۲۴۴۵۹

دربار کی فوجین جو میجر جنرل ڈی جی ایس مک لیوڈ کے زیر نگرانی تھین اُنکی ٹھیک ٹھیک ترکیب بڑی قواعد کے ضمن مین بیان کیجاے گی۔ مختلف خیمہ گاہونکا موقع و محل نقشے پر دکھایا گیا ہے مصنوعی جنگ مین فوجون کے پاس خیمے نہین تھے لیکن جب وہ دہلی مین دربار کے لیئے آکر ٹھہرے تو اُنکو اُسقدر خیمے مل گئے جتنے لڑائی کے وقت ملا کرتے ہین ۸۔ جنوری بروز پنجشنبہ ہزا کسلنسی وائسراے کے روبرو درباری کیمپ مین فوجون کا عرض لشکر ہوا۔ وہ میدان جہان قواعد ہوئی تھی قصبہ آزادپور سے پون میل شمال کی طرف تھا اور دربار ایمفی تھیٹر اور شالامار باغ کے درمیان واقع تھا جسکو سکن خرم بھی کہتے ہین شاہجہان کے والد نے کشمیر مین ایک باغ بنوایا تھا جو تفریح کی جگہہ تھی شاہجہان نے اُسکی نقل یہان اُتاری اُسکے قریب ہی بادلی کا میدان جنگ ہے جہان ۸۔ جون ۱۸۵۷ع کو سرہنری برنرڈ نے پہاڑی پر آنے سے پہلے باغیونکو شکست دی پچاس ہزار ناظرین عرض لشکر کے وقت موجود تھے ۴۰۰۰ آدمیون کے لیئے دو بڑے بڑے مچان بنوا دیے گئے تھے اور اُتنے ہی آدمیون بلکہ زیادہ کے لیئے بنچ موجود تھے گاڑیون کے لیئے ایک بڑا احاطہ گھیر اگیا تھا۔ بہت سے والیان ریاست جو دہلی مین موجود تھے اسموقع پر تشریف لائے۔ اُن مین سے کئی تو امپیریل سروس کنٹنجنٹ کے افسر کیطرح میدان قواعد مین تھے تمام فوجون کو جو کیمپ مین جمع ہوئی تھین یہ حکم ہو گیا تھا کہ بڑی قواعد مین عرض لشکر کی ترتیب سے حاضر ہون وائسراے نے اپنے خاصے کے سوارونکو بھی اس غرض سے کمانڈر ان چیف کے زیر حکم کر دیا تھا۔ سوا دس بجے فوجین اُس ترتیب کے موافق جو نیچے رقم ہے

بجنوب جانب تعینات کیے ہوئے داہنی جانب کھڑی ہوگئین -

کیولری ڈویژن - رایل ہارس آرٹیلری اور امپیریل سروس کیولری کے ۳ بیٹریز کے برگیڈ کالم آف ماس کے طریقے سے جانب راست کی منتہی پر بسرکردگی میجر جنرل اے - بوایس کومب - سی - بی - رایل آرٹیلری بشمول ۳ برگیڈ ڈویژن - رایل فیلڈ آرٹیلری - ایک برگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - (۳۰ پونڈ گنز) ایک انگریزی اور ایک دیسی برگیڈ ڈویژن پہاڑی توپین اور ۲ برگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - ہیوی (۵ و ۶ - انچ) گنز - برگیڈ ڈویژن کی قطار مین بیٹریز کے کالم مین جو نصف فاصلے پر کھڑی تھین بسرکردگی برگیڈیر جنرل جے - ہیچ -

سفر مینا - کوارٹر کالم مین - جا عقب رسالے بیلون و پلٹون عقب مین -

انفنٹری اور امپیریل سروس انفنٹری کی دو ڈویژن - برگیڈ ان ماس کی قطار مین - جانب چپ کے منتہے پر بسرکردگی برگیڈیر جنرل سر جے ولف مرے - کے - سی - بی و میجر جنرل سر ایلفرڈ گیسلی جی - سی - آئی - ای - کے - سی - بی -

ان فوجون کی تفصیل جو قواعد کے وقت موجود تھین یہ ہے۔

تفصیل	انگریزی افسران	انگریزی نان کمشنڈ افسران و سپاہی	دیسی افسران نان کمشنڈ افسر و سپاہی	میزان افسران و سپاہی	گھوڑے	خچر	بیل	توپین
اسٹاف	۱۰۱	۱	—	۱۰۲	۱۰۲	—	—	—
رائل ہارس آرٹیلری	۱۸	۲۱۶	—	۲۳۴	۲۸۲	—	—	۱۸
انگریزی کیولری	۴۴	۱۰۴۹	—	۱۰۹۳	۱۰۹۳	—	—	—
دیسی کیولری	۸۲	—	۳۱۹۰	۳۲۷۲	۳۲۷۲	—	—	—
امپیریل سروس کیولری	—	—	۱۴۵۰	۱۴۵۰	۱۴۵۰	—	—	—
رائل فیلڈ آرٹیلری	۵۳	۹۰۵	—	۹۵۸	۸۶۲	—	—	۵۴
آر۔جی۔اے ۱۵ پونڈرز	۶	۱۰۴	۶۴	۱۷۴	۱۴۰	—	—	۸
پہاڑی توپخانہ	۲۶	۱۵۴	۴۲۳	۶۰۳	۵۴	۲۰۴	—	۲۸
آر۔جی۔اے۔۵ انچ گنز	۹	۱۱۳	۱۱۶	۲۳۸	—	—	۲۲۴	۸
آر۔جی۔اے۔۶۔انچ گنز	۷	۱۲۸	۸۰	۲۱۵	—	—	۱۶۰	—
ایس و ایم۔پونٹونز بیلونز	۱۱	۱۴	۹۵۲	۹۷۷	۶۵	۷۲	۹۰	—
مونٹڈ والنٹرز	۱۳	۱۶۳	—	۱۷۶	۱۷۶	—	—	—
مونٹڈ انفینٹری	۱۶	۱۵۴	۳۱۰	۴۸۰	۴۸۰	—	—	—
انگریزی انفینٹری	۲۰۶	۶۲۸۹	—	۶۴۹۵	۳۶	—	—	—
دیسی انفینٹری	۱۴۸	—	۹۳۴۷	۹۴۹۵	۶۰	—	—	—
امپیریل سروس انفینٹری	—	—	۲۹۷۰	۲۹۷۰	۲۱	—	—	—
والنٹرز	۳۴	۶۵۰	—	۶۸۴	۳	—	—	—
مجموعہ	۷۷۴	۹۹۴۰	۱۸۹۰۲	۲۹۶۱۶	۸۰۹۹	۲۷۶	۴۷۴	۱۲۴

ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف فوجی ہیڈکوارٹر اور اپنے ذاتی اہالی موالی کے ساتھ دس بجنے کے تھوڑی ہی سی دیر بعد میدان قواعد مین تشریف لائے اور فوجونکا کمانڈ لیا - چند ہی منٹ بعد ہز رائل ہائینس ڈچس آف کانا ٹ لیڈی کرزن کے ساتھ گاڑی مین تشریف لائین اور گاڑی مین سے جو جھنڈے کے ذرا بائین طرف کھڑی کی گئی تھی قواعد اور عرض لشکر ملاحظہ فرمایا - ساڑھے دس بجے ہز اکسلنسی وائسرائے فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانا ٹ ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور گورنران بمبئی و مدراس کے ساتھ گھوڑون پہ میدان قواعد مین آئے انکے ساتھ امپیریل کیڈٹ کا دستہ اور وائسرائے کا باڈی گارڈ تھا - وائسرائے اپنی صبح کی پوشاک زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور گرینڈ ماسٹر آف دی آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا تمغہ لگائے ہوئے تھے - ڈیوک آف کاناٹ اپنی فیلڈ مارشل کی وردی پہنے ہوئے تھے - میجر جنرل سر اڈمنڈ ایلس فوجی ممبر کونسل - برگیڈیر جنرل کالنز جو وائسرائے کے سواران خاصہ کے افسر تھے اور کرنیل آنریبل ڈی - بارنگ - فوجی سکریٹری وائسرائے کی پارٹی کے ساتھ تھے جسوقت وائسرائے میدان قواعد مین پہونچے تو ایک توپخانے نے جو اور فوجون کے بائین طرف کھڑا ہوا تھا شاہی سلامی کی پہلی توپ اُسوقت سر ہوئی جس وقت وائسرائے نے میدان مین قدم رکھا اور آخری اُسوقت جبکہ وہ سلام لینے کی جگہہ پہ پہونچے اُسوقت تمام باجے والون نے قومی گت بجائی -

فوجونکا عرض لشکر بسر کردگی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہیڈکوارٹر سٹاف اس ترتیب سے

ہوا جو نیچے مرقوم ہے۔ رجمنٹون کی قطارین سوار کھڑے ہوئے بریگیڈ دویژنز کی قطارمین توپخانہ اور پیادہ دو دو جوانون کی صف بندی سے آگے پیچھے۔

صدر محکمے کا سٹاف

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

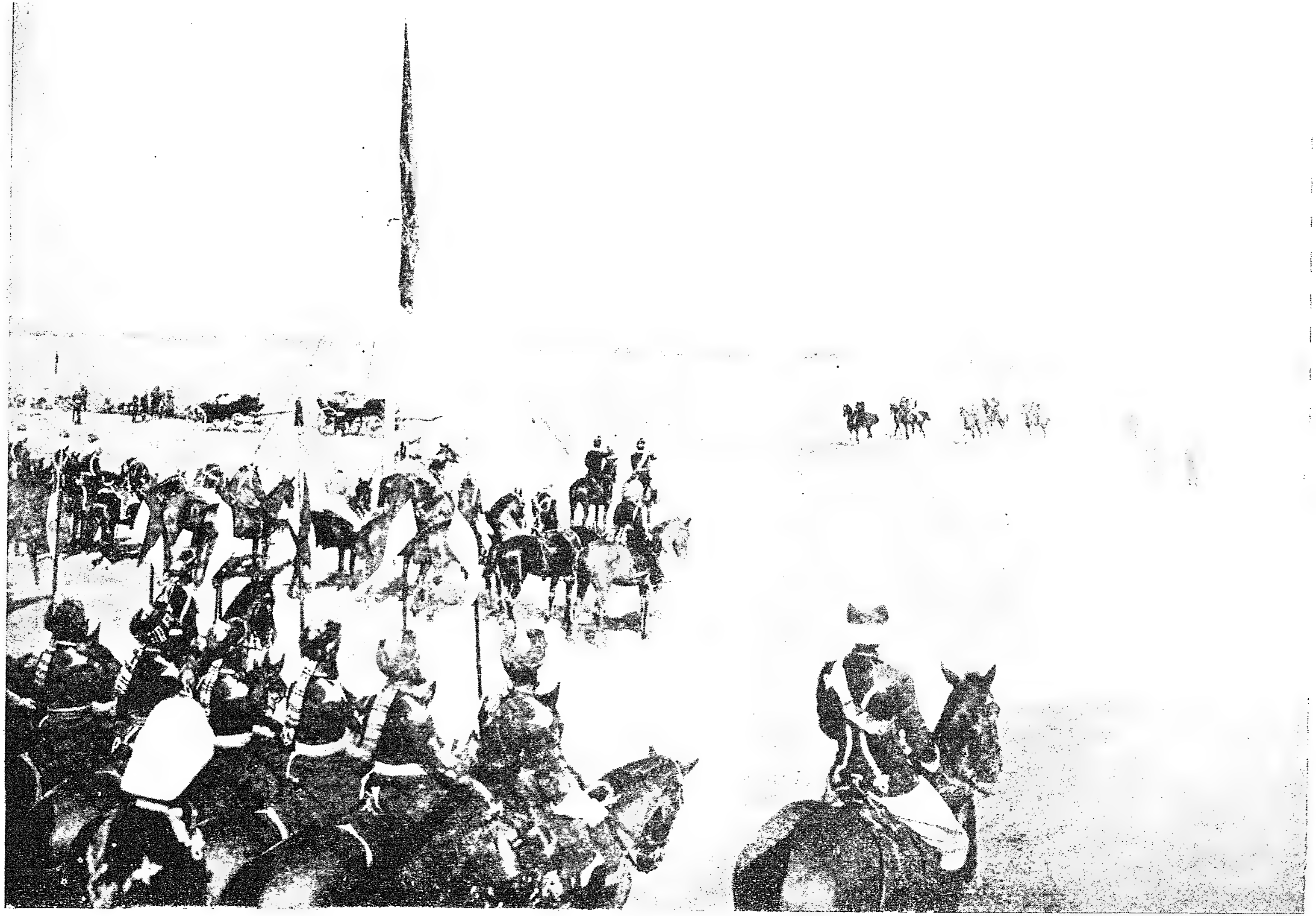
میجر ایم کوپر

نیٹو ایڈ ڈی کانگ	نیٹو ایڈ ڈی کانگ
رسالدار عجب خان بہادر	رسالدار میجر شیر سنگھ

ایڈ ڈی کانگ	ایڈ ڈی کانگ	ایڈ ڈی کانگ	ایڈ ڈی کانگ
(مدراس)	(بنگال)	(پنجاب)	(بمبئی)
کپتان ای ڈی ایچ سمتھ	کپتان ای بی کک	میجر سی پی کیمپبل	میجر سی ای بینز
ایڈ ڈی کانگ	ایڈ ڈی کانگ	ایڈ ڈی کانگ	ڈی اے کیو ایم جی موبلزیشن
میجر آر جے مارکر ڈی ایس او	میجر ایف اے میکسول وی سی۔ڈی ایس او	کپتان ڈی آر برڈک ڈی ایس او	میجر ڈی ایس بیرڈ
ڈی اے جی رائل انجنیئرز میجر جے اے ٹیمز۔ڈی ایس او	اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو آر برڈووڈ	اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل لفٹننٹ کرنیل سی ڈی سی ہیملٹن	پرنسپل ویٹرنیری افسر لفٹننٹ کرنیل بی ایل گلوور سی۔بی

کرنیل ایچ آئی ڈبلیو ہملٹن ڈی ایس او - اے ڈی سی	کرنیل ڈبلیو بی کیپر	کرنیل جے ای نکسن سی بی	برگیڈیر جنرل بی ڈف - سی بی سی آئی ای
انسپکٹر جنرل والنٹیرز میجر جنرل ڈبلیو - ہل - سی بی	ڈائرکٹر جنرل سدورونگی میجر جنرل ڈبلیو کرسٹوفر - سی بی	انسپکٹر جنرل کیولری میجر جنرل سر ای ایل ایلیٹ کے سی بی - ڈی ایس او	ڈائرکٹر جنرل توپخانہ میجر جنرل سی ایچ سکاٹ سی بی
ڈائرکٹر جنرل تعمیرات فوجی میجر جنرل ڈبلیو ٹی شون سی بی - ڈی ایس او	پرنسپل مڈکل آفسر سرجن جنرل سر ٹی جے گالوے ایم ڈی کے سی ایم جی سی بی	انسپکٹر جنرل آرٹلری میجر جنرل ٹی بی ٹائلر - سی - ایس آئی	

کوارٹر ماسٹر جنرل میجر جی جنرل جی ہنری - سی بی	میجر جنرل کمانڈنگ بنگال میجر جنرل ڈی - جے - ایس مکلیوڈ - سی - بی - ڈی - ایس او	ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل ایچ - ایل - سمتھ ڈورین ڈی ایس - او
لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ مدراس لفٹنٹ جنرل سر جی - بی - وولزلے کے - سی - بی	لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ پنجاب لفٹنٹ جنرل سر بی - بلڈ کے سی - بی	لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بمبئی لفٹنٹ جنرل سر آر - سی - لو جی - سی - بی



فوجي قواعد -- وايسراے كي تشريف آوري

ہز اکسلنسی کمانڈران چیف

کیولری ڈویژن

باجے والوں کا مجمع۔ کیولری ڈویژن

(بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر سی۔ ڈبلیو۔ سی۔ بی۔ ۴ ڈریگون گارڈز)

اے ڈی کانگ لفٹننٹ ایس بو ایس کومب	اسٹاف کپتان رائل ہارس آرٹیلری کپتان آر گریڈ	ڈی۔ اے۔ کیو۔ ایم۔ جی انٹیلیجنس میجر اے۔ ڈبلیو وارڈن	ڈی اے کیو۔ ایم۔ جی کپتان سی۔ او۔ سونسٹن
ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جے۔ بی۔ ایڈورڈز ڈی ایس او	اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل لفٹننٹ کرنیل ایس۔ ڈی گارڈن	اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل لفٹننٹ کرنیل جی ایف این ٹنلی	کرنیل آن سٹاف م رایل ہارس آرٹیلری کرنیل اے۔ ایچ۔ ہوٹ

جنرل آفسر کمانڈنگ

میجر جنرل اے۔ بو ایس کومب سی۔ بی

"ڈی" بیٹری رایل ہارس آرٹیلری

میجر اے۔ ایچ۔ شارٹ

"ایچ" بیٹری۔ رایل ہارس آرٹیلری

میجر آر۔ سینٹ سی۔ لکی۔

"آئی" بیٹری رائل ہارس آرٹیلری
کپتان بی - ونسنٹ

اول کیولری بریگیڈ
آرڈرلی آفسر
لفٹننٹ اے - ایس - ٹروز

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان ایل - ایم - ڈنبار

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر اے - جی - ٹرلے -

افسر کمانڈنگ
کرنیل - ایم - او - لٹل

چارڈر یگون گارڈز
میجر ایف - بی - ایل - وڈرایٹ

۱۵ ہزارز
لفٹنٹ کرنیل - ٹی - ایچ - ڈی - کرسپگنی

۴ - بمبئی کیولری
میجر ایف - ویڈسن

۹ بنگال لانسرز
لفٹننٹ کرنیل ایف - ڈبلیو - پی - انجلو

۲ کیولری بریگیڈ

آرڈرلی آفسر

لفٹنٹ ایچ ایف ۔ گارڈن ۔ سی ۔ آئی ۔ ای

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
میجر ۔ سی ۔ ایم کارٹ رایٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر ۔ ایچ ۔ کنارڈ

آفسر کمانڈنگ

کرنیل جے ۔ سی ۔ ایف ۔ گارڈن

۹ لانسرز

میجر جنرل ایچ ۔ اے بشمین ۔ سی ۔ بی ۔ آنریری کرنیل

لفٹنٹ کرنیل ایس ۔ ڈبلیو ۔ فالٹ

۸ بنگال لانسرز

لفٹنٹ کرنیل ای ۔ ایچ رائیوٹ کارنک

۱۱ ۔ پی ڈبلیو ۔ او ۔ بنگال لانسرز

لفٹنٹ کرنیل ایف جی ۔ ڈلامین

۱۹ بنگال لانسرز

لفٹنٹ کرنیل ایچ ۔ ایس ۔ میسے ۔

۳ کیولری بریگیڈ
آرڈلی آفسر
کپتان - ایچ - بواسٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
میجر ایچ - اے - مری ودر

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر جے - اے - ڈگلس

جنرل آفسر کمانڈنگ
برگڈیر جنرل - جی - ایل - آر - رچرڈسن - سی - بی - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای

کمپوزٹ رجمنٹ - گائڈز کیولری - ۵ پنجاب کیولری -
لفٹنٹ کرنیل - جی - جے ینگھسبنڈ - سی - بی -

سنٹرل انڈیا ہارس
لفٹنٹ کرنیل - ایف - ایچ - آر - ڈرمنڈ - سی - آئی - ای

۱۸ بنگال لانسرز
لفٹنٹ کرنیل جی - اے - منی

کمپوزٹ رجمنٹ - اول پنجاب کیولری - ۲ پنجاب کیولری
۱۰ بنگال لانسرز - ۱۴ بنگال لانسرز
میجر - جی - ایچ - ولیر

۴ کیولری بریگیڈ

آرڈرزلی آفسر

لفٹنٹ ڈبلیو۔ گراہم

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان سی۔ای۔ای۔ایف۔کے میکلوڈ۔ ڈی ایس او

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر سی۔ ایف۔ کیمپبل

جنرل آفسر کمانڈنگ
بریگیڈیر جنرل ایس۔ بی۔ ٹمبن۔ سی۔ بی

امپیریل سروس کیولری

الور لانسرز
بھورسنگھ (کمانڈنٹ)

بھوپال لانسرز
میجر مرزا کریم بیگ بہادر کمانڈنٹ

گوالیار لانسرز
کیشوراو بھونسلے (کمانڈنٹ)

حیدرآباد لانسرز
عبداللہ بیگ ماہر جنگ بہادر (کمانڈنٹ)

ٹھاکر جس سنگھ سردار بہادر (کمانڈنٹ)

میسور لانسرز

سید حافظ بہادر (کمانڈنٹ)

پٹیالہ لانسرز

نند سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

رام پور لانسرز

محمد وزیر خان (کمانڈنٹ)

رائل آرٹیلری

ایڈڈی کانگ

کپتان آر جی۔ کی ورتھ

سٹاف کپتان
کپتان سی۔ ای۔ پیری

بریگیڈ میجر
کپتان ایچ۔ آر۔ پامر

کرنیل آون سٹاف
کرنیل جے۔ اے۔ کاکس ہیڈ۔ سی بی

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگڈیر جنرل۔ جے۔ نیلچ

اول برگیڈ ڈویژن۔ رائل فیلڈ آرٹیلری

۱۳۔ ۶۷ و ۶۹ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل ایس ۔ ڈی ۔ رئیس فورڈ

۳۸ بریگیڈ ڈویژن ۔ رایل فیلڈ آرٹیلری

۲۴ ۔ ۳۴ ۔ و ۷۲ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل ۔ ڈی ۔ سی ۔ کارٹر

۳۹ بریگیڈ ڈویژن ۔ رایل فیلڈ آرٹیلری

۴۶ ۔ ۵۱ ۔ ۵۴ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل ۔ ایچ ۔ ایس ۔ ڈکنز

۳۰ پونڈرز ۔ بریگیڈ ڈویژن ۔ رایل گیریزن آرٹیلری

۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۸۱ رایل گیریزن آرٹیلری

میجر ایف ۔ آر ۔ تھیکرے

مونٹین آرٹیلری

سٹاف کپتان	کرنیل آن سٹاف
کپتان ۔ ٹی ۔ ای ۔ مارشل	لفٹنٹ کرنیل ۔ ای ۔ گنز

برٹش بریگیڈ ڈویژن

۶ ۔ ۷ مونٹین بیٹریز ۔ رایل گیریزن آرٹیلری

میجر ۔ ایم ۔ ایف ۔ فیگن

نیٹو بریگیڈ ڈویژن

پشاور - کوئٹہ - و کشمیر مونٹیئن بیٹریز

لفٹننٹ کرنیل - ڈبلیو - کین - ڈی - ایس - او

بریگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - ۵ سکنڈ گنز

ایڈجوٹنٹ — کرنیل آون سٹاف

کپتان آر - اے ٹینکرڈ — لفٹننٹ کرنیل آر - اے - جی - میریسن

۹۱ و ۱۰۴ - رایل گیریزن آرٹیلری

میجر - ایف - جے - گریم

بریگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - ۵ سکنڈ گنز

۴۲ و ۵ - رایل گیریزن آرٹیلری

میجر اے - جے - میولنز

سیپرز اینڈ مائنرز - پونٹوز و بیلونز

لفٹننٹ کرنیل بارٹن - ڈی - ایس - او

۲ کمپنی کوئینز آون مدراس سیپرز اینڈ مائنرز

اول کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

۴ کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

۳ - مور سیپرز اینڈ مائنرز

پونٹون سیکشن

بیلون سیکشن

مونٹڈ والنٹرز

لفٹنٹ کرنیل اے۔گرے

بہار لائٹ ہارس
پنجاب لائٹ ہارس

کانپور لائٹ ہارس
آسام ویلی لائٹ ہارس

سرما ویلی لائٹ ہارس
نوروِرن نبگال مونٹڈ رائفلز

کلکتہ لائٹ ہارس
دیرہ دون مونٹڈ رائفلز

بمبئی لائٹ ہارس
چھوٹا ناگپور مونٹڈ رائفلز

اودھ لائٹ ہارس

مونٹڈ انفینٹری

میجر ایچ۔سٹینل

اول انفینٹری ڈویژن

ایڈ ڈی کانگ کپتان ڈبلیو۔ ایف۔ کانز	ڈپٹی اسسٹنٹ۔ ایڈجوٹنٹ وکوارٹر ماسٹر جنرل ڈویژنل ٹرپس کپتان۔ اے۔ ڈبلیو۔ ڈنلاپ	چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ افسر کپتان۔ ایف۔ ڈبلیو۔ ہاکس۔

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل	اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر۔ ڈبلیو۔ جی۔ ہوم	میجر بی۔ اے جانسٹن	کرنیل اے۔ ڈبلیو۔ ایل۔ بیلائی سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی۔

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگیڈیر۔ جنرل سر۔ جے۔ وُلف مرے۔ کے۔ سی۔ بی۔

اول انفینٹری برگیڈ

ماسڈ بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر اے شیکلفورڈ ۲۔ ولش رجمنٹ

آرڈرلی آفسر	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
لفٹنٹ آر۔ جے۔ ایچ۔ بیڈے	میجر۔ ایچ۔ سی۔ برنرڈ	کپتان ڈبلیو گلاسگو

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگیڈیر جنرل۔ ایف۔ ایچ بلوڈن

اول بٹیلین۔ سوتھ ویلز۔ بارڈررز

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ وی۔ ٹریور

۲ بٹیلین۔ ولش رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ وی۔ ڈکنسن



فوجي قواعد—نابها كي پيدل فوج

۴ راجپوت

لفٹنٹ کرنیل ایچ ریڈ

۳۲ پایونیرز

میجر ایچ براندر

۲ انفنٹری بریگیڈ

ماسڈ بینڈز

بسرکردگی بینڈ ماسٹر ایچ - ڈبلیو- ڈیوس -۲- آرگائل وسدرلینڈ ہائی لینڈرز

آرڈرلی آفسر	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
کپتان آر - ایل - ہمز	کپتان - آر - ایم - اُوونز	میجر ایچ - آر - میڈ

آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل سی - ایچ - ڈِس - وکیس

۲ بٹیلین گورڈن ہائیلنڈرز

لفٹنٹ کرنیل - ڈبلیو - اے سکاٹ - سی - بی

۲ بٹیلین - آرگائل وسدرلینڈ ہائیلنڈرز

لفٹنٹ کرنیل - جے - ایچ کیمپبل

۲۷ بلوچی

لفٹنٹ کرنیل - جی - ای - ایون

لفٹنٹ کرنیل۔اے۔ایف۔ہاگ

۲ انفنٹری بریگڈ

ہاسد بینڈز

بسرکردگی بینڈ ماسٹر اے۔ولیمز۔ (اول رایل آئیرش رائیفلز)

آرڈرلی آفسر	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
کپتان بی۔پی۔ایلوڈ	کپتان۔جے۔وسن	میجر۔جے۔ایم۔سٹوارٹ

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگیڈیر جنرل سر۔جے۔ولکس۔کے سی۔ایم۔جی

اول بٹالین رایل آئیرش۔رائیفلز

لفٹنٹ کرنیل۔ایچ۔ایف۔سوئین

اول بٹیلین۔۳ گورکھا۔

لفٹنٹ کرنیل۔ایچ۔راس۔

۶۔جاٹ لائٹ انفنٹیری

لفٹنٹ کرنیل۔سی۔ایچ۔وسٹمورلینڈ

۱۳ راجپوت

لفٹنٹ کرنیل۔ڈبلیو۔ٹی۔فیر برادر

۷ انفنٹری برگیڈ

ماسد بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر اے۔ ویر اول نارتھیمپٹن رجمنٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	آرڈرلی آفسر
میجر سلیڈ تھامسن	میجر ٹی۔ کلے	لفٹنٹ ایچ سینٹ۔ جے ایم کرے

آفسر کمانڈنگ

کرنیل۔ ایچ۔ این میکرے۔ سی۔ بی۔ اے۔ ڈی سی

اول بٹیلین نارتھیمپٹن رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ ایف۔ فاسٹ

۱۵ اسکھ

لفٹنٹ کرنیل۔ جی۔ ایف۔ راکرافٹ

۳۴ پایونیرز

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ بی۔ بوراڈیل

۲ انفنٹری ڈویژن

چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ افسر	ایڈ دی کانگ	نیٹو ایڈ ڈی کانگ
میجر ایڈ اوٹ	کپتان بی۔ ٹی تیل۔ ڈی ایس او	رسالدار شیر خان

	اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل	اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
نام	لفٹنٹ کرنیل جے۔ ڈبلیو کنز	لفٹنٹ کرنیل ایف۔ سی۔ سٹیپنسن سی۔ بی	میجر ایچ۔ اے۔ اگلڈن	میجر ڈبلیو۔ جی۔ ایل نیبیٹ ڈی ایس او

جنرل آفسر کمانڈنگ

میجر جنرل سر اے گیسلی جی سی آئی - ای کے - سی - بی

۴ انفینٹری بریگیڈ

ماسٹہ بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر جی - بی - بارٹلٹ - انورک رجمنٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	آرڈرلی آفسر
میجر ڈبلیو - جی - لے	کپتان - آر - ای - ڈابر	کپتان سی - جی - بیرٹ

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل - ایچ - اے - ایبٹ - سی - بی

اول بٹلین - نورفک رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل - اے - سی - بچر

اول بٹلین - بڈفورڈ رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل - ایچ - لانیز - ڈی - سی

۲۰ پنجاب انفنٹری

کرنیل جے - بی - وڈ

۳۸ ڈوگراز

میجر - کے - پی - برن

بہ سر کردگی بینڈ ماسٹر ایف اینڈ روز۔ ۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈر لی آفسر	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل	ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
کپتان کے۔ ایل۔ ڈبلیو میکنزی	کپتان۔ اے۔ بی۔ وائیٹ مین ڈی۔ ایس۔ او	کپتان ایف۔ اے سیمتھ

آفسر کمانڈنگ

کرنیل اے۔ اے۔ پیرسن

۲۔ بٹلین یارک شایر رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ جے۔ اے۔ فیرن

ا۔ بٹلین نارتھ سٹیفورڈ رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایس۔ بی۔ ہاچکنسن

۲۸۔ مدارس انفنٹری

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ایچ۔ لاری

۴ انفنٹری۔ حیدر آباد کنٹنجنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ ایم۔ ٹی۔ سٹون

فرنٹیر بٹلین

کرنیل اے۔ اے۔ بارٹ

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر الیف اینڈروز۔ ۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈرلی آفسر
کپتان کے۔ ایل۔ ڈبلیو میکنزی

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان۔ اے۔ بی۔ وائٹ مین
ڈی۔ ایس۔ او

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
کپتان الیف۔ اے سمتھ

آفسر کمانڈنگ
کرنیل اے۔ اے۔ پیرسن

۲۔ بٹیلین یارک شایر رجمنٹ
لفٹنٹ کرنیل۔ جے۔ اے۔ فیرن

ا۔ بٹیلین نارتھ سٹیفورڈ رجمنٹ
لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایس۔ بی۔ ہچنسن

۲۸۔ مدارس انفنٹری
لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ایچ۔ لاری

۴ انفنٹری۔ حیدرآباد کنٹنجنٹ
لفٹنٹ کرنیل۔ ایم۔ ٹی۔ شون

فرنٹیر بٹیلین
کرنیل اے۔ اے۔ بارٹ

جیند۔ انفنٹری

گرنام سنگھ۔ سردار بہادر (کمانڈنٹ)

کپورتھلہ انفینٹری

نرین سنگھ۔ (کمانڈنٹ)

کشمیر انفینٹری

سردار سمندر خان (کمانڈنٹ)

نابھا انفینٹری

ہرداس سنگھ (کمانڈنٹ)

پٹیالہ انفنٹری

سنڈاسنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

۲۹۶۱۶۔ آدمیون کا عرض لشکر جو نامی گرامی کمانڈر اور انکے شاندار سٹاف کی نگرانی مین ہوا تھا ایک ایسا بڑا نظارہ تھا جو یقین کر لینا چاہیے کہ شاید ہی کسی نے ایسے میدان مین دیکھا ہو جسکو مریخ کے رقص و سرود کا صحن کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ تمام ناظرین پر اور خاص جنگجو قومون کے افراد پر جو میدانِ قواعد مین آئے تھے اسکا بہت ہی اثر پڑا۔ سوار۔ توپخانے۔ اور پیادہ فوجین بڑی تمکنت اور شوکت کے ساتھ سامنے سے ہوکر گزرین ہز ایکسلنسی کمانڈران چیف وایسرائے کو سلام کرنے کے بعد اپنے ایک مشیرِ فوج کے ساتھ داہنی طرف کو مڑکر وایسرائے کی پارٹی مین شامل ہوگئے اور ڈیوک آف کناٹ کے گھوڑے کے



فوجي قواعد — نابها كي پيدل فوج

پاس اپنا گھوڑا کھڑا کر لیا بعد مین رسالہ کو دیکھنا اور بھی زیادہ بھلا معلوم ہوتا تھا جب آہستہ آہستہ وہ گزر رہے تھے۔ اُنکی تلوارین سورج کی کرنون مین چمک رہی تھین برچھیون کے پھریرے ہوا مین اُڑ رہے تھے۔ انگریزی ڈریگون ہزارز لانسرز جو انڈین لائیٹ ہارس کے سربرآوردہ سوارون کے آگے اور رائل ہارس آرٹیلری کے تین شاندار توپخانون کے پیچھے تھے تو سوارون کا نظارہ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ شاید ہی دنیا کے کسی اَور حصے مین دیکھنا نصیب ہو۔

امپیریل سروس کیولری نے بھی اچھی شان دکھائی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ امپیریل سروس انفنٹری کیطرح اس فوج کی عمدگی مین بھی پچھلے چند برسون مین نمایان ترقی ہوئی ہے اور وہ نہ صرف ہندوستان کی سرحد پر بلکہ چین اور شمالی لینڈ مین بھی اچھے کارآمد ہونے کا بین ثبوت دے چکی ہے۔

ہر ہائینس بیگم صاحب کے دو فرزند نواب نصر اللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان سالار فوج کی حیثیت سے بھوپال لانسرز کے آگے آگے سوار تھے۔

مہاراجہ صاحب جودھپور لانسرز کے سرگروہ ہوتے مگر ہز ہائینس علیل ہو گئے۔ آنریری کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سیندھیا نے اپنے گوالیار لانسرز کے چالاک دستے کی سرکردگی کی پٹیالے کے نوعمر مہاراجہ صاحب عربی گھوڑے پر سوار ہلکے زرد رنگ کی ریشمی پوشاک پہنے آبی رنگ کی پگڑی پٹیالہ کیولری کے آگے آگے تھے۔ مہاراجگان میسور و الور اپنے اپنے دستون کے پیش پیش تھے۔ رام پور لانسرز کی سرکردگی ریاست کے نوابصاحب

کرتے مگر وہ اپنے خاندان کے کسی صاحب کی علالت کی وجہ سے پریڈ پر نہ آسکے۔

امپیریل سروس کیولری کے بعد میدان کی اور قلعے کی پہاڑی توپین آئین - اگلے وقتون مین جو لڑائیان ہمکو ہندوستان مین لڑنی پڑین اُن مین ہمیشہ یہ معاملہ پیش آیا کیا ہے کہ دشمن شمارِ فوج اور توپون کے وزن مین انگریزون سے بڑھے چڑھے ہوتے تھے بااین ہمہ انگریز اس ترتیب سے لڑائی جیت لیتے تھے کہ مہلک آگ مین گھسے چلے گئے اور سنگینون کے زور سے دشمن کی توپین چھین لین - ایک مورخ نے مہدپور کی لڑائی کی یہی کیفیت لکھی ہے - یہ مہدپور وہ جگہ ہے جہان سر جان میلکم نے ہلکر کی فوجون کو شکست دی تھی - اب جو توپخانے وائسرائے کے سامنے سے ہوکر گزرے تو ان مین زیادہ تر انگریزی توپین تھین اور اینر توپچی بھی انگریز تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اثناء مین کسقدر حالت بدل گئی ہے - ایشیا مین تو کہین اسکا مقابلہ ہو نہین سکتا - گھوڑونکی جوڑیان جو رائل گیریزن آرٹیلری کے اکھترون اور بہترون توپخانون کی لمبی ۴۰ پونڈر توپون کو کھینچ رہے تھے انکو دیسی توپچی ہانکتے تھے - کشمیر کے پہاڑی توپخانونکو مہاراجہ کے بھائی راجہ امر سنگھ کمانڈر ان چیف فوج کشمیر اپنے ساتھ لیکر سامنے سے گزرے - نمبر ۹۱ و ۱۰۴ و ۲۴ و ۱۵ توپخانون کی بھاری توپونکو بیل کھینچ رہے تھے پانچ انچی توپ کو ۱۲ بیل اور چھ انچی توپ کو ۱۸ - دیسی ہانکنے والے جوڑون پر بیٹھے ہوئے تھے - سرمور کی سفر مینا کو کپتان راجکمار بیر بکرم سنگھ ساتھ لیے ہوئے سامنے سے گزرے اور مالیر کوٹلے کی سفر مینا کو نواب صاحب کے اکلوتے فرزند صاحبزادے محمد ابراہیم علی خان بہادر - مہاراجہ بیکانیر اپنے شتر سوارون کے

ایک دستے کے آگے آگے تھے اسلیئے کہ اس مشہور رسالے کا بڑا حصہ تو شمالی لینڈ کو جارہا تھا صرف باقیماندہ دہلی مین تھا۔ اسکے بعد انگریزی اور دیسی پیدلون کی دو ڈویژنین آئین۔ دیکھنے والے پسندیدگی کے ساتھ ہر ایک رجمنٹ کی ممتاز ظاہری حالت اور انکی چلت پھرت کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان مین سے بہتیری رجمنٹون کے نام نہ صرف ہندوستان کی بلکہ مملکت کی تاریخ مین مشہور ہین۔ اور امپیریل سروس انفنٹری نے لمبے سلسلے کا خاتمہ کر دیا۔ الور بھرتپور جیند نابھا پٹیالے کے رئیس خود اپنی اپنی کنٹنجنٹ کو ساتھ لیئے ہوئے سامنے سے ہو کر گزرے۔ ایک راجہ ہرام سنگھ اپنے بھائی کی کشمیر انفنٹری کے پیش رو تھے۔ جنھون نے جیند کے راجہ کو اپنی فوج کے آگے آگے سوار چلے جاتے دیکھا اُن مین سے بعض کو یاد آیا ہوگا کہ جب غدر ہوا تو ان ہی راجہ صاحب کے دادا راجہ سروپ سنگھ واقعہ مین سب سے پہلے فوج لیکر انگریزون کیطرف سے لڑنے کے لیئے دہلی کے سامنے آموجود ہوئے تھے اور وہ اُسوقت ہراول کیطرح ہتھیار لیئے ہوئے فوج کے آگے آگے تھے۔ نو عمر مہاراجہ پٹیالہ کا گھوڑے پر سوار دوبارہ سلامی کے جھنڈے کے برابر آنا تھا کہ لوگون نے بڑے زور سے نعرہ تحسین بلند کیا۔ اسکے بعد ہز ہائینس وائسرائے کی پارٹی مین جا شامل ہوئے۔ اس سے بھی زیادہ زور کی چیرز اُسوقت دی گئین جب نابھا کے معمر رئیس ایک عمدہ گھوڑے پر سوار سامنے آئے۔ یہ اُسوقت اگلے وقتون کے سکھونکی بہادری کی مجسم تصویر بنے ہوئے تھے۔ یہ بھی سلامی کے جھنڈے کے پاس وائسرائے سے جا ملے۔ راجہ صاحب کے اخلاق تو مشہور ہین اسوجہ سے گھوڑے پر سے

بھی آخر پڑے سامنے سے گذر جانے کے بعد پیدل پلٹنین پریڈ کے میدان سے نکل کر وائیسرائے کے خیمہ گاہ تک سڑک کے برابر برابر صف باندھ کر کھڑی ہوگئین۔

اب سوار دلکی کی رفتار سے گزرنے لگے۔ کیولری ٹولی ٹولی نیکر اور توپخانے اسیطرح پر جیسے آئے تھے۔ پھر تمام کیولری برگیڈ کی چار صفین بناکر ایک کے پیچھے ایک کھڑے ہوگئے اور باری باری تیز دلکی کی رفتار سے دوڑ کر سلام کرنے کی جگہ سے ۱۰۰ گز کے فاصلے پر ٹھہر کر شاہی سلامی دی اور سوارونکو باہر کیطرف کو گھماکر دوسرے برگیڈ کے لیئے راستہ خالی کردیا۔ رائل ہارس آرٹلری نے بھی یہی طرز اختیار کیا۔ اسکے بعد تمام کیولری جماعتونکی قطارون مین تیز دلکی کی رفتار سے آگے بڑھا اور رائل ہارس آرٹلری اسکے داہنے ہاتھ پر تھا اب کمانڈر ان چیف ہیڈ کوارٹر کے سٹاف کے ساتھ کیولری کو لے کر اسیقدر فاصلے پر وائیسرائے کے سامنے جاکر کھڑے ہوئے اور ایک شاہی سلامی دی۔ تمام قواعد مین یہ نہایت ہی موثر لمحہ تھا۔

اب وائیسرائے نے گھوڑے کو آگے بڑھا کر لارڈ کچنر کو فوج کی طیاری اور چستی پر جو انکے زیر حکم تھی اور نیز بحالت قیام دہلی انکے چال چلن کی عمدگی پر مبارکباد دی۔ ۳۱ توپونکی آخری سلامی سر ہوئی۔ قومی گت بجی اور ہز اکسلنسی وائیسرائے مع ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ و گرینڈ ڈیوک آف ہسی گھوڑون پر سوار پیدل پلٹنون کی دو رویہ صفون مین سے گزرتے ہوئے کیمپ کو روانہ ہوئے۔ غرض لشکر جو تقریباً ڈھائی گھنٹے تک ہوتا رہا ہر پہلو سے پوری کامیابی کے ساتھ

ختم ہوا - اور انگریزی اور دیسی آزمودہ کار بہادر سپاہیونکی لمبی قطار جو دور تک دونون طرف جھٹ پٹے مین ایسے ناقابل تشخیص گہرا ور دھندلے رنگ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی کہ ایسی کیفیت صرف ہندوستان ہی مین دیکھی جاسکتی ہے جہان آفتاب ریتیلے میدانو پر چمکتا ہے غرض ایسی حالت مین سپاہیون کی لمبی قطار کا نظارہ ایک ایسا نظارہ تھا جسنے اُن لوگون کے حافظے پر جو موجود تھے ضرور اپنا گہرا نقش بٹھایا ہوگا - ایسا خدشہ ہوا تھا کہ اتنے انبوہ کثیر کی نقل وحرکت سے غبار کے ایسے غٹ کے تحت ہونگے کہ فوجین نہین دیکھ پڑینگی مگر عین وقت پر دو دن پہلے ایک ہلکا چھینٹا پڑگیا جس سے غبار دب گیا اور سقون کی ایک بڑی جماعت زمین پر پانی چھڑکتی رہی یہانتک کہ ہر ایک حرکت ایسی صاف دکھائی دیتی تھی کہ جیسے لان کے میدان مین سب کچھ ہو رہا ہے -

اُسی شام کو پیشگاہ کمانڈران چیف سے ذیل کا جنرل آرڈر شائع ہوا -

ہزاکسلنسی کمانڈران چیف بڑی خوشی سے فوج کو اطلاع دیتے ہین کہ آج جو پریڈ ہوئی ہز اکسلنسی وایسرائے نے فوج کی حالت ظاہری اور عملدرآمد کی نسبت اپنا بڑا استحسان ظاہر فرمایا ہے اور فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ نے مجھسے استدعا کی ہے کہ مین فوج کو اس بات سے مطلع کردون کہ اُنھون نے فوج کی چستی اور سپاہیانہ ادا کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور جس سے نہ صرف انکا بلکہ تمام ہندوستانی فوج کا بھروسے کے قابل ہونا ظاہر ہوا ہے - ہزاکسلنسی کمانڈران چیف کو اس بات سے مسرت حاصل ہوئی ہے کہ وہ فوج پر اُن شاباشیونکا اظہار کردین جو ہز اکسلنسی کمانڈران چیف کی رائے مین خود انکی کوشش کا نتیجہ ہے اور جسمین پوری کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے -

باب ۱۰ دہم

کھیل - تماشے - محفلین

تمام زیادہ ضروری مراسم جو دربار دہلی کے تعلق سے دہلی مین بجالائی گئین انکا بیان صفحات سابقہ مین آچکا ہے - ایک تو ایونگ پارٹی کا بیان باقی ہے - جو ۹ - جنوری کو وائسرائے نے ہندوستانی رئیسونکی خاطر دی - اور ایک اگلے دن سرکاری شان و شوکت کے ساتھ روانگی - سو انکا حال آخری باب مین تحریر کیا جائے گا - لیکن سرکاری تقریبات اور واقعات پانزدہ روزہ کے علاوہ تماشون اور عام پسند مشغلون اور میلون پولو کرکٹ فٹ بال میچون اور دوسری قسم کے کھیلون اور مذہبی یا نیم پولٹیکل مجمعون کا ایک سلسلہ تھا جنکو اس باب مین سورخانہ طور پر قلمبند کرنا ہے - ۲ - جنوری جمعہ کی شب کو شہر دہلی مین روشنی کی گئی - اور جامع مسجد اور الگن روڈ کے درمیان مین جو پریڈ کا میدان ہے اسمین بڑی شاندار آتشبازی چھوڑی گئی - قلعے کی فصیل اور دروازے شاہجہانی جامع مسجد کے بغلی دالان سرکاری کچہریان اور چاندنی چوک کی دوکانین اور شہر کے دوسرے مقامات مین دفاتر اور مکانات سب کی بیرونی دیوارون پر ہزارہا چراغ روشن تھے کہ باشندگان ہندوستان اسطرح کی روشنی مین ہمیشہ سے نامور رہے ہین البتہ



ايڇ ايڇ راجه صاحب نابها – جي سي ايس آئي–
جي سي آئي اي

آتشبازی ایک ایسی چیز تھی جسکو تماشائیون کے جم غفیر نے بڑے شوق سے دیکھا۔

آتشبازی کا ہنر مدتون سے ہندوستان مین مروج رہا ہے اور بہت کم تقریبات اور عام پسند خوشیان ہین جنکو مقامی آتشباز کے سلیقے کیطرف رجوع کیئے بدون منایا جاتا ہو اور اس قسم کے ہنرمند ہندوستان کے ہر ایک قصبے مین چاہے اُسکی آبادی کتنی ہی ہو میسر آتے ہین۔ لیکن اِسموقع پر مناسب سمجھا گیا کہ گو اس جشن کو خاصکر ہندوستانی طور کا بنانا منظور ہے مگر کوئی چیز انکو ایسی بھی دکھانی چاہیئے جسکو انھون نے اپنے ملک مین کبھی نہ دیکھا ہو اور ہو بھی ایسی کہ دیسی ہنرمند کے بس کی نہ ہو۔ پس لندن کے کرسٹل پیلس کے مشہور سوداگران مسٹر سی ٹی براک اینڈ کو سے فرمایش کی گئی کہ ایسی آتشبازی کے دکھانیکا انتظام کرین کہ اس ملک مین جتنی آتشبازیان لوگون نے پہلے دیکھی ہین سب پر فوق لے جائے۔

وائسراے اور لیڈی کرزن نے اپنے مہمانون اور چند دوسرے صاحبون کے ساتھ جو کیمپ مین فروکش تھے جامع مسجد کی غلام گردشون پر سے آتشبازی دیکھی سول ہسپتال کی چھت پر بھی انگریز تماشائیون کی بڑی بھیڑ تھی اور شاہانہ جلوس کے داخلے کے لیئے خاص روڈ پر جو مچان بنائے گئے اُن مین سے کچھ مچان فرمانروا رئیسون کے لیئے محفوظ تھے ہندوستانیون کے جم غفیر نے کھڑے کھڑے اسموقع پر آتشبازی کا تماشا دیکھا اور وہ بہت بڑے زور کے نعرہاے تحسین سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ آتشبازی مین شاہ قیصر اور ملکہ الگزینڈرا لارڈ اور لیڈی کرزن ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ۔ اور لارڈ

کچھ کی خاص مجسّم شکلین بھی تھین اور انکے علاوہ باتون اور گولون کی رَو اور رنگین آتشبازی اور سٹار آف انڈیا اور مختلف اقسام کے تمغون کی بوچھار دیکھکر کسی دل والے کے دل مین ذرا سا بھی شبہہ نہ رہا ہوگا کہ آتشبازی مین بھی یہ لوگ بلاشک بڑے ماہر ہین۔

جو شخص آتشبازی مین موجود تھا وہ اس سیر کو بھول نہین سکتا کہ بان آسمان مین بڑی دور جاکر پھٹ رہے ہین اور تھوڑی سی دیر کے لیے ظلمتِ شب کی عوض قریب قریب دن ہوہو جاتا ہے۔ شاہجہانی قلعے کی لال لال فصیل اور برجیان تصویر کا ایک سالم رخ بنی ہوئی تھین دوسری طرف جامع مسجد کے سفید سنگ مرمر کے گنبذ دفعتًا تاریکی شب کی سیاہ عقب مین سے ایسی بریق کے ساتھ چک چک اٹھتے تھے کہ اُنپر آنکھ نہین ٹھہرتی تھی اور قلعے اور جامع مسجد کے بیچ مین ہزارہا دستار بند سرون اور اوپر کو اٹھے ہوئے موہنون کا ایک وسیع سمندر تھا اور ایک غل تھا جو طوفان کے شور کیطرح کبھی بلند اور کبھی پست ہوتا تھا

۲-جنوری روز چہارشنبہ کو ایمفی تھیٹر مین ایک اور سیر وقوع پذیر ہوئی جو اپنی تاریخی دلچسپی اور نیز غیر متوقع اور خالص ایشیائی طرز کی نمائش کی وجہ سے دہلی کی تمام تقریبات مین نہایت عجیب و غریب خیال کیجا سکتی ہے۔ یہ ہندوستانی رئیسون کے لاؤ لشکر کا معائنہ تھا جو اسی دن صبح کے وقت ہوا۔ اسموقع پر ہندوستانی دربارون کی شان و شوکت اور متوسط زمانے کی نمود اور فضول خرچی کا اظہار تھا جسکو یہ لوگ ابھی تک بنائے چلے جا رہے ہین اور مغربی انتظام و ترتیب کے ساتھ مقابلہ کرنا مقصود نہ تھا۔

وائسراے نے رئیسونکو دہلی کا بلاوا دیتے وقت اُنکو ایما کردیا تھا کہ اپنے ساتھ اپنے

پُرانے وقتون کے لاؤ لشکر اور وہ ساز و سامان لائین جو ابھی تک برتے جاتے ہین اور نسے اقرار کر لیا تھا کہ ایک خاص موقع ایسا بچار کھا جائے گا۔ جو موجودہ ہندوستان یا برطانیہ عظمی کے لیے نہین بلکہ رئیسون کے ہندوستان اور گزشتہ زمانے کے لئے وقف ہوگا۔ کم و بیش چالیس ریاستون نے اپنی کنٹنجنٹ فوجین بھیجنے سے بلاوے پر عمل کیا اور دو ہزار سوار اور ایکہزار پانسو پیدل اور ۱۶۰ ہاتھیون اور اسیقدر اونٹون کے ساتھ سامنے سے ہو کر گزرے۔ ان مین زرہ پوش جنگی سپاہی تھے۔ لڑائی کے ہاتھی جنپر بکتر کے چار آئینے تھے یا برچھیون اور چھریون کے کانٹے۔ آدمی ڈھال۔ تلوار۔ بھالے اور برچھیان تیر کمان یا گرز اور بلم لیے ہوئے۔ آدھے ننگے ناگا یعنی لڑنے والے برہنہ فقیر راجپوتانے کی لمبی لمبی کیتون سے مسلح۔ اکالی یعنی سکھونکی ریاستونکے عابد سپاہی ڈھول بجانیوالے ترچھی۔ بانسلی بجانیوالے پیدل یا گھوڑون ہاتھیون اونٹون پر سوار وحشی نما عرب جو لڑائی کا ناچ ناچتے ہوئے چلے جارہے تھے۔ بندوقچی جنزالیین اور توڑے دار بندوقین لیئے ہوئے نٹ سپاہی زین پر سیدھے کھڑے ہوئے تھے۔ سوار جنکے گھوڑے جو اپنے پچھلے پیرون پر کود رہے تھے۔ کہار جو پالکیان نالکیان اُٹھائے ہوئے تھے اور وہ سونے چاندی یا مخمل اور زربفت اور ریشم مین بڑی جگمگا رہی تھین۔ گویے جو سینگرون اور ترہیون سے مستانہ سُر نکال رہے تھے۔ ناچنے والے جو ناچتے ہوئے چلے جارہے تھے۔ بھاٹ جو گیت گاتے تھے پنکھا بردار عَلم بردار بہت سے گھوڑون یہانتک کہ کتون اور شکاری کتون کو ساتھ لیے ہوئے۔ غرض باینطور ایک کنٹنجنٹ دوسری کنٹنجنٹ کے بعد حلقۂ دربار مین چکر لگاتی ہوئی اپنی عجیب عجیب

پوشاکین پہنے ہوئے سامنے سے گزری - ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے الف لیلہ کا ایک قصہ جو خاص ہندوستان کی شان مین لکھا گیا ہے - دیکھنے والے کی آنکھون کے سامنے لایا جارہا ہے - کبھی کبھی مشرقی شان و شوکت کے تحرک نظارے مین جوانانِ امپیریل سروس کے بیرون کے دھاکے سے تخلل واقع ہو ہو جاتا تھا مگر اسکا اکثر حصہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا گزشتہ زمانے کے واقعات مین سے ایک واقعہ از سر نو اُٹھا کھڑا کیا گیا ہے - بڑے وسیع المفی تھیٹر کی نشستین تماشائیون سے بھری ہوئی تھین اور وائسرائے اور لیڈی کرزن دیرر ایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور تقریبًا کل فرمانروا رئیس اور لارڈ کچنر اور گورنر اور لفٹننٹ گورنر اور دوسرے اعلیٰ عہدہ دار سب موجود تھے - مختلف کنٹنجنٹ فوجین اپنے رئیسون کے رتبے کے لحاظ سے حلقۂ دربار مین داخل نہین ہوئین بلکہ اُن فاصلون کے لحاظ سے جو اُنکو اپنی فرودگاہون سے طے کرنے تھے زیادہ دُور کے آنے والے پہلے آپہونچے - یون جو سب سے پہلے سامنے سے گزرنے والے تھے مہاراجہ کولھاپور کے خدم و حشم تھے - اُنکا جھنڈا ایک ہاتھی پر تھا جسکو عجب طرح سے رنگا گیا تھا نشان بردار جو اونٹون پر سوار تھے راؤ صاحب کچھ کے نشان لیئے ہوئے تھے - ان مین سے ایک نشان تو راؤ صاحب کے ایک مورث کو شاہ عالم مغل شہنشاہ نے دیا تھا اور دوسرا ۱۸۷۷ء کے دربارِ قیصری مین لارڈ لٹن نے اُسوقت کے راؤ صاحب کو - ریاستِ کچھ نے چار جوان ایسے بھی پیش کیئے جو بڑی اونچی کھڑاؤن پر چلتے تھے اور یہ اُن وقتون کی یادگار تھی کہ اس ساز و سامان کے ساتھ جنگِ آزما فیل سوارون سے لڑا کرتے تھے - راؤ صاحب کچھ کے پاس اُن مراسم

کی ایک کاغذی تصویر ہے جو اُنکے بزرگ عمل مین لایا کرتے تھے۔ راو صاحب نے اِس جلوس
مین بلاکم وکاست اُسکی نقل اُتار دی تھی۔ سلطان شہر و مکلّا کے سوارون کے بعد میسور کے
بھالے بردار اور چتر بردار تھے۔ بڑودہ کے گائیکواڑ نے اپنی سونے چاندی کی توپین
بھیجدی تھین۔ گوالیار کی کنٹنجنٹ کے ساتھ پندرہ ہاتھی تھے جنکے مستک اور سونڈ
شوخ سبز رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور اِن ہی مین کچھ سوار سیواجی کے وقت کی وردی
پہنے ہوئے تھے۔ ہولکر کے ہاتھیون کے بعد اُنکی طلائی نقرئی راج کی کرسیان آئین اور
اُنکے زرد کوٹ پہنے ہوئے باڈی گارڈ کے سوار۔ بھوپال کے ہاتھیون پر زرہ پوش آدمی
خود اوڑھے ہوئے جنمین کیلین جڑی ہوئی تھین ایک بڑا سبز جھنڈا جسپر قرآن کی آیتین تھین
لئے چلے جارہے تھے۔ ممالک متوسطہ ہند کے رئیسون مین مہاراجہ ریوا نے سب سے
زیادہ بہادری کے آثار دکھائے اور انکے بعد دتیا اور اورچھا کی ریاستین آئین۔ ایک درجن
چاندی کی نالکیان راج ریوا کی تھین جنمین سے ایک شیر کی شکل تھی اور ایک بڑی گاڑی
سُنہری چھت کی تھی جسمین دو ہاتھی جُتے ہوئے تھے۔ ریواہی کے سپاہی ان سب چیزون
کے محافظ تھے۔ ریواہی سے ہاتھی پر سوار ایک زرہ پوش جوان بھی آیا اُسنے زرہ مین
بیشمار کیلین باہر کو نکلی ہوئی جڑ رکھی تھین۔ اورچھا کی کنٹنجنٹ کی ایک خاص اور مشہور
چیز ایک ہاتھی تھا جسکی پیٹھ پر اژدہا کی ملمع کی ہوئی سورت تھی۔ دتیا کے ہاتھیون مین
ایک پر بکتر کی جھول تھی اور اسکا ہودہ بھی آہنی تھا ایک اَور ہاتھی تھا جسنے شہ نشین
کے پاس کو گزرتے وقت پچھلے پیرون ہٹ کر وائسراے کی جماعت کو سلام کیا راجپوت

رئیسون نے بہت سی خوشنما اور دلچسپ نشانیان دکھائین - ساٹھ برچھی بردار سوار زرہ پوش جیپور کی کنٹنجنٹ کے ساتھ تھے - رئیس بوندی کے خدام مین ایک سوار تھا جو پانی [illegible] کی عمدہ صراحی لیئے ہوئے تھا - بیکانیر نے زرہ پوش شتر سوار بھیجے اونٹون کی جھولین زرد تھین اور شتر سوار چھوٹی چھوٹی زنبورکین لیئے ہوئے تھے - پندرہ ناگا کوٹا سے آئے - اُنھون نے ننگے بدن پر گیرو ملکر اوپر سے شیر کیطرح دھاریان بنالی تھین اور دربار کے چکر مین اُچھلتے کودتے ڈھال تلوار سے جھوٹ موٹ کی لڑائی لڑتے چلے جا رہے تھے - مہاراجہ کشن گڑھ کے سوارون کی ایک علحدہ تصویر کتاب مین دی گئی ہے - اُنھون نے چند پیدل سپاہی ایسے بھی بھیجے جو لمبے لمبے بھاری قلعی کیئے ہوئے کرتے اور خاص طرح کے خود پہنے ہوئے تھے جنپر تلوار یقیناً کاٹ نہین کرسکتی اور گینڈے کی کھال کی ڈھالین لیئے ہوئے تھے - الور کی کنٹنجنٹ مین بہت ہی مختلف طرح کی چیزین تھین از انجملہ ایک دو منزلہ ہاتھی گاڑی تھی اور اسمین آئینہ دار کھڑکیان تھین اور بہت سے گھوڑے تھے جو طرح طرح کے کرتب کرتے تھے - چنانچہ ایک گھوڑا شہ نشین کے پاس سے ہوکر گزرا تو وہ برابر پچھلی ٹانگون پر کودتا ہوا چلا جا رہا تھا - ان جانورون کو یہ کرتب کچھ تماشے کے لیئے تو سکھائے نہین گئے تھے بلکہ پرانے وقتون مین انکو اس غرض سے ان کرتبون کی تعلیم دیجاتی تھی کہ عین لڑائی مین ایسی حرکتین کرین -

راجپوتون کی کنٹنجنٹ فوجون کے بعد مندرون کی سرزمین کے شان لوگ آئے جو تنکون کی بنی ہوئی لمبی لمبی ٹوپیان پہنے ہوئے تھے اور مہین آواز کی گھنٹیان بجاتے تھے - انکے بعد

مہاراجہ بنارس اور ٹہری کے راجہ صاحب کے ملازم تھے مہاراجہ بنارس نے اپنے ہاتھون کے شمار اور اُنکے ہودون کے قیمتی ہونے کے اعتبار سے اس نمائیش مین ایک بہت ہی ممتاز مدد دی - اُنکے بعض پیدل جوان گرزون سے مسلح تھے اور ہاتھ سے پھینکنے کے گولے لیئے ہوئے تھے پنجاب کی ریاستون مین سے ریاست فریدکوٹ نے ایک اونٹ گاڑی بھیجی جسکے ساتھ باڈی گارڈ کے سوار تھے - نابھا نے سات ہاتھی بھیجے ایک ہاتھی دانتون پر جھاڑ لیئے ہوئے تھا اور ہاتھیون کے علاوہ بکری اور باز اور شکاری کتے - جیند نے سوار جو جھنڈیان اور طنبور لیئے ہوئے تھے اور ترمچی جو بے اصول سینگڑے بجاتے چلے جاتے تھے اور وحشی صورت شکل کے اکالی جنمین کا ہر ایک ہتھیارون کا ایک چھوٹا سا اسلحہ خانہ اپنے اوپر لادے ہوئے تھا اور پٹیالے نے ایک کنٹنجنٹ فوج بھیجی جسکے آگے آگے تین ہاتھی تھے تیسرے پر مقدس مذہبی کتابین تھین - سب سے آخر مین کشمیر کے لوگون کا تانتا آیا جسمین گلگٹ اور یاسین کے سوار تھے اور لداخ کے بھتنونکا ناچ ناچنے والے بودھ مذہب کے لوگ جو بدنما نقاب ڈالے ہوئے تھے اور دو سچ مُچ کے دیو ایک ۷ فٹ ۸ - انچھ لمبا اور دوسرا پورے ۸ فٹ - کیا اچھا ہوتا کہ انکو نابھا کے پست قامت بونے کے مقابل کھڑا کر دیا جاتا - یہ موجودات جو لی جا رہی تھی اسمین دیدہ و دانستہ کوئی چیز بیہودہ یا تمسخر کی داخل نہین کیگئی - ہر ایک جداگانہ جماعت نے جو سامنے سے ہو کر گزرتی تھی حتی الامکان بلا تصنع ان جلوسون کی وہی ترتیب اور وہی ترکیب پیش کی تھی جو ابھی تک مختلف ریاستون مین بڑی تقریبات پر دیکھی جاسکتی ہے - بیش برین نیست کہ دہلی کی غیر معمولی اور غیر متوقع

موجودات مین صرف اتنی بات تھی کہ مشرقی جاہ وجلال جو بتدریج مگر بالیقین مٹتا چلا جارہا ہے اسکی یہ خوشنما یادگارین جو محض قدامت اور مورخ کے لیئے بڑی دلچسپی کی چیزین ہین ایک جگہ جمع کیجا ئین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہندوستانی روساء کے خدم وحشم کی اس منفرد نمائش مین جو غالباً پھر کبھی نہین ہوگی تمام عجیب نظارون کو جنھین ٹام کاریٹ اور پیٹر وڈلاوال کے وقت سے لیکر ہندوستان کے تمام سیاح لکھتے چلے آئے ہین اکٹھا کردیا ہے ہمنے اس نمائش کی نسبت کہا کہ غالباً پھر کبھی نہ ہوگی کچھ تو اسوجہ سے کہ ہندوستان مین ہر جگہ انقلاب اپنا اثر کررہا ہے اور زمانہ گزشتہ کی بچی کچھی چیزین معدوم اور متروک ہوتی چلی جارہی ہین اور کچھ بے تعلقی کی وجہ سے کہ بے تعلقی بعض اوقات دہلی مین بھی ظاہر ہوہی جاتی تھی جیسے کہ بعض ہاتھی اور خدم حشم آخری یورپین گت کی آواز پہ چل پڑتے تھے۔ بڑی بڑی ریاستون کی ہر ایک جماعت جنکے لاؤ لشکر موجودات مین تھے انکے پولیٹیکل افسرون نے اس قابلِ دید نظارے کے لیئے ایک کمیٹی بنا رکھی تھی مگر عام نگرانی ریاستہاے بھولکیان کے پولیٹکل ایجنٹ میجر ڈنلاپ سمتھ کو سپرد تھی اور وہ اور اُن کے شرکا، قابلِ تحسین انتظامات کی داد کے مستحق ہین ہفتے اور دوشنبہ کے دن یعنی ۳ و ۵ جنوری کو ایفی تھیٹر مین زور آزمائی کی بازیان ہوئین۔

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ٹولی ٹولی کرکے گھوڑے دوڑانے اور کودانے اور میخ اکھاڑنے پر انعامی پیالے دیئے گیئے سو گھوڑے دوڑانے اور کودانے کا انعام تو بشمول دستہ ہاے سواران والینٹر ہندوستان کے تمام انگریزی رسالون کے نان کمشنڈ افسرون اور سوارون مین

دوڑ بھی تھا اور میخ اکھاڑنے کا تمام ہندوستانی رسالون کی رجمنٹون اور امپیریل سروس کے رسالون مین - اسفی تھیٹر مین شنبہ اور دوشنبہ کے دن جنوری کی ۴ اور ۵ - تاریخ کو ایک مسلح مصنوعی جنگ ہوئی - ہز اکسلنسی وائسرائے نے ٹولی ٹولی ہوکر کودنے اور گھوڑے دوڑانے کے لیئے پیالے انعام دینے کیئے تھے اس انعام کا دروازہ نان کمیشنڈ افسران اور تمام برٹش کیولری کے سپاہیون کے لیئے جنمین والنٹر مونٹڈ کو بھی شامل تھے کھلا ہوا تھا ٹولی ٹولی کر کے میخ اکھاڑنے کے لیئے بھی ہز اکسلنسی وائسرائے نے پیالہ دیا گیا - اس انعام کا دروازہ ہندوستان کی تمام نیٹو کیولری رجمنٹون اور امپیریل سروس کیولری کے لیئے کھلا ہوا تھا - اِن انعامات کے جیتنے کے لیئے ابتدائی ٹولیون نے اس ملک کے مختلف کیولری سٹیشنون مین مقابلہ کیا تھا - لیکن ۴ ٹولیون کو کودنے اور گھوڑے پر سوار ہونے اور پانچ ٹولیون کو میخ اکھاڑنے کے لیئے دہلی کے آخری مقابلے کے لیئے چھوڑ دیا تھا - اِن مقابلون کے علاوہ مسلح مصنوعی جنگ کے پروگرام مین یہ ہنر بھی شامل تھے - آئی وجے بیٹری - اور رائل ہارس آرٹیلری کا توپون کے ہانکنے کی حالت مین آلات موسیقی سے کام لینا ۴ ڈریگون گارڈز اور ۱۵ ہزارز کا سواری کی حالت مین آلات موسیقی سے کام لینا ۸ بنگال لینسرز (بنگال کمانڈ) ۹ بنگال لینسرز (پنجاب کمانڈ) پونا ہارس (بمبئی کمانڈ) - اور سنٹرل انڈیا ہارس کے سوارون کے کرتب - ۱۵ سکھ کا بنیٹھی ہلانا اور دوڑتے ہوئے قواعد کرنا - آرمی جمناسٹک سٹاف اور مختلف کمانڈ کی خاص چیدہ جماعتون کے نٹون کے سے کرتب - انڈین کیولری کی ۳۰ ٹولیون نے میخ اکھاڑنے کے

لیئے مقابلہ کیا۔

آخری مقابلے کا نتیجہ جوامفی تھیٹر مین ۳۔ جنوری کو ہوا یہ تھا۔

(۱) ۱۵ بنگال لینسرز۔ اول انعام (۳) دوم پنجاب کیولری۔

(۲) ۳ بنگال کیولری۔ دوسرا انعام (۴) حیدر آباد امپیریل سروس لینسرز

(۵) ۱۳ بنگال لینسرز

گھوڑے پر سوار ہونے اور کودنے کے انعامات کے لیئے برٹش کیولری کی ۶ ٹیمون نے مقابلہ کیا۔ آخری مقابلے کا نتیجہ جوامفی تھیٹر مین مسلح مصنوعی جنگ کے دوسرے دن ہوا یہ تھا۔

(۱) ۵ ڈریگون گارڈ۔ اول انعام (۳) ۱۵ ہزارز۔

(۲) جے بیٹری رائل ہارس آرٹلری دوسرا انعام (۴) "آئی بیٹری"۔ رایل ہارس آرٹیلری

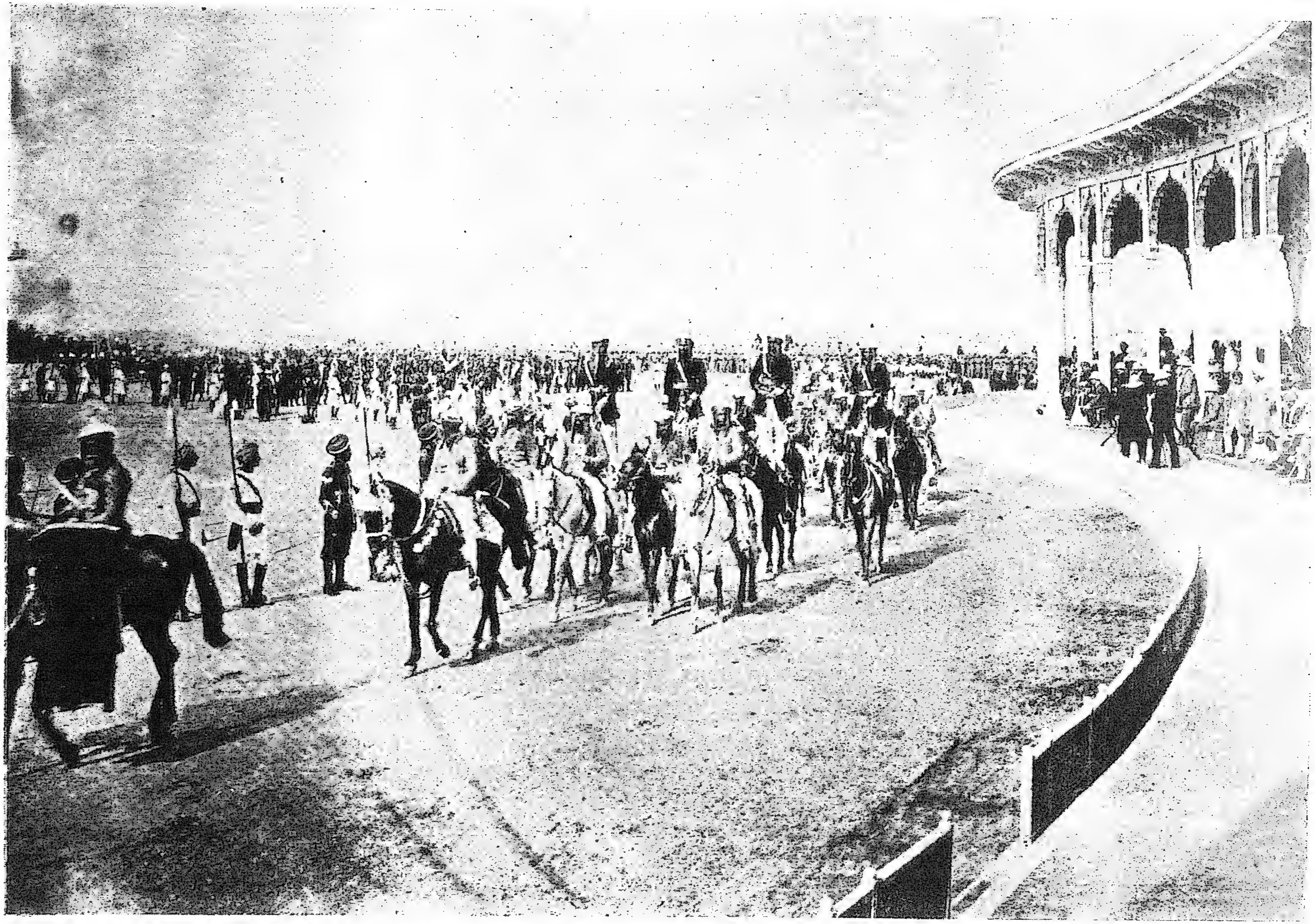
وائسراے نے ایسوسی ایشن فٹ بال کے لیئے پیالہ دینا کیا تھا اسکا دروازہ تمام انگریزی افواج ہند کے لیئے کھلا ہوا تھا۔ اور ایک پیالہ ہاکی کے لیئے بھی دینا کیا تھا جسکے لیئے تمام ہندوستانی فوجین مقابلہ کرسکتی تھین۔ ان مقابلون کے لیئے ہر ایک کمانڈ مین ٹورنمنٹ ہوئی تھین۔ ہر صورت مین جیتنے والی ۴ ٹیمون کو دہلی مین آخری مقابلے کے لیئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

فٹ بال کے مقابلون مین پنجاب کمانڈ کی طرف سے ۲ بٹلین گارڈن ہائی لینڈرز کھیل رہے تھے۔ بنگال کیطرف سے رائل آئرش رائیفلز مدراس کیطرف سے ۲ بٹلین

اسکس رجمنٹ - اور بمبئی کی طرف سے اول بٹلین چیشائر رجمنٹ - ۲۳ دسمبر کو رایل آئرش رائیفلز نے ایک گول سے چیشائر رجمنٹ کو ہرایا اور اُنھون نے کوئی گول نہین کیا اور اگلے دن گارڈن ہائی لینڈرز نے اسکس رجمنٹ کے خلاف تین گول کیئے اور اُنھون نے ایک بھی نہین کیا - ۶ - جنوری کو ہائی لینڈرز اور رایل آئرش رائفلز کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن بسبب ضیق وقت کے اُس دن مقابلہ ملتوی ہو گیا دوسرے دن ۲ بٹلین گارڈن ہائی لینڈرز کی ٹیم نے تین گول سے ایک گول کے مقابلے مین پیالہ جیت لیا - ہاکی ٹورنمنٹ مختلف کمانڈ کے مقابلے کے بعد ۳۸ ڈوگرا (پنجاب) ۳۳ پنجاب انفنٹری (بنگال) ۱۱ مدراس انفنٹری اور ۲۲ بمبئی انفنٹری کو دہلی مین مقابلہ کرنے کے لیئے چھوڑ دیا گیا تھا آخری مقابلے مین جو ۳۳ پنجاب انفنٹری اور ۲۲ بمبئی انفنٹری کے درمیان ۵ جنوری کو ہوا پنجابیون نے ۴ گول کے مقابلے مین ایک گول سے پیالہ جیت لیا - لیکن دہلی کے تمام کھیلون مین صرف یہی پولو ٹورنمنٹ تھی جسکے دیکھنے کے لیئے سب سے زیادہ ناظرین جمع ہوئے - اور فی الحقیقت یہ بات ہر طرح سے مناسب اور شایان تھی کہ تمام رسومات متعلقہ دربار مین اِس شاہی ہندوستانی کھیل پر سب کی نظرین پڑین - ابو الفضل بیان کرتا ہے کہ اکبر کے زمانے مین ایسے ظاہر بین تماشائی موجود تھے جو چوگان کو صرف تضییع وقت سمجھتے تھے لیکن وہ کہتا ہے کہ روشن دماغ آدمی اُسکو استقلال مزاج قوت فیصلہ پیدا کرنے اور لیاقت کی جانچ کا ایک ذریعہ اور اُسکو موجب استحکام محبت سمجھتے تھے - چوگان سے تمام دربار کی شان و شوکت زیادہ ہو گئی تھی - اور اِس سے بہت سی مخفی ہوشیاری ظاہر ہوتی تھی - اِنہی وجوہ سے

کھیل مین بڑا ماہر تھا۔ اور بسا اوقات گیند کو ہوا مین تلے سے روک دیتا تھا جس سے درباری بہت متحیر ہوتے تھے۔ کبھی کبھی وہ پالس کی گیندون مین آگ لگا کر رات کو بھی چوگان کھیلا کرتا تھا۔ تاریخ مین قطب الدین ایبک سلطان دہلی کے کارنامے موجود ہین جسکو چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑا لیکر گر پڑا اور کاٹھی کے کنارے سے اُسکی پسلیان چور چور ہو گئین اور آخر کار اسی صدمے سے مر گیا۔

یہ بازی سنہ ۱۲۱۰ء مین بمقام لاہور کھیلی گئی تھی اُسی مین یہ حادثہ واقع ہوا تاہم اسمین بھی شک نہین کہ آٹھ یا نو صدیان ہوئین کہ یہ بازی دہلی مین کھیلی گئی تھی لیکن ہمکو شبہ ہے کہ دربار تاج پوشی کے ہفتے مین جس تکمیل کے ساتھ یہ کھیل کھیلا گیا شاید ہی کبھی کھیلا گیا ہو۔ دہلی پولو ٹورنمنٹ مین ہندوستان کی سب سے زیادہ عمدہ ٹیمین جمع ہوئین اور دوسرے کے انٹرنیشنل کپ کے لئے جسکے مقابلے کے واسطے تمام دنیا کے لوگونکو اجازت تھی ایک ٹیم انگلستان سے آئی تھی۔ دو مقابلے کے میدان اسیموقع کے لئے تیار کیے گئے تھے اور مشق کے میدان ایسے صاف تھے جیسے بلیرڈ کھیلنے کی میز۔ ہر روز تیسرے پہر شہری اور تماشائی پولو کلب ہوس کی نشست گاہون مین آکر جمع ہو جاتے تھے۔



نوکر چاکروں کي موجودات – کشن گڑھ کا رسالہ

پولو کے متعلق تمام انتظام مفصل ذیل کمیٹی کے متعلق تھے۔

پریزیڈنٹ

کرنیل سی۔ ڈبلیو۔ میور

ممبران

ہز ہائینس مہاراجہ ایدر۔	کپتان ڈبلیو جی۔ ایم۔ کیمپبل ۹ لینسرز
لفٹننٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ فوجی سکرٹری	لفٹننٹ کرنیل ٹی۔ او۔ ڈبلیو۔ سی ڈی
جے۔ ڈی۔ وسٹ اسکوائر	کرسپگنی۔ ۱۵ ہزارز
ڈی۔ این۔ گراہم۔ اسکوائر	میجر ایس۔ ایچ۔ گلیمو ۲۴ پنجاب انفنٹری
برگیڈیر جنرل سٹوارٹ سٹیمن	لفٹننٹ کرنیل جے۔ ایچ۔ ای۔ ریڈ۔

لفٹننٹ کرنیل جے۔ اے۔ سی۔ ۱۰ بنگال لینسرز لنگزاون سکاٹش بارڈررز

میجر اے۔ بی۔ مین سنٹرل انڈیا ہارس

کپتان۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ جی جینر یکن

آنریری سکرٹریان

میجر۔ آر سینٹ لگی۔ رائل ہارس آرٹیلری کپتان۔ جی۔ سی۔ ڈی۔ نپے سنٹرل انڈیا ہارس

زمینیں نہایت احتیاط سے درست کی گئیں۔ چونکہ قلیونکی ایک فوج نے برسات کے ختم ہونے سے پہلے اُنپر کام کرنا شروع کردیا تھا ایسی توقع کی گئی تھی کہ بڑے دن تک لنگھم کو بھی میدان پر رشک ہو تو عجب نہیں۔ دونوں دونوں بازی گاہوں کے بیچ میں ایک

کا ایک بڑا کمرہ تھا۔ کھانے پینے کے کمرے تھے اور پورب پچھم وسیع برآمدے تھے۔ دونوں طرف چوڑے چوڑے چبوترے تھے جنکو ڈھال دیکر میدانون کی بیل مین کردیا تھا تماشائیون کے لیئے نشست گاہون کی قطارین تھین اور نشست گاہون کے علاوہ اور جگہین بھی تھین جن مین سے ہر ایک مین دو ہزار کرسیون کی گنجائش تھی۔ چار کمرون پر چورس چھتین تھین جہان سے وائسرائے اور اُنکے شاہی مہمانون نے اُن کھیلونکا تماشا دیکھا جنمین ایک سے زیادہ دفعہ سخت مقابلہ ہوچکا تھا مکان کے بنانے زمین کے ہموار کرنے سبزہ جمانے اور اُسکو تر و تازہ رکھنے وغیرہ مین کل ۶۰۰۰ روپے خرچ ہوئے مگر اس سے زیادہ چندون اور داخلے کی فیس سے وصول ہوگیا۔ ۱۵۔ دسمبر سے ۱۵۔ جنوری تک تمام ملکی اور فوجی افسر والیان ریاست اور اُنکے سردارون مین سے گنتی کے چند آدمی اور تمام شرفاء جنکے نام گورنمنٹ ہوس کی فہرست مین داخل تھے بیس روپے دینے سے کلب مین آنیکے مجاز تھے۔ لیڈیون سے دس روپے لیئے جاتے تھے۔ تماشائی جو کلب مین داخل نہ تھے پوری مدت کے لیئے دس اور فی یوم ڈھائی روپے دینے سے دونون احاطون مین سے ایک مین آسکتے تھے۔ پولو کے میدان کے دوسرے حصے جو تماشائیون کے لیئے علحدہ تھے اُن مین وردی پوش سپاہی بلا فیس اور دوسرے لوگ فی یوم آٹھ آنے دینے سے آنے پاتے تھے۔

تمام اقوام کے پولو کے انعامی پیالے کے علاوہ ایک بازی پر ہزاکسلنسی وائسرائے نے

ایک پیالہ اور بھی ہندوستان کی تمام دیسی فوج مین دینا گیا۔

مفصل ذیل ٹیمون نے انٹرنیشنل کپ کے لئے مقابلہ کیا

حیدرآباد - بھاؤنگر - امپیریل سروس لینسرز - رایل ہارس گارڈز (بلو) بیکانیر -
بھوپال امپیریل سروس لینسرز - جودھپور - شاہ پور ٹوانانز - پٹیالہ - امپیریل کیڈٹ کور -
کوچ بہار - الور - ۳ بٹیلین - رائیفل برگیڈ - ۴ ڈرگون گارڈز - ۱۵ ہزارز -

اول جوڑون کے نتیجے یہ تھے

حیدرآباد اور بھاؤنگر امپیریل سروس لینسرز کا مقابلہ

حیدرآباد ۸ گول اور ۹ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

بھوپال امپیریل سروس لینسرز اور جودھپور کا مقابلہ

جودھپور ۳ گول اور ۲ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

شاہ پور ٹوانانز اور پٹیالے کا مقابلہ

پٹیالہ ۱۴ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

رایل ہارس گارڈ (بلو) اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۴ گول اور ۳ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

امپیریل کیڈٹ کور اور کوچ بہار کا مقابلہ

امپیریل کیڈٹ کور ۱۲ گول سے ۴ کے مقابلے مین جیتا۔

رائفل برگیڈ نے (جسکو الور ٹیم سے کھیلنا تھا) کھیلنے سے انکار کیا - ۴ ڈرگون گا[illegible]

اور پندرھوان ہزارز آئندہ کھیلنے کے لیئے خاص کیئے گئے۔

دوسری جوڑ دن کا نتیجہ

جودھپور اور پٹیالے کا مقابلہ

جودھپور ۶ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

حیدرآباد اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۵ گول اور ۹ سبسیڈری سے ۵ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

امپیریل کیڈٹ کور اور الور کا مقابلہ

الور ۷ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۴ ڈریگون گارڈ اور ۱۵ ہزارز کا مقابلہ

ڈریگون ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۳ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

نصف فیصلے کا سکور حسب ذیل تھا۔

الور اور ۴ ڈریگون گارڈ کا مقابلہ

الور چھ گول سے ۲ کے مقابلے مین جیتا

جودھپور اور بیکانیر کا مقابلہ

جودھپور ۶ گول اور ۵ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

وائیسرائے کے انٹرنیشنل کپ کے لیئے آخری میچ ۹ جنوری کو ہوا جسمین الور ٹیم جودھپور کے مقابلے مین ۷ گول اور ۷ سبسیڈری سے ۲ گول کے مقابلے مین جیتا۔

اَب تک ان دونون ٹیمون مین مفصل ذیل کھیلنے والے تھے - اور غالب یہ ہے کہ الور ٹیم کے چار آدمیون سے کوئی عمدہ تر ٹیم نہین دیکھی گئی -

الور ٹیم	جودھپور ٹیم
(۱) موتی لال	(۱) ٹھاکر اُدگھم سنگھ
(۲) ہز ہائینس مہاراجہ الور	(۲) ٹھاکر دھونکل سنگھ
(۳) کپتان آر - ایل - رکٹس	(۳) ٹھاکر کھان سنگھ
(بیک) راؤ راجہ امر سنگھ	(بیک) ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور

مفصل ذیل رجمنٹون نے انڈین آرمی کپ کے لیے جو دسمبر نے دیا تھا مقابلہ کیا -

۸ بنگال لینسرز	۲ سنٹرل انڈیا ہارس -
۲ گورکھا - کھیلنے سے انکار کیا	پونا ہارس
ا بنگال لینسرز	۱۹ بنگال لینسرز
۳ بنگال کیولری -	۱۹ بنگال لینسرز
۲ پنجاب کیولری - کھیلنے سے انکار کیا	(۱) لینسرز حیدر آباد کنٹنجنٹ کھیلنے سے انکار کیا -
۱۸ - بنگال لینسرز	۱۱ بنگال لینسرز
۳ بمبئی کیولری -	(۱) سنٹرل انڈیا ہارس -
۴ بنگال لینسرز	

پہلی جوڑبندیون کا نتیجہ یہ ہوا

۸ بنگال لینسرز اور ۴ بنگال لینسرز کا مقابلہ

۸ بنگال لینسرز ۹ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۳ بنگال کیولری اور ۹ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۳ بنگال کیولری ۱۱ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۵ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۳ بمبئی کیولری اور ۱۱ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۳ بمبئی کیولری ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

دوسری جوڑبندیون کا نتیجہ یہ تھا

۱۸ بنگال لانسرز اور ۱۹ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۱۸ بنگال لانسرز ۵ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۳ بمبئی کیولری اور اول سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

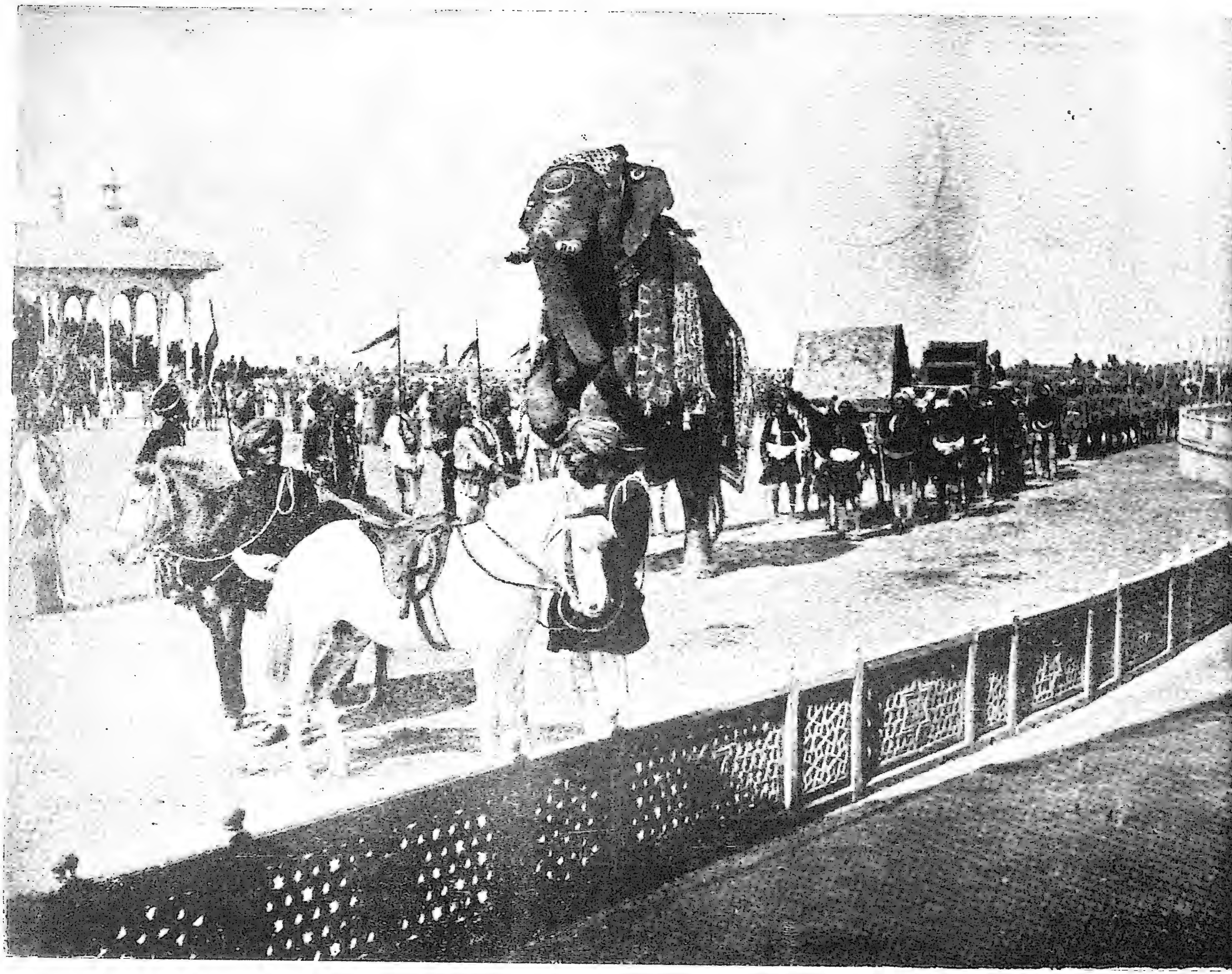
بمبئی ۵ گول اور ۳ سبسیڈری سے ۲ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۸ بنگال لانسرز اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

سنٹرل انڈیا ہارس ۱۰ گول اور ۳ سبسیڈری سے ۵ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلہ مین جیتا

پونا ہارس اور ۳ بنگال کیولری کا مقابلہ

پونا ہارس ۱۱ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۳ سبسیڈری کے مقابلہ مین جیتا۔



نوکر چاکروں کي موجردات

نصف فیصلے مین مفصل ذیل مقابلے ہوئے

پونا ہارس اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

پونا ہارس ۵ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۱۸ بنگال لانسرز اور ۳ بمبئی کیولری کا مقابلہ

بنگال ۵ گول اور ۵ سبسیڈری سے ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

آخری فیصلہ یہ ہوا

پونا ہارس اور ۱۸ بنگال لانسرز کا مقابلہ

پونا ہارس ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

وائسرائے اور لیڈی کرزن نے ڈیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور ایک ممتاز جماعت کے ساتھ مختلط اقوام کے انعامی پیالے کی اخیر بازی کو گنبذدار محل کی چھت پر سے ملاحظہ کیا جہان راجپوتانہ کے رئیسون اور پولیٹیکل افسرون نے کلب کے ممبرون اور دوسرے ملاقاتیون کو دعوت دی تھی۔ فٹ بال کے پیالے کے لیئے آخری مقابلہ پاس کے زمین پر ہوا جہان کیمپ کے اکثر سپاہی گارڈن ہائی لینڈرز اور رایل آئرش رائفلز کا مختتم مقابلہ دیکھنے کے لیئے جمع ہوگئے تھے۔ اسی دن سہ پہر کے وقت گلگت۔ ہنزا اور منی پور کی پولو کی ٹیمون نے اسطرح پولو کھیلا جیسا ہندوستان کی دُور ترین اور مقابل یکدگر سرحدون پر یہ کھیل کھیلا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ کھیل اِن دونون جگہون مین کئی صدیون سے کھیلا جاتا تھا۔ جسکو مغل بادشاہون نے پہلے کشمیر مین جاری کیا اور وہان سے چھوٹی چھوٹی ریاستہائے

سے ہندوستان مین پھر آگیا اور ایک سرے پر توسری نگر کے اور دوسرے سرے پر کلکتے کے شوقین انگریزون مین رواج پا گیا۔ چھوٹے چھوٹے ٹٹو جو ہندوستانی پہاڑی ریاستون مین کام آتے ہین۔ کھیلنے والون کی بے انتہا تعداد۔ زمینون کی غیر معمولی تنگی ٹٹوؤن اور سوارون دونون کی موٹی جھوٹی وردی اور قاعدون کا ایک مدت تک عمل مین نہ آنا۔ یہ سب باتین ایسی تھین جنسے کھیل نے بالکل ایک نیا ڈھنگ اختیار کرلیا تھا جسکے دیکھنے کے ہم خوگر نہین۔ لیکن اِن سب باتون سے سلیقہ مندی اور جرأت ظاہر ہوتی تھی جو کسی حالت مین یورپ کے کھیل سے کم نہین۔ پیالون کی بازی کے اختتام پر وائسراے نے ایک مختصر سی تقریر کی جسمین اُنھون نے یہ فرمایا کہ مجھے مقابلون کے لیئے پیالے دینے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے اور مین اُن پیالون کے جیتنے والون کو اُنکی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون پھر ڈچس آف کناٹ نے مختلف مقابلون کے انعامات تقسیم کیئے۔

انٹرنیشنل پولو کپ۔ الور سٹیٹ ٹیم

آرمی پولو کپ پونا ہارس

کودنے کا مقابلہ۔ ۵ ڈریگون گارڈز (اول انعام) جے بیٹری رایل ہارس آرٹیلری (دوسرا انعام)

میخ اکھاڑنا۔ ۵ انگال لینسرز (اول انعام) ۳ پنجاب کیولری (دوسرا انعام)

ہاکی ۳۳ پنجاب انفنٹری

والینٹرون مین سب سے بہتر مسلح جوان۔ سارجنٹ کالنس۔ کانپور لایٹ ہارس۔

۵ و ۶ و ۷ جنوری کو جنٹلمن آف انڈیا اور آکسفرڈ یونیورسٹی آتھنٹکس کے درمیان جو موسم سرما میں ہندوستان میں دورہ کر رہے تھے پولو کی زمین پر گین ڈیلے کا مقابلہ ہوا جسکو آتھنٹکس نے جیت لیا۔ سکور حسب ذیل تھا۔

جنٹلمین آف انڈیا

اول اننگ		دوم اننگ	
ایچ۔ سی۔ چیدم (سی) ہالنز (بی) ولیمز	۱۱	(بی) پوائیز رگک۔	۳
ایس۔ آر۔ ہگنل۔ (بی) سمپسن۔ ہیورڈ	۱۸	(سی) ہڈلم (بی) پوائیز رگک۔	۰
کے۔ او۔ گولڈی۔ (بی) پوائیز رگک۔	۳۷	(سی) ہارن بی (بی) ولیمز۔	۶
بی۔ این۔ باسورتھ سمتھ (بی) سمپسن ہیورڈ	۲	(بی) ولیمز	۳۰
ڈبلیو۔ ٹروپ چوٹ کھاکر واپس آگیا۔	۵	کھیل سے غیر حاضر رہا چوٹ کی وجہ سے	۰
ڈبلیو۔ جے۔ مارشم (بی) ولیمز۔	۷	ایل۔ بی۔ ڈبلیو۔ (بی) پوائیز رگک	۶۸
سی۔ ٹی۔ سٹڈ۔ (سی) ہڈلم بی پوائیز رگک	۱۱	(بی) پوائیز رگک	۴
ایچ۔ ایف۔ فرنچ۔ (سی) ہاربتی۔ (بی) ولیمز	۱۱	(بی) ولیمز	۱
جے۔ ڈی۔ گائیز (بی) ولیمز	۰	(بی) پوائیز رگک	۶
اے۔ ایف۔ فاکس (بی) ولیمز	۰	(سی) و بی سمپسن۔ ہیورڈ	۵
ایچ۔ آر۔ ہور۔ ناٹ آؤٹ	۳	ناٹ آؤٹ	۰
مزید	۱۳	مزید	۲۰
میزان	۱۱۸	میزان	۱۴۳

آکسفرڈ یونیورسٹی ایتھلیٹکس

ایچ-بی-چینی-ہٹ وکٹ	۹	(بی) ہور-	۵
اے-ایچ-ہاربنی-(بی) گائیز	۵۴	ناٹ آوٹ	۷۳
ایف-ایچ-ہالنز-(بی) گائیز	۲۲	(بی) ہور	۷
آر-اے-ڈیمز-(بی) سٹڈ			
آر-ایچ-رافیلز رن آوٹ	۱۰	(بی) گائیز	۱۱
کے-جے-کی سینٹ فریج (بی) ہور	۱۷	ناٹ آوٹ	۲
جی-ایچ سمپسن ہیورڈ (بی) ہور	۷	(بی) ہور	۳۱
جی-ای ٹامکنس (سی) کولڈی (بی) ہور	۱۲		
جے-این-رڈلی-(سی) (بی) ہور			
سی-ہڈلم-ہٹ وکٹ			
ایچ-جے-پوائنر کک ناٹ آوٹ			
مزید	۳	مزید	
میزان	۱۳۵	میزان	۱۲۹

اس مقام پر یہ بات بھی بیان کرنے کی ہے کہ مسٹر جیمس کرنز سکنر نے مرحومہ مغفورہ کوئین وکٹوریا قیصر ہند کا ایک بت شہر دہلی کو تحفۃً دیا ہے وہ بت جس جگہ اب نصب ہے ڈھنکا ہوا رکھا تھا سر چارلس رِواز لفٹننٹ گورنر پنجاب نے اُس پر سے پردہ اُٹھا دیا- مسٹر جیمس سکنر مشہور

کرنیل جیمس سکنر کے پوتے ہین جو ڈباین اور پرن سندھیا کے فرانسیسی جرنیلون کے ہاتھ کے تلے نوکری کرتے رہے پھر اُنھون نے کمپنی کی نوکری اختیار کرلی اور بے قاعدہ رسالے کی افسری مین بڑا نام پایا یہ اپنے نام کے رسالے کے کرنیل سکنر ہندوستان فوج کے ایک سکاچ انسائن کے بیٹے تھے اُنکی ما ایک راجپوت لیڈی تھی۔لیکن باوجودیکہ یہ ہندوستانی عورت کے بطن سے تھے اور اُنکا رنگ بھی گندمی تھا اُنکے دوست سر جان میلکم اُنسے کہا کرتے تھے کہ جیسا مین انگریز ہون ویسے ہی تم بھی اچھے خاصے انگریز ہو۔ ملکہ قیصر ہند کا بت جو مسٹر جیمس سکنر نے تحفۃً دیا ہے مسٹر ایلبرٹ ٹرنر کا بنایا ہوا ہے اور اب ٹون ہال کے سامنے وسط چاندنی چوک مین نصب ہے۔

ان ہی دنون دہلی مین سکھون کی قابل فخر اور آزمودہ وفاداری آشکارا طور پر ایک مذہبی رسم کے ضمن مین ظاہر ہوئی اور ہر چند اسکو صرف معدودے چند انگریزون نے دیکھا اور سرکاری منصوبون مین داخل بھی نہ تھی تاہم اس قابل ہے کہ بالتخصیص اسکا ذکر کیا جائے۔یہی دن سکھون کے دسوین اور آخری گرو گوبند سنگھ کی پیدائش کی سالگرہ کے تھے۔سیس گنج مین جو سکھون کا ایک چھوٹا سا مندر ہے یہ رسم ادا کی گئی۔یہ وہی جگہ ہے جہان گوبند سنگھ کا باپ اور مورث تیغ بہادر ۱۶۷۵ء مین بحکم شہنشاہ اورنگ زیب قتل کیا گیا تھا۔سکھون کی تاریخون مین لکھا ہے کہ جب تیغ بہادر جسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دلیر شمشیر زن تھا اپنی شہادت سے چند روز پہلے قید تھا ایک دن صبح کو اپنے محبس کے بالاخانے پر چڑھ کر شہر کو دیکھ رہا تھا۔پہرے والون نے

گت بجا رہے تھے۔ گرنتھ کو ادب سے مندر مین لے گئے جہان مرد و زن پوجاریون کی ٹبی
بھیڑ بھی رؤسا برہنہ پا پیچھے پیچھے تھے اور ایک مختصر سی پوجا ہوئی۔ سکھون کی مقدس
کتابون سے کچھ جملے پڑھے گئے۔ انندا پور ضلع ہوشیارپور کے گرو نے وعظ کہا اور بزرگ
راجہ صاحب نابھا نے جماعت کو خطاب کرکے تقریر کی۔ اور دلی جوش کے ساتھ تا بدیر
تیغ بہادر کے واقعے اور اُنکی پیشین گوئی اور شہادت کا بیان کرتے رہے۔ ہز ہائینس نے
کہا کہ سکھ اگر خدا کی اور اپنے بزرگون کی مہربانی کے مستحق بننا چاہتے ہین تو انکو چاہیے
کہ گورے مُنھ والون کے بادشاہ کی وفاداری کے عہد و پیمان کو از سر نو تازہ کرین جسنے
اُنکے لیئے اتنا کچھ کیا ہے۔ راجہ صاحب کی تقریر نے اُسوقت بڑا عمدہ اثر کیا اور معلوم
ہوا ہے کہ جب سے سس گنج کے مجمع مین بڑے جوش کے ساتھ وفاداری کا اظہار ہوا ہے
سکھون کی ساری جماعت پر وفاداری کا نقش اور بھی گہرا بیٹھ گیا ہے۔

باب یازدہم

مقامات مختلفہ کے جشن

ادھر تو وائسرائے اور نظم و نسق کے اعلیٰ عہدہ دار اور فرمانروائیں اور تمام قطاع مملکتِ ہندوستان کے سرآوردہ اشخاص قدیم دارالسلطنت دہلی مین شاہنشاہ کے جشنِ تاج پوشی کے لیے جمع ہین اور اُدھر ملک کے سرتاسر طول و عرض مین انگریزی عملداری اور ہندوستانی ریاستون دونون علاقون کے تمام باشندے ان دنون مین تیوہار کی سی خوشیان منا رہے ہین - گورنمنٹ آف انڈیا نے سکرٹیری آف سٹیٹ کو ایک مراسلہ بھیجا تھا اور وہ اس کتاب کے ضمیمے نمبر ۴ مین چھپا ہوا موجود ہے اُسمین ان کھیل تماشون وغیرہ کی تفصیلی کیفیت مندرج ہے - انگریزی علاقے مین تو یہ ہوا کہ تمام لوکل گورنمنٹون اور دارالحکومتون اور ہر ضلع کے صدر مقام مین اعلان علیٰ رُوس الاشہاد انگریزی اور ملکی زبان مین پڑھا گیا جہان جہان قلعون مین فوج تھی سوجوداتِ لشکر لی گئی جس جگہ ہوسکا ایک سو ایک توپون کی شاہانہ سلامی سر ہوئی سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی غریبونکو کھانا کھلایا گیا اور وائسرائے کے خاص ایما سے سکول کے بچون کی خوشی کے سامان مہیا کیے گئے تاکہ اس مبارک واقعے کا خیال کالنقش فی الحجر آدمیون کی نئی پود کے ذہن نشین



ایچ ایچ نواب صاحب جوناگڑھ–کے سی ایس آئی

ہو جائے۔ مرحمت عامہ کا اظہار اسطرح پر کیا گیا کہ انگریزی علاقے کے جیلخانون سے ۱۶۱۸۸ قیدی رہا کیئے گئے اور اسیطرح کا رحم تمام ہندوستانی ریاستون مین قیدیون کے حال پر مبذول ہوا۔ جہان کہین کسی انگریز یا ہندوستانی کو کسیطرح کا اعزاز بخشا گیا تو لوگون مین اچھی طرح اسکا اعلان کیا گیا اور اکثر تو ایسا ہوا کہ جن لوگون نے کسیطرح کی ممتاز کارگزاری کی تھی اُنکو اسناد لیاقت بڑے ملکی عہدہ دار کے ہاتھ سے دلوائی گئین۔ ہر جگہ لوگون کی متفقہ جماعتون اور خاص خاص شخصون نے مقامی تفریحات کے لیئے بڑی خوشدلی سے کل خرچ یا بقدرِ معتدبہ اپنے پاس سے دیا یہ ان ہی کی فیاضی کا طفیل تھا کہ عامۂ خلائق مین شاذ و نادر ہی کوئی متنفس رہ گیا ہوگا جسکو اتحاد مملکت اور اہل وطن ہونے کے عام استحقاق کا احساس نہ ہوا ہو اور دہلی کے شاہنشہی دربار کے منعقد کرنے سے اسی نکتے کا سمجھانا مقصود بھی تھا۔

دار السلطنت کلکتہ اور دار الحکومت مدراس و بمبئی اور صوبون کے صدر مقامات الہ آباد لاہور رنگون ناگپور شلانگ پشاور مین خاصکر خیرخواہی کا اظہار بڑی دھوم سے کیا گیا لیکن فوج کی صف آرائی اعلان کا لوگون کو پڑھ کر سنانا اعزازی اسناد کا دینا ۶۲۴ قیدیون کا پریزیڈنسی اور علی پور کے جیلخانون سے رہا کرنا یہ صرف چند سرکاری رسمین نوروز کے دن کلکتے مین ادا کی گئین باقی عام رسمون کا ادا کرنا اسوقت تک ملتوی کیا گیا کہ لفٹنٹ گورنر اور وائسرائے دہلی کی بڑی تقریب سے واپس آجائین۔ ۲۶۔ جنوری سے ۲۹ جنوری تک کلکتے مین جو شاندار محلون کا شہر کہلاتا ہے اور دریائے

ہگلی پر واقع ہے بڑی رونق رہی - پچاس ہزار روپے سے زیادہ عام لوگون نے جمع کیا جسمین سے ۲۸۶۷ طالب العلمونکو جو مدارس مین پڑھتے تھے خوش کرنے کے لیئے خرچ کیا گیا بابو بھجن لال لوہیئے نے میدان مین ۲۵۰۰۰ ہندو غریبون اور ۲۰۰۰۰ مسلمانونکو کھانا کھلایا۔
۲۶ جنوری کو لارڈ ولزلی نے جو اسوقت گورنر جنرل تھے نو تعمیر ایوان گورنری کو کھولنے اور ایمن لوگون کی صلح کے انعقاد کی خوشی مین جسکی خبر ہندوستان مین تھوڑے ہی عرصے پہلے آچکی تھی ایک بڑا رقص و سرود کا جلسہ کیا تھا - ۲۶ جنوری کو وائسرائے حال نے بھی گورنمنٹ ہوس مین رقص و سرود کا جلسہ کیا جسمین لوگ سوانگ بھر کر آئے تھے - یہ اس بڑے رقص و سرود کے جلسے کے سوین سالگرہ تھی اس مشہور رقص و سرود کی تفصیلی کیفیت لارڈ ولنشیا کے سفرنامے مین جو اسوقت ان مین موجود تھے مرقوم ہے وائسرائے اور انکے تمام مہمانون نے اب سے سو برس پہلے کی طرز و وضع کی پوری پوری نقل اُتاری تھی لارڈ ولزلی کی اسوقت کی تصویر ایوان گورنری مین موجود ہے تو جو لباس اسوقت لارڈ ولزلی پہنے ہوئے تھے لارڈ کرزن ہو بہو اسیطرح کا لباس پہنکر آموجود ہوئے اور انکے اہالی موالی بھی ٹھیک اُن وقتون کے اہالی موالی کی وردیون مین تھے لیکن عوام الناس کی دلبستگی کے تو دو سامان تھے آتشبازی اور روشنی -
سو آتشبازی تو مسٹر سی ٹی براک نے گھڑدوڑ کے میدان مین ہندوستانیون کے ایک جم غفیر کے سامنے چھوڑی اور اسمین کئی چیزین وہی تھین جو دہلی مین چھوڑی گئی تھین روشنی کی شب کو کلکتے کی تمام سرکاری عمارتین اور یورپین اور ہندوستانیون کے بڑے بڑے گلی کوچے ایک بقعۂ نور بنے ہوئے تھے - دیسیون نے اپنے رہنے کے مقامات مین

اپنے طور کی خوشنما روشنی کر رکھی تھی وائسرائے اور لیڈی کرزن اور اُنکے رفقا جلوس کی شکل مین رات کے دس بجے بازارون مین سے ہوکر گزرے اُنکے گزرنے کا رستہ پہلے سے تجویز کرلیا گیا تھا اور اُسکی مجموعی مسافت ۵ میل سے کچھ اوپر ہی اوپر تھی - بمبئی مین سرکاری مراسم کے علاوہ اسپلینیڈ پر لوگون نے اپنا ایک میلہ جمایا اور وہ ۲۶ دسمبر سے ۴ جنوری تک برابر ہوتا رہا - یکم جنوری کو بڑی بھاری روشنی ہوئی -

اور ۶ جنوری کو آتشبازی چھوڑی گئی - اور ساتھ ہی لوگون کے متعدد فرقون مین سے ہر ایک فرقے نے اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک متفقہ جماعت نے خاص خاص تماشے اور خاص خاص مجمعے قرار دیے - یکم جنوری کو تمام لوگون نے عام خوشی کا دن منایا ہر ایک اور تمام اشخاص اسی فکر مین تھے کہ شاہنشاہ کی وفاداری کے اظہار مین دوسرون پر سبقت لے جائین - شاہی اعلان دوپہر کے وقت ٹون ہال مین مسٹر لزلی کرافرڈ شرف نے لوگون کو پڑھ کر سنایا -

مدراس مین یکم جنوری کو دعوت کے بڑے کمرے مین ایک دربار منعقد ہوا اور آنریبل مسٹر گیبرل سٹوکس نے جو مدراس گورنمنٹ کے چیف سکرٹری ہین - لوگونکو اعلان پڑھکر سنایا - سارے دن مذہبی عبادتین ہوتی رہین - گانے بجانے کے مشغلے [illegible] کی محفلین گرم رہین غربا کو کھانا کھلایا گیا حاجتمندون کو کپڑے دیے گئے - مدرسون کے لڑکون کو چھٹیان کرائی گئین - شہر کی گزرگاہین سرکاری عمارات کارخانہ جات آراستہ کیے گئے اور شام کے وقت جزیرہ سینٹ تھامس مین روشنی ہوئی آتشبازی چھوٹی

الہ آباد مین مسٹر ہیی گرے کمشنر قسمت نے میو ہال مین ایک دربار منعقد کرکے ایک بڑے مجمع کی موجودگی مین شاہی اعلان سُنایا۔ مجمع مین شہر اور اضلاعِ ملحقہ کے سرآوردہ لوگ حاضر تھے تیسرے پہر ہاتھیون کے جلوس نے گشت کیا اور شام کے وقت خسرو باغ مین اہلِ شہر کا مجمع ہوا اور آتشبازی چھوڑی گئی۔

پنجاب کے صدر مقام لاہور مین فرسٹ پنجاب والنٹیرز کے قواعد کے میدان مین مسٹر سی ایچ ایٹکنسن ڈپٹی کمشنر نے شاہی اعلان لوگون کو پڑھ کر سُنایا۔ شہر اور سول سٹیشن مین روشنی ہوئی اور کئی ایک ہندوستانی سربرآوردہ لوگون نے غربا مین کھانا بھی تقسیم کیا۔

رنگون مین قلعے کی فوج کا عرضِ لشکر لیا گیا چیف کورٹ کے اول درجے کے جج نے شاہی اعلان لوگونکو پڑھ کر سُنایا۔ اعزازی اسناد لوگون کو دی گیئن۔ غریب یورپینیون اور دیسیونکو دعوت دی گئی اُن مین سے ہر ایک کو کچھ تھوڑی سی نقدی بھی ملی ۱۴۰۰۰ کے قریب مدرسون کے بچون کی آؤ بھگت کی گئی اور دن روشنی اور آتشبازی کے ساتھ ختم ہوا اگلے دن شام کو چینیون نے کلکتے کے چینیون کیطرح ایک خاص قسم کی آتشبازی چھوڑی جسکا رواج ایک ہزار برس سے چین کی سلطنت مین ہے۔

ہندوستان کے دوسرے امصار اور بلاد اور مفصلات مین جس جس طرح لوگون نے خوشیان منائین اُنکا تفصیلی بیان امکان سے خارج ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عامہ خلائق کی خیر خواہی اور مالدار بلکہ نامستطیع لوگون کی فیاضی اور جس سرگرمی کے ساتھ سرکاری اور غیر سرکاری لوگون نے اِس تقریب کے شاندار بنانے مین کوشش کی ہر جگہہ بخوبی ظاہر تھی۔

خبرین جو متعدد دصدر مقامات سے آئین اُنسے اور مقامی اخبارون کی تحریر سے بھی یہ بات اچھی طرح پایۂ ثبوت کو پہونچی کہ عموماً اکثر لوگ اور خاصکر غربا اور بچے ضرور یہ موقع کو چاہمندی کے ساتھ یاد کیا کرینگے - اِس کتاب مین تو اِتنی ہی گنجائش ہے کہ دارالحکومتون کے علاوہ ہر ایک صوبے کے خاص مقامات مین اور نیز ہندوستانی ریاستون مین جس طرح پر خوشی منائی گئی اُسکی مختصر سی کیفیت لکھدیجائے - بمبئی پریزیڈنسی کے علاقے مین حرفت اور صنعت کا ایک سکول سورت مین ہے اُسمین طالب العلمون کے چار وظیفے شاہنشاہ اور ملکۂ الگزنیڈرا کے نام سے جاری کیئے گئے باسین اور رتناگری اور کنارا اور کئی مقامات مین شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی تصویرین منظر عام مین لٹکا کر اُنکو ہار پہنا دیے تھے - شاہ پور مین برہمن شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی درازی حیات کے لیئے سنسکرت کے منتر پڑھتے تھے اُنکو لوکل کمیٹی نے دکشنا دی - احمد نگر کے قلعے مین جہان بور لوگ قید تھے روشنی کی گئی - پونا مین ضلع کے مجسٹریٹ نے کونسل ہال مین دربار کیا اور مسٹر کالو رام بھاؤ منسا رام کے خرچ سے جو شہر کے بڑے دولتمند رئیس ہین ہزارون غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور گرد نواح کے اونچے مقامات پر اظہارِ مسرت کے لئے آگ روشن کی گئی ضلع رتناگری مین تمغے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویرین اور مرہٹی زبان مین ملکہ معظمہ کی زندگی کا مختصر حال یہ چیزین مدرسون کے لڑکونکو تقسیم کی گئین - بہت سے گانْون مین شاہنشاہِ معظم اور ملکہ الگزنڈرا کی بڑی بڑی تصویرین ہوادارون مین رکھکر جلوس کے طور پر نکالی گئین - ایک شہر سے یہ رپورٹ آئی کہ جہان پر فوج نہین تھی پولیس نے قواعد کی اور

جنکے پاس بندوقون کے لائسنس تھے انہون نے ایک سلامی اتاری۔ کراچی مین فریر ہال کے گرد اگرد جو زمین ہے اسمین ایک قطعہ کو منزلان کے لیے علیحدہ کر دیا گیا ہے اسی قطعے مین دو ہزار آدمی کے قریب اعلان کے سننے کے لیے جمع ہوے۔ اعلان انگریزی مین کلکٹر نے اور مرہٹی زبان مین مسٹر ہٹل رام کھیم چند نے جو میونسپلٹی کے پریزیڈنٹ ہین پڑھکر سنایا۔ اور اس دن کی رسومات کے علاوہ اس تقریب کی یادگار اسطرح پر قائم کی گئی کہ لیڈی ڈفرن ہسپتال مین اچھی معقول رقم دی گئی۔

علاقہ دار الحکومت مدراس مین ہر ضلع کے مقامات صدر مین کلکٹرون نے دربار منعقد کیے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویرین یا تو ہاتھیون پر جلوس کے ساتھ نکالی گئین یا آراستہ گاڑیون مین رکھی گئین۔ کرنول مین لوگ خود انکو کھینچکر لے گئے۔ وہان روشنی بھی کیگئی اور آتشبازی بھی چھوڑی گئی ہر جگہ غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور مدارس کے لڑکون کے لیے کھیل تماشے مہیا کیے گئے۔ مدورا مین دربار وسطی گنبد کے نیچے ترمولا نایک کے محل مین منعقد کیا گیا۔ جہان بڑے مندر کے موروثی پجاریون نے اس رسم کے موافق جو پرانے پانڈے راجاؤن کی تاجپوشی کے موقع پر ہوا کرتی تھی پھول چڑھائے۔ اسپر یسیڈنسی کی بہت سی جگہون مین اس تقریب کی یادگار سرکاری عمارتون اور دوسری قسم کی یادگارون کے ذریعے سے قائم کیجائے گی جو وفادار شہریون اور سوسائٹیون کے روپے سے تعمیر کیجائینگی مثلاً کریکال مین اڈورڈ ریڈنگ روم۔ اننت پور مین ایک پبلک ہال

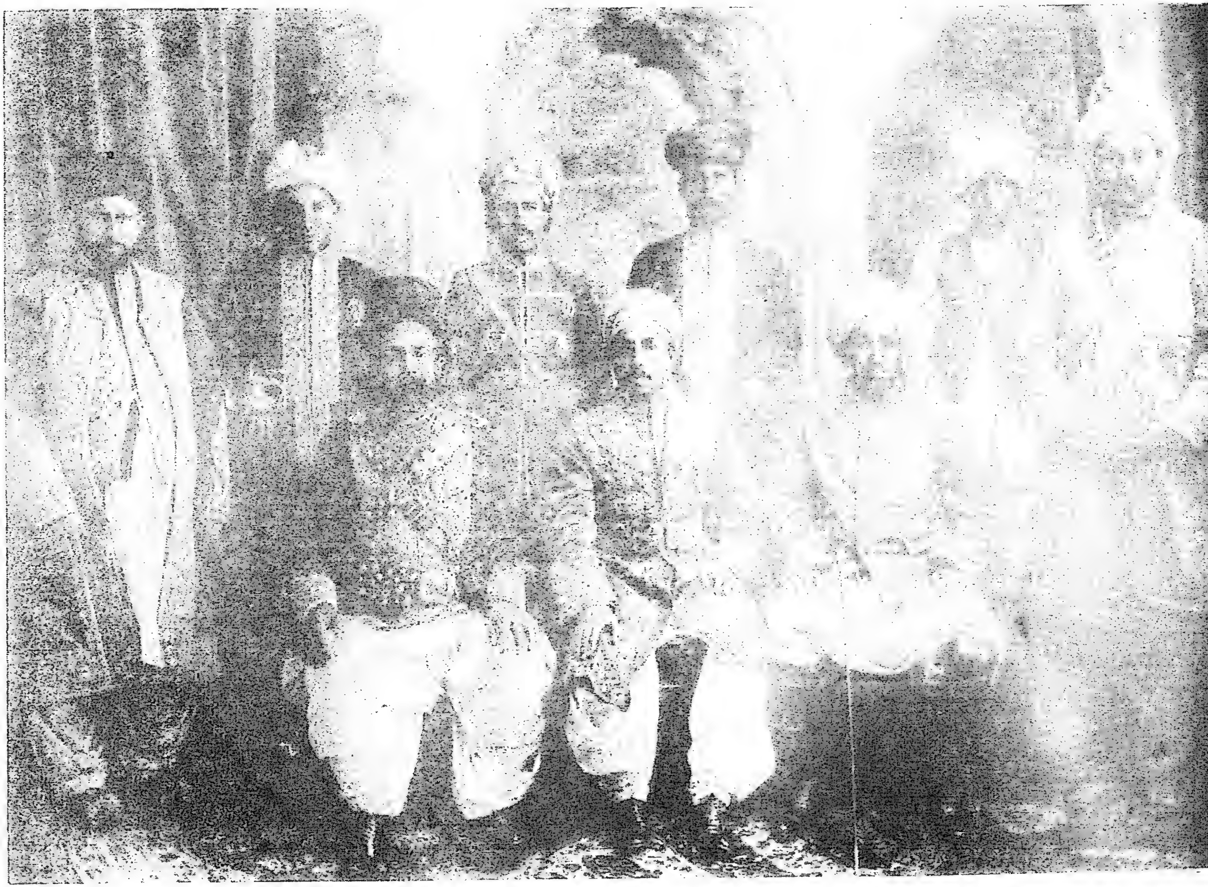
سیدا پٹ مین کارونیشن ولز۔ نندیال مین اڈورڈ لائبریری۔ کرشنا گری مین کارونیشن ہال اور ضلع ٹناولی کی بہت سی جگہون مین کارونیشن لیمپ۔

جس جس طرح تمام بنگال مین خوشیان منائی گئین اُن مین سے ایک خاص بات یہ تھی کہ کُنسے بڑے شد و مد کے ساتھ دلی خیر خواہی ظاہر ہوتی تھی۔ قسمت صدر کے اکثر مقامات مین لوگ کئی کئی دن تک خوشیان مناتے رہے۔ اضلاع مین خوشحال لوگون نے اپنے گھرون مین روشنیان کین دوستون کو دعوتین دین غریبون مین خیرات تقسیم کی ہندوون اور مسلمانون نے ہر جگہہ بادشاہ اور بادشاہ بیگم کی درازی عمر اور سلامتی کی دعائین مانگین۔ مدرسون کے لڑکون کے غول جھنڈیان لیئے ہوئے بستی مین گشت لگاتے اور خاص اس موقع کے لیئے دیسی زبان کے کچھ گیت بنائے تھے گاتے پھرے ثواب کے کامونکے لیئے بڑی بڑی رقمین جمع کی گئین۔ ہوگلی مین جو دربار ہوا اُسکے صدرنشین بردوان کے صاحب کمشنر تھے اور اُسمین فرانس کی عملداری چندرناگور کے ناظم بھی موجود تھے۔ ناراجول ضلع مدناپور مین راجہ نرندرلال خان نے اٹھارہ ہزار سے زیادہ ہی زیادہ غربا کو کھانا کھلایا اور ایسے ہین تمام ضلع کٹک کے لیئے ایک صدر دربار منعقد ہوا جسمین ۲۴ راجگزار والیان ریاست موجود تھے کمشنر ۲۴ ہاتھیون کے جلوس مین مقام دربار تک گئے۔ چٹاگانگ مین بابو ریوتی رمن رائے نے جو ایک ہندو زمیندار اور سوداگر ہین طالب العلمونکی ہر طرح خاطر مدارات کی۔ قیدیون کو جیلخانے مین اور عیسائی یتیمون اور غریبون کو جو رومن کیتھلک مشن کے ماتحت تھے کھانا کھلایا اور مفلس عیسائی بیوہ

عورتون اور بچون کو کپڑے تقسیم کیے ایک مسلمان سوداگر منشی یعقوب علی دو باش نے اپنے مذہب کے تمام غربا کو تین دن تک برابر کھانا کھلایا۔

ممالک متحدہ مین لوکل کمیٹیون نے ہر ضلع کے مقام صدر پر عام پسند مراسم کے لیئے نہایت ہی عمدہ انتظام کیے جسکی وجہ سے سرکاری مجامع کے علاوہ اس تقریب کو امتیاز خاص حاصل ہوا۔ نوابصاحب والی ریاست رامپور نے لگان کے ۶۲۵۵۷ روپئے جو کاشتکارون کے ذمے باقی تھے معاف کردینے سے ایک عمدہ مثال قائم کی جسکی تقلید بہت سے زمیندارون نے کی کہ اُنھون نے بھی آسامیونکو بہت سی رقمین معاف کردین بہت سے رئیسون نے غریبون اور مصیبت زدہ پردہ نشین عورتون کو کمبل تقسیم کیے۔ تمام صوبے مین روشنی کی گئی اور آتشبازی چھوڑی گئی دریاے گنگا مین جو کانپور کے نیچے بہتا ہے اُسمین اتفاق سے ایک ٹاپو نکل آیا ہے اُسپر جو آتشبازی چھوڑی گئی لوگ کہتے ہین کہ بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ بہت سے پُرانے سپاہی اُن دربارون مین جو کمشنرون اور حکام ضلع نے کیئے موجود تھے فیض آباد کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پنشن یافتہ ہندوستانی افسر جسکی عمر ۸۵ سال کی تھی اسکا سینہ تمغون سے لپا ہوا تھا۔ اور وہ پُرانے وقتون کی وردی پہن رہا تھا جسوقت اسکو ڈپٹی کمشنر کے سامنے لے گئے تو بڑے لمبے اور زور کے نعرہ ہاے خوشی سے اُسکا خیر مقدم کیا گیا۔

جس وقت کوئین وکٹوریا تخت نشین ہوئین پنجاب زیر فرمان رنجیت سنگھ تھا اور اُسکے جانشینون نے انگلستان کی فوجی قوت کو بے حقیقت سمجھا اور کچھ سال بعد انگریزی علاقے پر



خان صاحب دیر–سي آئي اي–مهتر صاحب چترال–سي آئی ای و خان صاحب نواگئی

ایسی خوشحالی میسر ہے جو کبھی نصیب نہین ہوئی تھی لوگون کے دل بادشاہ کی خیرخواہی سے ایسے لب ریز تھے کہ جشن تاجپوشی کا اشارہ پاتے ہی اُبل پڑے یعنی عیسائیون کے گرجون کیطرح ہندوؤنکے مندرون سکھون کے گرودوارون مسلمانون کی مسجدون مین ہر جگہ ملک معظم کی سلامتی اور دوام سلطنت کے لیئے صمیم قلب سے دعائین مانگی گئین۔ ہر ایک ضلع کے صدر مقام مین تمام مذہبون کے غریبونکو کھانا کھلایا گیا مدرسون کے بچون کے خوش کرنے کو ہر طرح کے سامان مہیا کیئے گئے۔ تمام سرکاری عمارتون اور بہتیرے بود و باش کے گھرون مین روشنی کی گئی۔ روشنی کے متعلق جو رپورٹین آئی ہین۔ اُن مین دو روشنیون کا مذکور خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے ایک تو سکھون کے سنہرے مندر واقع امرتسر کی پُرتکلف روشنی کا اور دوسرے کوہ ٹلا واقع ضلع جہلم کی روشنی کا کہ وہان چار سو من لکڑی کا انبار دو دن رات برابر مشتعل رہا اسمین شک نہین کہ ضلع جہلم نے بڑی کشادہ دلی سے خیرخواہانہ فیاضی کا اظہار کیا کیونکہ وہان سے جو رپورٹین آئی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات مین مدرسون کے بچونکی خوشی کے لیئے اسقدر مٹھائیان بنوائی گئین کہ وہ کھا نہ سکے۔ گجرات مین کئی مجرم جرمانے کے عوض مین قید تھے۔ ایک دیسی مرد آدمی نے اُنکا جرمانہ از خود اپنے اوپر اوٹ لیا۔ مانٹگمری مین دوسرے چار آدمیون نے اپنا واجب الوصول قرضہ معاف کردیا۔ سیالکوٹ مین سردار بگیل سنگھ نے سول ہسپتال مین اوڑھنے بچھونے سمیت ایک پلنگ عنایت کیا۔ امرتسر مین شہر کے ایک متمول رئیس نے غربا کی امداد کے لیئے ایک لنگر جاری کیا۔ علاوہ اسکے ہمدردی

مناسب مقام یہ بات بھی لکھنے کی ہے کہ پنجاب کے مردانہ وار کھیلون مین قریب قریب ہر جگہ جہان زور آوری کے کھیل تھے کشتیون کی بازیان مع اکھاڑنے کے کرتب گھوڑ دوڑین کرکٹ اور چوگان بھی تھے۔

ملحق الحدود شمالی مغربی سرحدی صوبے مین کھیل تماشے زیادہ تر اسی قسم کے تھے مگر کوہاٹ مین خٹک لوگون کا تلوار کا ناچ اور بنون مین وزیریون کا ناچ خاصکر قابل تذکرہ ہے۔ صدر مقام پشاور مین فوج کی صف آرائی ہوئی ڈپٹی کمشنر نے ایک دربار منعقد کیا اور شہر کی مختلف جماعتون نے تہنیت نامے گزرانے۔

برما مین کئی طرح کے عام پسند میلون کے علاوہ جو اسی صوبے کے ساتھ خاص ہین پوس یعنی نقالی کی محفلیں قابل تذکرہ ہین جو بعض مقامات مین کئی کئی دن متواتر ہوتی رہین اور علیٰ ہذا القیاس کئی کئی ڈانڑ کی دیسی ڈونگیون مین ناؤ کھینے کی بازیان اور بودھ مذہب کے مانکون کی دعوتین کہ قدیم الایام سے اس دستور کو بڑا متبرک مانتے چلے آئے ہین۔ منڈلے مین فوج کی صف آرائی کے علاوہ جوڈیشل کمشنر نے شاہی اعلان پڑھکر سنایا ایک سو ایک توپ کی شاہی شلک سر ہوئی تقریباً دس ہزار غریبون کو کھانا کھلایا گیا سارے شہر مین روشنی ہوئی اور غریب سے غریب باشندون نے بھی گھر کے آگے چند بتیان روشن کین یا ایک معمولی تیل کا چراغ ہی جلا دیا۔ ۲۔ جنوری کو مدرسون کے چھ ہزار بچون کو دعوت دی گئی اور اگلے دن خندق پر کشتیون کی بازی ہوئی۔ ماوین

اور ایک جلوس کو برمیون کے پُرانے دربار کی رسم کے موافق ترتیب دے کر دربار ہال تک لے گئے جہانکہ اعلان پڑھا گیا۔ ٹونگو مین رحمدل برمیون نے نہایت ہی شفقت سے اُن قیدیونکو جو ابھی چھوڑ دیے گئے تھے ایک شامیانے مین جو اسی غرض کے لیئے بنایا گیا تھا لیجا کر بٹھایا اور اُنکو مرغوب کھانے کھلائے۔

ممالک متوسط کے مراسم مین ایک ممتاز بات یہ بھی کہ ہر شخص کو جو حاضر دربار تھا شاہنشاہ معظم کی ایک ایک عکسی تصویر ہدیہ دی گئی یہ ایسا تحفہ تھا جسکی ہر شخص نے قدر کی۔ جبلپور مین طاعون کے سبب سے بہت آدمیون کو جمع کرکے غریبونکو کھانا کھلانا عام لوگون کی تندرستی کے لیئے خطرناک تھا۔ اِسلیئے یہان پر کمبل تقسیم کیئے گئے لیکن اَور مقامات مین غریبونکو کھانا کھلایا گیا اور ہر جگہہ لوگ عام خوشیون مین بڑے شوق سے شریک ہوئے جبلپور کے راجہ گوکل داس نے اِس خوشی مین پانچ لاکھ روپے سے زیادہ قرضدارون کو معاف کر دیے۔ ناگپور مین شریمتی گنگا بائی نے دو ہزار روپے نیڈہم رمنے مین ایک فوارہ بنانے کے لیئے دیے اُنھون نے کچھ رقم اَور بھی دی تاکہ شہر مین بجلی کی روشنی اول بار کیجائے۔

آسام مین حکام ضلع کو اِس بات کی کوشش مین کہ وہ اِس رسم کی وقعت اچھی طرح لوگون کے ذہن نشین کر دین بڑی کامیابی ہوئی اور یہ خوشیان زمانہ دراز تک اقوام لوشیا ناگس۔ گردس۔ اور کاسس کو یاد رہینگی جنمین سے بہت سے آدمی دور دراز کے فاصلے

[illegible] مقام [illegible] آئے [illegible] ظاہر کرنے کے لیئے اطاعت اپنی نسبت شاہنشاہ کی حضور کیے گئے

شلانگ مین معمولی رسمین او رجشن ہوئے اور اضلاع مین اس تقریب کی جو خوشیان منائی گیئین اُن مین انعقادِ دربار غریبون کو کھانا کھلانا - مدرسے کے لڑکون کو دعوتین دینا - قومی ناچ اور کھیل تھے - شام کے وقت شہرون مین روشنی کی گئی اور پہاڑون کی چوٹیون پر آگ روشن کی گئی -

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے رپوٹ کی کہ یکم جنوری کو کوئٹا سیبی - ڈوکی - فورٹ سینڈیمین اور دیگر مقامات مین دربار منعقد ہوئے - سیبی مین جو کھیل تماشے ہوئے اُن مین افغانستان کی سرحد پار کے بہت لوگ آکر شریک ہوئے - اکثر مقامات مین گھوڑدوڑین ہوئین آدمیون نے دوڑنے کی بازیان بدین اور طرح طرح کی شرطین ہوئین - غربا کو کھانے تقسیم کیے گئے - بچون کی ہر طرح خاطر مدارات کی گئی - آتشبازی چھوڑی گئی - روشنی ہوئی مسجدون اور مندرون مین بادشاہ اور ملکہ کے لیئے دعائین مانگی گیئین -

جزائر انڈمان مین جو قیدیون کی بستی ہے وہ تک بھی خوشی منانے مین شریک تھی - بلکہ کتنے قیدیونکو شاہنشاہ کی تاج پوشی کی تقریب کے مُدت العمر یاد رکھنے کی خاص وجہ تھی کہ ۲۶۱ دائم الحبس اور ۱۲۱ میعادی قیدی مطلقاً رہا کر دیے گئے - اس بستی مین نوروز کا دن ہر شخص کے لیئے تعطیل کا دن تھا یہانتک کہ جیلخانے کے قیدیون اور پابزنجیرون کے لیئے بھی - فوجی سپاہی لاسکر پولیس قیدی اور باشندگان انڈمان سب کو بادشاہ کیطرف سے کھانا دیا گیا - جو آزاد لوگ جزیرے مین بستے ہین اُنھون نے خوب دل کھولکر روشنی

اور کھیل تماشون کے لیئے چندے دیے۔ پولیس کے دیسی افسرون نے چندہ کرکے ایک رقم جمع کی تاکہ نہایت غریب اور نہایت درماندہ سابق سزایاب لوگون مین تقسیم کیجائے۔ آزاد باشندون نے چندے سے تین سو روپے اس غرض سے جمع کیئے کہ پورٹ بلیر مین جو لڑکون لڑکیون کے مکتب ہین اُنکو ہر سال چاندی کے دو تمغے دیے جائین۔ انڈمان کے اصلی باشندے وحشی لوگ ہین اور اُنکا دستور ہے کہ شائستہ لوگون کے اختلاط سے گریز کرتے ہین بااین ہمہ اُنکو بھی دعوت دی گئی اور اُن ہی کے مذاق کے مطابق دعوت کا انتظام کیا گیا۔ کرنیل ہر سی ٹمپل بارسٹر چیف کمشنر انڈمان ونکوبار دعوت مین موجود تھے اور اُنھون نے انڈمنی بولی مین تقریر کی۔ ہرچند اُنکے مخاطب انسانیت کے اعتبار سے بہت ہی فروتر درجے کے وحشی تھے اور کرنیل صاحب کا مقصود اپنی باتون کا اُن ہی لوگون کے ذہن نشین کرنا تھا تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکی سعی بہت کچھ مشکور ہوئی۔

اگرچہ دیسی والیان ریاست کے علاقون مین جشنون کا انتظام ویسا باقاعدہ نہ تھا جیسا کہ انگریزی علاقون مین تاہم عام خیرخواہی کا ظہور اور از خود جوش مسرت کا تراوش کرنا بہت کچھ حسب دلخواہ تھا۔ جو کچھ بھی ہوا گویا شاہنشاہی دربار دہلی اور انگریزی علاقون کی گونج کی صداے بازگشت تھی مگر دم دار اور اسمین بڑی گمک تھی۔ اگرچہ اس کتاب مین اتنی گنجائش نہین کہ جو کچھ دیسی ریاستون مین ہوا اُسکی پوری کیفیت لکھی جائے مگر رزیڈنٹون اور ایجنٹون نے جو رپوٹین بھیجی ہین ہم اُن کے کچھ کچھ خلاصے لکھے دیتے ہین اُنسے وہان کے لوگونکی سرگرمی اور خلوص کا کسیقدر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

نظام کی دارالسلطنت اور اُنکی سلطنت مین جو جشن ہوئے اُنکے بارے مین نظام نے ابتدا سے دسمبر مین ایک جریدہ جاری کیا جسکی کماحقہ تعمیل کی گئی۔ اور وہ احکام جریدہ حسب ذیل تھے۔

(۱) ۵ شوال لغایت ۸ شوال ۱۳۲۰ھ یعنی ۵ جنوری سے ۸ جنوری تک تمام دفتر خواہ شہر مین ہون یا اضلاع مین دربار ہمایون کی وجہ سے بند رہینگے۔

(۲) گورنمنٹ کے خرچ سے تمام سرکاری دفترون اور شہر کے دوسرے مقامات مین روشنی کا انتظام کیا جائیگا۔ غریبون اور بیکسون کو صیغۂ امور مذہبی سے کھانا تقسیم کیا جاے گا اور مدرسون کے بچون کے خوش کرنے کے لیے صیغۂ تعلیم سامان مہیا کرے گا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ تمام جاگیردار۔ اُمرا۔ سوداگر اور دوسرے آدمی بھی اپنے مکانون اور عمارتون مین اس مبارک تقریب کے موقع پر روشنی کرینگے۔

ہر صوبے کے صدر مقام مین سرکاری خرچ سے غریبون اور بےکسون کو کھانا کھلایا جائیگا اور مدرسے کے بچون کی ہر طرح سے خاطر مدارات کیجائیگی۔ ہز ہائینس کی گورنمنٹ تمام رعایا سوداگرون اور دوسرے لوگون کو جو صدر مقام کے باہر دیگر مقامات مین رہتے ہین بڑی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو چاہے ان خوشیون کے منانے مین شریک ہو۔

مذکورہ بالا دن کو جو بڑی خوشیون اور تہنیتون کا دن ہوگا وہ قیدی جنکا چال چلن اچھا رہا ہے رہا کر دیے جائینگے اور ہز ہائینس کی سلطنت کے باقی قیدیون کے

عمدہ خوراک ملے گی۔

روزِ ہمایون مذکورۂ بالا پر مساجد کے متولّی اور امام اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے معابد مین جمع ہو کر بادشاہون کے بادشاہ یعنی خدائے تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ مین حضور معظم شہنشاہ کی درازی عمر اور اقبالمندی کی دعائین مانگین۔ خاصکر اہل اسلام کو ایسی دعا کے لیئے ایک مناسب موقع پیش آئیگا۔ کہ دربار غالباً عین عید کے دن منعقد ہوگا اور مسلمانون کا جمِ غفیر بلدے اور اضلاع کی ہر ایک مسجد مین اداے دوگانۂ عید کے لیئے جمع ہوگا پس یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان شہنشاہِ ہند کی خیر و عافیت کی دعا کے لیئے اسموقع کو ہاتھ سے جانے نہ دین کیونکہ دنیاوی برکات کے لحاظ سے جو ملک معظم کے عہد مین لوگون کو میسر ہین ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے ہم مذہبون کے ساتھ شریک ہو کر دعا کے ذریعے سے اپنی احسانمندی کا اظہار کرے۔

سکندرآباد مین انگریزی فوج کی چھاؤنی نظام کی حدودِ مملکت مین واقع ہے وہان کی فوج صف آرا ہوئی اور اعلان شاہی پڑھا گیا سینٹ جارج چرچ واقع حیدرآباد خاص مین ایک مذہبی نماز جماعت ادا کی گئی۔ تیسرے پہر رزیڈنسی مین دربار ہوا اور اسمین تقریباً ۴۴۔ امرا اور ریاست حیدرآباد کے عہدہ دار موجود تھے اور نظام کی فوج باقاعدہ کی جماعتون کے کمانڈنگ افسر۔ اور سکندرآباد اور بولارم مین جو فوج اور توپخانے تعینات ہین اُنکی جماعتون کے انگریز افسر۔ اور دونون چھاؤنیون کے سٹاف افسر اور صیغون کے

[illegible]

رزیڈنٹ نے شاہی اعلان پڑھ کر سنایا اور اعلان کے علاوہ اُن لوگون کے نام جنکو جشن تاجپوشی کی تقریب مین اعزازی اسناد عطا کی گئی تھین - برار مین یہ ہوا کہ امراؤتی خاص مین اور تمام اضلاع اور تحصیلات کے صدر مقامات مین دربار ہوئے اور روشنی کی گئی -

بڑودہ مین یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو رزیڈنسی مین ایک دربار ہوا اور کادی اور نوساری اور امریلی قسمتون کے صدر مقامات مین دربار بھی منعقد ہوئے اور شاہی اعلان بھی پڑھکر سنایا گیا - یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو ۱۳۷ مجرم قیدی رہا کیئے گئے - ہز ہائینس گیکواڑ نے اپنی راجدھانی مین واپس آکر اپنے محل واقع بڑودہ مین ایک بڑا دربار منعقد کیا اور دربار مین بموجودگی رزیڈنٹ و یوروپین عہدہ داران و مجمع کثیر عہدہ داران ریاست و سربرآوردہ باشندگان بڑودہ شاہی اعلان علی رؤس الاشہاد پڑھا گیا اور توپ خانہ ریاست نے شاہی سلامی اُتاری -

میسور مین ڈپٹی کمشنرون نے تمام اضلاع کے صدر مقامات مین اور عملدارون نے تمام تعلقون کے صدر مقامات مین دربار کیئے اور شاہی اعلان بھی پڑھکر سنایا - جن شہرون مین میونسپل کمیٹیان ہین وہان غربا کو کھانے کھلائے گئے مدرسون کے بچون کو مٹھائیان تقسیم کی گئین - کشتیون کے دنگل ہوے - رات کے وقت روشنی ہوئی آتشبازی چھوڑی گئی ریاست کے جیلخانون سے ۶۶ قیدی رہا کیئے گئے اور ۳۲۴ قیدیون کی سزائین کم کردی گئین - ہندوون کے تمام مندرون اور مسلمانون کی تمام مسجدون مین ملک معظم

اور ملکۂ معظمہ کی درازی عمر اور اقبالمندی کے لیئے دعائین کی گئین۔

کرک کے خوشنما صدر مقام مرکر امین معمولی کھیل تماشون کے علاوہ شہر مین ایک جلوس نے بھی گشت لگایا جسمین شہنشاہ اور ملکہ کی دو بڑی تصویرین تھین جنپر سب کی نظرین پڑ رہی تھین۔

کشمیر مین ملک معظم کی واقعی تاریخ تاجپوشی یعنی ۹۔ اگست کی خوشی قیامگاہ گرما گلمرگ مین دن کے دن منائی جا چکی تھی کہ اُس دن ریاست کیطرف سے بڑی بھاری دعوت دی گئی تھی اور دعوت مین لیڈی کرزن بھی رونق بخش تھین۔ دعوت کے بعد آتشبازی چھوڑی گئی اور گلمرگ کے عقب مین ۱۴۴۰۰ فٹ کا بڑا بلند پہاڑ افاروت واقع ہے اُسپر روشنی کی گئی۔

مہاراجہ اور اُنکے بھائی راجہ سر امر سنگھ دونون جلسے کے وقت موجود تھے۔ ۲۶۔ جون کو تقریباً دس ہزار غربا کو سری نگر مین کھانا کھلایا گیا۔ پھر یکم جنوری کو کشمیر کی خوبصورت دارالسلطنت مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ نے پولو کے میدان مین ایک دربار کیا جسمین شہر کے تمام سربرآوردہ یورومپینز اور دیسی موجود تھے اور ریاست کی فوج اُسوقت صف بستہ کھڑی تھی۔ سہ پہر کو کھیل کرتب دکھلائے گئے اور شام کے وقت سری نگر مین روشنی کی گئی۔ جمّو مین قلعہ باہو گڑھ سے ایک سو ایک ضرب توپ کی شاہی سلامی اُتاری گئی اور پانچہزار غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ مہاراجہ صاحب کے حکم سے منڈی مبارک مین ایک دربار منعقد ہوا جہان ایک بڑی جماعت کے روبرو شاہی اعلان پڑھا گیا اسیطرح کی اور رسمین ریاست کے دوسرے حصون مین بھی ہوئین۔

راجپوتانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سرگرمی کے ساتھ راجپوتانہ مین اِس تقریب کی خوشیان منائی گئین ایسی گرمجوشی کے ساتھ تمام سلطنت مین کہین بھی نہین منائی گئین۔ اُدے پور

کے سامنے وکٹوریا ہال مین پڑھا گیا اور شاہی سلامی اُتاری گئی۔ اُس دن ایک عام چھٹی منائی گئی۔ غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ اور گیارہ قیدی چھوڑے گئے جیپور مین سکرٹیری کونسل نے ایک دربار مین جو محل سرہٹہ مین منعقد ہوا تھا ایک اعلان پڑھا گیا اور ایوان ناہرگڑھ سے ایک شاہی سلامی اُتاری گئی جودھپور مین ۱۰۱ قیدی سلامی کے سر ہونے پر چھوٹے گئے۔ بوندی مین اُن باتون کے علاوہ حضور شاہنشاہ اور ملکہ کے لیئے ہندوؤن نے مندرون مین اور مسلمانون نے مسجدون مین دعائین مانگین تمام بیکانیر مین بہت سی خوشیان منائی گئین۔ غریبونکو خیرات دی گئی۔ بیکانیر کے شہر اور قلعے مین روشنی کی گئی۔ اور ایک دربار منعقد ہوا۔ مہاراجہ صاحب تو دہلی مین تھے مگر اُنکی جگہہ راجپوتون کی رسم کے موافق ڈھال اور تلوار گدی پر رکھدی گئی۔ مہاراؤ کوٹا نے اس تقریب کی تعظیم مین سنہ ۱۸۹۹ اور ۱۹۰۰ع کے آخر تک کی تمام بقایاے مالگزاری معاف کردی اور صرف اسی ایک سال کی بقایا ۱۵۹۲۰۰۰ روپے تھی۔ کشن گڑھ مین بڑے تکلف کے ساتھ خوشیان منائی گئین منجملہ اُنکے پھول محل مین دربار ہوا راجدھانی اور اُسکے گرد نواح مین روشنی کی گئی اور تاج پوشی کا ایک میلا ہوا جسمین ناچ گانا نقالی لڑائی کی اُچھل کود سب طرح کے مشغلے تھے۔ ڈونگرپور مین جو کھیل تماشے ہوئے اُن مین تقریبًا ایک ہزار بھیل بھی اندرون علاقے سے آکر شامل ہوئے اور اپنے ابتدائی طور سے گائے ناچے۔ چھ سو غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۶ قیدی رہا کیئے گئے اور اُنکو اچھی طرح سمجھا دیا گیا کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے صدقے مین تمپر رحم کیا گیا ہے



ايڇ ايڇ مهاراجه صاحب ٽراونڪور
جي سي ايس آئي - جي سي آئي اي

اور ایک دربار منعقد کیا گیا اور اُسمین شاہی اعلان لوگونکو پڑھ کر سنایا گیا اور ملک معظم اور انگریزی راج کی مدح مین سنسکرت کے شلوک اور گجراتی زبان کے اشعار پڑھے گئے۔ اسیطرح کی خوشیان اجمیر میرواڑا کے تمام اضلاع مین منائی گیئن اور نیز ریاستہاے الور و بانسواڑا و بھرتپور و دھولپور و جیسلمیر و جھالاوار و قرولی و پرتاب گرھ و شاہ پور و سروہی و ٹونک مین

اندور رزیڈنسی مین گورنر جنرل کے ایجنٹ کی عدم موجودگی مین اُنکے ایک اسسٹنٹ نے سنٹرل انڈیا ایجنسی کے صدر مقام مین ایک دربار منعقد کیا بہت سے تہنیت نامے آئے اور ایجنسی جیل سے ۱۵ قیدی چھوڑ دیے گئے۔

گوالیار کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان شاہی شلک سر کی گئی۔ یکم جنوری سے ۴ جنوری تک سرکاری دفتر بند رہے اور ۵۰ قیدی ریاست کے جیل سے رہا کیے گئے۔ ریاست اندور مین ۵۵ لاکھ روپے سے زیادہ بقایاے مالگزاری اور ۷ الاکھ روپے سے زیادہ وہ قرضہ جو تجار سے لینا تھا معاف کر دیا گیا۔ ۱۸ قیدی رہا کیے گئے راجدھانی کے محل اور بہت سی عمارتون مین روشنی کی گئی اور شہر اندور مین ٹون ہال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ بھوپال مین قلعے سے شاہی شلک سر ہوئی ایک عام دربار مین شاہی اعلان پڑھا گیا دفاتر چار روز تک بند رہے اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ وسط ہند کی ریاستون سے بھی اسیطرح کی رپوٹین آیئن۔

یکم جنوری کو تمام ٹرانکور مین اس تقریب کا جشن منایا گیا اور بہت سے شہرون مین اس تقریب کی خوشی مین مستقل یادگارین جاری کی گئین۔ یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ

اسموقع پر تقریباً دس لاکھ آدمیون کو کھانا کھلایا گیا۔ صدر مقام ٹریونڈرم کے دربار مین انگریزی اور ملایالم زبانون مین شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۵۰۰۳ مدرسے کے لڑکون اور ۲۰۰۰ مدرسے کی لڑکیون کی خوشی کے لیئے سامان مہیا کیا گیا اُنھون نے حضور ملک معظم اور ملکہ اور ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کی درازی عمر اور اقبالمندی کے لیئے دعائین مانگین گیت گائے اور شلوک پڑھے۔

کوچین کے تمام مشہور شہرون مین یہ جشن منایا گیا صدر مقام ارنکولم مین شاہی اعلان دربار عام مین پڑھا گیا تقریباً چالیس ہزار غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ کشتیون کی دوڑ ہوئی اور روشنی کی گئی مندرون اور مسجدون و من کیتھلک اور سرین گرجاؤن مین حضور ملک معظم اور ملکہ کے لیئے دعائین مانگی گئین اس ریاست مین ایک چوتھائی آبادی صرف عیسائیون کے مختلف فرقون کی ہے۔ شہر چیتور مین ایک جلوس نکلا جسمین سب سے آگے پانچ ہاتھی تھے جنپر حضور ملک معظم اور ملکہ کی تصویرین تھین اور نمبیر بریگیڈ کے سپاہی بلنرلہ خدم وحشم ساتھ تھے ایک ہال کا بنیادی پتھر رکھا گیا جو اس تقریب کی خوشی مین بنایا جائیگا۔

کولھاپور کی رزیڈنسی مین ایک دربار منعقد ہوا اور اسمین تمام سردار اور عہدہ داران ریاست جو مہاراجہ کے ساتھ دہلی نہین گئے تھے شریک ہوئے اور ریاست کے توپ خانے سے شاہی سلامی سر ہوئی۔ غربا مین نقدی تقسیم کی گئی اور سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی۔

کچھ کی دار السلطنت مین یہ ہوا کہ الفرڈ ہائی اسکول مین عام لوگ جمع ہوئے اور انکے

روبرو شاہی اعلان پڑھا گیا۔ علاوہ برین بھوج کی چھاؤنی مین جو انگریزی اور ہندوستانی فوج رہتی ہے اُنکی صف بندی کرکے اعلان شاہی اُنکو بھی سنایا گیا۔ خان بہادر پستن جی سہراب جی بھوج والے نے بھوج صدر بازار مین ایک مدرسے کے مکان کا بنوا دینا اپنے ذمّے لیا اور یکم جنوری کو اُسکا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ ریاست خیرپور کی دارالسلطنت اور دیگر مقامات مین مدرسے کے بچّون اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ جوناگڑھ کی دارالسلطنت مین ایک دربار ہوا مدرسون کے ۲۵۰۰ بچّون کی ضیافت کی گئی۔ غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ محل اور دوسرے سرکاری مکانات مین روشنی کی گئی۔ بھاؤنگر کے ٹھاکر صاحب کے حکم سے اُنکی راجدھانی کے موتی باغ محل مین ایک دربار منعقد ہوا۔ غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور مدرسون کے ۱۵۰۰ بچونکو دعوت دی گئی۔ کیمبے کے دارالسلطنت مین اسی تقریب کی یادگار کے طور پر ایک باغ لگایا جائے گا اور اُسکا نام ہوگا اِڈوارڈ ہفتم کی تاجپوشی کا باغ۔ قلعۂ جنجیرا مین ایک دربار ہوا اور سر دربار نواب صاحب کی خاندانی سلامی کے اضافے کا اعلان کیا گیا۔ اور غُربا کو کھانا تقسیم کرنے اور روشنی وغیرہ کے علاوہ ملکِ معظم اور ملکہ کی تصویرین مدرسون کے بچون مین تقسیم کی گئین۔

ریاست پٹیالہ مین یکم جنوری کو دارالسلطنت اور پانچ ضلعون کے بڑے شہرون مین دربار کیے گئے اور سرِ دربار شاہی اعلان سُنایا گیا۔ تہنیت نامے گزرانے گئے تقریر کرنے والون نے انگریزی عملداری کی برکات اور مہاراجہ اور مردمان ریاست کی خیرخواہی کے حالات شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے۔ پٹیالہ اور بھٹنڈا اور رکناڈ کے قلعون سے ۱۰۱ توپونکی

شاہی شامل سر ہوئی۔ ریاست کے خرچ سے غریب لوگون اور پردہ نشین عورتون کے گروہ کثیر کو کھانا دیا گیا اور بہت سے قیدی رہا کیئے گئے اور اُنکو اُنکے گھر تک پہونچنے کا خرچ دیا گیا سوا اسکے۔ راجدھانی مین روشنی کی گئی۔ اور پہاڑون پر آگ روشن کی گئی۔ اس مقام پر اُس فیاضانہ امداد و اعانت کا تذکرہ کرنا ضرور ہے۔ جو تاج پوشی کی خوشی مین ریاست پٹیالہ کے مصیبت مند کاشتکاران علاقہ نارنول کے حق مین کی گئی کہ یہ لوگ مدت دراز کی گرانی کی وجہ سے بہت تکلیف مین رہے ہین ۴ ۳/۴ لاکھ کی قدر تو بقایاے مالگذاری معاف کردی اور نارنول سے چرکھی دادری تک عمدہ سڑک بنانے کے لیئے دو لاکھ کا خرچ منظور کیا۔

ریاست بہاولپور مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو خود بہاولپور کے میونسپل ہال مین دربار ہوا اور بموجودگی مجمع کثیر شاہی اعلان پڑھ کر سنایا گیا۔ یکم جنوری سے ۸۔ جنوری تک تمام دفاتر سرکاری بند رہے۔ غربا کو اور قیدیون کو کھانا تقسیم کیا گیا۔ ۲۵ قیدی جیلخانون سے رہا ہوئے۔ اور باقیون ہی کی سزا مین بقدر مناسب کمی کردی گئی۔ مدرسے کے بچون مین مٹھائی تقسیم کی گئی اور ریاست کے تمام مندرون اور مسجدون مین ملک معظم اور خاندان شاہی کی درازی عمر اور سلامتی کے لیئے دعائین مانگی گئین۔

ریاست جیند کی راجدھانی سنگرور مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دیوان خانہ ریاست مین دربار ہوا اور اُسمین شاہی اعلان پڑھا گیا۔ مندرون مین خاندان شاہی کے لیئے دعائین مانگی گئین۔ سنگرور اور ریاست کے بڑے شہرون مین روشنی کی گئی۔ ۲۱ قیدی رہا کیئے

گئے اور ۱۰۹۷ روپے کی قدر جرمانے اور ۲ ۱/۴ لاکھ کی قدر قرضے جو ریاست کو لوگون سے لینے تھے معاف کر دیے گئے۔

ریاست نابھا مین یہ ہوا کہ خود نابھا مین دربار ہوا اور سر دربار شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۷۰ قیدی چھوڑ دیے گئے۔ شہر مین روشنی ہوئی اور علیٰ ہذا القیاس ریاست کے دوسرے قصبات مین۔ خاص نابھا مین تین دن تک غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ایک دن ہر ضلع مین۔ عہدہ داران ریاست جو راجہ صاحب کے ساتھ دہلی گئے تھے اُنکو خلعت دیے گئے اور چھ ہفتے کی تنخواہ خلعتون کے علاوہ۔

فرید کوٹ مین بادشاہ سلامت اور خاندان شاہی کے لیے جو دعائین مانگی گئی تھین اُنکے علاوہ وائیسراے اور پنجاب گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے بھی خدا سے التجا کی گئی۔ ۵۱ قیدی فرید کوٹ کے جیلخانے سے رہا کیے گئے۔

نواب لوہارو نے تاجپوشی کی خوشی مین ایک انگریزی شفاخانہ جاری کیا اور یہ اُنکی ریاست مین اس قسم کا پہلا ہی شفاخانہ تھا۔

نواب رامپور نے تاجپوشی کی خوشی مین تقریبًا دو لاکھ روپیہ مطالبہ مالگزاری معاف کر دیا اور جیلخانے سے چند قیدی بھی رہا کیے۔

مہاراجہ کوچ بہار کے حکم سے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو اُنکے محل مین دربار ہوا اور اُسمین تمام عہدہ داران ریاست جو اُس وقت دارالریاست مین موجود تھے بلائے گئے اور اُنکے ساتھ راجگن اور پنڈت سربرآوردہ جوت دار اور سوداگر۔ مہاراجہ نے ایک

اعلان اپنی طرف سے جاری کیا تھا وہ پڑھا گیا اور اُسکے بعد باجے والون نے جو دربار ہال کے سامنے کھڑے تھے قومی گت بجائی اور ۱۰۱ توپون کی شاہی سلامی سر ہوئی۔

نیپال کی راجدھانی کھٹمنڈو مین ایک شاہی سلامی سر کی گئی برما کی ریاستہاے شان نے جو دور دست واقع ہین اپنے طور پر اس تقریب کی خوشی منائی اور چن سے پہاڑون مین ہر ایک بڑی مرتفع چوٹی پر سو میل سے زیادہ طول تک آگ روشن کی گئی لوگ کہتے ہین کہ یہ نظارہ بڑا دلچسپ تھا۔

خلیج فارس کے ایجنٹ نے یہ رپورٹ کی کہ یکم جنوری کو ریذیڈنسی مین اور بوشائر کی رعایاے برطانیہ نے عام تعطیل منائی۔ سربرآوردہ پارسی عہدہ دارون سوداگرون اور بندر عباس کی ہندوستانی انگریزی رعایا نے برٹش وائس کانسل کو مبارکباد دی اور ڈپٹی گورنر نے وائس کانسل کے یہان کھانا تناول فرمایا۔ مسقط مین مختلف کانسلو نکے دفاتر پر جو جھنڈے لگے ہوے تھے اُنپر پھریرے چڑھا دیے گئے تھے سلطان کے حکم سے ۱۰۱ توپون کی شاہی سلامی سر ہوئی۔ سلطان بعد مین برٹش ایجنسی کو مبارک باد دینے کے لیئے تشریف لے گئے اور انگریزی رعایا کی دوکانون پر روشنی کی گئی ہز ہائنیس سلطان نے ہز اکسلنسی وائسراے کو مفصل ذیل تار بھیجا۔

مین یور اکسلنسی سے التماس کرتا ہون کہ آپ اس مبارک موقع پر میری دلی مبارکباد کو قبول فرمائین اور حضور ملک معظم کو بھی اسکی اطلاع دین مسقط کے ہندوون کی جماعت نے ایک مبارکباد کا تار پولیٹیکل ایجنٹ کو جو اسوقت دہلی مین تھے بھیجا۔ مشہد مین ایک

عہدہ دار رہتا ہے جو خراسان وسیتان کے علاقے کے لیے حضور ملک معظم کا کانسل جنرل اور گورنر جنرل کا ایجنٹ بھی ہے اُسکے صدر مقام مین یہ جشن سرکاری طور پر اگست ۱۹۰۲ء مین منایا جا چکا تھا لیکن یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو کانسل نے یورپین لوگون کو دعوت دی اور ۱۲۰ ہندوستانی انگریزی رعایا اور افغانون اور ایرانیون کو ہندوستانی ایلچی نے دعوت دی جہان کانسل جنرل نے تقریر بھی کی جسمین پہلے اُنھون نے دربار دہلی کا تذکرہ کیا اور چونکہ عبد اللہ خان والی افغانستان کے ایجنٹ بھی موجود تھے اسوجہ سے اُنھون نے امیر کابل اور حضور ملک معظم کی سلطنت مین جو باہمی قوی ربط و اتحاد ہے اُسکا بھی تذکرہ کیا۔

عرب کے اُس علاقے مین جو ترکون کے زیر حکومت ہے یہ ہوا کہ بغداد اور کربلا مین کانسل جو حضور ملک معظم کی نیابت کرتے ہین اور سر برآوردہ انگریزی رعایا ان سب کے مکانات مین روشنی کی گئی اور اُس دن ایک عام تعطیل منائی گئی دونون جگہ انگریزی کانسل نے ممالک غیر کے کانسلون کو دعوت دی۔

یہ جشن جو یکدلی کے ساتھ کیے گئے اور ایسے مشہور عام ہوئے انکا نتیجہ یہ تھا کہ تمام سلطنت ہندوستان مین کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی گانون نہ تھا جسمین دہلی کے جشن کی اور اُس تقریب کی خبر نہ پہونچی ہو جسکی وجہ سے یہ منعقد ہوا تھا۔ جب خوش نصیب تماشائی جو دہلی مین آئے تھے اپنی اپنی جگہہ کو واپس گئے تو اُن تعجب انگیز نظارون کی بابت جو اُنھون نے دیکھے تھے سوالات کی بوچھار ہونے لگی اور چند مقامات مین خاصکر ڈھاکے مین جو بنگال کا قدیم دار الخلافت ہے عام لوگون کے خیالات مین اسطرح کی تحریک پیدا ہوگئی کہ وہان کے باشندگان اُسوقت تک

چین سے نہ بیٹھے جب تک اُنھون [illegible] دہلی دربار کی اپنے ہان نقل نہ اُتاری جسمین ہاتھیون کے جلوس کے علاوہ اعلیٰ عہدہ دار اور روسا ہندوستانی بھی شریک تھے۔ ہندوستان کے بہت سے حصّون مین مہینون تک اسی [illegible] رہا اور ایک افسر نے جو اپنے کام پر ممالک متحدہ مین ایک برس کے بعد واپس آئے یہ رپورٹ کی کہ میرے ضلع مین ابھی تک اسی کا چرچا ہوتا رہتا ہے یہ کہنا حق بجانب ہے کہ ہندوستان کی تاریخ مین آجتک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسنے ...... ۳۰ آدمیون مین سے اکثر کے دلون پر ایسا گہرا نقش بٹھایا ہو۔



ایچ ایچ راجہ صاحب کوچن
جي سي ایس آئي

باب ۱۲ دوازدہم

خاتمہ

دہلی کے جلسون مین سے اب اخیر جلسے کی کیفیت لکھنے کو باقی ہے ۹ جنوری ۱۹۰۳ء کو جمعہ کی شام کو وائسرائے رخصت ہونے والے تھے اسی شام کو وائسرائے کے خیمون مین ایک ایوننگ پارٹی دی گئی اور اسمین تمام والیان ریاست اور اعلیٰ حکام اور ممتاز اصحاب جو سیر و سیاحت کے لیئے دہلی آئے ہوئے تھے مدعو کیئے گئے یہ بات پہلے بیان کیجا چکی ہے کہ اس محفل کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وائسرائے اور والیانِ ریاست کی ذاتی ملاقات کا ایک موقع نکالا جائے ورنہ معمولی حالتون مین تو اسکی یہی صورت تھی کہ والیانِ ریاست ہز اکسلنسی سے ملنے آئین اور ہز اکسلنسی تمام مستحقانِ بازدید کی بازدید کو جائین - مگر وائسرائے کو صرف دس دن کی مہلت تھی اور اس محدود وقت مین دید بازدید کا ہونا کسی طرح ممکن نہ تھا - حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر تمام والیانِ مستحقِ بازدید کے ساتھ دید بازدید کا معاملہ کیا جاتا تو اسی مین دس دن اور لگتے - ایک تو مختلف فرودگاہین اتنے بڑے دور دراز فاصلے پر تھین کہ اُسکے طے کرنے مین وقت صرف ہوتا دوسرے دید بازدید کے لیئے والیانِ ریاست کثرت سے تھے یعنی ایسی رسمی اخلاقی دید بازدید کی ملاقاتین ۱۶۰ سے کم نہ تھین - لارڈ کرزن کو اس

مین تھے اور وائسرائے کی حیثیت سے قریب قریب ہر ایک فرمانروائے ریاست کے ساتھ رسمی دید باز دید کر چکے تھے اور اسطرح کی ملاقاتین انکے حق مین چندان ضروری بھی نہ تھین اور بنظر مزید احتیاط اُنھون نے والیان ریاست کو اُس ذمہ داری سے بھی سبکدوش کردیا تھا کہ ریاست کی شان وشوکت کے ساتھ اُنسے ملنے کو آئین- اِسصورت مین رخصتی پارٹی سے جو وائسرائے کے خیمہ گاہ مین جمع کی گئی عمدہ طور سے اِس فروگزاشت کی تلافی ہوگئی- چونکہ ہندوستانی گورنمنٹ کے انگریزی اور ممالک غیر کے اکثر مہمانون نے فرمانروایان ریاست کو صرف جلوس شاہی مین دیکھا تھا تو پھر اُنکو اِس انتظام کی وجہ سے ایک خانگی مجمع مین ملنے جلنے کا موقع ملگیا-

یہ مجمع جو وائسرائے کے عالی شان ملاقات کے خیمے مین ہوا تھا کئی اعتبار سے بے مثل تھا اِس سے پہلے کبھی ایسا موقع نہین ہوا کہ ہندوستان مین تقریبًا تمام فرمانروایان راجپوت پٹھان- مرہٹے- عرب اور شان ایک کمرے مین جمع ہوئے ہون- رؤسا اپنے مختلف قومی لباس فاخرہ مین جسکے اکثر حصون پہ جواہرات ٹنکے ہوئے تھے اپنے امیر مصاحبونکے ساتھ جسوقت یوروپین لیڈیز مین جو اپنے دستور کے مطابق پوشاکین پہنے ہوئے تھین اور افسرون مین جو وردی پہنے ہوئے تھے چلتے پھرتے تھے تو بہت ہی بھلے معلوم ہوتے تھے- شام کی مراسم مین سے وہ مختصر مگر مؤثر رسم بھی کچھ کم دلچسپ نہ تھی جسمین ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ نے نہایت معزز طبقہ باتھ کے گریٹ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے

نظام حیدرآباد کو اسی طبقے کے گرینڈ کراس کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور میجر جنرل
اڈوارڈ لاک ایلیٹ رسالون کے انسپکٹر جنرل اور میجر جنرل چارلس کمن اجرٹن کو جو اسوقت
پنجاب فرانیٹر فورس اور فرانیٹر ڈسٹرکٹ کے کمانڈر تھے اُسی طبقے کے نائٹ کا تمغہ
عنایت کیا۔ اسکے بعد ہزرائل ہز ہائینس نے ہز ہائینس مہاراجہ کولھاپور کو رائل وکٹوریا
طبقے کے نائٹ گرینڈ کمانڈر کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور خاص خاص والیان ریاست
کو جو سنہ ۱۹۰۲ء مین تاجپوشی کی تقریب پر لندن مین موجود تھے سونے کے تمغے عنایت
کیئے۔ وہ خاص خاص والیانِ ریاست مہاراجگان کولھاپور وایدر وکوچ بہار تھے۔
ہز ہائینس آغا خان کو بھی اُنکا تمغہ اِسی موقع پر ملا۔ اِس رسم کے خاتمے پر ہز اکسلنسی وائسرائے
حسب الارشاد ملک معظم اصحاب مفصلۂ الذیل کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشنے کے
لیئے آگے بڑھے۔

آنریبل مسٹر ولیم اوونز کلارک چیف جج پنجاب چیف کورٹ۔ آنریبل مسٹر منٹیگو کارنش
ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال چیمبر کامرس۔ لفٹنٹ کرنیل جیمس لوئس واکر نشنر کمانڈنٹ ۲ پنجاب
رائفل والینٹرز و مسٹر جارج واٹ ڈائرکٹر نمایش حرفت وصنعت اہل ہند۔

اگلے دن یعنی ۱۰ جنوری روز شنبہ کو ہز اکسلنسی وائیسرائے اور ہز رائل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ
دہلی سے رخصت ہوئے۔ لارڈ کرزن تو دورے پر روانہ ہوئے اور ہز رائل ہائینسز نے سفر شاہ وطن کرنا
شروع کیا۔ روانگی سرکاری طور کی تھی اور ریلوے سٹیشن پر بالکل ویساہی انتظام تھا جیساکہ آمد کے دن تھا۔
وائیسرائے کے خیمہ گاہ سے لیکر ریلوے سٹیشن تک سارے رستے فوج قطار باندھے کھڑی تھی بانیطور کہ

[illegible] لینسڈون روڈ پر اس کی پیدل پلٹن تھی اور باقی رستے پر علی پور اور قدسیہ کی سڑک سے ہوتے ہوئے موری دروازے مین سے گذر کر ڈفرن برج پر اور پھر کوئین روڈ کی برابر سکنڈ ڈویژن کی پیدل پلٹن اور اسی ڈویژن کے باجے والے جابجا رستے کے مختلف مقامات پر کھڑے کردئیے گئے تھے۔ وائیسرا ے کی ملاقات کے خیمون کے سامنے دوسری پلٹن یعنی منسٹر فیوزلیرز کا ایک گارڈ آف آنر اپنی پلٹن کے باجے والون کے ساتھ صف باندھے کھڑا تھا۔ دن کے پونے گیارہ بجے ایک گاڑی مین وائیسرا ے اور ڈچس آف کناٹ اُنکے پیچھے ایکدوسری گاڑی مین ڈیوک آف کناٹ اور لیڈی کرزن ریلوے سٹیشن کو روانہ ہوئے۔ ساتھ مین اُنکے اہالی موالی تھے اور اردلی مین امپیریل کیڈٹ کا دستہ اور وائیسرا ے کا باڈی گارڈ اور وائیسرا ے کے خاصے کا رسالہ ایک فیلڈ بیٹری نے جو پشتے پر تعینات تھا اس صف توپ کی ایک شاہانہ سلامی اُتاری۔ جون ہی ہز اکسلنسی اور دیر ایل ہائینسز سٹیشن مین داخل ہوئے نارتھیمپٹن شایر رجمنٹ کے ایک گارڈ آف آنر نے جو سٹیشن کے باہر باجے والون کے ساتھ کھڑا تھا پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور جون ہی پلیٹ فارم پر پہونچے نارفارک رجمنٹ کے باجے والون نے قومی گت چھیڑی۔

تمام اعلیٰ حکام بشمول گورنران مدراس وبمبئی وکمانڈران چیف ولفٹنٹ گورنران وسرکردگان نظامت اور علیٰ ہذا القیاس ایک یا دو رئیسون کو چھوڑ کر جو علالت کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے تمام والیانِ ریاست جو دربار مین حاضر تھے اور ممالک غیر کے قایم مقام

سبھی تو سٹیشن پر جمع تھے۔ فوجی افسر اور ملکی عہدہ دار جو وردی پہننے کا استحقاق رکھتے تھے۔ فل ڈریس مین تھے اور ہندوستانی راجے اور نواب دہلی مین دوبارہ اور آخری بار اپنے شاہانہ لباس پہنکر آئے تھے۔ پہلے سپیشل ٹرین مین ہز رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ پشاور جانے والے تھے۔ ہز رائل ہائینس نے روانگی سے پہلے والیانِ ریاست اور اعلیٰ حکام کے ساتھ جو موجود تھے مصافحہ کیا اور اسکے بعد ویسرائے اور لیڈی کرزن کو خدا حافظ کہکر گاڑی مین داخل ہوئے۔ باجے والون نے قومی گت بجائی اور جون ٹرین نے چلنا شروع کیا قلعے کی فصیل پر سے توپخانہ نے شاہی سلامی سر کی۔

اَب ویسرائے نے جو پاؤ گھنٹے بعد جانب مقابل مین جانے والے تھے ہر ایک والیِ ریاست اور حکام اعلیٰ اور نیز امپیریل کیڈٹ دستے کے افسرون اور ممبرونکو خدا حافظ کہا جون ہی ہز اکسلنسی کی ٹرین نے پلیٹ فارم چھوڑا باجے والون نے قومی گت بجائی اور دوسری شاہی سلامی سر ہوئی اور تمام حاضرین نے ہز اکسلنسی کو دلی جوش سے تین چیرز دیئے۔

وہ چہل پہل کا پندرہ واڑہ جسمین حضور شاہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی تقریب بڑی شان و شوکت سے منائی گئی تھی جسمین لوگون نے بڑے شد و مد سے اظہار خیر خواہی کیا اور جو تمام ہندوستان کے طول و عرض مین جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے گونج اُٹھی اَب ختم ہو گیا۔ اور اَب صرف یہ بات باقی رہ گئی کہ جو ہندوستانی اور انگریز دربار کے دیکھنے کے لیئے دہلی آئے تھے اور بجائے خود اُنکا ایک جم غفیر تھا جسقدر جلد ممکن ہو سکے

منتشر ہو جائین اور سرکاری عہدہ دار جو بہت محنت کرتے رہے ہین خیمہ گاہونکو بالکل صاف کردین اور دہلی کو اُسکی اصلی حالت پر لوٹا دین - وائیسرائے کی روانگی کے دن مفصل ذیل سرکاری حکم شائع اور مشتہر کردیا گیا -

ہز اکسلنسی وائسیرائے رخصت ہوتے وقت اُن تمام فوجی اور ملکی افسرون کا شکریہ ادا فرماتے ہین جو دربار تاجپوشی اور اُسکی تقریبات کے متعلق مختلف رسمونکی بجا آوری اور اُنکے انتظام کرنے مین خوب سرگرمی اور بڑے زور اور دلسوزی سے کام کرتے رہے ہین اور اُنکو اُس پوری کامیابی پر جو اُنکی محنت کیوجہ سے ہوئی ہے مبارکباد دیتے ہین - ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ نے براہ وفور کرم یہ استدعا کی ہے کہ اس پیام تہنیت مین اُنکا نام بھی شریک کردیا جائے -

ملکی اور فوجی افسرون کی جماعت نے جیسے جیسے کام کیئے اور حق یہ ہے کہ اس بڑے اژدحام کا حُسن انتظام اِن ہی لوگون کی مساعیِ جمیلہ اور پیش بینی کیطرف منسوب کیا جانا چاہیئے اُن خدمات کا اعترافِ مزید گورنمنٹ آف انڈیا کے مراسلہ ۷ مئی ۱۹۰۳ء موسومہ سکرٹری آف سٹیٹ مین لکھا گیا - اِس مراسلے مین گورنمنٹ آف انڈیا نے دہلی کی اس یادگار کی پولٹیکل صورت حال اور اُسکے نتائج سے بالتفصیل بحث کی ہے وہ مراسلہ بشمول دیگر کاغذات ضمیمے مین چھپا ہوا موجود ہے اور وہ خود ناظرین کو دربار کے ضروری حالات بخوبی بتا سمجھا دیگا - اُسمین بالتخصیص سنٹرل اور اگزیکیوٹو کمیٹیون کا اور علی سبیل التعیین متعلق سنٹرل کمیٹی سر ہیو بارنز اور میجر جنرل ہنری کا اور متعلق اگزیکیوٹو کمیٹی

میجر ایچ ہڈسن اور کپتان اے ڈی بینیرمن کا تذکرہ ہے سر ہیو بارنز کو جو فی الحال برما کے لفٹننٹ گورنر ہین تمام معاملات رسمی تکلفات کا بھی اہتمام سپرد تھا اور اُنکی کامل طیاریان اُنکا جان کاہی کے ساتھ چھوٹی سی چھوٹی جزئیات کی طرف متوجہ ہونا اور اُنکی احتیاط کہ کوئی ممکن الوقوع فروگزاشت بھی نہ ہونے پائے یہ باتین ہر ایک دیکھنے والے کو بادی النظر مین دکھائی پڑتی تھین جبکہ ہر ایک تقریب مابعد تقریبات سابقہ کے ساتھ انتظام کی کامیابی مین ہمسری کا دم بھرتی تھی۔ سر ہیو بارنز کو اُنکے نہایت محنت طلب کام مین تمام ہندوستان کے پولیٹکل افسرون کی بڑی جماعت نے جنکے نام ضمیمہ ۲ مین مندرج ہین بڑی لایق قدر مدد دی۔ اُن افسرون نے ایکطرف تو سر ہیو بارنز مین اور اُن حکام مین جنکو دربار کا انتظام سپرد تھا متوسط کا کام دیا اور دوسری طرف والیان ریاست اور مقامی حکام مین جنکے ساتھ اُنکو تعلق تھا۔ اُن مین کا ہر ایک عہدہ دار ایک یا چند والیان ریاست کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اور اُسکو ہر روز اُس والی ریاست کے خیمہ گاہ پر جانا پڑتا تھا جو بعض صورتون مین سات میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ یہ بھی اُسیکا کام تھا کہ تمام سرکاری مراسم کو دوہرائے اور اُنکی بجاآوری کے وقت موجود رہے والیان ریاست کی آمد و رفت کے وقت اور جب کبھی ریاست کی حیثیت سے کہین جائین مناسب طریقے سے اُنکا استقبال کرے اُنکو رخصت کرے۔ اور عموماً ہر ایک چیز جو اُنکی آسائش اور منزلت کے لیئے ضرور ہو اُسکی خبر رکھے۔ والیان ریاست کے خیمون کا نصب کرانا اُنکو ترتیب دینا یہ بھی کچھ ایسا آسان کام نہ تھا جو اُن عہدہ دارون سے متعلق کیا گیا تھا اور اکثر صورتون مین ہندوستانی

ریاستون کے باہمی محاسدات کی وجہ سے ان عہدہ دارون کو بڑی دقتین پیش آتی تھین اور وہ ایسے معاملات ہوتے تھے جنکا یہ لوگ بزرگون کے وقت سے بڑا خیال رکھتے چلے آئے ہین اور بسا اوقات چھوٹی چھوٹی باتون سے جیسے قرب اور حق مرور اور آب کشی چاہ وغیرہ پر نوکر چاکرون کی ضد سے بات کا تبنگڑ بن جایا کرتا ہے اور اُنکا تصفیہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔

جو کام اور جو تردد حکام صدر و مفصل پر عائد کیا گیا تھا اُسکا بوجھ بھی بجائے خود بھاری بوجھ تھا کہ یہ لوگ امن عام کے قائم رکھنے اور پولیس اور ضوابط صفائی کی درست کارروائی اور فرودگاہ کے اندر اور ہندوستان کے دوسرے مقامات مین لوگون کی آمد و رفت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیے گئے تھے۔ اور یہی حال تھا اُن خاص عہدہ دارون کا جو کمسٹریٹ اور ڈاک اور تار اور عام تندرستی اور روشنی اور آب رسانی وغیرہ کی نگرانی پر مامور تھے۔ منجملہ اُن لوگون کے جو ایسے نازک وقت مین شرائط خدمت بجا لائے اور بعد کو گورنمنٹ نے اُنکا شکریہ ادا کیا مسٹر گارڈن واکر کمشنر اور میجر ڈگلس ڈپٹی کمشنر دہلی جو سنٹرل اور ایگزیکیوٹو کمیٹیون کے مستعد ممبر تھے کرنیل۔ ایچ۔ ایف لائینز منٹگمری۔ ڈائرکٹر محکمہ رسد و روانگی۔ لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ جے بیمبر کمشنر حفظان صحت۔ لفٹنٹ کرنیل بھار نہل۔ ایگزیکیوٹو افسر حفظانِ صحت۔ رائے بہادر گنگا رام تعمیرات عامتہ کے نگران حال۔ رائے بہادر دولت رام سوپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات۔ مسٹر۔ او۔ لینز۔ محکمۂ تار برقی و مسٹر سی۔ برون انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔



ايڇ ايڇ ٺاڪر صاحب مروي
جي سي آئي اي

ملازمانِ پولیس جو تمام خدمات متعلقہ دربار پر مامور تھے اُن مین ۳۶-انگریز افسر تھے ۱۶۵-انگریز اور ہندوستانی انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر اور ۳۶۶۱ سارجنٹ اور کانسٹیبل پولیس نے مسٹر بسی-بروں اور اُنکے ماتحت افسرون کی لائق نگرانی مین سڑکون کا جنپر ہمہ وقت گاڑیان اور سوارون کی آمد و رفت لگی رہتی تھی اور خوف تھا کہ اُنکو اونٹونکی کسی قطار یا ہاتھی یا چھکڑون کے سلسلے سے گزند نہ پہونچ جائے بہت ہی اچھی طرح بندوبست کیا اور ایمفی تھئیٹر- قلعے-پولو کلب کے باہر اور آتشبازی کے چھٹنے کی رات گاڑیون کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے کیا اور تمام مراسم کے ختم ہونے پر مجمع کو اسطرح منتشر کرنے مین کہ کسیطرح کا جرم واقع نہ ہو بڑا کام کیا-جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ اکثر کانسٹبل جو دہلی مین طلب کر لیے گئے تھے ایسے لوگ تھے جنھون نے بیرونی اضلاع مین عمرین بسر کردی تھین اور جس کام کے سرانجام کی اُنسے اب توقع کی گئی تھی اُسکا اُنکو مطلق تجربہ نہ تھا تو پولیس کے انتظامات کی کامیابی زیادہ تر قابل تحسین پائی جاتی ہے پندرھواڑے مین کلیتاً جرمون کا واقع نہ ہونا زیادہ تر دار و گیر کے محکمہ خاص کی ہوشیاری کی وجہ سے تھا جو صیغۂ ٹھگی و ڈکیتی کے مسٹر ایچ ایل کمبل کے تحت مین تھا کہ یہ لوگ دہلی کے ہر ایک نامی چور اور مشتبہ اشخاص کو بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی نظر مین رکھتے تھے اور علاوہ برین اُنھون نے ہندوستان کے تمام علاقون کے اسی قسم کے بہت سے لوگون کو جو دہلی کی تاک مین تھے ریلوے کی سڑکون پہ روک رکھا تھا-

کے لیئے جو امنِ عام اور لوگون کی آسایش پر عائد ہو سکتا ہے اور ہندوستان کے معمولی قانون کی رُو سے جرم نہین ہے درخواست کر کے اِس امر خاص کی قانونی منظوری حاصل کی گئی اور دہلی دربار پولیس ایکٹ ۱۹۰۲ء کے نام سے خاص قانون نافذ ہوا جو پنجاب کے قوانین مین داخل ہے کرنیل ایچ بی تھارنہل کیمپ کے خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور زیادہ سنگین مقدمے جو پولیس کی دست اندازی کے لائق ہوتے اِن ہی کے روبرو پیش کیئے جاتے تاکہ جرایم صغیرہ کا فیصلہ تر بتر ہو سکے۔ پنجاب گورنمنٹ نے کئی عہدہ دارونکو مجسٹریٹی درجہ اول اور از روے دفعہ ۲۶۰ مجموعۂ ضوابط فوجداری سرسری سماعت کے اختیارات دیدیے تھے اُن لوگون کے ذمے کتنا ہلکا کام تھا یہ بات مراسلۂ مذکورہ بالا کے ملاحظے سے ظاہر ہوگی جو اِس کتاب کے ضمیمہ ۳ مین چھپا ہوا موجود ہے۔

درباری خیمہ گاہون کی ڈاک کے انتظامات مکمل پیمانے پر رلے بہادر دولت رام نے چلائے۔ دربار کے تعلق سے کل ۲۷ ڈاکخانے کھولے گئے جنکے کارپرداز ایک تو چیف سوپرنٹنڈنٹ تھے۔ ۷ سوپرنٹنڈنٹ ۵ انسپکٹر۔ ۲۵ پوسٹماسٹر ۱۸ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر اسٹنٹ پوسٹماسٹر اور کلرک ۵۴۵ چٹھی رسان ۴۵ پارسلون کی بندش کرنے والے ۳۰ سائکل اور اردلی کے چپراسی ۱۲-۱ ووار سیر اور ۳۷ شاگرد پیشہ۔ دربار کے صدر ڈاکخانے مین جو تلاش کا دفتر تھا اُسکے ذمے بڑا بھاری کام تھا۔ اُن لوگون نے ہزارون دہلی کے آنے والون کے نام اور پتے جمع کیئے۔ خطوط وغیرہ کے ٹھیک پہونچانے کے بارے

مین جو جو ہدایتین جاری ہوتی رہتی تھین یہی لوگ انکو لیکر باتحتونکو اُنکی اطلاع دیتے رہتے تھے اور لاپتہ خطوط کے دفتر سے جو تلاش کا صیغہ متعلق تھا انہین جتنے کام کرنے پڑتے تھے یہی لوگ کرتے تھے۔ ڈاک مین ایسے لوگ رکھے گئے تھے جو فارسی اور کتنی غیر زبانونکا توکیا مذکور ہے کشمیری سے لیکر برمی زبان تک ہندوستان کی سلطنت مین جتنی دیسی زبانین بولی جاتی ہین بقدرِ معلوم ہر ایک زبان کو پڑھ سکتے تھے اور صورتین جو ڈاک والونکو حل کرنی پڑتی تھین اکثر عجیب اور پیچیدہ ہوتی تھین۔ ڈاک والے ایسا اندازہ کرتے ہین کہ غیر معمولی بلا رجسٹری خط و کتابت کا سارا انبار جو دہلی مین تقسیم کیا گیا اور جسکو پرتے کی روسے انعقاد دربار کی طرف منسوب کر سکتے ہین خط یا رسل ملاکر ۳۰ لاکھ تک پہونچا ہوگا۔ غیر معمولی پارسل ویلیو پیبل پیکٹ رجسٹری شدہ چیزین جو دربار مین آئین انکا شمار ۷۰۰۰ سے زیادہ ہی زیادہ تھا۔ غیر معمولی منی آرڈر جو دہلی سے جاری ہوے تقریباً ۶۸۵۰۰ روپے کے ۲۸۰۰ منی آرڈر تھے ڈاک کی کل آمدنی جو دربار کی وجہ سے بتائی گئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزید خرچے سے آمدنی بہت زیادہ ہوئی۔ انڈین ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ نے مراسلت کی غیر معمولی کثرت خیال کرکے اسکے لئے فی الوقت سامان کر لیا تھا دہلی بمبئی۔ کراچی۔ لاہور۔ سکھر۔ الہ آباد۔ کانپور اور کلکتے کے درمیان مزید تار لگا دیے گئے تھے دہلی مین ۵ مستقل تار گھر پہلے سے تھے لیکن دربار مین مہمانون اور عہدہ دارون کے آرام کے لیے گیارہ مقامی تار گھر مفصل ذیل مقامات مین کھول دیے گئے۔ سنٹرل کیمپ۔ وایسرائے کیمپ۔ کانسلر اینڈ پرس کیمپ۔ میڈنز ہوٹل (نمبر او ز ٹر کیمپ) بادلی سپلائی ڈپو سنٹرل سپلائی آزادپور بمبئی چیفس کیمپ۔ سنٹرل انڈیا

ذریعے سے اور اُسکی زیر نگرانی کام کرتے تھے۔ ٹیلیفون کے تارون کا ایک جال تمام کیمپون مین پھیلا دیا تھا جسنے عہدہ داران دربار کو عجلت اور آسانی مین بیش بہا مددی۔ دربار کی ضروریات متعلقہ تار پوری کرنے کے لیئے تقریباً ۵۰۰۰ میل لمبا تار تمام ہندوستان مین نصب کیا گیا تھا۔ فوجی تار دینے والے سگنلر کی خدمت پر کثرت سے مامور کیئے گئے تھے اور فوجی بائیسکل پر چڑھنے والے تار تقسیم کرنے کے لیئے اردلیون کا کام دے رہے تھے۔ سنٹرل کیمپ مین جو تار گھر تھا اُسکا ایک بازو سارے کا سارا اُن کلون کے لیئے خاص کردیا گیا جو بے کُوکے آپ سے آپ چلتی رہتی ہین سب چیزون سے بڑھکر اِن کلون نے تار کے ملازمونکو بڑی مددی کہ وہ مراسلت کے طوفان کو جو اخبارون کی جیستی نے برپا کر رکھا تھا سنبھال سکے پچاس خاص کارسپانڈنٹ بالالتزام بڑے طول طویل تار دیتے رہتے تھے اور ہرحال مین اُنکی ضرورتین ایسی مستعدی کے ساتھ پوری کیجاتی تھین کہ سب خوش تھے علیٰ ہذا القیاس سرکاری عہدہ دار اور عوام الناس بھی ہر طرح پر تار کی کارروائی سے رضامند تھے اور وائیسرائے نے مسٹر ایف میکلین ڈائرکٹر جنرل کو اپنی چھٹی مین کارنمایان پر جو بالکل غیر معمولی ہجوم کی حالت مین بجالا یا گیا مبارکباد دی۔

دربار کی سبک ریلوے کا خاص تذکرہ کرنا ضرور ہے کہ دربار کی عظیم الشان چھاونی کے بڑے بڑے مقامات کے درمیان ۲ فٹ ۶۔ انچہ کی چوڑی دخانی ٹریموے بچھادی گئی تھی ریلوے کی مدمین ایک بڑی لین تھی جو کشمیری دروازے کے پاس پولو کے میدان تک پھیل

بچھائی گئی تھی اور اسکی دو شاخین تھین ایک تو امفی تھیٹر تک گئی تھی اور دوسری عرض لشکر کے میدان تک - اکہری لیک جو بچھائی گئی تھی اُسکا طول ۲۳ر۱۱ میل تھا - دربار کے دنون مین پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلے سے صبح کے ۸ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک ریل چھوٹتی رہتی تھی - ایک لاکھ سے زیادہ ہی زیادہ لوگون نے اس ریل پر آمد و شد کی ہوگی رایل انجینیرون کی پلٹن کے کپتان ہپر نے یہ ریل بنائی اور اسی پلٹن کے سٹاف کے چند افسرون نے اُسکو چلایا -

طبقۂ سٹار آف انڈیا اور طبقۂ انڈین امپائر کے گرینڈ ماسٹر نے اِن دو طبقونکی خلعتون کے لئے دیوانِ عام مین ایک دربار کیا تھا تو جہان ہمنے اُس دربار کا حال لکھا ہے وہین اُن بڑے بڑے اعزازی خطابات کا بھی تذکرہ کردیا ہے جو ترقیاتِ طبقۂ بالا متذکرہ باب ہذا کے علاوہ دیے گئے دوسرے مراتب اور دوسری عنایات اور رعایات جنکا اعلان دربار کے دِن کیا گیا یہ سب باتین سرکاری کاغذات کے ضمیمے مین ملینگی اور اُنکے شمول مین وہ خطابات بھی جو تاجپوشی کی تقریبات کی تجویز اور ترتیب کے صلے مین خاص طور پر بعد کو دیے گئے - حضور شہنشاہ معظم کے حکم سے دربار تاجپوشی کی یادگار مین ایک چاندی کا تمغہ ٹھپّہ کرایا گیا اور وایسرا نے اُن عہدہ دارونکو جو تعلق دربار خدمتِ خاص پر مامور تھے اور گورنمنٹ کے سرکاری مہمانونکو جو موجود تھے اور اُن عہدہ دارون اور دوسرے لوگونکو جو فوج کیطرف سے دہلی مین موجود تھے اور جنکو کمانڈر اِن چیف نے منتخب کیا تھا تقسیم کیے ۔ وائسرا ے اور ڈیوک آف کانا ٹ اور والیانِ ریاست اور خاص خاص حکام اعلیٰ نے اسی

تمغے کی نقل جنہوں سے تمغہ پائے ۔ ۲۵۰۰ کے قریب کل تمغے تقسیم ہوئے ۔ حضور ملک معظم

سے یہ تمغہ تمام لڑائی کے تمغون پر شرف رکھے گا اور تاجپوشی کے انگریزی تمغے کے بائین
طرف پہنا جائے گا۔ تمغے کے سامنے کے رخ پر جو حضور شاہنشاہ کے سر مبارک کی شبیہ ہی
اُس شبیہ کی نقل ہی جو ہندوستان اور انگریزی علاقون کے سکے کے لئے کھینچی گئی تھی۔
تمغے کے دوسری طرف فارسی کی تاریخ ہے۔ بفضل مالک ملک اڈوارڈ سابع قیصر ہند۔
یہ بات بیان کردینی ضرور ہے کہ یہ ابجد کا طغرا ہے جسمین ہر ایک حرف کے لئے ایک عدد
مقرر ہے سب اعداد کو جمع کرنے سے ۱۹۰۱ حاصل ہوگا کہ یہی حضور ملک معظم کی تاجپوشی کا سال
ہے۔ اسطرح کی تاریخین عربی فارسی اُردو کے علم ادب مین کثرت سے ہین اور چونکہ یہ ایک
طریقہ ضبط تاریخ کا ہے مشرقی مورخون نے کثرت سے اسکا استعمال کیا ہے۔

تاریخ جو سہو قع پر اختیار کی گئی کرنیل رننگ آئی ایم ایس بورڈ آف اگزمنیرز کے
سکرٹری کی تجویز کی ہوئی ہے۔ یہ تاریخ رومی خط مین لکھی گئی ہے اور ایسا خیال کیا گیا کہ
عجمی یا فارسی کی نسبت زیادہ مناسب ہے اور جیسا کہ اس کتاب کی بڑی تقطیع کی جلد سے
ظاہر ہوگا مشرقی طغرا کا عمدہ نمونہ ہے۔ تمغے کی پشت پر جو نقوش ہین اُنکا سارا نقشہ
سری نگر مین راحت جو کشمیری مُہرکن نے مسٹر ڈین کی ذاتی نگرانی مین طیار کیا جو اسوقت
کشمیر کے رزیڈنٹ تھے اور تاریخی طغرے کی رائے بھی ابتدا اُنھین کو سوجھی تھی
گرداگرد کی بیل مین گلاب۔ اونٹ کٹارا۔ تیتیا اور کنول بنے ہوئے ہین۔

دائسرائے کے تشریف لیجانے کے بعد کیمپون کا توڑ دینا چند روز کا کام تھا خیمے

اُکھاڑ دیے گئے - فوجین اپنے قیامگاہ سرمائی مین چلی گئین - والیانِ ریاست اور اُنکے خدم وحشم سلطنتِ ہند کے ہر حصے مین پھیل گئے - ہر ایک ریل گاڑی جو دہلی سے روانہ ہوئی اُسمین گنجایش سے زیادہ مسافر ہوتے تھے - ایک مہینے سے کم مین ایمفی تھیٹر کا سامان بالائی اُتار لیا گیا اور اُس بڑے کیمپ مین جسنے زمین کا اتنا بڑا رقبہ گھیر رکھا تھا صرف متفرق دو دو کش ہی باقیماندہ نشان رہ گئے جو علی حالہا چھوڑ دیے گئے تاکہ برسات مین خود بخود گر پڑین - وہ خوشنما باغ جنکے طیار ہونے مین مہینے لگے تھے بہت ہی جلد ویران ہو گئے - وہ جو سڑکون اور ریلون کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور صرف اِس پندرہ روز کے استعمال کی غرض سے پھیلایا گیا تھا - کہین اُسکا پتا بھی نہین تھا - اسکے بعد سے تو رقبے کا اکثر حصہ غریب کاشتکار اور اُسکے ہل کا تختۂ مشق بنا لیکن ظن غالب یہ ہے کہ ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۲ء کے دو شاہنشاہی دربارون کے منعقد ہونے کی جگہ پر کوئی نہ کوئی دیرپا یادگار بنا دی جائیگی - کیونکہ وائسراے کی نیت مین ہے کہ اگر ممکن ہو تو دو بڑی تقریبون کے اِس موقع کو ایک باغ کی شکل مین تبدیل کر دیا جائے اور اُسپر ایک بلند مینار تعمیر کیا جائے اور اُسپر مناسبِ حال کوئی عبارت کندہ ہو -

تماشائیون کا جمِ غفیر جو آخر کار دنیا کے اطراف و جوانب مین منتشر ہو گیا اُنکے دلون پر اُن نظارون کی شان و سنجیدگی کا نقش جنمین وہ خود بھی شریک تھے اور نیز دیرپا اور قوی الاثر عظمت کا نقش جس سے مردہ دل بھی جوش مین آجاتا تھا اتنا گہرا تھا کہ بیان مین نہین سکتا آ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے انگریزون کی ہندوستانی سلطنت کی خیالی سموچی عمارت

بنیاد سب نے کر چوٹی کی پھننگ تک مراسم جوبلی کی شان وشوکت گئے ذریعہ سے
دکھائی جا رہی ہے۔ انصاف اور انصاف کے ساتھ تحمل اسکی جڑ ہے اور رعایا کی خیر خواہی
اور خوشنودی عمارت کا اوپر کا حصہ ہے جو بتدریج مگر بالیقین اس بنیاد پر بلند ہوتا چلا گیا
ہے۔ ایشیا مین بڑی بڑی سلطنتین قائم ہوئین۔ پھلین پھولین اور نیست ونابود ہوگئین۔
میدا در پٹھان ترک اور مغل سب نے بڑی بڑی وسیع سلطنتون پر حکمرانی کی جو اپنی اپنی
نوبت مین لڑکھڑا کر پاش پاش ہوگئین خود پرانی دلی گزشتہ زمانے کی تاریخ کے
کئی بابون کا خلاصہ ہے۔ اب یہ ہندوستان کی سلطنت گزشتہ افسانون کی میراث
پر قائم ہے اگرچہ یہ سلطنت فی حد ذاتہا بڑی طاقتور ہے اور کوئی اسکا مدمقابل بھی
نہین تاہم جو خطرات اس سے پہلی سلطنتون کو پیش آئے اُنسے کلیتاً محفوظ بھی نہین
مگر استحکام کے ذرائع جو اسکو اب میسر ہین تو پچھلی سلطنتون کو نصیب نہین ہوئے ان ذرائع
مین کسی سے کم نہین بلکہ واقع مین سب سے بڑا ذریعہ تو تمام ہندوستان کے منفرد بادشاہ
کی خیر خواہی ہے۔ بادشاہ اگرچہ باعتبار قومیت کل رعایا کے مقابلے مین جنپر خدا نے
اُسکو مسلط کیا ہے غیر ہے اور تقریباً ہندوستان کے تمام بڑے بڑے سلاطین غیر ہی ہوا کئے ہین
مگر ایک تو انگریزی سلطنت کی دوسو برس کی یادداشت اور دوسرے وہ عقیدت مندی جو
خاندان شاہی کیطرف سے لوگون کے دلون مین ہے ان دو باتون کی وجہ سے تمام
رعایا کی فرمانبرداری اور محبت مین بادشاہ ایک وجود مقدس مانا جاتا ہے۔ شاہنشاہی
دربار کا بڑا مقصد تو لوگون پر اس بات کا ظاہر کرنا تھا کہ ہندوستان خیر خواہی اور ارادتمندی

کے کروڑون رعایامین آخرکار یکجہتی کا مدعا حاصل ہوگیا اور یہ کہ وہ اقتدار جسکی وجہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوا وہ صرف تاج انگلستان کا اقتدار ہے لاغیر- دربار نے کیا انگریز اور کیا ہندوستانی تا حد تیقن سب کے ذہن نشین کر دیا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اتفاقی اور عارضی نہین ہے بلکہ پہلے سے دکھائی دے رہا تھا کہ شدنی اور دیرپا ہے—

گورنر جنرل آف انڈیا کی کونسل واضع قوانین و ضوابط کی کارروائی
ہز اکسلنسی وائسراے کی تقریرین

کونسل جو ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء کو جمعے کے دن بمقام شملہ وائسریگل لاج مین منعقد ہوئی اسکے اجلاس مین کارروائی سے پہلے ہز اکسلنسی پریزیڈنٹ نے آنریبل ممبرون سے اسطرح خطاب کیا۔

کونسل کے اس انعقاد کو موقع مناسب خیال کر کے مین اُس بڑی خدمت یا مجموعۂ خدمات کے بارے مین چند لفظ کہنے چاہتا ہون جو دہلی مین بجالانی ہونگی۔ یہ خدمات اگلے چند مہینون مین ہماری توجہ کے بڑے حصے کو مصروف رکھینگی۔ اگلی جنوری کو مغلون کی پُرانی دارالسلطنت مین ہندوستان کی خلقت کا اتنا بڑا ہجوم ہوگا کہ غالباً ایسا بھیڑ بھڑکا پہلے کبھی نہین ہوا ہوگا۔ انگلستان مین خوشی اور خرمی کے ساتھ حضور ملک معظم کی تاج پوشی ہوچکی ہے اور حضور ممدوح جیسے ملکۂ معظمہ مرحومہ قیصرِ ہند کی وفات کے اگلے دن ہمارے بادشاہ اور شاہنشاہ تھے ویسے ہی اب بھی ہین کوئی رسم نہ اُنکے خطابات مین اضافہ کر سکتی ہے اور نہ اُن کے استحقاقِ منصبی کو کسیطرح کی مزید تقویت دے سکتی تو اس مقام پر یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سرے سے تاجپوشی کے لیئے اس سارے دھوم دھڑکے کی ضرورت ہی کیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ عموماً لوگون نے اپنے اطمینان کی قدر آپ ہی اس سوال کا جواب بھی دے لیا ہے۔ مگر شاید مین بھی جواب کی تائید مین چند لفظ کہہ سکتا ہون۔ اہل مشرق کے نزدیک تو یہ کچھ انوکھی چیز نہین ہے بلکہ عملاً کسی قدر مانوس اور مانوس ہونے کے علاوہ متبرک بھی ہے کہ جب بادشاہ یا راجے بقاعدہ وراثت اپنی حکومت

کی گدی پر بیٹھتے ہین۔ تو عام مذہبی اور خوشی کی رسم مین آنکو اپنی رعایا سے ملنے کا موقع ملتا ہے
ہندوستان یا جزو ہندوستان کا ہر ایک بادشاہ یا راجہ ایام ماضیہ مین ایسا ہی کرتا رہا ہے
ہندوستان مین ہر ایک والیِ ریاست حتیٰ کہ خطابی امرا اور زمیندار سب ایسا کر رہے ہین۔
ملک کے اِس سرے سے اُس سرے تک مسند نشینی کا دربار رسمی زندگی کی ایک پسندیدہ اور
مقبول نشانی ہے جبکہ ہماری تمدنی معاشرت کے تمام طبقات مین یہ صورت ہے تو چاہئیے کہ
اعلیٰ ترین مرتبے مین بدرجہ اولیٰ ضروری اور مناسب ہو۔ مین تو اپنی جگہ ایسا خیال کرتا ہون
کہ معمولی طور پر اِس بات کے تسلیم کر لینے سے کہ ایک بادشاہ نے وفات پائی اور دوسرا اُسکی
جگہ تخت نشین ہوا اِس رسم مین بہت زیادہ مصلحتین مضمر ہین۔ لاکھون آدمیون کی علٰحدہ اور
منقبض زندگی پر تو اسکا بہت ہی تھوڑا اثر ہوگا۔ لیکن بادشاہ اور اُسکی رعایا مین تعلقِ
اغراض کا ہونا نہایت ضروری اور لابد ہے اور یہی وہ چیز ہے جسکی ایسی رسمین تاکید اور تجدید
کرتی رہتی ہین۔ سوسائٹی ہر زمانے مین ایک سردھرے کی محتاج رہی ہے جسکی سب تعظیم کرین اور
سلطنت ایک عام پسند طریقہ ہے جسکو لوگون نے بتقاضاے فطرت اختیار کیا۔ مگر جیسے جیسے
یہ برتری جسکو رعایا نے بطوع خاطر تسلیم کر لیا ہے معمولی اور خطابی برتری ہونے مین کم ہوتی جاتی
ہے اور جیسے جیسے بادشاہ رعایا کا قائم مقام اور ہمدرد ہوتا جاتا ہے اُسیقدر یہ تعلق بادشاہ اور
رعایا دونون کے حق مین سودمند ہوتا جاتا ہے۔ دنیا کی نظر مین قومی زندگی اور قومی طاقت
بادشاہ کی ذات مین منحصر ہوتی ہے۔ اُسی کی ذات قومی اتفاق کی شناخت ہے اور وہ
لسان القوم کا کام دیتا ہے یہان ہندوستان مین یہ پہلا مرتبہ ہے کہ زیر سایہ تاج برطانیہ

یہ اتفاق نصیب ہوا ہے کہ تمام برِ اعظم نے ایک منفرد فرمانروا کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس اجتماعی قوت کی وجہ سے قوم کی پولیٹیکل طاقت اور اخلاقی عظمت نامتنازع فیہ حد تک بڑھ گئی ہے اور اظہارِ اصلیت کے ذریعے سے دنیا مین اسکی قدر و وقعت بہت ہونے لگی ہے ایک اَور پہلو سے دیکھا جاتا ہے تو مین اس نام و نمود کو بڑا گران بہا خیال کرتا ہون۔ اس ملک مین قوم اور جتھے اور رسم و راہ اور مذہب کے بہتیرے تفرقے پڑے ہوئے ہین اتنے سارے تفرقون مین ایسی چیز جو ہمکو جمع رکھے اور پراگندہ نہ ہونے دے اور جو امورِ جدائی کے متقاضی ہین انکو اتفاق کی زبردست قوت کا مطیع کیئے رہے یہی ہے کہ ہم ایک راس الرئیس کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہین مدبرانِ امورِ مملکت کی جماعت مین شریک ہین ایک سلطنت کے متوطن ہین جسقدر ہم اس خیال کو نصب العین کیئے رہینگے اُسیقدر ہماری شخصی زندگی خوش و خرم گزرے گی اور اُسیقدر ہماری قومی تقدیر قابلِ اطمینان ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ مین اُس تقریب کو جو دہلی مین ہونیوالی ہے اُس قسم کی رونق خیال نہین کرتا کہ اُسکو دیکھکر چند گھنٹے یا چند روز چشم نظارگیان خیرہ رہی اور پھر بھولی بسری ہوگئی بلکہ مین اُسکو ایک اعلیٰ درجے کا سنجیدہ کام سمجھتا ہون جسکے ذریعے سے ہمکو ہماری یکجہتی اور دنیا کو ہماری طاقت برای العین معلوم ہو جائیگی میرے نزدیک لارڈ لٹن جنھون نے انگریزی عہد مین اول بار اسیطرح کا قیصری دربار کیا تھا جیسا کہ ہم کرنا چاہتے ہین اگرچہ اُسوقت کے حالات اَور تھے اور وہ دربار مختصر پیمانے پر بھی تھا۔ تاہم لارڈ لٹن حسنِ تدبیر اور وسعتِ خیال کے اعتبار سے ایک عمدہ مثال قائم کرگئے ہین۔ مجکو اسمین ذرا سا بھی شک نہین کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے اجتماع پر بڑا فائدہ مترتب ہوا۔

اور مین کامل یقین رکھتا ہون کہ فضلِ خدا شاملِ حال رہا تو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کی تقریب سے بھی ویسے ہی بلکہ اُس سے بڑھ کر نتائج پیدا ہونگے۔

اگر شہنشاہ معظم بہ نفس نفیس یہان تشریف لاکر تمام ہندوستان کا تاج زیب سر کرتے تو یقیناً یہ تقریب بہت ہی زیادہ عظیم الشان اور قابلِ یادگار ہوتی۔ مُدت ہوئی جب ہم اِن تقریبات کا منصوبہ کر رہے تھے تو مین۔۔ حضور ملک معظم کے روبرو اِس بات کے تحریک کرنے کی جرأت کی تھی۔ اِس تحریک کو اُنھون نے نہایت پسند فرمایا اور اگر وہ یہان خود رونق افروز ہو سکتے تو یقیناً بہت ہی محظوظ ہوتے۔ آنکو اِس ملک سے خاص محبت ہے اور مین اِس بات کے کہنے کی جرأت کرتا ہون کہ آنکو اول قیصر ہند ہونے سے اِتنا ہی فخر ہے جتنا ملکہ معظمہ مرحومہ کو اول قیصرہ ہونے سے تھا لیکن فرائضِ سلطنت اسقدر اُنکو مصروف رکھتے ہین کہ حضور ملک معظم انگلستان سے چند ہفتے کے لیئے بھی جو یہان تشریف لانے مین صرف ہوتے علیحدہ نہین ہو سکتے تھے اور اسوجہ سے وہ اپنی خواہش پوری نہ کر سکے جو بصورتِ دیگر بڑی محرک ثابت ہوئی ہوتی اندرین صورت لوگ اِس خبر کو سُنکر بہت ہی خوش ہونگے کہ حضور ملک معظم نے خود اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کناٹ کو مامور فرمایا ہے تاکہ خاندان شاہی کیطرف سے دربار دہلی مین شریک ہون ڈیوک اور ڈچس کئی سال اِس ملک مین خوشی کے ساتھ گزار چکے ہین اور یہان کے ہر قسم کے لوگ اُنکے ساتھ دلی محبت رکھتے ہین اُنکی شرکت سے ہماری کارروائی کو ایک امتیاز خاص حاصل ہوگا جو اور طرح پر نہ ہوتا اور سب لوگ بچشم سر بادشاہ سلامت کے ذاتی تعلق کو بھی دیکھ لینگے۔ ہمکو ایسا معلوم ہوگا کہ بھائی کے ہوتے گویا خود بادشاہ سلامت موجود ہین اور چونکہ

ہمدردی اور التفاتِ خاص کے باور کرا دینے کا بہترین طریقہ اختیار کیا اور کسیوقت مابعد مین ہمکو ولیعہد بہادر کے خیر مقدم کہنے کا موقع ملے ہی گا۔

اگر ایک اور اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ مجمع جو دہلی مین ہونے والا ہے بہت ہی مفید ثابت ہو گا۔ ہندوستان کے انتظام مین کمزوری یہ ہے کہ ایک حصے کو دوسرے حصون سے کچھ بھی تعلق نہین۔ ہر ایک صوبے اور ہر ایک ہندوستانی ریاست مین اور اُسکے ہمسایے مین گویا کہ ایک سدِ روئین حائل ہے۔ ریلون کا پھیلاؤ ذات برادری کی قیود مین کسیقدر آسانی یہ باتین ہین جو ان کمزوریون کی کسیقدر تلافی کرتی ہین لیکن تاہم ہنوز وہ بہت سخت ہین۔ والیانِ ریاست جو جنوب مین رہتے ہین اُنھون نے شاید ہی تمام عمر مین بھی کبھی شمالی ریاستونکو دیکھا ہو یا کبھی وہان قدم رنجہ فرمایا ہو شاید شمالی رئیسون نے تو اپنے گھر سے کبھی قدم بھی باہر نہین رکھا۔ یہ بات خالی از مفاد نہین ہوسکتی کہ یہ لوگ ایک دوسرے سے ملین ایک دوسرے سے شناسائی بہم پہونچائین اور باہم خیالات کا مبادلہ کرین۔ مگر بڑی وسعت کے ساتھ انکا ملنا جلنا بے اسکے ممکن نہین کہ سرکار ہی کی طرف سے انکو اس دربار کیطرح کا موقع دیا جائے۔ اگر ہم یورپ کے برِ اعظم پر نظر کرین تو پائینگے کہ جبسے فرمان روایانِ یورپ نے ضروری مواقع پر ایک دوسرے سے ملنے کا طریقہ اختیار کیا ہے مفادِ مشترک اور اسباب امن مین بے انتہا ترقی ہوئی ہے۔ یا تو اگلے وقتون مین یہ لوگ ذرا ذرا سی بدگمانی پر اپنی فوجونکو کوچ کا حکم دیدیا کرتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ سلطنت کیطرف سے دعوتین ہوتی ہین ایک دوسرے سے

مین وہان کے خاص طریقے سے ایسی ہی باتین ہوتی رہتی تھین کیونکہ اسمین تو ذرا بھی شبہ نہین
کہ اُن لوگون مین جو کھیل تماشون کے مجمع ہوتے تھے اور جو المپک گیمز کے نام سے مشہور ہین
یہ اُن ہی کھیل تماشون کا طفیل تھا کہ وہ لوگ قومی رج کو جسکے بل پر چھوٹی ریاستین متفق
ہو کر پرانی دنیا کی بڑی سے بڑی باشوکت سلطنتون کے ساتھ تازہ دم نبرد آزمائی کرتے
رہتے تھے۔ علاوہ برین مین خیال کرتا ہون کہ ایک دوسرے سے ملنا ملاقات کرنا مختلف
صوبون کے حکام انگریزی کے حق مین بھی برابر مفید ہوگا۔ مدراس مین ایسے بہت حاکم مین جنھون
نے پنجاب کی کبھی شکل تک نہین دیکھی۔ علیٰ ہذا القیاس بمبئی مین کتنے ایسے ہین جو بنگال کے
حال سے بالکل ناواقف ہین ہندوستان مین تقریبًا وائسرائے ہی ایک ایسا شخص ہے جسکو
تمام ملک سے واقفیت پیدا کرنے اور مقابلے کی جانچ پرتال کا موقع ملتا رہتا ہے۔ لوگ
اگر یکسانی انتظام کے لئے غل شور مچائین تو کچھ بیجا نہین۔ مین آپ صاحبونکو یقین دلا سکتا
ہون کہ بے شک ہندوستان مین انتظام کے طور طریق کا اختلاف بڑا حیرت انگیز ہے۔
مین ایسا شخص تو ہون نہین کہ مین اس اختلاف کو مٹا دینا چاہتا ہون مگر اتنا تو مین وثوق
کے ساتھ کہتا ہون کہ دہلی کے دربار جیسا موقع جسمین تمام ہندوستان کے اہل سیف و اہل قلم
چند گھنٹون یا ایک دن کے لیئے نہین بلکہ دو ہفتون کے لیئے ایک دوسرے سے ملینگے اور
اس اثنا مین اپنی اپنی یادداشتون کا ایک دوسرے سے مقابلہ اور خیالات کا مبادلہ کرینگے
ایسا موقع سرکار دربار اور نیز ملک کے انتظام کے لیئے جسکے وہ خدمتگزار ہین بیشمار فائدون پر مشتمل ہوگا

یہ ہین بڑے فائدے جو بادشاہ سلامت کی اطاعت وانقیاد کے علاوہ میری رائے مین ہندوستان کو من حیث المجموع دربار سے حاصل ہونگے - مین نے جیسا کہ سب کو معلوم ہے عملی حیثیت سے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ ساتھ کے ساتھ دہلی مین ہندوستان کی صنعت و حرفت کی ایک بڑی نمائش کیجائے تاکہ اس تقریب پر مزید فائدہ مترتب ہو - مین عام لوگونکو پورے اعتماد کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ لوگ اس نمائش کی آراستگی اور چیزونکی کثرت اور خوبی کو دیکھکر بہت ہی متعجب ہونگے - چاہے یہ بات سچ ہو کہ ہندوستان کی پرانی صنعتین یورپ کے مقابلے کیوجہ سے معدوم ہوتی چلی جارہی ہین کہ اکثر ہی لوگ جو ان صنعتونکے زندہ رکھنے کے لیئے خود ذراسی بھی کوشش نہین کرتے ہی آلاہنا دیا کرتے ہین خیر تو چاہے ہندوستان کی صنعتین اس بے اعتنائی کی وجہ سے معدوم ہوتی چلی جارہی ہون یا جیسا کہ مین شبہہ کرتا ہون ہندوستان ایک عالم گیر قانون کی صرف ایک نظیر پیش کررہا ہے اور بس غرض کچھ بھی ہو واقعی بات یہ ہے کہ ابھی جیسا بہت سے لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ صنائع تقریبًا بالکل معدوم ہوگئی ہین غلط ہے لیکن ان دنون مین بھی جنہین تاجرانہ اوہام اور عیاشانہ مذاق عالمگیر ہورہے ہین ہندوستان مین ایسے صنّاع موجود ہین جو ابھی تک صنعت و حرفت خوبصورتی اور نادر چیزونکی طلب کو اگر فی الحقیقت لوگون مین ہو رفع کرسکتے ہین - مین اس بات کا دعوے نہین کرتا کہ صرف ایک نمائش سے مین ان صنعتون کی تجدید کردونگا لیکن اگر واقع مین یہ صنعتین زندہ ہون تو مین اس بات کا خیال کیئے بغیر نہین رہ سکتا کہ اگرچہ یہ پژمردہ اور افسردہ ہوگئی ہین لیکن تاہم ہم اسموقع سے یہ فائدہ اٹھا سکتے ہین کہ ان صنعتون کی تجدید کرین اور ان مین

کیسے کیسے کام کر سکتے ہین اور اسکے علاوہ بڑی ضروری بات یہ ہوگی کہ لوگون کو ہنرمندی کی ترغیب دینگے اور اپنے لوگون کے مذاق کی اصلاح کرینگے سو الگ۔

اور اب مین زیادہ تر معاملے کی عملی صورت حال کے بارے مین کچھ کہنا چاہتا ہون یعنی وہ مصارف جو اس تقریب کی بابت ہندوستان کے محاصل پر عائد کیے جائین گے۔ مین نے اس مضمون کے متعلق لوگون کے ایسے بیانات دیکھے ہین کہ اُنکو دیکھکر مجھ جیسا سخت دل آدمی بھی چونک اُٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگون نے ایک مشغلہ بنا رکھا ہے کہ خاص خاص مقامات مین بے تامل کہہ دیا کرتے ہین کہ ہندوستان کو دربار مین کم سے کم ایک کروڑ روپے خرچ کرنے پڑینگے اور مین نے ایک ذمہ دار اخبار مین پڑھا ہے کہ لارڈ کرزن بیہودہ نمود و نمائش مین دو کروڑ سٹرلنگ اُڑانے کو ہین۔ حتیٰ کہ بالخصوص مجھے خوش کرنے کے لیے اکثر ہمارے پرانے دوست نیرو کے ساتھ مجھے تشبیہ دیتے ہین جسکی نسبت مشہور ہے کہ روما مین آگ لگی ہوئی تھی اور وہ مزے سے سرنگی بجا رہا تھا۔ مین اپنی ذات سے اسطرح کی گُربزی کو بہت ہی ذلیل سمجھتا ہون کہ سلطنت کے ہر ایک کام کو بڑا ہو یا چھوٹا دنائت کے ساتھ بیسون آنون روپیون مین جانچا جائے۔ بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ اُن مین کتنا ہی خرچ کرو اُسکو داخل اسراف نہین کہا جاسکتا علی ہذا القیاس بہتیرے کام اس قسم کے بھی ہوتے ہین کہ اُنپر جو خرچ کیا جائے اُسکو کوئی ناکافی نہین کہہ سکتا۔ تاہم مین اسکو بالکل تسلیم کرتا ہون کہ اسطرح کے قطعی خیالات ہر شخص کے ذہن مین نہین گزرے ہونگے اور نزاع مین اتنی واجبیت اور صداقت بھی ہے کہ کام کیسا بھی ہو یہ بات

ایسا معقول معلوم ہوتا ہے کہ مین اسکا جواب شافی دینا چاہتا ہون۔

مین خیال کرتا ہون کہ یہ اعتراض دو قسم کے لوگون سے پیدا ہوا ہے ایک اُن لوگون کی طرف سے جو خیال کرتے ہین کہ جس صورت مین اقطاع ہندوستان قحط اور گرانی کی وجہ سے مبتلاے مصیبت ہین دہلی مین مطلقاً کچھ بھی خرچ کرنا نہین چاہیئے دوسرے اُن لوگون کی طرف سے جو فکرمند ہین کہ کچھ تو چار و ناچار خرچ کرنا پڑے گا تو بہت زیادہ نہ خرچ کیا جائے تو مین چاہتا ہون کہ پہلے اول قسم کے لوگون سے نبھگت لون۔

یہ سچ ہے کہ اب سے چند ہفتے پہلے ہم بہت ہی فکرمند اور خائف تھے کہ دیکھیے گجرات مین اقطاع دکن مین اجمیر مین اضلاع ممالک متوسط مین اور پنجاب مین ہمکو کیسی دقت پیش آتی ہے لیکن مین سچے دل سے کہتا ہون کہ جب سے مین ہندوستان آیا ہون فی الحقیقت میرے پچھلے تین ہفتے سب سے زیادہ خوش گزرے ہین اسلیئے کہ جہان جہان مینھ کی سخت ضرورت تھی وہان باران رحمت کی جھڑی لگنے سے مین یقین کرتا ہون کہ ہم آیندہ موسم سرما کے حقیقی اور دُور دراز قحط کے خدشون سے محفوظ ہو گئے ہین اور اگرچہ کہین کہین مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑے تاہم قومی عذاب کی شکل مین کوئی ڈرنے کی جگہ نہین لیکن بالفرض اگر یہ بارش نہ بھی ہوئی ہوتی یا میری اس وقت کی پیشین گوئی غلط ہے تاہم کوئی شخص ایک لمحے کے لیئے بھی ایسا خیال کر سکتا ہے کہ صرف اسوجہ سے کہ ہم چند لاکھ روپے دہلی مین خرچ کرنا چاہتے ہین ہندوستان کے دوسرے اقطاع کے محتاجون کی امداد و پرورش مین ایک

پائی کی بھی کمی کی جائے گی۔ مین نے ۱۸۹۹ء کے قحط کے آغاز مین گورنمنٹ کی طرف سے
اس بات کا یقین دلایا تھا کہ ایسا ایک روپیہ بھی پس انداز نہین کیا جائیگا اور نہ اُسکے خرچ
کرنے مین کسیطرح کا مضائقہ کیا جائے گا جس سے قحط کی مصیبت مین تخفیف ہو اور اُس سے انسان
کی جان بچائی جاسکے۔ چنانچہ ایمانداری سے اس وعدے کا ایفا کیا گیا اور اگراب بھی خدانخواستہ
بلائے قحط ہمپر ٹوٹ پڑے یا اب بہین دربار کی کارروائی ہورہی ہو اور بلا آنازل ہو ہم رعایا کے
روپے سے ایسا ایک آنہ بھی نہین لینگے جو بصورت دیگر وقف خدمت مساکین ہوسکتا ہے ہمکو
اول اُنکے استحقاق کا خیال رکھنا ہے اور اُنکے استحقاق کو ہم ایسا سمجھین گے کہ اُسکے لیے ہم
اپنا قول دے چکے ہین۔

پھر معترضین کی ایک دوسری جماعت ہے یہ لوگ اتنا تو مانتے ہین کہ دربار مین کچھ نہ کچھ تو خرچ
کرنا پڑے ہی گا مگر اُنکو خدشہ یہ لگا ہوا ہے کہ یہ خرچ کہین زائد از ضرورت نہ ہو جائے۔ مجھے یہ بات
بخوبی یاد ہے کہ یہی اعتراض لارڈ لٹن کے عہد مین اُس اجتماع پر ہوا تھا جو ۱۸۷۶ء کے موسم خریف مین
منعقد ہوا۔ اُسوقت ہندوستان مین قحط تھا اور اُنکی ناعاقبت اندیشی اور فضول خرچی پر
ہندوستانی اخبارون نے یہان اور پارلیمنٹ نے ولایت مین بہت سخت ملامت کی۔ اور
تاہم مین نے لارڈ لٹن کا لگایا ہوا حساب دیکھا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب
تمام مصارف ادا کردیے گئے تو مجمع دہلی کا ہندوستان پر صرف ...۵۰ پونڈ خرچ پڑا اور تشمول
دہلی تمام ہندوستان کی تقریب مین جو خرچ ہوا وہ ایک لاکھ پونڈ تھا۔

ایک اعتبار سے اب ہماری حالت کسی قدر مختلف ہے ۱۸۷۷ء کا مجمع قریب قریب

صرف سرکاری عہدہ دارون کا مجمع تھا مین نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ آنے والے دربار مین باشندگان ہندوستان مین سے ہر ایک حصے کی سربرآوردہ جماعتونکے قائم مقامونکو جمع کردون مین دربار کو عامۂ خلائق کا جشن بنانا چاہتا ہون نہ صرف سرکاری عہدہ دارونکا اسکے یہ معنی ہین کہ سرمایۂ آیندہ مین ہمارے یہان بہت بڑے بڑاؤ ہونگے زیادہ مہمان آور اسکا ضروری نتیجہ ہے کہ ۱۸۷۷ء کے مقابلے مین خرچ بھی زیادہ ہو۔ ہمارے انتظام سے بالکل الگ تپچھلے پچیس برس مین لوگونکی باہمی آمدورفت آپس کا میل جول بہت بڑھ گیا ہے اسکی وجہ سے بھی لوگونکا ہجوم بہت ہوگا۔

قریب قریب ہر شخص چاہے گا کہ وقت پر موجود رہے اور جو واقع مین موجود ہونگے انکا شمار بہت ہی زیادہ ہوگا۔ یہ تمام باتین کارروائی کے پیمانے کی توسیع کی متقاضی ہونگی۔ باوجود ان خیالات کے مین لوگون کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہون اور اُنکو اس بات کے معلوم کرنے کا حق بھی ہے کہ جتنے انتظام سوچے گئے ہین سب تاجرانہ اور جزرسی کے اصول پر چلینگے میرے انگلستان سے روانہ ہونے سے پہلے لارڈ سالسبری نے مینشن ہوس مین ایک تقریر کی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے مین نے اُنکو لارڈ کچنر کی جو ہمارے کمانڈر ان چیف ہونے والے ہین اس لیاقت کی تعریف کرتے سُنا کہ اُنھون نے اصول تجارت کے مطابق ایک جنگ کا انتظام کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ دربار کے متعلق بھی ہم اپنے تئین اسیطرح کی دل خوش کن تسلی دے سکینگے۔ تمام مکانات اور عمارات جو خاص اغراض دربار کے لیئے بنائی جارہی ہین اُن مین ایسا مال مسالا لگایا جارہا ہے جسکی قیمت استعمال اول کے بعد

برقرار رہے گی اور وہ مجمع عام مین نیلام کردیا جائے گا اور اکثر صورتون مین توقع کیجاتی ہے کہ ساٹھ سے اسّی فیصدی تک اصلی قیمت وصول ہو جائیگی۔ اسیطرح خیمے گاڑیان گھوڑے جو دربار کے آنے والون کی آسائش کے لیئے بہت کچھ بنوائے اور خریدے جائینگے اُنکی بھی نکاسی ہو جائیگی اور اِن چیزون مین مجکو صد فی صد لاگت کے وصول ہونے کی توقع ہے۔ بجلی کا لوازمہ جو خیمہ گاہون اور قلعے کی روشنی کے لیئے ہے تمام تر اُن کلون کے پُرزے ہین جو ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے بجلی کے ذریعے سے ہندوستان کی بارکون کی روشنی اور اُنکے ہوادار رکھنے کے لیئے بفرمائش منگوائی ہین۔ بر سبیل تنزل ہم چھوٹی سی چھوٹی چیز کے لیئے بھی ایسا بندوبست کر رہے ہین کہ روپیہ ضائع نہین ہوگا بلکہ کسی نہ کسی صورت سے واپس آجائیگا اب مین روپے کی بازیافت کے دوسرے پیرایے کو لیتا ہون جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے اِس ملک مین جتنی ریلین ہین اکثر گورنمنٹ کی ملکیت ہین اور چاہے ریلون کو ہم بذاتِ خود چلاتے ہون یا ہماری طرف سے دوسرے چلاتے ہون فائدہ سارے کا سارا یا اُسکا معتدبہ حصہ ہمارے ہاتھ مین آتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ معترضین کو بلایا جائے اور اُنسے کہا جائے کہ غل شور مچانے سے پہلے آیندہ دسمبر جنوری فروری تک صبر کرو اور اِن مہینون کے مال کی آمدنی کو دیکھو اگر ان نقشون کی رو سے جتنا کچھ خرچ ہوا ہے اُسکا اکثر حصہ گورنمنٹ کی جیب مین واپس نہ آیا تو مجکو یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوگا۔ اسیطرح ڈاک اور تار کے مدّات ہین کہ اُنکی منفعت بھی گورنمنٹ کے خزانے مین جاتی ہے اور جس سے ہمکو بہت زیادہ یافت ہوگی۔ آخر کار مین اُن لوگون کو بُلاتا ہون جو مصرفِ بے سود سے

خائف ہین کہ آنکھین کھولکر دیکھین تو سہی کہ ہندوستان کے تمام حصون مین مہینون سے ابھی تک
کیا ہو رہا ہے۔ مین اس بات کا دعویٰ کرتا ہون کہ لاکھون ہندوستانی صناع اور حرفت پیشہ
لوگونکو اس دربار کی چیزین طیار کرنے کی وجہ سے کافی کام اور معقول مزدوریان مل رہی ہین
کانپور۔ جبلپور اور لاہور مین کپڑا بننے کی کلین ہین اُن مین جاکر دیکھو گے کہ خیمے بن رہے ہین
کارخانون مین جاکر دیکھو جہان ساز اور زین طیار ہو رہے ہین گاڑی بنانے والونکے پاس
جاؤ جہان سینکڑون لینڈو اور وکٹوریا گاڑیان بنائی جا رہی ہین۔ قالین بننے کے کارخانون
مین جاؤ جہان دریان اور غالیچے بُنے جا رہے ہین اثاث البیت بنانے والون کے پاس
جاؤ جہان کیمپ کے لئے ساز و سامان طیار ہو رہے ہین۔ ہر ہندوستانی ریاست مین جہان
کہین بھی جاؤ گے درزی اور زرد وزدوہری دھیانگی پر کام کرتے ہوئے ملینگے۔ ہندوستان
کے کسی قصبے بلکہ گانون مین بھی جانکلو جہان کسیطرح کی ہندوستانی دستکاری کا کام ہوتا رہا
ہو اور مدت سے اُس کام کا مندا ہو تو تم وہان پاؤ گے کہ ٹھٹیرے اور سنار اور خرادی اور
سنگ تراش اور سادہ کار اور رنگ ساز اور کھٹیک بڑے زور سے کام کر رہے ہین۔ اِن
سب کارخانون مین جاؤ اور تب ایک راے قائم کرنا کہ دہلی کے دربار نے ہندوستان کی
محنت مزدوری پر کیا اثر کیا ہے۔ فرض کرو کہ ہم اپنے ان بعض دوستون کی صلاح پر کار بند
ہون اور ڈھنڈورا پٹوا دین کہ کل سے تمام کارروائی موقوف تو مین پیشین گوئی کرتا ہون
کہ ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک داد فریاد کا ایک غُل مچ جائیگا اور بدون اسکے
کہ ہم کسی ایک فرد بشر کو بھی فائدہ پہونچائین ہندوستان کے کاریگرون کو ایک سبب سے

نقصان پہونچائینگے سوالگ۔

غرض مین نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ جو کچھ دہلی مین خرچ کرنا پڑیگا اُسکا اکثر حصہ صرف برائے نام ہوگا جس قدر ہم ایک ہاتھ سے خرچ کرینگے اُسیقدر دوسرے ہاتھ سے واپس لینگے یا ہندوستان کو واپس دینگے۔ اب ذرا مجکو واقعی رقمون سے بحث کرنے دیجیے۔ مارچ گزشتہ کے بجٹ مین ہمنے دربار کے لیئے ½ ٢٦ لاکھ کی رقم الگ نکالدی ہے۔ یہ ہے وہ رقم جسکو بعض لکھنے والون کی مضمون آفرین طبیعتون نے بڑھا کر ایک کروڑ بلکہ دو کروڑ سٹرلنگ کردیا ہے مین اِس رقم مین اُس چار لاکھ کی رقم کو تو شامل کرتا نہین جو صنعت وحرفت کی نمائش کے لیئے رکھی گئی ہے اِس لیئے کہ میرے عندیے مین کوئی بھی یہ حجت پیش نہین لائیگا کہ یہ رقم دربار کی بابت ہے اسکا اکثر حصہ تو واپس آجائے گا اِس رقم کو دربار سے کچھ تعلق نہین۔ جب چاہو نمائش کروُ اسکا صرفہ عاقلانہ اور قابل بازیافت ہے علیٰ ہذا القیاس مین ½ ٨ لاکھ کی رقم کو بھی جو فوج کے نام سے داخل بجٹ ہے حساب سے خارج رکھتا ہون کیونکہ یہ رقم اِسوجہ سے تو خرچ نہین کیجاتی کہ صرف دربار کے لیئے اِتنی کثیر فوج دہلی مین جمع کی گئی اکثر کرکے تو یہ رقم بڑی فوجی مصنوعی جنگون مین جو زمانہ حال کی فوجی تعلیم کے ضروری لوازم مین ہین خرچ کیجاتی ہے اور مصنوعی جنگ دربار سے ایک مہینہ پہلے ہوگی جیسی ١٨٨٦ع مین دہلی کے آس پاس لارڈ ڈفرن کے عہد مین بھی ہوئی تھی اور اُسکو دربار اور تاجپوشی سے کچھ بھی تعلق نہ تھا اِن رقمونکو مجرا کرکے ½ ٢٦ لاکھ کی رقم باقی رہتی ہے اور اسمین بطور ضمیمہ

[illegible]

عائد کیجائیگی - اور مجموعی رقم کی بابت مین کہہ چکا ہون کہ اُسکا بڑا حصہ یقیناً بھرتی کر دیا جائیگا البتہ اُسوقت ممکن نہین کہ واقعی خرچ کا ٹھیک حساب لگا دیا جائے یا اُسکی نسبت پیشین گوئی کیجائے لیکن مین امید کرتا ہون کہ مین نے کافی طور پر اتنی بات بتا دی ہے کہ جس مقدار تک مشرقی خیالات نے خرچ کی رقم کو وسعت دی ہے اُس سے بیجا خرچ کم پڑیگا اور نیز یہ کہ ہندوستان مین شاہی تقریب کا سرانجام اس سے زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ کسیطرح نہین ہو سکتا تھا۔

مین اس خیال کو روک نہین سکتا کہ شورش جو مصارف کے بارے مین یہان لوگون نے مچا رکھی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ مین نے اُسکو فرو بھی کر دیا ہے کسی قدر اُسکو اس خیال سے بھی اشتعال ہوئی ہے اور یہ خیال ابھی چند روز پہلے تک عام تھا کہ بہت دن نہین ہوئے ہندوستان سے کچھ لوگ اور کنٹجنٹ فوج تاجپوشی کی تقریب مین شریک ہونے کے لیئے انگلستان گئے اور وہان اُنکی مہمانداری ہوئی عجب نہین اُس خرچ کا کچھ حصہ ہندوستان پر عائد کیا جائے۔ پچھلے دنون گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکے بارے مین ہوم گورنمنٹ کے ساتھ خط و کتابت کی اور اس ردوکد کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمنے بڑی خوشی سے یہ خبر سُنی کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے خزانۂ شاہی سے منظوری کرالی ہے کہ جو لوگ ہندوستان سے گئے ہین اُنکے متعلق انگلستان مین جو کچھ بھی خرچ ہوا ہے سب شاہی خزانے سے دیا جائے اُن مصارف مین ہندوستان کے رؤسا اور قائم مقامون اور کنٹجنٹ کی مہمانداری جو فوج اور والنٹیر کے قائم مقام بھی اور علی ہذا القیاس انڈیا آفیس مین جو تقریب ہوئی تھی اُسکا سارا خرچ داخل ہے یہ اصول کہ

ہر ایک ملک کے مہمانون کا خرچہ اُسی ملک پر ڈالا جا[illegible]

اور اسمین کسیطرح کی تکرار کی گنجائیش نہین مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ منظور ہو جائیگا اور آئندہ سے اسپر عمل بھی کیا جائیگا۔

مین امید کرتا ہون کہ مین بقدر ضرورت بیان کر چکا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو روا مین آگ لگی ہوئی ہے بلکہ اسکے برعکس مین یقین کرتا ہون کہ روا بڑی خوشحالی کی دہلیز پر کھڑا ہوا ہے اور نہ یقیناً نیرو سارنگی بجا رہا ہے۔ مین ہندوستان[illegible] مین پیشین گوئی کر کے لوگون کو خوش کرنے کے لیئے زیادہ کہنا نہین چاہتا اور مین کہہ بھی نہین سکتا کہ کیسے کیسے انقلابات خواہ وہ داخلی ہون یا خارجی ہماری تقدیر مین لکھے ہین۔ لیکن مین حد انسانیت مین رہ کر اتنا کہہ سکتا ہون کہ آئندہ کے چند مہینون مین جو اسوقت سے لیکر جنوری تک حایل ہین کوئی خدشہ ایسا نہین ہے جو ہمکو دہلی دربار مین اطمینان و خوش دلی کے ساتھ شامل ہونے سے مانع ہو۔ اب صرف اتنی بات باقی رہ گئی کہ ہم اس بات کی کوشش کرین کہ یہ جشن ہندوستان مین کسیطرح انگلستان کے جشن سے خوش اسلوبی مین کم نہ ہو۔ اکثر اقطاع روے زمین کے اکثر لوگون کی آنکھین آئندہ جنوری مین دہلی کیطرف لگی ہونگی اور ہمکو نہ صرف حضور ملک معظم کے بھائی کی موجودگی مین ہندوستان کی پرجوش خیرخواہی کے تصدیق کرا دینے کا موقع ملے گا بلکہ اسکا بھی کہ ہندوستان ایک جسد بے روح اور بے حس و حرکت نہین ہے بلکہ جاندار ہے اور اسکی قوت اور توانائی ہر وقت بڑھتی جارہی ہے میری یہی دعا ہے کہ سارا ہندوستان ایک دل ایک خیال اور ایک آواز سے ان تقریبات

مین شریک ہوا اور جو لوگ دہلی کی تقریبات مین شریک نہین ہو سکتے اُنکو بھی چاہئیے کہ اپنے گھرون کے قرب و جوار مین اسیطرح کی خوشیان منائین اور اسیطرح کے جشن کرین ہم امید کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسکا انتظام کیا جائے۔

ایک اور چھوٹی سی بات ہے اور وہ میری ذات سے متعلق ہے مین چاہتا ہون کہ اپنی تقریر کے ختم کرنے سے پہلے آپ صاحبون کی اجازت سے اسکو بھی بیان کر دون اسلیئے کہ اُسکو بھی اِس دربار سے ایک طرح کا تعلق ہے گو دُور کا ہے مین نے اخبار مین دیکھا ہے کہ بہت جگہ لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ دربار ختم اور یہ تردد رفع ہوا اور مین نے غالبًا ذاتی یا پولیٹکل بلند نظری کی جستجو مین خدمت سے استعفا دیا اور انگلینڈ کو چلتا بنا۔ مین واقع مین کہہ نہین سکتا کہ پچھلے دو برسون مین کتنی بار ایسی افواہین مشہور ہوئی ہین۔ جو لوگ ایسی افواہین بیٹھے گڑھا کرتے ہین اور جو لوگ یقین کر لیتے ہین مجھپر دونون ظلم کرتے ہین اور اُنکو احساس نہین ہوتا کہ مین ہل چلا رہا ہون جب تک کھیت مین دھاریان پڑی نہ دیکھ لون ہل کو کیسے چھوڑ سکتا ہون۔ باستثناء اُن خاص حالتون کے جنکا علم قبل الوقت نہین ہو سکتا میرا ارادہ ہرگز ایسا کرنے کا نہین۔ بہت سے کام جنکو مین نے اور میرے ساتھیون نے ہاتھ لگایا ہے ابھی اَدھورے پڑے ہین جبتک مجکو اپنے ساتھیون سے سہارا ملتا رہے گا جو کسی وقت مین متزلزل یا کم نہین ہوا اور جب تک مجھمین کام کو لپٹے رہنے کی تندرستی اور توانائی ہے مین کام کے چھوڑ دینے کو ترکِ فرض سمجھونگا۔ رہی یہ بات کہ یہ کام ملک کی بہتری کے لیئے کرنے کے لائق ہے یا نہین اسکا فیصلہ مین دوسرون پر چھوڑتا ہون مگر مین

اتنی بات اور کہنے کی اجازت چاہتا ہون کہ مین تو اپنے حق مین اسکو بڑی بھاری اور نہایت مقدس ذمہ داری سمجھتا ہون۔

کونسل کے ایک اجلاس مین جو گورنمنٹ ہوس مین بمقام کلکتہ ۲۵ - مارچ ۱۹۰۳ء کو منعقد ہوا ہزاکسلنسی پریزیڈنٹ نے ۰۴-۱۹۰۳ء کے بجٹ کے مباحثے کے وقت اثناء گفتگو مین فرمایا۔ یہ بات ہم ایک اور پہلو سے بھی دیکھ سکتے ہین جسکی وجہ سے مین کونسل اور اور لوگون کو تھوڑی دیر کے لیئے تخفیف ٹیکس کیطرف جسکا اعلان بجٹ مین ہو گیا ہے توجہ دلاؤنگا کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ اس بیان سے شاید اُن اعتراضات کی جوبے وقت ہو رہے ہین مفید صلاح ہو گزشتہ تین ماہ مین ہمنے خاص خاص اخبارون مین کتنی دفعہ دیکھا ہے کہ دہلی دربار بیہودہ اور ایذادہ اسراف ہے کیونکہ ہلوگون کا روپیہ (اسکی زیادتی اور کمی کو مین آگے چلکر کہونگا) معاوضے مین کوئی اصلی فائدہ دیئے بغیر ضائع کیا جا رہا ہے۔ میرے دلکو اسکی طرف سے بھی یکسوئی نہین کہ میرے آنریبل دوست مسٹر جارلو کو خود اس معاملے مین کچھ تھوڑی غلط فہمی نہین ہوئی اسلیئے کہ اُنھون نے براہ کریم النفسی ہمسے فرمایا ہے کہ گزشتہ را صلوات جیسے کہ ہم مین کہین بانی مرتا تھا اور اب ہمکو اُسے بھول جانا چاہیئے۔ ہماری ہرگز یہ رائے نہین ہے۔ مین اتنا کہ سکتا ہون کہ دربار مین بجٹ کی رقمون کا اعلان کرنے سے مین بہت خوش ہوتا مگر زمانۂ حال کی گورنمنٹون کا مستمر دستور ہے کہ ٹیکس مین کچھ رعایت کرنی ہوتی ہے تو بجٹ کے ساتھ سال حسابی کے شروع یا آخر مین اسکو ظاہر کیا کرتے ہین۔ مین نے ایسا خیال کیا کہ میری دربار کی سپیچ سے یہ بات اچھی خاصی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے

جلد باز اور بے اعتبار دوستون سے [illegible]
موقع کھودیا اور کھودینے سے لوگون پر یہ بات ثابت کردی کہ اُسکو لوگون کے تردد کی مطلق پروا
نہین - بات یہ ہے کہ جن لوگون نے دربار کو دیکھا ہے یا اُنکو دربار کے حال کی کچھ خبر ہے
اُن مین سے ۹۰ فیصد بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ ۹۹ فیصد تو یقیناً اُسکو بے نظیر کامیابی سمجھتے ہین
اور معدودے چند ایسے بھی ہین جو اُسکو ابھی تک ناکامیابی بتاتے ہین اور ناکامیابی کا
الزام اِس بات کے سر تھوپتے ہین کہ جس رعایت کو وہ جنوری مین محفوظ کرنا چاہتے تھے
اُسکا اعلان مارچ مین ہوا - سو مین تو اسکا یقین کرتا نہین - کہ یہ لوگ اِس ایک شکایت کے
رفع ہوجانے سے دربار کو الزام ناکامیابی سے سبکدوش کردینگے - جب آیندہ زمانے مین دربار
کا حال تاریخ کی کتابون مین لکھا جائیگا تو کو کامیابی اور ناکامیابی کو تنگ چشمی سے مالی
نتیجے پر مبنی کیا جائے مین پوچھتا ہون کہ جو لوگ دربار کو کامیاب بتاتے ہین کیا وہ لوگ صرف
اِسوجہ سے کامیاب کہ دینگے کہ یہ رعایت جسکا اعلان اب کیا جاتا ہے دربار کے وقت
پہلے سے اِسکی خبر کردی گئی تھی یا جو لوگ دربار کو ناکام بتاتے ہین وہ صرف اِسوجہ سے
اُسکو ناکام کہ دینگے کہ امید دلائی گئی تین مہینے پہلے اور اعلان کیا گیا تین مہینے بعد مین نہین
خیال کرتا کہ اِس سوال کا جواب زیادہ غور طلب ہو -

یہ جو کچھ مین نے بیان کیا خواہی نخواہی مجکو راغب کرتا ہے کہ خود دربار کی نسبت بھی کچھ
کہون اور مین پہلے چند لفظ خرچ کے بارے مین کہنے چاہتا ہون - جیسا کہ مین نے اپنی گزشتہ
ستمبر کی سپیچ مین کہا تھا کہ ہرچند خرچ ایسی چیز نہین ہے جسکو مین خواب و خیال مین بھی

بڑی پولیٹیکل مصلحتین اور بے انتہا پولیٹیکل نتایج مضمر ہین تاہم مجکو اُن لوگون پر جو اسیطرح پر جانچنا چاہین اعتراض کرنے کا کوئی حق نہین اور مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگ روپیون اور پائیون کے ہندسون سے بُرے بھلے کی شناخت کرتے ہین لیکن اگر ہم اِس معیار پر جانچین تاہم مین بے تامل دعویٰ کرتا ہون کہ جو کچھ مین نے پچھلے موسم خریف مین کہا تھا واقعات مابعد سے اُسکی پوری پوری تصدیق ہوگئی۔ اُسوقت مین نے یہی کہا تھا کہ ۲۶½ لاکھ جو شاہی خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے اُسکا اکثر حصہ واپس آجائیگا اور اِسکے علاوہ مین نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان مین اِس سے زیادہ جُزرسی کے ساتھ ایسی بڑی شاہانہ تقریب کا سرانجام ممکن نہین۔ اُسوقت لوگ عموماً ان پیشین گوئیون کو تسلیم نہین کرتے تھے مگر وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئین اور دراصل بجاے اسکے کہ واقعی خرچ سے گھٹا کر تخمینہ کیا جائے بڑھا کر تخمینہ کیا گیا تھا منہائی دے دلا کر حساب لگایا جاتا ہے تو خالص خرچہ جو شاہی مداخل پر عاید ہوا ۱۲½ لاکھ یا ۸۴۰۰۰ پونڈ سے کچھ زیادہ بیٹھتا ہے اگر اِس رقم مین وہ خرچہ بھی جوڑ دیا جائے جو لوکل گورنمنٹون کو اپنے اپنے قیامگاہون پر کرنا پڑا اور جسپر بوجہ خاص گورنمنٹ آف انڈیا کسی طرح کی نگرانی عمل مین نہین لاسکتی تھی اور بجاے خود اُسکی مجموعی میزان کچھ اوپر ۱۴¾ لاکھ یا ۹۹۰۰۰ پونڈ کی قدر ہے تو شاہی خرچ اور صوبون کے خرچ ملا کر دربار کے کل خالص خرچے کی آخری میزان ۱۸۰۰۰۰ پونڈ کے قریب ہوتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستانی ریاستین چھوڑ کر صرف برٹش انڈیا کے ۲۳۰ کرڑور باشندون نے اپنے بادشاہ کی تاج پوشی کے جشن پر

اتنا خرچ کردیا تو بہت زیادہ خرچ کردیا۔ برطانیہ عظمیٰ مین ۴ کروڑ ایک لاکھ کی آبادی ہے اُنھون
نے مین یقین کرتا ہون اسطرح کی تقریب کے لیئے ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنا منظور کیا یعنی مجموعہ آبادی
پر فی کس آدھی پنی۔ علاوہ برین جو لوگ شریکِ تقریب ہونے کے لیئے ہندوستان سے
قائم مقام بنکر گئے تھے اُنکی مہمانداری مین ستر ہزار پونڈ خرچ کیا سو الگ۔ ہندوستان مین
باوجود ۳۰ کروڑ آبادی کے ہمنے ۱۸۰۰۰۰ پونڈ صرف کیئے یعنی مجموعہ آبادی پر فی کس پنی کا
چھٹا حصہ۔ کیا لوگون کو اپنے شہنشاہ کے جشن کے لیئے اتنا دینا بھی بارِ خاطر ہوگا کیا
اتنا روپیہ ہندوستان مین بیاہ بارات یا ہندوستان کی مسند نشینی پر کبھی خرچ نہین ہوا۔
یہ مقدار اُس تخفیفِ ٹیکس کی جو ہم ہندوستان کے باشندون کے لیئے آئندہ سال مین دینے والے
ہین اور وہ بھی ایک سال کے لیئے نہین بلکہ ہر آئندہ سال کے لیئے یہ اُسکا صرف ایک ساتوان
حصہ ہی تو ہے باشندگان ہندوستان نے جنوری مین اپنے شہنشاہ کی تاج پوشی کی تقریب پر
فی کس ایک پیسے سے بھی تو کم خرچ کیا ہے اور جو خرچ کیا تھا مارچ مین اُس سے ہشت گونے
پیسے زیادہ سالانہ اپنی جیب مین لیئے ہوئے گھر جاتا ہے۔ اِس عطیے کو اتنے بڑے حجم غفیر
پر پھیلاؤ تو رسدی فی کس کم معلوم ہوگا مگر لینے والے سے پوچھیے تو مین یقین کرتا ہون کہ وہی
سب سے پہلے تسلیم کریگا کہ کہانتک اُسکو فائدہ پہونچتا ہے اور اگر اُس سے صلاح لیجائے تو
مین امید کرتا ہون کہ وہ فوراً یہی جواب دیگا کہ اگر دربار پر غالباً ایسے ہی نتیجے مترتب ہوا
کرین تو ہر سال دربار ہونا چاہیئے۔ مین جانتا ہون کہ بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو یہ سنکر
کہینگے کہ ہان یہ سب سچ ہے مگر ہمکو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ دربار کی وجہ سے والیانِ ریاست

اور انکی رعایا کو کیا کچھ خرچ کرنا پڑا۔ مین اسکا جواب یہ دیتا ہون کہ مجھے خبر نہین اور کسی کو بھی خبر نہین کہ انکو کیا خرچ کرنا پڑا اگرچہ مین نے بہت سے مبالغہ آمیز اور اٹکل پچو حساب دیکھے ہین مگر مین اتنا جانتا ہون کہ جو کچھ بھی خرچ کیا لوگون نے اپنی خوشی رضا سے کیا اور جو کچھ خرچ ہوا ملک ہی مین خرچ ہوا۔ اور اسکی وجہ سے چارون طرف کام کاج کی چہل پہل رہی اور لوگ اپنی اپنی جگہ راضی اور خوش رہے اور ممکن نہین کہ کسی ایک ہندوستانی ریاست یا برِ اعظم ہندوستان کے کسی حصے مین کوئی شخص اسپر اعتراض کرنے کھڑا ہو یا فریاد کرے۔

لیکن مین ممبران کونسل سے درخواست کرتا ہون کہ کیا مناسب نہین کہ ہم اس لایعنی بحث کو چھوڑ کر ایک لمحے کے لیئے یہ دیکھین کہ خود دربار کا کیا اثر پڑا مالی معیار کی تو مین تردید کر ہی چکا ہون اب مین مراسمِ ظاہری کے معیار کی بھی تردید کرتا ہون مین نے جنوری سے لیکر اب تک شان و شوکت اور دھوم دھڑکے کی نسبت اخبارون مین بہت کچھ پڑھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ دربار سے صرف سلطنت کی عظمت اور مشرقی طمطراق کا دکھانا منظور تھا۔ دنیا مین ہمکو ایک دوسرے کی نسبت کسقدر غلط فہمیان واقع ہوتی ہین۔ مین فرض کیئے لیتا ہون کہ دربار کی رونق کے بیان کرنے مین بہتیرے ریم کاغذ او بہتیرے گیلن سیاہی خرچ ہو گئی ہوگی۔ مگر مین مجبوری اسکا اقرار کرتا ہون کہ مین نے ہمیشہ ان بیانات کو افسوس کے ساتھ پڑھا ہے تو اسوقت مین کچھ اور ہی سوچ رہا ہون۔ مین امید کرتا ہون کہ مین بیہودہ بکواس نہین کرتا اور نہ خواب مین بڑبڑا رہا ہون۔ مگر میرے اور ہم مین سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصود اصلی جلوس اور نمائش نہ تھا بلکہ وہ اس ملک کے لوگون کی

تاریخ مین ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل مین ایک باب جداگانہ کی ابتدا ہے اسکی غرض اصلی کیا تھی - اسکا مقصود تمام والیان ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندون کو جو زیر حکومت برطانیہ ہین اس بات کی یاددہانی تھی کہ اب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے زیر حکومت ہین تاکہ وہ اس قابل ہون کہ اس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھکر سنجیدگی کے ساتھ منائین اور افضال شاہنشاہی اور تہنیتین انکے شامل حال ہون - اسکا نتیجہ کیا تھا - انکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیر حکومت گویا ایک ہین اور وہ مختلف الطبائع اور تکلیف دہ انبار کے منتشر عنصر نہین ہین بلکہ ہم آہنگ اور شاندار مجموعے کے متحد المیلان افراد ہین علیحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پردے انکی آنکھون پر سے اٹھ گئے اور مغرب مین عدن کے شیوخ عرب سے لیکر سرحد چین کے شان سرداران مکانانگ تک ایک ہی طرح کی خیرخواہی اور ایک ہی طرح کی امنگ سب کے دلون کو گدگدا رہی تھی - کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ بادشاہ کی تاجپوشی کے جشن مین اسکے باجگزار جمع ہون اور انکے ساتھ عہد و پیمان کی توثیق کیجائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی خاطر وفاداری کا - کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ رؤسائے مملکت معلوم کرین کہ سلطنت کے معنی کیا ہین - اگر ہم باقیماندہ اہل ہند کے حال پر نظر کرین جو دہلی مین حاضر نہ ہوسکے اور انھون نے اپنی جگہ مین اپنے طور پر خوشی منائی تو کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ تمام خلقت کو انکی زندگی کی تنگ تاریک اور لکیر کے فقیر طریقے سے ابھار کر ذرا باہر نکالین تاکہ وہ اعلیٰ نمونونکو ایک نظر دیکھین اور

اُن قوانین کی پروا کرین جنکی رو سے قومون کی رفتار تیز یا سست اور لوگون کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے مین یقین کرتا ہون کہ زمانہ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھکر کسی نے وہ رستہ نہین دکھایا جسپر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑ لیئے ہین اور نہ ممالک ہندستانکو اسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی طاقت کو دُنیا کے ذہن نشین کیا۔ اب یہ سبق بھولنے والا نہین ۔شہنائیون کی آواز بند ہوگئی۔ فرمان روا اور سلاطین رخصت ہوگئے ہین لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست اظہار نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایان ہے اور مٹنے والا نہین۔ ہر جگہ معلوم ہوگیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقت متمکن ہے جسنے ۳۰ کروڑ ایشیا کے باشندون کے خیالات اور امیدون اور فائدون سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی ہے اور اس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ اُنکی طاقت اتحاد ہی مین منحصر ہے۔ جیساکہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اُٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہین کیا تھا کہ مشرق کی تقدیر جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مُٹھی مین رہی ہے اَب بھی ہے ۔مین بھی خیال کرتا ہون کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا عہدہ دار حاضر دربار نہ تھا۔ ایسا کوئی فرمانروا نواب یا راجہ نہ تھا۔ کوئی ایسا سوجھ سمجھ والا تماشائی نہ تھا جسنے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت مین فخر اور ناز کے ساتھ کچھ ذمہ داری بھی ہے اور یہ کہ جو عزت و آبرو اور امن و عافیت اُسکو سلطنت کی بدولت حاصل ہے اِسکو بھی اُسکے معاوضے مین کچھ کرنا ہے۔

کی نمائش کے نتائج کو معلوم کرین جو ان ہی دنون مین دہلی مین ہوئی تھی۔ اس نمائش کی غرض اصلی یہ تھی کہ دیسی حرفون اور اس ملک کی صنعتون کو ترقی دے۔ نمائش کا اثر ہندوستان کے حرفون اور صنعتون پر آئندہ زمانے مین کیا ہوگا۔ اسوقت بتا دینا یقیناً ناممکن ہے۔ لیکن مین خیال کرتا ہون کہ اسکو باہر والون کی توجہ خواہ وہ اس ملک کے باشندے ہون یا نہ ہون ہندوستان کی جیتی جاگتی قابلیت کیطرف مصروف کرنے مین یقیناً بڑی کامیابی حاصل ہے اگرچہ نمائشگاہ صرف تھوڑے عرصے کے لیئے کھلی رہی اسپر بھی ۰۰۰۸۴ سے بھی زیادہ لوگون نے داخلے کی فیس ادا کی اور تین لاکھ روپئے سے اوپر ہی اوپر کا مال نقد فروخت ہوا اور نمائش کی مجموعی آمدنی چار لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ عمارت پر ۱½ لاکھ سے کسیقدر زیادہ خرچ پڑا اسکے علاوہ نمائش کا خالص خرچ صرف ½ لاکھ تھا۔ لہذا مین خیال کرتا ہون کہ ہم از روے انصاف دعوی کر سکتے ہین کہ ہمنے نمائش پر بہت اعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور ہندوستانی صنعت و حرفت کو ایسا زور سے چلتا کر دیا کہ اسکو مدھم نہین ہونا چاہیئے۔ اسکے علاوہ اتنے سارے عجائب خانون اور لوگون کے ذاتی انبار خانون مین خوبصورت چیزون کی فراہمی جو نمائش مین خریدی گئین چاہیئے کہ ہمارے کاریگرون کی ہنرمندی کے لیے جسمین ہنوز دم خم باقی ہے وقتی اشتہار کا کام دے۔

سرکار دربار دہلی مین فرمان روایان ریاست ہاے ہندوستان نہایت درجے

خوش تھے اور مین بلا خوفِ تردید کہتا ہون کہ اعلیٰ درجے کے فرمان روا ہز ہائینس نظامِ
حیدرآباد بھی کسی طرح کم خوش نہ تھے یہ میری خوش قسمتی تھی کہ دربار سے چند روز پہلے مجھ
مین اور آن مین ایک معاہدہ ہوا جسکے تذکرے کا مجکو اس سے پہلے موقع نہین ملا اور اب
مین آپ صاحبون کی خاطر اُسکا مختصر سا تذکرہ کرتا ہون۔

وہ معاہدہ حیدرآباد کے چند اضلاع کے آئندہ انتظام کے بارے مین تھا جو اضلاع
مفوضہ کہلاتے اور علاقۂ برار کے نام سے مشہور ہین۔ کاغذات متعلقۂ معاہدہ مشتہر کردیے گئے
ہین اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو انتظام قرار پایا اور جس طریق سے ہم اس نتیجے کو پہونچے
جیسی چاہے اپنی راے قائم کرے۔ مین یقین کرتا ہون کہ لوگون نے عموماً اس معاہدے
کو بحق فریقین معزز تسلیم کیا ہے جس سے معاملے کی ایسی صورت کا جو نصف صدی سے
کسی فریق کے حق مین نہ لائقِ اطمینان ثابت ہوئی اور نہ مفید خوبصورتی سے خاتمہ
ہوجاے گا۔ مین اس مقام پر صرف اتنی بات اور کہتا ہون کہ جیسا کہ اس خط و کتابت
سے ظاہر ہے جو اس بارے مین ہوئی ہے پہلے ہز ہائینس نظام کے اور میرے درمیان
دوستانہ گفت و شنود ہوئی اور اسکے بعد فریقین کی آزادانہ اور مطلق العنان خواہش کے
مطابق معاہدہ لکھا گیا۔ نامہ و پیام کے دَوران مین کسی وقت خلافِ طبع دباؤ کا
دخل نہین ہونے پایا جس قدر ہم اس معاہدے سے رضامند ہین ہز ہائینس اُس سے
کم رضامند نہین ہین اور جس صورت مین ہر دو فریق یکسان طور پر راضی ہین تو یہ کچھ
بیجا نہین کہ اَور لوگون کو بھی ہم اپنی مسرت مین شریک ہونے کو کہین۔ ہندوستانی

ریاستون کے متعلق چند مسئلے نازک اور مشکل ہین مگر مین اس سے مطمئن نہین ہون کہ والیانِ ریاست بھی اُنکی بابت نہایت صاف دلی اور خوش اخلاقی سے گورنمنٹ آف انڈیا کے افسرِ بالادست کے ساتھ گفت گو کرنے کے لئے آمادہ ہین -

ضمیمہ ۲

گزٹ آف انڈیا

دہلی پنجشنبہ۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

فارن ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

کیمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

دیسی روسا اور امرا کے لیئے حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے مزید سلامیان حسب تفصیل ذیل منظور فرمائی ہین اور عام اطلاع کے لیئے مشتہر کیجاتی ہین۔

دائمی سلامیان

نواب جنجیرا	۱۱ ضرب توپ سلامی
سابوا کنگ ٹنگ	۹ ضرب توپ سلامی
سابوا مونگ نئی	۹ ضرب توپ سلامی
سابوا ہسی پاو	۹ ضرب توپ سلامی

ذاتی سلامیان

شنکر راو چمناجی پنت ساچو بھور	۹ ضرب توپ سلامی
مہارانا جسونت سنگھ جی ہری سنگھ جی ڈنٹا	۹ ضرب توپ سلامی
نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر کے۔سی۔آئی۔ای۔ لوہارو	۹ ضرب توپ سلامی

حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم وتطیب خاطر نہایت معزز طبقہ باتھ مین مفصلۂ الذیل تقررات اور ترقیات منظور فرمائی ہین۔ اول درجے کے سول ڈویژن کے آنریری ممبر یا نہایت معزز طبقے کے نائٹ گرانڈ کراس ہز ہائینس آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر سر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی۔سی۔ایس۔آئی۔حیدرآباد

دوم درجے کے ملیٹری ڈویژن کے معمولی ممبران یا نہایت معزز طبقے کے نائٹ کمانڈر ون میجر جنرل چارلس کوین ایجرٹن سی۔بی۔ڈی۔ایس۔او۔اے۔ڈی۔سی۔انڈین سٹاف کور کمانڈنگ پنجاب فرانٹیر فورس و فرانٹیرڈسٹرکٹ۔کرنیل۔آرتھر جارج ہیمنڈ۔وی۔سی۔سی۔بی۔ڈی۔ایس۔او۔آن امپلائڈ سوپر نیومریری لسٹ انڈین سٹاف کور۔

ایل۔ڈبلیو۔ڈین

قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا

سٹار آف انڈیا

اشتہارات

کمپ دہلی۔یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم وتطیب خاطر اپنی تاجپوشی کی یادگار مین دربار کے انعقاد کے وقت جو تاریخ امروزہ مین بمقام دہلی واقع سلطنت ہند منعقد ہوگا۔طبقۂ اعلی مرتبت سٹار آف انڈیا مین مفصلۂ الذیل تقررات و ترقیات منظور فرمائی ہین۔

نائٹ گرینڈ کمانڈران

رائٹ آنریبل جارج فرینسس ہملٹن - ایم - پی - حضور ملک معظم کے سکرٹری سٹیٹ آف انڈیا جو لارڈ جارج فرینسس ہملٹن کے نام سے مشہور ہین -

ہز ہائینس راجہ سر راما ورما - کے - سی - ایس - آئی - کوچین -

نائٹ کمانڈران

آنریبل مسٹر ڈینزل چارلس جلیف اٹبسن - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبر -

ریرایڈمیرل چارلس چارٹر ڈروری - رایل نیوی - سپہ سالار افواج بحری حضور ملک معظم متعینہ ایسٹ انڈیز -

آنریبل مسٹر ہنری مارٹن ونٹر باتھم - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس قلعہ سینٹ جارج کے گورنر کی کونسل کے ممبر -

آنریبل مسٹر جیمز منٹیتھ - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - گورنر بمبئی کی کونسل کے ممبر -

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈانلڈ رابرٹسن - سی - ایس - آئی - انڈین سٹاف کور رزیڈنٹ میسور و چیف کمشنر کورگ -

آنریبل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتھ فریزر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس چیف کمشنر علاقہ متوسط - پریزیڈنٹ پولیس کمیشن -

ہیو شیکسپیر بارنز اسکوایر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - سکرٹری

گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔

سرجن جنرل ولیم روہو پر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین میڈیکل سروس (پنشنر) پریزیڈنٹ میڈیکل بورڈ۔ انڈیا آفس۔

کرنیل سر کالن کیمپبل سکاٹ منکریف۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ رایل انجینیرز (پنشنر) پریزیڈنٹ انڈین اریگیشن کمیشن۔

ہزہائینس راجہ کرتھی شاہ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹہری۔ گڑھوال۔ کنور رنبیر سنگھ پٹیالہ۔

کمپینین

آنریبل سر اڈوارڈ فٹز جیرالڈ لا۔ کے۔ سی۔ ایم جی۔ گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبر۔

آنریبل مسٹر چارلس سٹوارٹ بیلی۔ انڈین سول سروس۔ ایجنٹ گورنر جنرل ممالک متوسطۂ ہند۔

آنریبل مسٹر اڈوارڈ ٹونشنڈ کینڈی۔ انڈین سول سروس۔ پیون جج عدالت عالیہ ہائی کورٹ بمبئی۔ پولیس کمیشن کے ممبر۔

آنریبل مسٹر گیبریل سٹوکس۔ انڈین سول سروس۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ مدراس و گورنر قلعۂ سینٹ جارج کی کونسل واضعِ ضوابط و قوانین کے اڈیشنل ممبر۔

میجر جنرل ٹریوربروس ٹائیلر۔ رایل آرٹیلری۔ انسپکٹر جنرل توپ خانہ جات ہند۔

ہاروے اڈمسن اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ جوڈیشل کمشنر اپر برما۔

آنریبل مسٹر ولیم ہنری لاکنگٹن ایمپی۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالکِ متحدہ۔ اور لفٹننٹ گورنر ممالکِ متحدہ کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ بنگال۔ وجنرل وردنیوڈپارٹمنٹ ولفٹننٹ گورنر بنگال کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

کرنیل سینٹ جارج کاربٹ کور۔ رایل انجنیرز۔ سرویر جنرل ہند۔

لفٹننٹ کرنیل جیمز الگزنیڈر لارنس منٹگمری۔ انڈین سٹاف کور۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن پنجاب اور پولیس کمیشن کے ممبر۔

رجنالڈ ہنری کریڈک اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر جبلپور ڈویژن سنٹرل پراونسز

کرنیل ہنری ڈوئین سجنیسن۔ انڈین سٹاف کور۔ نائب ملیٹری سکرٹری (امورات متعلقہ ہند) وارآفس۔

میجر ہیوڈیلی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سٹاف کور۔ ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔ فارن ڈپارٹمنٹ۔

راجہ بن بہاری کپور۔ بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان رئیس پہاسو ضلع بلندشہر۔ لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے سابق ممبر۔

سردار بدن سنگھ ملود ضلع لدھیانہ پنجاب -

حضور ملک معظم کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ہز ہائینس راجہ بجے سین بہادر رئیس مانڈی کو نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ سٹار آف انڈیا کا نائٹ کمانڈر بنائین لیکن راجہ بجے سین کا ۱۰- دسمبر کو انتقال ہوگیا-

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ - ایس - بارنز

نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ سٹار آف انڈیا کے سکرٹری

انڈین امپائر

اشتہارات

کمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے اپنی تاجپوشی کی خوشی مین دربار کے موقع پر جو بتاریخ امروزہ بمقام دہلی واقع سلطنت ہند مین منعقد ہوگا نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپایر مین مفصلۂ الذیل تقررات و ترقیات بطیب خاطر منظور فرمائی ہین -

نائٹ گرینڈ کمانڈران

ہز ہائینس سری پدمنابھا داس ونجی سر بالا رام ورما کلاشیکھارا کر تا پتی مانی سلطان مہاراجہ راجا راجہ بہادر شمشیر جنگ جی - سی - ایس - آئی - ٹراونکور -

ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برار بنس سرمور راجہ راجگان راجہ

سرہیرا سنگھ ملوندر بہادر۔جی۔سی۔ایس۔آئی۔نابھا۔

نائٹ کمانڈران

آنریبل سرلارنس ہوجنکنز نائٹ چیف جسٹس عدالت عالیہ ہائی کورٹ بمبئی۔

آنریبل مسٹر ہربرٹ تھرکل وائٹ۔سی۔آئی۔ای۔انڈین سول سروس۔چیف جج چیف کورٹ جنوبی برما۔

آنریبل مسٹر چارلس لوئس ٹپر۔سی۔ایس۔آئی۔انڈین سول سروس۔فنانشل کمشنر پنجاب و لفٹنٹ گورنر پنجاب کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

سرجن جنرل بنجمین فرنیکلن۔سی۔آئی۔ای۔انڈین مڈیکل سروس۔آنریری طبیب حضور ملکِ معظم۔ڈائرکٹر جنرل۔انڈین مڈیکل سروس و گورنمنٹ آف انڈیا کے کمشنر حفظانِ صحت

آنریبل مسٹر فرڈرک آگسٹس نکلسن۔سی۔آئی۔ای۔انڈین سول سروس۔اول ممبر بورڈ آف رونیو مدراس۔اور گورنر قلعہ سینٹ جارج کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے اڈیشنل ممبر

آرتھر ایٹن۔فینشا اسکوایر۔سی۔ایس۔آئی۔انڈین سول سروس۔ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات ہند

والٹر روپر لارنس اسکوایر۔سی۔آئی۔ای۔انڈین سول سروس (پنشنر) پرائیوٹ سکرٹری ہز ایکسلنسی وائسرائے۔

جان الیٹ اسکوایر۔سی۔آئی۔ای۔ایف۔آر۔ایس۔میٹرولوجیکل رپورٹر گورنمنٹ آف انڈیا و ڈائرکٹر جنرل رصد خانہ جات۔

راجہ دھیراج ناہر سنگھ جی۔شاہ پور۔راجپوتانہ۔

سردار غوث بخش رئیسانی۔ سراونون کے رئیس اعظم۔ بلوچستان۔

مہاراجہ ہر بلب نراین سنگھ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سن برسا۔ بنگال۔

مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد۔ وزیر ہز ہائینس نظام حیدرآباد۔

پرنانر سنگھ راؤ۔ کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان میسور۔

مہاراجہ گود نراین گجپتی راؤ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ورنگاپٹم۔

کمپینین

کرنیل ارنسٹ ڈی بریتھ۔ انڈین سٹاف کور۔ جائنٹ سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا ملٹری ڈپارٹمنٹ۔

آنریبل مسٹر پرتول چندر چیٹرجی۔ رائے بہادر جج چیف کورٹ پنجاب۔

فرڈرک گرمک لین اسکوائر۔ ایم۔ آئی۔ ای۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف ہندوستان

والٹر برنرڈ ڈی ونٹن اسکوائر چیف انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ مدراس صیغۂ تعمیرات عامہ۔

کرنیل ٹریورڈن ریشلے ون۔ ایجنٹ و چیف انجنیر بنگال ناگپور ریلوے۔

آنریری ایڈڈی کانگ وایسرائے و کمانڈنٹ بنگال ناگپور ریلوے والنیٹر رائیفل کور۔

ایلگزین الیٹ اسکوائر قائم مقام کمشنر اضلاع مفوضۂ حیدرآباد۔

میجر (عارضی لفٹنٹ کرنیل) چارلس آرنلڈ کمبل۔ انڈین سٹاف کور۔ قائم مقام پولیٹکل رزیڈنٹ خلیج فارس۔

ہربرٹ ولیم کیمرن کارنڈف اسکوایر- انڈین سول سروس- ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا پبلیٹوڈپارٹمنٹ- سابق قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری وایسرائے-

لفٹنٹ کرنیل ولیم لاک- جنرل لسٹ انفنٹری- پرنسپل میوکالج اجمیر-

لفٹنٹ کرنیل جیرالڈ بامفرڈ- ایم- ڈی- انڈین میڈیکل سروس- پرنسپل میڈیکل کالج کلکتہ-

لفٹنٹ کرنیل جان ہارڈنگ- ڈی- ڈی- آنریری ایڈ ڈی کانگ لفٹنٹ گورنر بنگال- کمانڈنٹ بہار لائٹ ہارس-

اڈورڈ گائلز اسکوایر- ایم- اے- ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی-

ہنری کنگ بیوکیمپ اسکوایر- اڈیٹر مدراس میل وشرف مدراس-

ہرجی بھائی مانک جی رستم جی اسکوایر- شرف کلکتہ-

ہیولینڈ لمزرر اسکوایر- انڈین سول سروس- سابق مجسٹریٹ وکلکٹر پٹنہ وچیرمین پٹنہ میونسپلٹی-

رابرٹ نابھن اسکوایر- انڈین سول سروس- سابق انڈر سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ وسکرٹری انڈین یونیورسٹی کمیشن-

میجر الفرڈ ولیم الکاک- ایم بی- ایف- آر- ایس- انڈین میڈیکل سروس- سوپرنٹنڈنٹ انڈین میوزیم-

آرتھر ہل اسکوایر- ایف- سی- ایچ- ایم- آئی- سی- ای- اگزیکیوٹو انجنیر فرسٹ گریڈ بمبئی پریذیڈنسی-

ڈگلس ڈانلڈ اسکوایر- کمانڈنٹ بارڈر ملیٹری پولیس وسمانا رائفل کوہاٹ-

جگدیش چندر رابوس اسکوایر۔ ایم۔ اے۔ڈی۔ ایس۔ پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ۔

نواب محمد شریف خان۔ خان دیر۔

مہتر شجاع الملک چترال۔

میر محمد ناظم خان میر ہنزہ۔

راجہ سکندر خان۔ نگر۔

ولیم ڈکسن کروکشینک اسکوایر سکرٹیری وخزانچی بنک بنگال۔

تھامس جویل بنٹ اسکوایر۔ اڈیٹر ٹائمز آف انڈیا بمبئی۔

جان ادبرائن سانڈرس اسکوایر۔ مالک واڈیٹر انگلشمین کلکتہ۔

ہنری ونڈن اسکوایر۔ ایجنٹ گریٹ انڈین پننشلا ریلوے۔

چارلس ہنری وسن اسکوایر۔ منیجر ہانگ کانگ وشانگ ہائی بینکنگ کارپوریشن و وائیس پریزیڈنٹ رنگون میونسپل کمیٹی۔

خان بہادر مولوی خدا بخش پٹنہ۔

رائے بہادر شیام سندر لال دیوانِ کشن گڑھ راجپوتانہ۔

راو بہادر منشی بالمکند داس دیوان بہادر ممبر کونسل ریاستِ الور۔

رابرٹ ہریٹ ہنڈرسن اسکوایر۔ سوپرنٹنڈنٹ تاراپور ٹی کمپنی باغات ضلع کچھار آسام۔

نواب حافظ محمد عبداللہ خان علی زئی ڈیرہ اسمعیل خان آنریری کمانڈنٹ ۵ بنگال کیولری۔

ہکم سے۔ آئی۔ سے۔ ایس۔ ایم۔ سابوا مانگ نی جنوبی ریاستہائے شان۔

میر مہراللہ خان پیپانی ناظم مکران بلوچستان۔

نواب فتح علیخان قزلباش لاہور۔

مہامہوپادیا پنڈت گنگادھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس۔

فریدون جی جمشید جی اسکوایر۔ وزیر ہزہائینس نظام حیدرآباد کے پرایوٹ سکرٹری۔

چارلس ہنری وسٹ اسکوایر۔ پرسنل اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ انڈیا۔

حضور ملک معظم کا منشا سر جان وڈبرن۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کو اُنکی ممتد اور ممتاز خدمات کے صلے مین جو اُنھون نے انڈیا مین کی تھین نہایت عالی مرتبت طبقہ انڈین امپائر کا نائٹ گرینڈ کمانڈر بنا دینے کا تھا۔ مگر سر جان وڈبرن ۲۱ نومبر کو کلکتے مین انتقال کر گئے اور اُسوقت وہ لفٹنٹ گورنری بنگال کے منصب عالی پر متمکن تھے۔

حضور ملک معظم کا منشا مسٹر ہیری چارلس ہل کو بجلدو اُس قابلانہ طریق کے جسکے مطابق وہ صیغۂ جنگلات انڈیا مین اپنی خدمات مدید بجا لائے نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے کمپینین کا اعزاز بخشنے کا تھا مگر مسٹر ہل ۷ نومبر کو جسوقت وہ بحصول رخصت انگلستان مین تھے انتقال کر گئے۔ اُسوقت وہ ضروری خدمت انسپکٹر جنرل جنگلات پر مامور تھے۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ۔ ایس بارنز

سکرٹری نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپایر

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے براہِ عطوفت اصحابِ مفصلۃ الذیل کو نائٹ ہڈ کا اعزاز بخشا ہے

آنریبل مسٹر جیمس آگورتھ ڈیوس۔ انڈین سول سروس۔ پیون جج عدالت عالیہ ہائیکورٹ فورٹ سینٹ جارج۔

آنریبل مسٹر ولیم ارونز کلارک۔ انڈین سول سروس۔ چیف جج چیف کورٹ پنجاب۔

آنریبل مسٹر منٹیگیو کارنش ٹرنر۔ پریزیڈنٹ بنگال چیمبر آف کامرس واڈیشنل ممبر کونسل گورنر جنرل واضع قوانین وضوابط۔

لفٹنٹ کرنیل ولیم ارنشا کوپر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈنٹ کانپور والنٹیر رائفل۔

لفٹنٹ کرنیل جیمس لوئس واکر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق ۲ پنجاب والنٹیر رائفل۔

جارج واٹ اسکوایر۔ ایم بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ خرچ پیداوار کے رپورٹر۔

ہرکشن داس نروتم داس اسکوایر۔ سابق شرف بمبئی۔

ولیم گاڈسل اسکوایر۔ انڈیا آفس کے اڈیٹر آف اکونٹس۔

ایل ڈبلیو ڈین

قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

قیصر ہند تمغے

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع

ہزاکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل ہند بطیبِ خاطر اعلان کرتے ہین کہ حضور شاہ قیصر نے ازراہِ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تمغے اصحاب ذیل کو عنایت فرمائے ہین۔

ہراکسلنسی لیڈی کرزن آف کڈلسٹن۔ سی۔ آئی۔

ریورنڈ سموئل سکاٹ آلنٹ۔ ایم اے۔ کیمبرج مشن دہلی۔

البرٹ فرڈرک ایشٹن اسکوایر۔ ڈپٹی کمشنر۔ صیغہ محصول نمک شمالی ہندوستان۔

لفٹنٹ کرنیل چارلس ہٹن ڈاسن۔ انڈین سٹاف کور۔ پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ قطاعِ کوہستانی میوار۔

کپتان الین سی جولی ڈی لاٹ بنیر۔ آر ای۔ ڈپٹی چیف انجنیر میسور۔

جیمس ڈگلس اسکوایر۔ بمبئی۔

ریورنڈ جے اے گراہم۔ ایم اے۔ کلمپانگ۔ بنگال۔

پنڈت جوالاپرشاد۔ مجسٹریٹ و کلکٹر جالون۔ اضلاع متحدہ۔

کلارنس کرکپیٹرک اسکوایر۔ بارسٹرایٹ لا۔ ممبر میونسپل کمیٹی دہلی۔

لفٹنٹ کرنیل رابرٹ ولیم سٹپل لینز۔ ایم ڈی۔ انڈین مڈیکل سروس۔ سول سرجن

وسو پرنٹنڈنٹ لیونٹک اسائلم دھارواڑ بمبئی پریزیڈنسی۔

مردان جی کاوس جی اسکوایر۔میونسپل کمشنر وآنریری مجسٹریٹ رنگون۔

جان لنسبٹ اسکوایر۔سابق کنسرویٹر جنگلات برما۔

میجر ڈیوڈ سمپل۔ایم ڈی۔آر اے ایم سی۔ڈائرکٹر پسچر انسٹیٹیوٹ کسولی۔

روورنڈ جے ڈی ڈبلیو سوئل۔ایس جے۔منیجر سینٹ جوزف کالج ترچناپلی مدراس پریزیڈنسی

روورنڈ ڈیوڈ وہٹن۔پرنسپل ہسلاپ کالج ناگپور ممالک متوسط۔

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر ہندوستان مین بجاآوری خدماتِ سرکاری کے صلے مین اصحابِ ذیل کو قیصرِ ہند کے دوسرے درجے کے تمغے عنایت فرماتے ہین۔

مِسس ایڈمز دایلی۔بیوہ ایڈمز دایلی متوفیٰ۔انڈین مڈیکل سروس بمبئی۔

روورنڈ ایڈم اینڈرو۔مشنری یونائٹڈ چرچ سکاٹلینڈ وچنگلپٹ مدراس پریزیڈنسی۔

عزیز حسن آنریری مجسٹریٹ وممبر میونسپل وڈسٹرکٹ بورڈ اٹاوہ اضلاع متحدہ۔

بابو بیجناتھ گوئنکا۔مہاجن وزمیندار مونگیر بنگال۔

اڈوارڈ رابرٹ کے اسکوایر۔انڈین سول سروس۔مہتمم بندوبست رائے پور اضلاع متوسطہ

راؤ بہادر چندا سنگھ کان سنگھ۔آنریری مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ۔

ٹھاکر درجن سنگھ ممبر کونسل ریاستِ الور۔راجپوتانہ۔

جارج ایگلسم اسکوایر۔ہڈ ماسٹر لارنس سکول آبو۔راجپوتانہ۔

ریورنڈ فادر انٹن فرنیٹ ۔ سوپرنٹنڈنٹ رومن کیتھلک پیپر اسائلم رنگون برما ۔

ریورنڈ رابرٹ جونس ۔ بی اے ۔ ویلش مشن کھاسیا پہاڑ ۔ شلانگ آسام ۔

مس ایف جاس ۔ چرچ آف سکاٹلینڈ مشن ۔ گجرات پنجاب ۔

مس ایلن الزبتھ مچل ۔ ایم ڈی ۔ امریکن بیپٹسٹ مشن ۔ مولمین برما ۔

مس مچین ۔ زنانہ مڈیکل مشن ۔ پشاور ۔ صوبہ سرحدی شمالی مغربی ۔

مس مارگرٹ اوہارا ۔ ایم ڈی کینیڈین پریسبٹیرین مشن ۔ دھار ممالک متوسطہ ہند ۔

ڈاکٹر ٹی ایل پنل ۔ مڈیکل مشنری ۔ چرچ مشنری سوسائٹی ۔ بنو صوبہ سرحدی شمالی مغربی ۔

بھائی رام سنگھ ۔ وائس پرنسپل آرٹ میو سکول لاہور پنجاب ۔

سنتوکھ سنگھ کرمی ۔ مالگزار ضلع رائے پور ممالک متوسطہ ۔

بی بی صغریٰ ۔ بہار پٹنہ بنگال ۔

محمد ظہور الحسین ۔ ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد ممالک متحدہ ۔

ایچ ایچ رزلے

قائم مقام سکرٹیری گورنمنٹ آف انڈیا

ہوم ڈیپارٹمنٹ

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

خاص و متفرقات

وائسرائے و گورنر جنرل باجلاس کونسل بڑی مسرت کے ساتھ مفصلۃ الذیل عنایتوں اور رعایتوں کا اظہار فرماتے ہین جو تعلق تاجپوشی شاہ قیصر ہند فوج ہندوستانی کے مختلف فرقون کے ساتھ کی گئی ہین۔

(۱) حضور ملک معظم نے براہ کرم یہ بات منظور فرمائی ہے کہ انڈین سٹاف کور کا لقب موقوف کرکے جو افسر اُس سے متعلق ہین اُنکو آیندہ افسران انڈین آرمی کے لقب سے بُلایا جائے۔

(۲) حضور ملک معظم براہ کرم و بطیب خاطر ارشاد فرماتے ہین کہ فوج ہندوستان کے ہندوستانی افسرون کی ایک محدود جماعت ہر سال حضور ممدوح کی حاضر باش اردلی کی خدمت کے لیے منتخب ہوا کرے اور شروع ۱۹۰۳ء سے اِسکا عملدرآمد ہو۔ جن قاعدون کی رو سے ان ہندوستانی افسرون کی ماموری ہوا کرے گی حسب ذیل ہین۔

(۱) ہر سال چھ ہوا کرینگے۔ ہر ایک کو ایک کپتین دیا جائیگا۔ یہ لوگ اپریل سے اگست تک ایک موسم بھر لندن مین رہینگے اور ہر سال نو منتخب شدہ انکی جگہ بلائے جائینگے نصف ہندوستانی افسر رسالون سے لئے جایا کرینگے اور نصف پیدل پلٹنون اور توپخانون اور سفر مینا سے۔

(۲) ان لوگونکو ایوان بکنگھم کے قرب و جوار مین بود و باش کے لیئے جگہ دیجائیگی۔

(۳) یہ لوگ اسسٹنٹ ملیٹری سکرٹیری صیغۂ معاملات ہندوستان کے عام ربط وضبط اور نگرانی مین اور زیر حکم شخصی مصاحب حاضر باش خدمتِ بادشاہ رہینگے۔

(۴) خدمتِ خاص پر تعینات ہونے کے وقت اِن لوگون کو رجمنٹ کی وردی اور ایک خاص ایگیولٹ پہننا ہوگا۔

(۳) آیندہ سے پنشن لینے پر تمام رسالدار میجرون اور صوبہ دار میجرون کو آنریری کپتان کا اور تمام دوسرے ہندوستانی افسرونکو آنریری لفٹنٹ کا درجہ عطا کیا جائیگا بشرطیکہ اُنکے پاس طبقۂ برٹش انڈیا کے اول درجے کے تمغے ہون۔

(۴) حضور ملکِ معظم نے ہندوستانی فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقۂ برٹش انڈیا مین عارضی طور پر اول درجے کے تقررِ مزید دس اور دوسرے درجے کے مزید تقرر چالیس یعنی کل مزید تقرر پچاس منظور فرمائے ہین۔

یہ تقرر پابندۂ اعزاز کے مرنے یا ترقی پانے سے اصلی شمار مین کھپتے چلے جائینگے۔

(۵) حضور ملک معظم نے امپیریل سروس فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقۂ برٹش انڈیا مین عارضی طور پر اول درجے کے تقرر مزید دس اور دوسرے درجے کے تقرر مزید بیس منظور فرمائے ہین - اِن تقررات مین پنشن یافتہ اور بر سر کار دونون قسم کے لوگ داخل ہین - یہ تقررات آنریری یعنی اعزازی ہونگے اور برٹش گورنمنٹ سے کچھ بھتہ نہین ملے گا مگر ہان جو لوگ ابھی تک بھتے پا رہے ہین اُنکے حینِ حیات وہ بھتے جاری رہینگے - یہ تمغے ویسے ہی ہونگے جیسے فوج باقاعدہ کے افسرون کو دیے گئے ہیں۔

ذیل کے اندازے سے دیا جائیگا۔

رسالے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفرمینا قسم کی فوجین اور پیدل لٹینین (بشمول افواج مقامی)* ۱

ہر سہ باڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی ۱

ہر چہار پنجاب سرحدی فوج باٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری ۲

چھہ دوسرے ہندوستانی کوہستانی باٹری ۳

چار حیدرآباد کنٹنجنٹ باٹری ۱

برٹش کوہستانی باٹری کے ہندوستانی ہانکنے والون کی جماعت ۱

(۷) ہندوستانی فوج کے سپاہیون کو خدمت دراز اور اچھے چال چلن کے زائد تمغے اور پچیس روپے بطور انعام ذیل کے اندازے سے دیے جائینگے۔

رسالے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفرمینا کی فوجین اور پیدل لٹینین (بشمول افواج مقامی)* ۲

ہر سہ باڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی ۱

ہر چہار پنجاب سرحدی فوج باٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری ۲

چھہ دوسرے ہندوستانی کوہستانی باٹری ۳

چار حیدرآباد کنٹنجنٹ باٹری ۱

برٹش کوہستانی باٹری کے ہندوستانی ہانکنے والون کی جماعت ۱

* ملوا رسبیل فوج اور رفیال اسکارٹ ایک جماعت قرار دیجائیگی۔

باٹریون اور کمپنیون کے تمام ہندوستانی لڑنے والے - رایل ہارس آرٹلری - رایل فیلڈ آرٹلری
اور سازوسامانِ حرب والی فوجین جو ہندوستان مین ہین ۴
سب مرین مائننگ لاسکرون کے دستے بشمول سرنگان وٹنڈلان ۱

(۸) ۶ و ۷ فقرون کے تمغون کا دینا خاص ۱۹۰۳ء کے لیئے ہوگا اور انسے وہی شرائط متعلق ہونگی جو آرمی رگیولیشن انڈیا جلد اول حصہ دوم آرٹکل ۳۳۴ تا ۳۴۰ و آرمی رگیولیشن انڈیا جلد دوم حصہ الف فقرہ ۱۱۰۷ وغیرہ مین مذکور ہین -

(۹) تمام انگریزی اور ہندوستانی فوجون مین حسب تفصیل ذیل نقد انعام بھی دیے جائینگے اور زرِ انعام بہر صورت حسب صوابدید کمانڈنگ افسر خرچ کرنا ہوگا -

رائل ہارس آرٹلری باٹری		لـ۵ر
رائل فیلڈ آرٹلری باٹری		لـ۵ر
رائل گیریزن آرٹلری کمپنی		معہ ر
مونٹین آرٹلری باٹری		سـ۵ر
ہوی آرٹلری باٹری		سـ۵ر
برٹش کیولری رجمنٹ		سعہ ر
برٹش انفنٹری بٹالین		اماصـ۵
سفرمینا (یورپین)	فی کس	عہ ر
نیٹو مونٹین باٹری		سـ۵ر

فرانٹیر گیریزن آرٹلری	دیسہ ر
فیلڈ باٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ	دیسہ ر
برٹش مونٹن باٹریون کے ہندوستانی ڈرایور	دیسہ ر
باڈی گارڈ	للعہ ر
نیٹو کیولری رجمنٹ	ماعہ
گائڈ کور	سار
نیٹو انففنٹری بٹالین	ماار
دیولی وارینورہ ارگیولر کیولری	للعہ
ملوار بھیل کور	ماعہ
عدن ٹروپ	عہ
نیپال اسکارٹ	عہ
لوکل فوجین ۔ مصرحۂ بالا کے علاوہ	ماار
سفرمینا کی کمپنی	للعہ
ہوی باٹری کے ہندوستانی ڈرایور	دیسہ
فوج سب مرین مائننگ والاسکران	دیسہ
کوسٹ ڈفنس لاسکران	لعہ
ہیڈکوارٹر کی سازوسامان حرب والی جماعتون کے ہندوستانی ڈرایور	معہ ر فی جماعت

سازوسامانِ حرب والی جماعتین   صہ؍ فی جماعت

ہندوستانی سب مرین مائننگ کمپنی کے نان کمشنڈ آفسر فی کس عہ؍

(۱۰) نیٹو مونٹن آرٹلری کی عمدہ خدمات کے لحاظ سے ۶ مصرحۃ الحاشیہ‡ باٹریون کا ایک مجموعہ قرار دیا جائیگا اور جو مفصلۃ الذیل حقوق سرحدی فوج پنجاب کی مونٹن باٹریونکو حاصل ہین انکو بھی عطا کیئے جائینگے۔

‡ کوئٹہ مونٹن باٹری
جالندھر ایضاً
گجرات ایضاً
لاہور ایضاً
مری ایضاً
ایبٹ آباد ایضاً

(الف) چھوٹون باٹریون کے سینیر صوبہ دار کو صوبہ دار میجر کا درجہ اور مشاہرہ دیا جائیگا اور سینیر یا منتخب ٹرمپٹر کو ٹرمپٹر میجر کا درجہ اور مشاہرہ

(ب) برٹش افسر اگر ڈیرہ اسماعیل خان یا بنو یا دادی ٹوچی مین تعینات ہون تو آیندہ ساٹھ دن کی رعایتی رخصت کے عوض برس مین نوے دن کی رعایتی رخصت کے مستحق ہونگے۔

(۱۱) اس مبارک موقع پر اظہار مراحم خسروانہ کے لئے انگریزی اور ہندوستانی سپاہ کے خاص قسم کے فوجی مجرم یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو علی الصباح ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف کے

حکم مشتہرہ کے مطابق رہا کر دیے جائینگے یا اُنکی سزا مین تخفیف کر دیجاتی ہے۔

(۱۲) ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف حکم متذکرہ بالا کی عمل آوری کے لیے تتمے کے طور پر احکام ضروری صادر فرمائینگے ہندوستانی فوج مین مفصلۂ الذیل خاص ترقیان اور طبقۂ برٹش انڈیا کے تقرر مشتہر کیئے جاتے ہین۔

(الف) صوبہ دار میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

صوبہ دار شیر سنگھ۔ سردار بہادر۔ لاہور موٹن باٹری

(ب) رسالدار میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

رسالدار رام چندر راو جہادک۔ سردار بہادر۔ فرسٹ ڈیوک آف کاناٹ اون بمبئی لانسرز

(ج) رسالدار کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

جمعدار عجب خان بہادر۔ ۹ بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

جمعدار دھنگری۔ ۱۱ (پرنس آف ویلز اون) بنگال لانسرز

(د) صوبہ دار یا رسالدار کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

جمعدار گل نواز خان - ۱۸ بنگال لانسرز

جمعدار میر ہدایت علی۔ فرسٹ لانسرز۔ حیدر آباد کنٹنجنٹ

جمعدار کہر سنگھ گورنر جنرل باڈی گارڈ

جمعدار بہاو ساونت۔ ۳ بمبئی لائٹ انفنٹری

جمعدار بنتا۔ میر واڑہ بٹالین

جمعدار گنگادین پانڈے - فرسٹ برہمن انفنٹری

(۵) طبقۂ برٹش انڈیا میں ترقی اور داخلے کے لیئے

(الف) اول درجے کی ترقی کے لیئے سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) رسالدار محمد بیگ - بہادر - فرسٹ مدراس لانسرز

(۲) رسالدار میجر معزالدین خان - بہادر - ۱۵ (کیورٹن ملتانی) بنگال لانسرز

(۳) صوبہ دار غلام محمد - بہادر - گجرات مونٹن باٹری

(۴) رسالدار میجر شیخ فرید - بہادر - فرسٹ مدراس لانسرز

(۵) رسالدار میجر بلدیو سنگھ - بہادر - ۱۴ بنگال لانسرز (مرے جاٹ ہارس)

(۶) صوبہ دار بھولا تواری - بہادر - فرسٹ برہمن انفنٹری

(۷) صوبہ دار طرہ باز خان - بہادر - ۲۰ (ڈیوک آف کیمبرج) پنجاب انفنٹری

(۸) صوبہ دار جنگ سنگھ - بہادر - بنگال سفرمینا

(۹) صوبہ دار میجر دیو سہایم - بہادر - کوئین اون مدراس سفرمینا

(۱۰) صوبہ دار میجر ہیرا سنگھ - بہادر بنگال سفرمینا

(ب) دوم درجے کے داخلے کے لیئے بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) صوبہ دار رام سنگھ ۱۵ (لدھیانہ) سکھ انفنٹری

(۲) رسالدار میجر فیض طلب خان - کوئین اون کور آف گائڈ (کیولری)

(۳) رسالدار میجر نیاز محمد خان - ۵ اکیورٹن ملتانی بنگال لانسرز

(۴) رسالدار میجر وزیر علیخان - فرسٹ (ڈیوک آف یارک اون) بنگال لانسرز

(۵) رسالدار اشیر سنگھ۔ کوئین اون کور آف گائڈز (کیولری)

(۶) رسالدار میجر ملک غلام محمد خان۔ ۲ سنٹرل انڈیا ہارس

(۷) صوبہ دار ہنبیر تھاپا۔ ۲ بٹالین۔ فرسٹ گورکھا رائفل

(۸) صوبہ دار پریم سنگھ۔ ۳۲ پنجاب پایونیر

(۹) رسالدار میجر عمدہ سنگھ۔ ۲ پنجاب کیولری

(۱۰) صوبہ دار میجر کرنبیر تھاپا۔ ۴۳ گورکھا رائفل

(۱۱) صوبہ دار میجر مولرام۔ ۶ جاٹ لائٹ انفنٹری

(۱۲) صوبہ دار میجر جان محمد۔ ۲۹ (ڈیوک آف کانات اون) بلوچ انفنٹری

(۱۳) صوبہ دار بلدیو سنگھ۔ ۸ راجپوت انفنٹری

(۱۴) صوبہ دار مولاداد خان۔ ۲۶ بلوچ انفنٹری

(۱۵) صوبہ دار ناتھو سنار۔ فرسٹ بٹالین۔ ۳۹ گڑھوال رائفل

(۱۶) صوبہ دار زرگن شاہ۔ فرسٹ پنجاب انفنٹری

(۱۷) رسائیدار سنجت خان۔ ۳ (کوئین اون) بمبئی لائٹ کیولری

(۱۸) صوبہ دار میجر قلندر خان۔ ۲۸ پنجاب انفنٹری

(۱۹) رسائیدار میر باز خان۔ ۱۱ (پرنس آف ویلز اون) بنگال لانسرز

(۲۰) رسائیدار مظہر علیخان۔ فرسٹ (ڈیوک آف یارک اون) بنگال لانسرز

(۲۱) صوبہ دار کندا سامی۔ فرسٹ مدراس پایونیر

(۲۲) رسالدار مرزا امراؤ بیگ۔ فرسٹ (ڈیوک آف کاناٹ اون) بمبئی لانسرز

(۲۳) صوبہ دار شیخ ابراہیم۔ ۱۶ بمبئی انفنٹری

(۲۴) سکنڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسٹنٹ دیبی دتا سیٹھی انڈین سبارڈنٹ مڈکل ڈپارٹمنٹ

(۲۵) صوبہ دار میجر کبراج کرکی۔ ۲۴ گورکھا رائفل

(۲۶) صوبہ دار میجر شیوبرن سنگھ ۲ (کوئین اون) راجپوت لائٹ انفنٹری

(۲۷) رسالدار میجر ہرجی رام۔ ۷ بنگال لانسرز

(۲۸) صوبہ دار بہاری سنگھ۔ ۲۔ انفنٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ

(۲۹) رسالدار گوپال سنگھ۔ ۱۰ (ڈیوک آف کیمبرج اون) بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

(۳۰) صوبہ دار میجر رام کشن بشٹ۔ ۲ بٹالین ۳۹ گڑھوال رائفل

(۳۱) صوبہ دار بالاجی مول۔ فرسٹ بمبئی گرینڈیر

(۳۲) صوبہ دار محمد سلیمان۔۔ ۲۰ مدراس انفنٹری

(۳۳) فرسٹ کلاس سینیر ہاسپٹل اسٹنٹ پتی رام۔ رائے بہادر۔ انڈین سبارڈنٹ مڈکل ڈپارٹمنٹ

(۳۴) صوبہ دار دوست محمد۔ ۱۲۴ (ڈچس آف کاناٹ اون) بلوچستان انفنٹری

(۳۵) صوبہ دار بلونت سنگھ۔ ۲۳ پنجاب پایونیر

(۳۶) رسائیدار دیوا سنگھ۔ ۹ بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

(۳۷) صوبہ دار ادھار سنگھ۔ ۷ (ڈیوک آف کاناٹ اون) راجپوت انفنٹری

(۳۸) صوبہ دار شیخ اسماعیل - فرسٹ انفنٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ

(۳۹) صوبہ دار عاشق علیخان - ۱۷ (مسلمان) راجپوت انفنٹری

(۴۰) صوبہ دار احمد کٹی - ۲۰ موپلہ رائفل

طبقہ برٹش انڈیا مین امپیریل سروس ٹروپ کے ہندوستانی افسرون کی مفصلہ [illegible] مین
اور تقرر مشتہر کیئے جاتے ہین

سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ بترقی اول درجے مین آئے

مرزا کریم بیگ کمانڈنٹ بھوپال لانسر

سندر سنگھ کمانڈنٹ پٹیالہ انفنٹری

گرنام سنگھ کمانڈنٹ جیند انفنٹری

جس سنگھ کمانڈنٹ جودھپور لانسر

نتھا سنگھ سردار بہادر کمانڈنٹ الور انفنٹری

نند سنگھ کمانڈنٹ پٹیالہ لانسر

بہادر کے خطاب کے ساتھ دوم درجے مین آئے

نراین سنگھ کمانڈنٹ کپورتھلہ انفنٹری

محمد بخش خان اسسٹنٹ کمانڈنٹ مالیر کوٹلہ سیپرز

ہرداس سنگھ کمانڈنٹ نابھا انفنٹری

اے پی ایڈی بم کمانڈنٹ گوالیار ٹرانسپورٹ

ایڈجوٹنٹ جنرل فوج کشمیر

بھگوان سنگھ لفٹنٹ کرنیل کشمیر انفنٹری

سید حافظ کمانڈنٹ میسور لانسرز

حضور شاہ قیصر ہند براہ وفور کرم و بطیب خاطر نابھا کے ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برار بنس سرمور راجۂ راجگان سر ہیرا سنگھ ملوندر بہادر جی سی ایس آئی کو ۱۴ (فیروز پور) سکھ انفنٹری کے آنریری کرنیل کا اعزاز عطا فرماتے ہیں۔

حضور شاہ قیصر ہند براہ وفور کرم و بطیب خاطر کوٹہ کے ہز ہائینس مہاراؤ سر امید سنگھ بہادر کے سی ایس آئی کو دیولی ارگیولر لشکر میں آنریری میجر کا اعزاز عطا فرماتے ہیں۔

ای جی بیرو میجر جنرل

سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

کیمپ دہلی ۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر گنڈا واڑی مشرقی کرنی کے میوز اسالوی کو ساباوا کا خطاب عطا فرماتے ہیں کہ نسلاً بعد نسل رئیس کے نام کے ساتھ منضم کیا جائے۔

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر زمیندار بردوان کو مہاراجہ دھراج کا خطاب

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر ریاست موہر بھنج واقع اڑیسہ باجگزار محال کے رئیس راجہ سری رام چندر ابھنج دیو کو ذاتی امتیاز کے طور پر مہاراجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر ریاست بروائی واقع ممالک متوسطہ کی رانی دھن کنور باصاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی مہارانی کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر ڈھاکہ واقع بنگال پریزیڈنسی کے نواب خواجہ سمیع اللہ کو بطور امتیاز ذاتی نواب بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی رجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

راؤ بہادر چھتر پتی۔ سی ایس آئی۔ جاگیردار علی پورہ۔ ممالک متوسطہ

راؤ بہادر ٹھاکر منگل سنگھ۔ لاوا۔ راجپوتانہ

یو کائن سنگھ۔ سیم نانگ کھلاو۔ کوہستانی کھاسی۔ آسام

راؤ جوگیندر انراین راؤ۔ زمیندار لال گولہ۔ ضلع مرشد آباد

لال رگھوراج سنگھ۔ منکاپور ضلع گونڈا۔ ممالک متحدہ

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی نواب کا خطاب عطا فرماتے ہین

خان بہادر سردار خیر بخش۔ رئیس گروہ مری۔ بلوچستان

سردار قیصر خان - رئیس گروہِ مگاسی - بلوچستان

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر پرنس آرکاٹ کے بھائی خان بہادر نواب غلام محمد غوث کی زوجہ بسم اللہ بیگم صاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی نواب بیگم کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحابِ ذیل کو بطور امتیازِ ذاتی شمس العلماء کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

خان صاحب مولوی سعادت حسین - کلکتہ مدرسہ

مفتی مولوی عبد اللہ - اورنٹیل کالج لاہور

مولوی عبد الحکیم - اورنٹیل کالج لاہور

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر بھاٹ پاڑہ ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ پریزیڈنسی بنگال کے پنڈت شیو چندر اسر دا نجام کو بطور امتیازِ ذاتی خطاب مہا مہوپادھیایا عطا فرماتے ہیں۔

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحابِ ذیل کو بطور امتیاز ذاتی دیوان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

این سوبرا نیم ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفشل ٹرسٹی مدراس و کمشنر مدراس میونسپلٹی

ایم آر ری - راؤ بہادر امیلا و نکٹارامنا پوئی اورگل قائم مقام ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنول مدراس پریزیڈنسی

ہز اکسلنسی وائیسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر اصحابِ ذیل کو بطور امتیاز ذاتی سردار بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

رائے بہادر گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ بھاموٹالین برما ملیٹری پولیس

رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

ہز اکسلنسی وائیسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر رائے بہادر مہتا جگجیون جیون دیوانِ جیسلمیر کو بطور امتیاز ذاتی دیوان کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

ہز اکسلنسی وائیسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر بطور امتیازِ ذاتی اصحابِ ذیل کو خان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

خان صاحب دین محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ قصور ضلع لاہور پنجاب

خان صاحب حاجی قلندر خان۔ گنڈاپور صوبہ شمالی مغربی سرحدی

حاجی محمد عبد الہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس میونسپیلٹی

مولوی شمس الضحیٰ۔ آنریری مجسٹریٹ صدر بینچ و وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بیربھوم بنگال پریزیڈنسی

جان محمد نوانہ ولد غلام محمد داہر۔ زمیندار تعلقہ اوبارو ضلع سکھر بمبئی پریزیڈنسی

اردشیر دوراب جی داویر والہ۔ زمیندار عنبر گانون ضلع تھانہ بمبئی پریزیڈنسی

چودھری امیر حسین خان سہنس پور ضلع بجنور ممالک متحدہ

ہرمزجی مانک جی۔ بھونڈی والہ آبکاری کنٹراکٹر وسوداگر نمک بمبئی

نوروجی کواس جی کلیان والہ۔ اسٹنٹ سرجن احمد آباد بمبئی پریزیڈنسی

اردشیر دنشاجی چناے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر برار

ہزاکسلنسی وائیسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر بطور امتیازِ ذاتی اصحابِ ذیل کو راؤبہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

چوبے جگت راج۔ جاگیردار پالدیو ممالک متوسطہ

راوصاحب بلونت راؤ بھکلے چیرمین میونسپلیٹی برہانپور ممالک متوسطہ

راوصاحب نربھے سنگھ منڈلوئی۔ سہاگپور ممالک متوسطہ

بابو سنسار چندر سین ممبر کونسل ریاست جے پور

تلاگنی کوٹھنڈرا مانیڈو دیوان ریاست سانڈور

دیابھائی ہرجیون داس ناناوتی اکونٹنٹ جنرل ریاست بڑودہ

لال دھن سنگھ سکریٹری ہزہائینس مہاراجہ ریوا ممالک متوسطہ

پناملائی صوبہ چاری کرشنارا وڈسٹرکٹ جج سول وملیٹری سٹیشن بنگلور

پسوپالٹی ونکٹا کرشنیا نیڈو گارو۔ وائیس پریزیڈنٹ تعلقہ گنٹور بورڈ وچیرمین گنٹور میونسپل کونسل مدراس پریزیڈنسی

کھنڈو بھائی گلاب بھائی دیسائی۔ پنشنر اگزیکیٹو انجنیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ

بمبئی پریزیڈنسی

وادھومل چندی رام۔ پنشنر ڈپٹی کلکٹر تالتی ضلع ترکانہ بمبئی پریزیڈنسی

بیلارام سچانند۔ پنشنر اسسٹنٹ جج شکارپور سندھ

جی۔ سی ہنومنتھ گوڈ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری مدراس پریزیڈنسی

اناجی انیگر کرشنا سوامی انیگر۔ اسسٹنٹ کمشنر نمک و آبکاری ڈپارٹمنٹ مدراس پریزیڈنسی۔

دروستی شیشاگری راو پنتلو گارو۔ ہائی کورٹ وکیل کوکوناڈا مدراس پریزیڈنسی

ایم آر۔ آر ایم۔ رنگا چاریار۔ پروفیسر سنسکرت پریزیڈنسی کالج مدراس

مور یشور رگبا ٹال پاڈے۔ سوپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات بمبئی پریزیڈنسی

پنڈت وشنو سداشیو باپت۔ سب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف

نراین کیشو۔ سٹیشن ماسٹر گریٹ انڈین پننسلا ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

رائے صاحب بنا ملی چکربتی۔ سوپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ آف انڈیا

رائے صاحب بھیک چند۔ آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل کمیٹی کوئٹہ

صوبہ دار میجر ہرسنگھ تھاپا۔ شمالی شان سٹیٹ بٹالین برما ملیٹری پولیس۔

صوبہ دار میجر کھرسنگھ رانا روبی۔ مائنز بٹالین برما ملیٹری پولیس۔

[illegible] ی پولیس

بابو جگیش چندر متر۔ سابق ڈسٹرکٹ وسشن جج ڈھاکہ بنگال پریزیڈنسی

لالہ نند کشور۔ انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر پنجاب

لالہ موتی رام۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان پنجاب

اننت لال۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسطہ

بابو سیتا ناتھ رائے کلکتہ

بابو راجندر اشاستری۔ محافظ کتب خانۂ بنگال

منشی تخت سنگھ ہٹا۔ ممالک متوسطہ

بابو سورج کمار چودھری۔ سینیر سوپرنٹنڈنٹ فنانس وکامرس ڈپارٹمنٹ

بابو کدار ناتھ مکرجی۔ ہوس ہولڈ وایڈ ڈی کانگ آفس گورنمنٹ ہوس

ہزاکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل لطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو خان صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

مولوی محمد مجیب اللہ۔ وائس چیرمین میونسپل بورڈ گورکھپور ممالک متحدہ

محمد نعیم خان۔ کیلاسیور ضلع سہارنپور ممالک متحدہ

میر رحیم خان گروہ کرد۔ بلوچستان

حاجی ملا مستک۔ جوگی زئی زہوب بلوچستان

منشی محبوب عالم سوپروائزر الہ آباد۔ فیض آباد۔ کارڈ ریلوے

میر عالم قاضی۔ پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہری پور ضلع ہزارہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ

شیخ امام الدین۔ سوپرنٹنڈنٹ پولیس جموں۔

پیر اکبر شاہ۔ پنشنر تحصیلدار پشاور

پستن جی دوراب جی۔ انجن ڈرائیور گریٹ انڈین پننسلا ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو راؤ صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

گنپت رام گوری شنکر شاستری۔ پنشنر ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر احمد آباد بمبئی پریزیڈنسی

گنیش ہری سگوبکر۔ ممبر وائس پریزیڈنٹ تعلقہ لوکل بورڈ کربت نران بمبئی پریزیڈنسی

آنند راؤ توکا رام دیسکھ جبر ور ضلع امراوتی برار

دجارا گرالوچٹی پرملنٹ وے انسپکٹر مدراس ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو رائے صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

بابو ہران چندر رکشت کلکتہ

درشن سنگھ۔ زمیندار ضلع پیلی بھیت ممالک متحدہ

دینیدیال۔ آنزیری مجسٹریٹ وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنؤ

لالہ رلا رام۔ آنزیری اسسٹنٹ اگزمینر پبلک ورکس اکونٹس پنجاب

لالہ شو پرشاد اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ نارہ درن انڈیا سالٹ ریونیو ڈپارٹمنٹ۔

لالہ رادھاکشن۔ ممبر میونسپل کمیٹی پشاور

لالہ کنج بہاری تھاپر۔ سکرٹیری پنجاب پبلک لائبریری لاہور

بابو سرندرا ناتھ گپتا۔ آنریری اسٹنٹ انجنیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ آسام

بابو چارو چندر متر۔ خزانچی و محاسب فارن ڈپارٹمنٹ

بابو فنندرا موہن باسو۔ ہیڈ کلرک میٹیرولاجکل آفس کلکتہ

لالہ جانکی پرشاد۔ سوپروائزر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ

رکھی رام نائک۔ مالگزار لہیری ممالک متوسطہ

تارک ناتھ گھوس۔ سول اسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس

بابو کیلاش چندر داس سینیر ہاسپٹل اسٹنٹ سلہٹ آسام

کمود بہاری سمنتو۔ سول ہاسپٹل اسٹنٹ بنگال پریزیڈنسی

بابو دُرلب چندر معظم دار۔ پنشنر سب اسٹنٹ آڈیٹر ایسٹ انڈین ریلوے

بابو ہری چند۔ سب انجنیر کالکا شملہ ریلوے

منشی گووند جیون۔ خزانچی و میر منشی فرسٹ بنگال لانسر

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل الطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی کیٹ بھائی زونگ شوی سالوی ہن کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

سادمونگ کاک۔ وزیر اعظم ریاست کنگ ٹنگ

لبنگ ماگرانگ ٹونگوک۔ جنوبی علاقہ بھامو کا چن پہاڑ

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی احمدن کونگ ٹانگ زامن کا خطاب عطا فرماتے ہین

ہکن شوی کیا نگوگن ہمولوی ائی میلاٹ جنوبی ریاست شان

مونگ نیو ہلینگ نگوگن ہموا میلاٹ جنوبی ریاست شان

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل نے باجلاس کونسل مفصلۃ الذیل رعایتین بجلدوے خدمات ممتاز منظور فرمائی ہین۔ اور آگہی عام کے لئے مشتہر کیجاتی ہین۔

آنریبل سروی باشیم اینگر نائٹ سی۔ آئی۔ ای۔ جج ہائی کورٹ مدراس	جاگیر مالگزاری اراضی بقدر پانچہزار روپئے سال حین حیات
بی سری نواس پنشنر انسپکٹر پولیس مدراس	جاگیر مالگزاری اراضی بقدر بارہ سو روپے سال حین حیات
بھورائو مادھوراو۔ پوٹنس اول درجہ سردار دکن۔	عطیہ سرانجام بقدر تین ہزار روپے سال حین حیات
مسٹر جے۔ پی وار برٹن سابق ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب	معافی نذرانہ بیس مربع اراضی نہر چناب
رائے بہادر دولت رام سی۔ آئی۔ ای۔ سوپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات شملہ ڈویژن	معافی نذرانہ پندرہ مربع اراضی نہر جہلم۔

خان بہادر قاضی جلال الدین خان — ساڑھے بارہ سو روپے سال حین حیات
سی۔ آئی۔ ای۔ مشیر ہز ہائینس — موضع سریلہ واقع پیشین
خان قلات

ایل ڈبلیو ڈین
قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

ہوم ڈپارٹمنٹ

جیلخانے

کمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

رزولیوشن

گورنر جنرل باجلاس کونسل حضور ملک معظم قیصر ہند کی تقریب تاجپوشی کے مبارک موقع برازراہ مرحمت ومکرمت فوجداری اور دیوانی کے بعض قیدیون کی رہائی اور بعض کی تخفیف سزا کے بارے مین جو برٹش انڈیا کے تمام جیلخانون اور پورٹ بلیر کی آبادی سزایافتگان مین محبوس ہین احکام ذیل صادر فرماتے ہین -

(۲) لوکل گورنمنٹون اور نظامتون سے استدعا ہے کہ آج تمام قیدیون مین سے جو سزاے قید بھگت رہے ہین ۱۰ فیصد کو رہا کر دین بشرطیکہ دوران قید مین اُنکا چال چلن اچھا رہا ہو اور اُنکی رہائی غالباً مخاصمت خون ریزی یا جرائم پیشگی کو ازسرنو تازہ نکرے اُن احکام کی روسے ۱۲۳۰۹ قیدی رہا کردیئے جائینگے - برما کے اوپنچے علاقے کے الحاق کے بعد جو بدنظمی ہوئی اور اُسوقت لوگ ڈکیتی اور اسی قسم کے دوسرے جرائم کے مرتکب ہوکر سزایاب ہوئے اُنکی رہائی کے مسئلے کا خاص طور سے خیال کرلیا گیا ہے اور یہ بات قرار پائی ہے کہ ایسے قیدیون مین سے ۱۲۷ کو چھوڑ دیا جائے - متذکرہ بالا رعایتون کے علاوہ ہز اکسلنسی باجلاس کونسل ازراہ مزید مرحمت ومکرمت ان لوگون کے بھی چھوڑ دینے کا حکم دیتے ہین

(۱) ۳۸۱۲ قیدی عورتین جنکے جرائم سنگین قسم کے نہ رہے ہون (۲) ۴۹۰۹ ایسے اشخاص جو ایک ماہ یا اُس سے کم کی سزائے قید بھگت رہے ہون اور آج کے دن نصفِ سزا بھگت چکے ہون (۳) ۲۷۰۶ وہ اشخاص جنکی نسبت ۶ ماہ سے زیادہ کی قید کا حکم نہ ہوا ور اُنکے جرائم کم بیش گرانی کی حالت سے متعلق ہون۔ گورنر جنرل باجلاسِ کونسل یہ بھی حکم دیتے ہین کہ ۲۵۲ مرد و زن قیدی جو انڈمان مین ہین۔ مطلقاً چھوڑ دیئے جائین اور ۱۳۱ قیدی جو ڈکیتی کی علت مین قید ہین اُنکو شرطی رہائی دیجائے بس ہر قسم کے تمام قیدی جو پورٹ بلیر مین ہین اور اُنکو حضور ملکِ معظم قیصرِ ہند کی تاجپوشی کے جشن کی تقریب مین رہائی دیجائیگی اُنکا کل شمار ۴۰۰ کے قریب ہوگا۔

(۳) گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اُن قیدیون کے حق مین بھی عفو و درگزر کی توسیع فرمادی ہے جو ہندوستان کے جیلخانون مین ہین اور جنکو اَور لوگون کی بہبود کے خیال سے سردست رہائی نہین دیجاسکتی کہ اُنکی سزا مین بھی اِس طرح پر تخفیف کیجائے کہ ہر ایک سزا کی حالت خاص کے لحاظ سے تخفیف کو درجہ وار تقسیم کیا جائے اور منتہائے تخفیف یہ ہو کہ جتنے برس کسی قیدی نے قید مین گزارے ہین برس پیچھے ایک مہینا کم کردیا جائے۔ گورنر جنرل نے باجلاسِ کونسل بطیبِ خاطر یہ بھی منظور فرمایا ہے کہ پورٹ بلیر کی فوجداری کے قیدیون کے حق مین جنکا برتاؤ عمدہ رہا ہے خاص خاص رعائتین کیجائین جو اُنکی سزا کی سختی کو کم کردین۔ اگر اُن کا برتاؤ آیندہ بھی عمدہ رہا تو اُنکو اَور بھی چند مزید رعائیتون کا استحقاق ہوگا۔

(۴) گورنر جنرل نے باجلاسِ کونسل بہ طیبِ خاطر یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام آدمی جو دیوانی

وہ غریب ہون اور فریبی نہ ہون چھوڑ دیے جائین اور گورنمنٹ اُنکے قرض یا قرضے جنکے واسطے وہ قید ہین ادا کردے گی پس ۱۳۲ دیوانی کے قیدی رہا کردیے جائینگے اور اُنکے قرضون کو جنکا مجموعہ ۸۹۵۰ روپئے ہے گورنمنٹ ادا کردے گی۔

(۵) قیدی جو آج انگریزی جیلخانون سے رہا کردیئے جائینگے بشمول قیدیانِ انڈمان اُنکا کل مجموعہ ۱۶۱۸۸ ہے۔

ضمیمہ ۳

نمبر ۵۸ ۱۹۰۳ء

گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اندرونی

رائٹ آنریبل لارڈ جارج ایف ہملٹن جی سی اس آئی ہز میجسٹیز سکرٹیری آف سٹیٹ فار انڈیا

شملہ ۷- مئی ۱۹۰۳ء

مائی لارڈ

ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی مین جلسے جلسے جشن گزشتہ دسمبر اور جنوری مین بمقام دہلی منائے گئے ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی آگہی کے لیئے ہم نیازمند اُنکی کیفیت کے پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتے ہین سرکاری تجاویز کی نقلین ملفوف ہین اور جیسا کہ یورلارڈشپ کو معلوم ہے کارروائی کی سرکاری تاریخ لکھنے کی خدمت مسٹر سٹیفن وہیلر کو تفویض کی گئی ہے چونکہ یہ مراسلہ بیانِ مجمل ہے اسمین قصداً اختصار سے کام لیا گیا ہے اور یہ زیادہ تر بالخصوص اُس عظیم واقعے کی پولیٹیکل حیثیت سے متعلق ہے-

۲- نومبر ۱۹۰۱ء کا مذکور ہے کہ مقصدِ متذکرہ بالا کی غرض سے اولاً ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کے ارادے کا عام طور پر اعلان کیا گیا- اسکی صورت یہ ہوئی کہ ملکِ معظم قیصر ہند نے معدودے چند والیانِ ریاست ہائے ہندوستان کو بلادے دیے تھے کہ اُنکی تاجپوشی کے

موقع پر انگلستان مین حاضر ہون اور اسوقت یہ بھی ظاہر کردیا گیا تھا کہ جو پبلک اندر کسی
لندن نہین آسکتے تاکہ اُنکو بھی اس بات کا موقع دیا جائے کہ ملکِ معظم کے تخت اور اُنکی
ذاتِ خاص کے ساتھ اپنی خیر خواہی کی توثیق کرین ملکِ معظم نے وائسرائے کو ہدایت فرمائی
ہے کہ انگلستان کی رسم تاجپوشی کے بعد کسی دن ہندوستان مین ایک جشن منعقد کرین فروری
سنہ ۱۹۰۲ع مین گزٹ آف انڈیا کے ذریعے سے مشتہر کردیا گیا کہ دہلی دربار کی جگہ اور یکم جنوری
سنہ ۱۹۰۳ع اجتماع کی تاریخ قرار پائی ہے۔ اسکے بعد ہزا کسلنسی وائسرائے کی طرف سے
لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے حکامِ بالادست اور فرمانروایانِ ریاستہائے ہندوستان
کے نام بلاوے کے خطوط جاری ہوئے۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ع مین یہ خبر مشتہر کردی گئی کہ ملکِ معظم
نے براہِ مزید عنایت ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو مامور فرمایا ہے کہ اس
ضروری موقع پر دودمانِ شاہی کی نیابت کرین۔ جب لوگون نے یہ خبر سُنی اور جانا کہ
ملکِ معظم کو اس پیش آنے والی تقریب سے کسقدر ذاتی تعلق خاطر ہے اور ہندوستان پر
کتنی کچھ نظرِ عنایت ہے جو اس انتخاب سے ظاہر ہے تو ہر جگہ اظہار مسرت کیا گیا۔

۳-۹-اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو ملکِ معظم کی تاجپوشی کی رسم خیر و خوبی کے ساتھ لندن مین
منائی جاچکی تو اسکے بعد گرمی بھر بلکہ اور زیادہ دیر تک ہندوستان مین پیش آنے والے
واقعے کے لیئے ہماری طیاریان سرگرمی کے ساتھ جاری رہین۔ اور سال کے اختتام سے
پہلے وہ طیاریان ایک ایسی حد تک پہونچ گئی تھین کہ اُن مین سے بڑی بڑی مشہور تقریبات
کی بار بار پہلے سے مشق کرلی گئی تھی اور اب صرف گویا باراتیون کے آنے کی دیر تھی اور اس

[illegible] کھلا دین۔

(۴) ۲۷- دسمبر تک فرمانروایان ریاستہاے ہندوستانی مین سے بڑے بڑے رئیس ممالک غیر کے اکثر وکلا۔ ہماری گورنمنٹ کے سربرآوردہ حکّام اور ہندوستانی فوج کا زبردست لشکر سب دہلی مین جمع ہوگئے اور ۲۹ ماہ مذکور کو ہز اکسیلنسی وائسراے اور دیر رائل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ کے شاہانہ جلوس کے ساتھ داخل شہر ہونے سے تقریبات کا آغاز ہوا۔ ہز اکسیلنسی دیر رائل ہائینسز سے کچھ دیر پہلے پہونچے اور فرمانروایان ریاست اور وکلا ممالک غیر اور سربرآوردہ حکّام سے سٹیشن پر ملاقات ہوئی اور ان سب کی معیت مین دیر رایل ہائینسز کا استقبال کیا گیا جو براہ راست بمبئی سے تشریف لا رہے تھے داخلے کا رستہ شہر کے بڑے بڑے بازارون مین سے ہوکر اختیار کیا گیا۔ جلوس مین سب سے پیش پیش شاندار شاہی ہاتھیون پر سوار ہز اکسیلنسی اور دیر رایل ہائینسز تھے اُنسے آگے جلو مین شاہی کیڈٹ سوارون کا دستہ۔ وائسراے کا باڈی گارڈ اور ہز اکسیلنسی اور دیر رایل ہائینسز کے اہالی موالی۔ جلوس کی ترتیب اِس طرح پر تھی کہ ہز اکسیلنسی اور دیر رایل ہائینسز کے پیچھے ۱۵ والیانِ ریاست دو دو پہلو بہ پہلو اسی طرح ہاتھیون پر سوار۔ پھر ہز رایل ہائنس گرینڈ ڈیوک آف ہسی جنکا وائسراے کے یہان مہمان ہونا اور دہلی مین تشریف لانا دودمانِ شاہی کی دلچسپی کا ثبوتِ مزید تھا اور آنکو تہ دل سے سب نے مرحبا کہا۔ پھر مملکت ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر اور کمانڈر انچیف اور ہر ایک کے ساتھ اُنکے سوارانِ خاصہ پھر وائسراے کی کونسل کے ممبر۔ پھر لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال پھر بلوچستان اور شمالی مغربی سرحد کے رئیس۔ پھر سب کے بعد والیان ریاست کے فیل نشین

نام نہ تھا شہر کے درختوں کی دورویہ قطارین سے ہو کر گزرا - فرمانروایانِ ریاست جو
جلوس کے ساتھ نہ تھے اُنکے لیئے ٹون ہال کے عین سامنے اُنکی شان کے مناسب
نشستگاہین بنادی گئی تھین - جامع مسجد کے با[illegible] مسجد کی سربراہ کار کمیٹی نے از
راہِ عنایت انگریزاور اہل یورپ مہمانون کی نشست کے لیئے وایسراے کو سپرد کر دیئے تھے
بازارون کے طول مین سر تا سر فوج صف بستہ کھڑی تھی اور فوج کے پیچھے تماشائیون کا
بیشمار ہجوم تھا - بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ دہلی مین کبھی پہلے لوگون کا اتنا انبوہ کثیر جمع نہ ہوا
ہوگا - مال کی آمد و رفت سویرے ہی سے بند کر دی گئی تھی اور چار میل تک بازار اور
مسجدین اور مندر اور مچان جو لوگون نے خاص جلوس کی سیر دیکھنے کے لیئے بنائیے
تھے اور تمام چھتین اور بر آمدے جو سر راہ واقع تھے لوگون سے پٹے پڑے تھے اور اہلِ شہر
کے رہنے کے مقامات مین ملکِ معظم اور ملکۂ معظمہ کی تصویرین اور دعائیہ قطعات کثرت سے
آویزان تھے - اگر کوئی چیز منظر کی شان و شوکت کی مساوات کا دعویٰ کر سکتی تھی تو وہ
ہر چیز کی باقاعدگی تھی اور لوگون کا عام ولولہ جسطرح پر لوگون نے ہِز رائل ہائینس کا خیر مقدم
کیا ہے خاصکر قابلِ لحاظ تھا - بات یہ ہے کہ ہِز رائل ہائینس اِس ملک مین پہلے بھی رہ گئے
ہین اور لوگ اِس بات کو بڑی محبت سے یاد رکھتے ہین - اب جو ہر قسم کے لوگون نے خاندانِ
شاہی کے ایسے جلیل القدر قائم مقام کا خلوص کے ساتھ خیر مقدم کیا تو اُس سابقہ محبت نے
اُس خلوص کو اضعافاً مضاعفہ بڑھادیا تھا - تقریباً دو گھنٹے کے بعد جلوس جو شہر کے باہر

پہونچ گیا تھا اپنے مختلف خیمہ گاہون مین اپنے اصلی ٹھکانے پر پہونچکر منتشر ہو گیا۔

(۵) اب مین روزنامچے کیطرح واقعے کے ساتھ ساتھ چلتا ہون کہ ۳۰ دسمبر کو وائسرائے نے قدسیہ باغ مین نمائش گاہ صنعت و حرفت ہندوستان کو کھولا۔ نمائشی چیزین ایک خوشنما عمارت مین رکھی ہوئی تھین جو اسی غرض کے لیئے مغلیہ وضع پر بنائی گئی تھی۔ چیزون کا جمع کرنا اور اُنکا انتظام یہ کام سر جارج واٹ نے بڑی لیاقت کے ساتھ سر انجام دیئے۔ ہندوستانی رئیسون کے ملازمون کی ایک سرسری موجودات بھی لی گئی تھی۔ واقعی نتائج ہماری اپنی خاطر خواہ پیشین گوئیون سے بھی بڑھے ہوئے ثابت ہوئے۔ قدیم صنعت کے نایاب نمونے جو اکثر ہندوستانی ریاستون کے خزانون سے انتخاب کیئے گئے تھے زمانۂ حال کے بہترین ساز و سامان صنعت کے پہلو بہ پہلو لگا دیے گئے تھے اور اس سے جیسا کہ ہز اکسلنسی وائسرائے کی اسپیچ مین مذکور ہے جسکی نقل ملفوف مراسلہ ہے مقصود یہ تھا کہ ایک طرف ملکی کاریگری کی قابلیتون کو دکھایا جائے اور دوسری طرف موجودہ معیار کو بمقابلہ نمونۂ زمانۂ سابق ترقی دیجائے۔ ہم بہت سے رئیسون اور شریفون کے دل سے ممنون ہین جنھون نے ہمکو نمائش کے لیئے چیزین مستعار دین اور انعام و اکرام سے کاریگرون کی حوصلہ افزائی کی بہت سے شریفون اور تمام ملک کے چیدہ ہندوستانی عہدہ دارون کی امداد بھی کی گئی تاکہ نمائش کے ملاحظے کے لیئے تشریف لائین اور ہم خوشی سے اس بات کا اظہار کرتے ہین کہ عامۂ خلائق نمائش کے دیکھنے کے لیئے آپ سے آپ کھنچے چلے آتے تھے ۸ ہزار لوگون نے داخلے کی فیس ادا کی اور ۲۲۳۳۶۲ روپیے کا

مال خرید کیا مستقل نتائج کے اعتبار سے ہکو قوی امید ہے کہ ہندوستانی کاریگری کے قابل قدر شعبونکو نمائش سے بڑی تقویت پہونچی ہے اور کاریگرون اور اُنکے قدردانون دونوںکو کافی ترغیب دی گئی ہے کہ قدیم وضع کو دوبارہ زندہ کر کے اُسکو زمانہ حال کی زندگی کی ضروریات مین اختیار کرین۔

(۶) دربار کے بیان کو ملتوی رکھکر کہ اسکی کیفیت ہم بعد کو لکھین گے دوسرا ضروری معاملہ یہ تھا کہ ۳ جنوری کو شاہ جہان بادشاہ کے ایوان قلعہ مین دیوانِ عام کے موقع پر سٹار آف انڈیا اور انڈین امپائر کے دو معزز طبقون کا اجلاس ہوا اور بجائے اسکے کہ اس عالیشان عمارت کو ذرا سا بھی نقصان پہونچایا جائے یا اسکی شکل وصورت مین کسیطرح کی تبدیلی کیجائے عارضی مزید عمارت اضافہ کر کے اصلی وسعت سے سہ چند اور اسی تقریب کے لئے چھتا پاٹ کر سفید مرمر کے دیوانِ خاص سے منضم کر دیا گیا تھا۔ کرنیل جے ڈبلیو تھربرن آر ای سکرٹری پنجاب گورنمنٹ صیغۂ تعمیراتِ عامہ اور رائے بہادر گنگا رام سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات کی نگرانی مین یہ مزید عمارتین ایسی خوش سلیقگی سے بنائی گئین کہ اجنبی آدمی روشنی کی جگمگاہٹ مین جو اجلاس کے وقت بڑی دمک رہی تھی مشکل سے نئی اور پُرانی عمارت مین تمیز کر سکتا۔

طبقہ سٹار آف انڈیا کے ۱۱ نائٹ گرانڈ کمانڈر۔ طبقۂ انڈین امپائر کے ۵ اگرانڈ کمانڈر طبقۂ سٹار آف انڈیا کے ۱۴ نائٹ کمانڈر اور طبقۂ انڈین امپائر کے ۱۶۔ اور اول طبقے کے ۱۴۱۔ اور دوسرے کے ۱۸۱ کمپینین شریکِ اجلاس تھے تقریباً ۲۰۰۰ تماشائی تھے۔ دونون

صاحبون مین جنکو یہ اعزاز [illegible]
حاصل ہوئے والیان ریاستہائے چار کھاری و کوچین و میراج (شاخ کلان) و نابھا و شاہ پور دسمور و سروہی و ٹہری و بڑا دنکور و خان دیر و میران ہنزا و نگر و مہتر چترال تھے۔

۶۔جنوری کو ایوان مین پھر شاہی رقص و سرود کا جلسہ تھا۔ ممتاز لوگ جو اس جلسے مین موجود تھے انکی کثرت اور دیگر حالات کے اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ اس ملک مین اس جیسا جلسہ کبھی نہین ہوا۔ اکثر والیان ریاست شریک جلسہ تھے اور سب ملا کر ۴۰۰۰ سے زیادہ ہی زیادہ لوگ موجود رہے ہونگے۔

(۷) ۴۔جنوری کو اتوار تھا۔ مٹروپولیٹن نے بہ مدد بشپ آف لاہور رسم شاہی کے مطابق جسکا انتظام پہلے سے کردیا گیا تھا کھلے میدان مین نماز پڑھائی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے دیر رایل ہائینسز اور تمام سرکاری عہدہ داران اور ولایتی فوجین جو دہلی مین تھین سب اس نماز مین شریک تھے۔

(۸) ۸۔جنوری کو کیمپ کے قریب ایک ہموار میدان مین تمام افواج مجتمعہ کا ایک بڑا عرض لشکر ہوا۔ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف کے زیر حکم تقریباً ۳۴۰۰۰ ہر درجے کے سپاہی موجود تھے۔ ناظرین کے آرام کے لیے نشست گاہین بنادی گئی تھین اور کئی ہزار آدمی گاڑیون مین۔ گھوڑون پر اور پیدل کھڑے دیکھ رہے تھے۔ دن کے گیارہ بجے ہز اکسلنسی وائسرائے دیر رایل ہائینسز ڈیوک آف کناٹ اور گرینڈ ڈیوک آف ہسی کو ساتھ لیے ہوئے گھوڑے پر سوار میدان مین تشریف لائے۔ فوجین سامنے سے ہو کر گزرتی جاتی تھین

ہوئی اور بہتیری جنگجو قومون پر جو عرض لشکر کے وقت موجود تھے اُسنے نمایان اثر کیا امپیریل سروس فوج کے لوگ بقدرِ معتد بہ موجود تھے۔ الور۔ بھوپال۔ بیکانیر۔ گوالیار۔ جلیند۔ نابھا۔ پٹیالہ۔ سرمور کی فوجون کے آگے آگے فرمانروایان ریاست خود ہوتے تھے یا اُنکے کوئی عزیز قریب اور وہ اپنی فوج کو سلامی کی جگہہ تک لے جاکر سلام کرواتے اور سامنے سے گزرتے جاتے تھے۔ جوش جو نوجوان رئیس پٹیالہ سے لے کر جو بالفعل پٹیلے کی گدی پر ہین نابھا کے بزرگ صورت تجربہ کار سکھ رئیس تک ہر ایک عمر کے رئیس کی موجودگی کی وجہ سے لوگون کے دلون مین موج زن تھا خود رئیسون اور عامۂ خلائق کو مدتون یاد رہے گا۔ اور اسکا ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ مختلف اقطاع کے فوجی تعلقات جنھون نے ہندوستان کو مملکتِ متحدہ بنا رکھا ہے زیادہ تر قوی اور مستحکم ہو جائینگے۔

لارڈ لٹن نے جو سنہ ۱۸۷۷ء مین قیصری دربار کیا تھا اُسمین فوج کے عرض لشکر سے پہلے ہندوستانی رئیسون کے ملازمون کی ایک سرسری موجودات بھی لی گئی تھی۔ اِس دربار کے موقع پر اُن ملازمون کی موجودات کے لئے ایک خاص دن الگ مقرر کر دیا گیا تھا اور یہ رسم جو ۷ جنوری کو وقوع پذیر ہوئی دربار کے پندرھواڑے کی سب سے زیادہ خوشنما اور دلچسپ تقریبات مین سے تھی۔ تقریباً ۴۰ ریاستون نے اپنی اپنی کنٹنجنٹ فوجین بھیجین اور اسکے لئے خاص اہتمام کیا گیا تھا کہ پرانی وضع کے ہتھیار اور ساز و سامان جو اب متروک الاستعمال ہوتے جاتے ہین ہوبہو دکھائے جائین۔

(۹) اُدھر تو متعدد فرود گاہین بڑے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھین اور ادھر ہزاکسلنسی وائیسرائے کو ہر روز بلکہ ہر گھڑی کسی نہ کسی کام مین مشغول رہنا پڑتا تھا تو یہ امکان سے خارج تھا کہ اتنے سارے رئیس اور امیر جو اس کثرت سے کبھی پہلے ایک جگہ جمع نہین ہوئے ہزاکسلنسی سے ملنے آئین اور وہ اُنکی بازدید کر سکین لہذا ہزاکسلنسی نے ہندوستانی مہمانونکو دو جلسون مین مدعو کیا تاکہ جتنے ممتاز لوگ دہلی مین موجود ہین اُن سب سے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ آپس مین بھی ایک دوسرے سے ملین جلین ایک تو قدسیہ باغ مین ۲ جنوری کے تیسرے پہر ہندوستانی رئیسون کے علاوہ سرکاری مہمانون کا جلسہ دوسرے وائیسرائے کی فرودگاہ مین ۹ جنوری کی شام کو فرمانروایان ریاست کا جلسہ اسی متاخر الذکر موقع پر عطائے خطابات بھی عمل مین آیا کہ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ نے طبقۂ موسٹ آنربل آرڈر آف دی باتھ کے گرینڈ ماسٹر ہونے کی منصبی حیثیت سے نظام حیدرآباد کو اُسی طبقے کے گرینڈ کراس کا خلعت پہنایا جسکو ہزہائینس نے بڑے فخر کے ساتھ پہنا اور مہاراجہ کولھاپور کو طبقۂ رائل وکٹوریا آرڈر کے گرینڈ کراس کا۔ ہزرائل ہائینس نے اُن رئیسون کو جو ملک معظم کی تاجپوشی کے وقت انگلستان مین حاضر تھے طلائی تمغے بھی عنایت کیے اور ملک معظم کے ارشاد کے مطابق ہزاکسلنسی وائسرائے نے کئی کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشا۔

(۱۰) عمال سرکاری کے علاوہ لوگون نے بجائے خود اظہار مسرت کے لیے طرح طرح کی شکلین اختیار کی تھین کہ ۲ جنوری کو شہر مین روشنی ہوئی اور آتشبازیان چھوڑی گئین

۹۔ اور ۵ جنوری کو فوجی دوڑ اور نمائش کے کھیل تماشے ہوئے اور گذرنوں میں پولو اور فٹ بال اور ہاکی کی بازیاں ہوا کین اور انمین کثرت سے لوگ جمع ہوتے رہے اور وائسیرائے نے کھلاڑیون کو انعام بھی دیئے۔ پولو کھیل کا حال یہ ہے کہ ایک طرف ہنزا اور نگر ہندوستان کے دور دست کوہستانی علاقون مین اور دوسری طرف منی پور مین یہ کھیل ابھی تک کھیلا جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ اصل مین یہ ہندوستانی کھیل تھا۔ ہندوستان مین تو اسکا رواج جاتا رہا اور اسکو انگریز اڑا لے گئے اور انھون نے اسکو انگلستان اور ہندوستان دونون جگہہ خوب رواج دیا اب ہندوستان کی تاریخ مین یہ پہلا واقعہ ہے کہ وہ کھیل اپنی اصلی جگہہ مین پھر کھیلا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۰ فوجی باجے والون نے بھی جو دہلی مین آکر جمع ہوئے تھے بسرکردگی کپتان جی بی سینفرڈ نے کئی جلسے کئے۔

(۱۱) وقت پر احتیاط کے ساتھ جو تحقیقات کی گئی تھی اُسکی رُو سے ہم اندازہ کرتے ہین کہ شہر کی آبادی پچھلی مردم شماری کی رو سے ۲۰۸۰۰۰ تھی اس دربار کی کشش نے ۱۷۳۰۰۰ سے کم آدمیون کو فراہم نہین کیا۔ کہتے ہین کہ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کی وجہ سے صرف ۶۸۰۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے۔ اب ہم اپنے عدد کو اس عدد سے مقابلہ کرتے ہین تو بڑا ہی تعجب ہوتا ہے۔ اُن اشخاص کی فہرست جنکو یا تو گورنمنٹ نے دربار مین مدعو کیا تھا یا وہ سرکاری طور پر از خود دربار مین آئے تھے اس مراسلے کے ملفوفات مین ملے گی لیکن مفصل ذیل مزید تفصیل لکھنا خالی از لطف نہین۔ ۱۰۳ بڑے بڑے والیانِ ریاست مدعو کیے گئے تھے اور اُن مین سے ۱۰۰ تشریف لائے۔ چھوٹے چھوٹے والیان ریاست کو

حسب معمول مدعو نہین کیا گیا اور والیان ریاست جنکی مالی حالت یہان آنے کی اجازت نہین دیتی تھی آنے سے معاف کر دیے گئے۔ بنظر اُن مطالبات کے جو کئی والیان ریاست پر قحط کی وجہ سے پڑ گئے تھے ہمنے اُنکو اس بات کی ہدایت کر دی تھی کہ کچھ زیادہ ٹیپ ٹاپ کی ضرورت نہین اور چند حالتون مین ہمنے عارضی زیر باری کے رفع کرنے کے لیئے اُنکو کچھ پیشگی بھی دے دیا۔

ہز مجسٹی شاہِ فارس اور ہز مجسٹی شاہِ سیام اور ہز ہائینس امیر افغانستان و سلطان مسقط و مہاراجہ دھیراج نیپال کو بھی بلاوے بھیجے گئے کہ خود تشریف لائین یا اپنی طرف سے سفیر روانہ فرمائین۔ آخر کار اِن ممالک کی طرف سے اصحاب ذیل وکالۃً شریک دربار ہوئے سیام کی طرف سے شاہِ سیام کے اعلیٰ ذاتی ایڈ ڈی کانگ جنرل چو فیا سرا ونگسی افغانستان کیطرف سے امیر کے وکیل کرنیل محمد اسمعیل خان جو وائسرائے کے ساتھ تعینات ہین۔ مسقط کی طرف سے سلطان کے فرزند اور ولیعہد۔ اور نیپال کیطرف سے وزیر اعظم۔ ہز بریٹنک مجسٹی کے وزیر کے ذریعے سے جو ٹوکیو مین تعینات ہین ہز امپیریل مجسٹی شاہنشاہ جاپان کی معاہد گورنمنٹ سے التجا کی گئی تھی کہ وہ بھی اپنا قائم مقام روانہ فرمائین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سفارت بسر کردگی جنرل بیرن ہسو کٹا اوکیو آموجود ہوئی۔ ہم یقین کرتے ہین کہ جنرل صاحب نے فوجی کرتبون کی جو دربار سے پہلے دکھائے گئے بڑی قدر کی جیسے ہندوستان کی فوج نے قواعد کے وقت اُن کی تشریف آوری کی۔

[illegible] دیون مین جو ہماری ہمجنس رعایا آباد ہین اور جنکے ساتھ ہمارے اتنے سارے تعلقات ہین اور یہ یقینی بات ہے کہ آیندہ ہندوستان کے ساتھ انکے روابط اور بھی قوی ہوتے جائینگے بہت ہی انسب ہے کہ انکو بھی شرکت دربار کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ وائسرائے نے جو انکی گورنمنٹون کو بلاوے دیے بلاوون کے جواب مین آسٹریلیا نے فڈرل سینٹ کے پریزیڈنٹ سر رچرڈ بیکر کو اور جنوبی افریقہ نے ٹرنسوال کے اٹرنی جنرل سر رچرڈ سالومن کو دربار کی شرکت کے لئے مامور کیا۔

ہندوستانی علاقہ پرتگال کے گورنر جنرل ہز اکسلنسی کرنیل سر اڈوارڈ و گلہارڈو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور ہندوستانی فرانسیسی آبادی کے گورنر ہز اکسلنسی مونشر وکٹر لینزرنک اور ممالک غیر کی کانسلر جماعت کے سر برآوردہ صاحبون نے بھی ہمارے مہمان ہونے کی حیثیت سے تقریبات کے سرانجام مین مدد دینے سے ہمپر بڑی عنایت کی۔

علاوہ برین اس غرض سے کہ ساری دنیا کو تقریبات کی مکمل اور فوری اور بے ردو رعایت کیفیت معلوم ہوتی رہے ہمنے یونائٹڈ کنگڈم اور ہندوستان کے نامی اخبارونکو بھی بلاوے دیے کہ دربار کی شرکت کے لئے اپنے قائم مقامون کو بھیجین اور وہ ہمارے مہمان ہون اور ہمنے آور با اقتدار اخبارون کے حق مین بھی اسیطرح کی مہمانی اور آسانی کی توسیع کی جنھون نے ہمسے درخواست کی۔ جن اخبار والون نے ہمارے بلاوون پر عمل کیا ہم ہرطرح انکے ممنون ہین اسیلئے کہ انھون نے عمدہ طور سے ہماری کارروائی کی کیفیت کو

(۱۲) لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے حکام بالادست کو دربار کا بلاوا دیتے وقت ہمنے اُنکو ایسا کر دیا تھا کہ اُنکے شرکاے نظم و نسق اور سربرآوردہ عہدہ دار اور دیسی اُمرا اور رئیس اور وکلاے رعایا کی جماعتون کے سرگروہ بھی ایک حد تک اُن کے ساتھ آنے چاہئیین۔

یورپین صاحبان جو اِسطرح پر بلائے گئے اُنکے ساتھ آن ہی کے صوبے یا نظامت کے حاکم بالادست کے ذاتی مہمان کی سی مدارات کی گئی اور انکو صوبے کی صدر یعنی بیچون بیچ کی فرودگاہ مین ٹھہرایا بھی گیا۔ فرمان روایانِ ریاست مع اُنکے پولٹیکل افسرون کے جو انکی ریاست سے متعلق تھے علٰحدہ علٰحدہ خیمہ گاہون مین فروکش تھے اور علاقون کے لحاظ سے ہر ایک رئیس اور اُسکے متعلقین کی فرودگاہ ایک جگہہ اور ریاستون کے اُمرا اور ملازم اور دوسرے لوگ اکثر تو اپنے صوبے کے جداگانہ خیمون مین تھے۔ اور بعض نے شہر دہلی یا سول سٹیشن مین اپنا ٹھکانا کر لیا تھا۔

سنٹرل کمپ جو ہز اکسلنسی وائسراے اور متعدد لوکل گورنمنٹون اور نظامتون اور کمانڈر انچیف اور صوبون کے کمانڈرون اور ممالک غیر اور راجاؤن کی خیمہ گاہون پر مشتمل تھا اُس مشہور پہاڑی کے دامن مین واقع تھا جسکا ذکر واقعات ۱۸۵۷ء کی تاریخ مین جگہہ جگہہ ہے۔ صرف ان خیمہ گاہون کی آبادی بشمولِ خدم وحشم ۱۳۰۰۰ سے کچھ اوپر تھی اور وسعت مقام اور صفائی کے لحاظ سے صوبون کی خیمہ گاہون کو جنمین

آدمی ۱۲۰۰۰ متفرق فرودگاہوں کو بھیجیں ۵۶۰۰۰ اور فوجی چھاؤنیوں کو بھیجیں ۳۵۰۰۰

تھے دوسری جگہ اُتارا گیا تھا۔ اگرچہ آسائش کے لحاظ سے کشادہ میدان تجویز کیے گئے تھے اور تمام خیمہ گاہیں ۴۰ میل مربع رقبے پر پھیلی ہوئی تھیں باایں ہمہ ۵۰۰۰۰ کی مزید آبادی نے اپنا ٹھکانا شہر اور سول سٹیشن میں کر لیا تھا۔ اس مراسلے کے لفوفات میں ایک نقشہ بھی ہے جس سے مختلف فرودگاہوں اور ریلوں اور سڑکوں کا موقع ظاہر ہوتا ہے۔

(۱۳) یہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے کہ اتنی وسیع فرودگاہ کی طیاری کے لیے کتنی کچھ محنت درکار تھی۔ ہزارہا خیمے بہم پہونچانے تھے۔ خیمہ گاہوں کی زمین کو ہموار کرنا تھا ۴۰ میل نئی سڑکیں بنانی تھیں۔ ۲ فٹ ۶ انچ چوڑی ریل کی ہلکی سڑک ۷ میل لمبی شہر سے لے کر صدر خیمہ گاہ اور ایمفی تھیٹر تک بنائی گئی جس پر شروع سے آخر تک ۲۰۹۸۰ لوگوں نے ۸۰۵ موسمی ٹکٹ والوں کے علاوہ آمد و رفت کی اور موجودہ اصل سڑکیں بھی دراز کی گئیں تاکہ فرودگاہ تک مال کے انبار کے پہونچانے میں سہولت ہو۔ آب رسانی کے موجودہ سامان میں بھی اس طرح پر اضافہ کیا گیا کہ ۲۷ حوض ۵۴ کوئے بنائے اور ۸۳ میل کی قدر نل لگائے گئے اور ۲۴۵۷ آدمی خاص صفائی کے لیے رکھے گئے۔ تار اور ٹیلیفون اور ڈاک کے لیے خاص انتظام کیا گیا اور سنٹرل کیمپ میں قلعے میں اور شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں بجلی کی روشنی کی گئی۔ وہ سادہ سامان جو ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے بارکوں کو روشن اور ہوادار بنانے کے لیے منگوا لیا تھا ہم اس کام میں لے آئے۔ ماکولات کی رسد کا انتظام کچھ تو خانگی لوگوں نے کیا تھا اور کچھ سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے دربار کے لیے

ایک عارضی ایمفی تھیٹر جسپر گنگا جمنی کام ہو رہا تھا بنایا گیا اور اُسکا نقشہ وائسرائے نے بہ مدد سر سوئنٹن جیکب تجویز کیا تھا یہ عمارت جس غرض کے لیئے بنائی گئی تھی اُسکے لیئے بہت ہی موزون ثابت ہوئی جسمین ہندوستانی رئیسون کے لاؤ لشکر کا مُعاینے کے علاوہ فوجی زور آزمائی بھی ہوئی تھی۔ اور یہ مکان مغلون کی وضع کا بنایا گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتون مین بھی آگرے اور دہلی کی عمارتون کی نقل اُتاری گئی تھی ۱۸۷۷ء مین جس مقام پر لارڈ لٹن کی ایمفی تھیٹر بنائی گئی تھی قریب قریب اُسی مقام پر یہ تھیٹر بھی بنائی گئی مگر وسعت اور شکل وصورت مین اُس سے بالکل مختلف تھی اور جتنے تماشائی اُس ایمفی تھیٹر مین سما سکتے تھے اُن سے سہ چند کی اُس مین گنجایش تھی اسلیئے کہ اس ایمفی تھیٹر مین ۱۶۰۰۰ اشخاص سے زیادہ کے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ایمفی تھیٹر کا نقشہ جس سے نشستون کا انتظام ظاہر ہوگا مراسلہ ہذا مین ملفوف ہے۔

تمام انتظامات ایک سنٹرل کمیٹی اور ایک اکزیکیوٹو کمیٹی کی نگرانی مین تھے۔ ابتدائی تجاویز اور اُنکی جانچ پڑتال یہ باتین سنٹرل کمیٹی کے اختیار مین تھین۔ سنٹرل کمیٹی جو تجویز کرتی اُسکی تعمیل اکزیکیوٹو کمیٹی کراتی تھی یا گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ جس سے وہ کام متعلق ہو مثلاً پولیس کے انتظامات کی نگرانی ہوم ڈپارٹمنٹ کرتی تھی۔ تار برقی کے نصب کرنے کی ملٹری ورکس ڈپارٹمنٹ۔ اور بازارون کا انتظام جو سپلائی اور ٹرانسپورٹ کے لوگون سے متعلق تھا ملیٹری ڈیپارٹمنٹ اُسکی نگران حال تھی۔

اس غرض سے کہ تاجپوشی کے دربار مین ہر طرح کا امن رہے اور کسیطرح کی بدنظمی

نہ ہونے پائے اور اجیانا فرودگاہون مین کوئی کسی خفیف جرم کا مرتکب ہو تو جھٹ پٹ آسانی سے اُسکا تصفیہ کردیا جائے پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے ایک مختصر ایکٹ موسومہ دہلی دربار پولیس ایکٹ سنہ ۱۹۰۲ء نافذ کردیا تھا۔ جسکی نقل منسلک مراسلہ ہذا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی کئی طرح کی مفید مدد ملی کہ اُسنے فرودگاہون کی صفائی اور حفظان صحت کے کام پر اپنے سینٹری کمشنر کو تعینات کردیا پولیس کے انتظامات کی خبر گیری کے لیئے اپنے انسپکٹر جنرل آف پولیس کو اور تعمیرات اور آب رسانی اور سڑکونکی نگرانی کے لیئے اپنے چیف انجینیر کو۔ انکے علاوہ خاص خاص خدمتین خاص خاص لوگون کے ذمے لگادی گئی تھین۔ منجملہ انکے ہر ایک فرودگاہ کی تعمیلی خدمات پر ایک کیمپ افسر تھا۔ پھر صدر فرودگاہ اور صوبون کے فرودگاہون کے حلقے حلقے کے لیئے ایک خاص مجسٹریٹ تھا ایک اگزیکیوٹو سینٹیری آفسر ایک ہلتھ آفسر ایک پلیگ آفسر ایک ریل آفسر جسکا کام ہلکی ریل کا بچھانا اور اُسکی دیکھ بھال رکھنا تھا اور اٹاچیون کا ایک گروہ جزدی مراسم اور روساء کے استقبال کی خبر رکھتا تھا۔

(۱۴۱) کس حد تک یہ کارپرداز اپنی محنت مین کامیاب ہوئے اور کہان تک ان لوگون نے خیرو خوبی کے ساتھ یہ مہم سر کی اس سے عیان ہے کہ جہان تک ہمکو علم ہے باوجودیکہ یورپ کے بڑے شہرون جیسی سہولتین یہان میسر نہین تاہم لوگون کے اتنے بڑے جماؤ مین جو چند روز کے لیئے دہلی مین آکر جمع ہوگیا تھا ایک سنگین حادثہ بھی تو واقع نہین ہوا۔ کارروائیون کے حق مین ایک مفید بات یہ بھی تھی کہ موسم سازگار رہا۔ صرف ایک رات پانی برسا اور وہ

بھی اتنا کہ گرد و غبار کے فرو کرنے کے لئے کافی ہو گیا اور اس سے ایک مزید فائدہ بھی ہوا کہ بڑے بھاری عرض لشکر مین لوگونکو آسائش ہوئی اور عرض لشکر کی رونق بھی خوب ہو گئی۔ اگرچہ دسمبر کے آخری ہفتون مین رات کے وقت سردی ہوتی تھی مگر موسم روز بروز گرم ہوتا چلا گیا اور سرکاری تقریبات کے پندرھواڑے بھر تو کہہ سکتے ہین کہ موسم معتدل رہا۔

(۱۵) اب ہم اِن تمہیدی بیانات سے گزر کر خود دربار کی کیفیت تحریر کرتے ہین۔ اس قابلِ یادگار مجمع کی ظاہری شان و شوکت کے بارے مین تو ہمکو کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ فوج کی لمبی صفین۔ میدانِ فراخ جو مملکت کی تمام اقوام کے انبوہ سے پُر تھا ایمفی تھیٹر کا بڑا ازدحام جہان والیانِ ریاست گورنران آبادیہائے نو اور ممالک غیر کے قائم مقام اور سربرآوردہ حکام وائسراے کے اجلاس کے مرتفع مقام کے دونون طرف موقع موقع سے جاگزین تھے۔ ایامِ غدر کے بہادرون کے چھوٹے سے دستے کے آنے پر جوش کا ہونا یہ سب باتین اخبارون مین لکھی جا چکی ہین۔ علیٰ ہذا القیاس اخبارون نے اِس مجمع کی مجموعی شان و شوکت اور رنگ برنگ کی نمود و نمائش کی بخوبی داد دی ہے کہ کیسی کیسی صورتین جو قومیت اور سکونت کے اعتبار سے بالکل ایک دوسرے سے الگ تھین ایک جگہہ آکر جمع ہو گئی تھین جیسے عدن پر وٹکرسیٹ کے شیوخ عرب اور سرحد ہندوستان کے بلوچ اور پٹھان سردار اور نیپال اور سکم اور مسقط کے ولیعہد یا قائم مقام اور سالون اور ہکانگ کے زرق برق پوش سردارانِ شان چونکہ عین دربار کے دن

مسلمانون کی عید الفطر تھی لہذا آنکی نماز کے لحاظ سے دربار کا وقت دوپہر قرار دیا گیا۔ ٹھیک وقت پر ہز اکسیلنسی وائسرائے اپنی فرودگاہ سے گاڑی مین سوار ہوکر دربار کے موقع پر آئے آنکا باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کا دستہ اُنکے جلو مین تھا اور آتے کے ساتھ شہ نشین پر چڑھ گئے جہان پر اُنسے تھوڑی دیر پہلے دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ جداگانہ جلوس کے ساتھ تشریف لا چکے تھے۔ نقیب گھوڑے پہ سوار شہنائی والے اُسکے ساتھ سامنے آیا اور وائسرائے کے حکم سے اُسنے باواز بلند اعلان پڑھا جس سے حاضرین کو یہ جتلانا مقصود تھا کہ یہ حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کا دربار ہے۔ اعلان کے ختم ہونے پر پرچم شاہی کا پھریرہ کھول دیا گیا اُدھر قومی گت بجائی جا رہی تھی اور ادھر ۱۰۱ توپونکی شاہی سلامی سر ہو رہی تھی۔ اسکے بعد ہز اکسیلنسی نے حاضرین کو خطاب کرکے کہا کہ یہ دن تمام مملکت کی طرف سے حضور ملک معظم قیصر ہند کی زبردست اور فیضرسان حکومت کی متفقہ خیرخواہی کے پیش کرنے اور ظاہر کرنے کا ہے۔ گریانہ پیام کے اعلان کو جسکی نسبت ہز مجسٹی نے ایما فرمایا تھا کہ آنکی ہندوستانی رعایا کو پہنچا دیا جائے حاضرین نے بڑے جوش مسرت کے ساتھ سُنا اور وائسرائے نے اپنی تقریر مین نوابون اور راجاؤن اور رعایائے ہندوستان اور ملک کی بہبود آیندہ اور اُن عنایتون کا تذکرہ کیا جو گورنمنٹ اس تقریب کے شمول مین کرنیوالی ہے تو لوگون نے متواتر نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ جیسے جیسے والیان ریاست اور ہندوستانی امرا اپنی تقدیر مین آتے جاتے تھے وائسرائے کی سپیچ کے اُردو ترجمے اُنکو دیدیے جاتے تھے تاکہ تقریر کے ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھتے جائین۔

تقریر کے ختم ہونے پر جسکی انگریزی اور اردو کی نقلین مراسلۂ ہذا مین منسلک ہین حاضرین نے ملکِ معظم کے لئے تین بار نعرہ تحسین بلند کیئے اور فوج نے اور تماشائیون نے جو باہر کھڑے دیکھ رہے تھے اُنکو دُھرایا - اسکے بعد والیانِ ریاست ہز اکسلنسی وائسرائے اور ہز رائل ہائنیس ڈیوک آف کاناٹ کے روبرو پیش کیئے گئے - یہ کارروائی وائسرائے کی تجویز تھی اور حقیقت مین ایک رسم قدیم کی تقلید تھی جو تخت نشینی کے موقع پر عمل مین لائی جاتی تھی اور وائسرائے نے والیان ریاست کو خاصکر سمجھا بھی دیا تھا کہ یہ بات صرف اسلیئے کیجاتی ہے تاکہ آپ لوگ دربار کی کارروائی مین اپنی ذات سے شریک ہون اور تخت کی خیر خواہی اور ارادتمندی کے خیالات کی فرداً فرداً توثیق کرین بایںطور کہ ملکِ معظم کے نائب اور اُنکے بھائی کو اپنی زبان سے مبارکباد دین اور محبت کے خیالات جو آپ کے دلون مین اس منظر کی وجہ سے موجزن ہین دانشدہ طور پر اُنکو ظاہر کرین کیونکہ آپ اس دربار مین اصلی کارگزار ہین نرے تماشائی نہین - اس رائے کے اصلی مدعا کو سمجھانا تھا کہ تمام والیانِ ریاست نے اُسکو دل سے تسلیم کیا اور بلا استثنا سب کے سب سامنے آنے شروع ہوئے بعض کے ساتھ اُنکے فرزند بھی ہوتے تھے یا وزیر اور ایسے لہجے مین جس سے بلا اشتباہ خوشی اور خالص عقیدتمندی ظاہر ہوتی تھی ملکِ معظم کو نیازمندانہ اور خیرخواہانہ اُنکی تخت نشینی کی مبارکباد دیتے جاتے تھے اور اس بات پر خوشنودی کا اظہار کرتے تھے کہ والیان ریاست اور رعایاے ہندوستان کو تخت نشینی کے اعلان کی بڑی مبارک تقریب مین شریک کیا گیا - اس رسم پر جو شاید دربار کے بڑے موثر خصائص مین سے تھی دربار کا خاتمہ ہوا -

اسی دن شام کو ہزاکسلنسی وائیسراے نے اپنی فرودگاہ مین بڑے بڑے سرکاری مہمانونکو ڈنر دیا اور ہزاکسلنسی نے حضور ملک معظم قیصر ہند اور ہزرایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے جام تندرستی کی تقریب کی اور لوگون نے بڑے جوش عقیدت سے نوش کیا۔اس موقع پر وائیسراے نے جو تقریر کی اور ڈیوک آف کاناٹ نے جو جواب دیا دونون کی نقلیین ملفوف ہین۔

(۱۷) ہزاکسلنسی وائیسراے اور دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ ہفتے کے دن ۱۰ جنوری کو دہلی سے رخصت ہوئے اور جو مراسم اُنکی آمد کے وقت عمل مین لائے گئے تھے وہی اُنکی رخصت کے وقت بھی عمل مین لائے گئے۔

(۱۸) الغرض اسطرح یہ دربار کی دلچسپ رسم بلکہ سلسلۂ مراسم کا خاتمہ ہوا جو انگریزی عہد مین بلکہ شاید کبھی بھی ہندوستان مین دیکھی نہین گئین۔ دربار کے منصوبے کا سوچنا انتظامات کی نگرانی اور سیکڑون چھوٹی چھوٹی باتون کی خبرگیری جنکا ہونا کامیابی کے لیئے ضرور تھا یہ سب کچھ وائیسراے ہی کا کام تھا کہ اُنھون نے سب کام اپنے ہی ہاتھ مین رکھا تھا اور دربار سے پہلے نو مہینے کے عرصے مین وہ چار مرتبے سے کم دہلی نہین گئے۔ دربار کے منصوبے مین جو مصلحت مضمر تھی اور جو منصوبے کے عمل مین لانے کی محرک ہوئی اور جسکو ہم منصوبے کا نتیجہ لازمی خیال کرتے ہین ہم اُسکے بیان کرنے کے لیئے خود وائیسراے کے لفظون سے بہتر لفظ نہین پاتے جو اُنھون نے پچھلے بجٹ کے مباحثے کے وقت ۲۵ ۔مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو کہے تھے۔

مگر میرے اور ہم مین سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصود اصلی جلوس اور محض نظارہ نہ تھا بلکہ وہ اِس ملک کے لوگون کی تاریخ مین ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل مین ایک باب جداگانہ کی ابتدا تھی اُسکی غرض اصلی کیا تھی - اسکا مقصود تمام والیان ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندون کو جو زیر حکومت برطانیہ ہین اِس بات کی یاددہانی تھی کہ اب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے زیر حکومت ہین - تاکہ وہ اِس قابل ہون کہ اِس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھکر سنجیدگی کے ساتھ منائین اور افضال شاہنشاہی اور برکتین اُنکے شامل حال ہون - اور اُسکا اثر کیا تھا اُنکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیر حکومت گویا کہ ایک ہین اور وہ مختلف الطبائع اور تکلیف دہ انبار کے منتشر عناصر نہین ہین بلکہ ہم آہنگ اور شاندار مجموعے کے متحد المیلان افراد ہین - علٰحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پردے اُنکی آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور مغرب مین عدن کے شیوخ عرب سے لیکر سرحد چین کے شان سرداران مکانگ تک ایک ہی طرح کی خیرخواہی اور ایک ہی طرح کی اُمنگ سب کے دلونکو گُدگُدا رہی تھی - کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی - کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ بادشاہ کی تاجپوشی کے جشن مین اُسکے باجگزار جمع ہون اور اُنکے ساتھ عہد وپیمان کی توثیق کیجائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی خاطر وفاداری کا - کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ رؤسا ممالک معلوم کرین کہ سلطنت کے معنی کیا ہین - اگر ہم باقیماندہ اہل ہند کے حال پر نظر کرین جو دہلی مین حاضر نہ ہوسکے اور اُنھون نے

اپنی جگہ مین ہے سو رپر خواہ کسی مثالی ہو ہی کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ تمام صنعت ہو انی زندگی کی تنگ لیک اور لکیر کے فقیر طریقے سے اُبھار کر ذرا باہر نکالین تاکہ وہ اعلیٰ نمونون کو ایک نظر دیکھین اور اُن مخفی قوانین کی پرواکرین جنکی رو سے قومون کی رفتار تیز یا سُست اور لوگون کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے - مین یقین کرتا ہون کہ زمانہ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھکر کسی نے وہ رستہ نہین دکھایا جسپر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑ لیئے ہین اور نہ مملکتِ ہندوستان کو اُسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی طاقت کو دنیا کے ذہن نشین کیا اب یہ سبق بھولنے والا نہین - شہنائیون کی آواز بند ہو گئی فرمان روا اور سلاطین رخصت ہو گئے ہین لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست اظہار نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایان ہے اور مٹنے والا نہین - ہر جگہ معلوم ہو گیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقت متمکن ہے جسنے ۳۰ کروڑ ایشیا کے باشندون کے خیالات اور اُمیدون اور فائدون سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی اور اس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ اُنکی طاقت اتحاد ہی مین منحصر ہے جیسا کہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اُٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہین کیا تھا کہ مشرق کی تقدیر جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مٹھی مین رہی ہے اب بھی ہے - مین بھی خیال کرتا ہون کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی - گورنمنٹ کا کوئی ایسا عہدہ دار حاضر دربار نہ تھا - ایسا کوئی فرمانروا نواب یا راجہ نہ تھا - کوئی ایسا سوجھ سمجھ والا تماشائی نہ تھا جسنے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت مین فخر و

آسکو حاصل ہے اُسے بھی اُسکے معاوضنے مین کچھ کرنا ہے۔

(۱۹) والیان ریاست وائسرائے اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانٹ کو مبارکباد دیتے وقت تاج کی اطاعت کا یقین دلانے کے لئے جو کچھ اپنی زبان سے کہتے تھے اُس سے تخت کی خیر خواہی اور عقیدتمندی اور سلطنت کی قوت پر فخر کرنے کے خیالات پورے طور پر ظاہر ہوتے تھے کیونکہ اُنکو ثابت ہوگیا تھا کہ وہ بھی سلطنت کے رُکن رکین ہین بعض صورتون مین ایک والی ریاست ایک چھوٹی سی سپیچ یاد کرکے لایا ہوتا تھا اور وقت پر اُسکی سٹی بھول جاتی تھی اور اُس سے پُورے لفظ ادا نہین ہوتے تھے تو وہ فخر اور مسرت کو جو مملکت کے نیچ وراثت مین شریک ہونے اور اپنے ولی نعمت کو مبارکباد دینے کی وجہ سے دل ہی دل مین معلوم کرتا تھا سیدھی سادی سچی بظاہر دل سے نکلی ہوئی عبارت مین ظاہر کردیتا تھا۔کوئی سوچ سمجھکر بنائی ہوئی بات اس سے زیادہ بلیغ ہوسکتی ہے جو نابھا کے عمر راجہ نے کہی تھی کہ مین اب اطمینان سے مرنے کو طیار رہون کیونکہ مین نے ایک سچے سکھ کے تینون فرض ادا کرلیئے ہین۔مین زندگی مین گُرُدون کے حکمون پر چلتا رہا ہون۔مین نے تلوار سے سرکار کو مدد دی ہے اور اب اپنے بادشاہ کے روبرو اپنا سر تسلیم خم کرتا ہون۔

ہز ہائینس بھوپال کی بیگم نے جو بُرقع اوڑھے ہوئے دوسرے والیان ریاست کے زمرے مین بیٹھی ہوئی تھین ایک تحریر پیش کی جسمین اُنھون نے اس بات کا ذکر کرکے کہ یہ موقع خاصکر مسلمانون کے نزدیک بڑا مبارک موقع ہے کہ دربار عین عید کے دن ہوا

نکھا تھا کہ مین انگریزی بالادست حکومت کی خیرخواہی اور دل و جان سے اُسکے گرویدہ ہونے کی حیثیت سے گورنمنٹ کو اس قابل یادگار موقع پر نہ صرف اپنی بلکہ اپنے فرزندون اپنی رعایا اور ریاست کی تمام مستورات کی وفاداری عقیدتمندی اور خیرخواہی کا یقین دلاتی ہون بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمان باشندگان کی خیرخواہی کا بھی کیونکہ مذہب اسلام مین حاکم کی نمک حلالی اور اطاعت کا بڑا موکد حکم ہے۔

دربار کے دن والیانِ ریاست نے جو سپیچین دین اُنسے ہم اسطرح کی بہت سی مثالین نقل کر سکتے ہین مگر چونکہ یہ سب سپیچین سرکاری تاریخ مین جمع کیجائینگی ہم اسجگہ صرف اُس ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہین جو ہزہائینس نظام نے دہلی سے حیدرآباد مراجعت کرنے کے بعد سر دربار کی تھی۔ اُس تقریر مین اُنھون نے فرمایا۔ اس بات سے مجکو بہت ہی مسرت حاصل ہوئی کہ مین حضورِ ملکِ معظم شہنشاہِ ہند (دام اقبالہ) کی تقریب تاجپوشی مین شریک ہو سکا اور اپنے بزرگون کے دستور کے موافق ایک سلیس۔ بلا تصنع اور سپاہیانہ طریقے سے قولاً و فعلاً دونون طور پر اپنی پرانی دوستی اور خیرخواہی کا اظہار کر سکا۔ مین اس سفر کو اسوجہ سے اور بھی مبارک سمجھتا ہون کہ مین اپنے ہمعصر روساء اور اعلیٰ افسران سے دہلی مین مل سکا۔

(۲۰) ہم یقین کرتے ہین کہ ہمنے یہ بات اچھی طرح یورلارڈشپ کے ذہن نشین کر دی ہے کہ کہانتک والیان ریاست اور اُن لوگون نے جو شریک دربار تھے دربار کو سنجیدہ اور قریب قریب مذہبی رسم اور نیز بڑی باعظمت شاہی رسم خیال کیا اس تقریب کو معمولی دربار کے

خیالات اور لوازمات نے چھوا تک بھی تو نہین ۔معلوم تھا کہ یہ شاہی دربار ہے اور بادشاہ کے ارشاد کے مطابق اُنکے عہد سلطنت کے ایک نہایت مبارک واقعے کی یادگار کے لیے منعقد کیا گیا ہے ۔ چنانچہ دربار مین شاہی پیام ہی پر لوگون نے بڑے زور سے تحسین کے نعرے بلند کیے تھے ۔جب جب بادشاہ کا نام لیا جاتا تھا لوگ اسیطرح برابر اظہار مسرت کرتے تھے اور جس طرح پر لوگون نے بادشاہ کے شہزادے بھائی کی تشریف آوری پر اظہار خلوص کیا ہے اس سے بھی سرتاسر یہی غرض مفہوم ہوتی تھی ۔ جتنے آدمی دربار کے وقت موجود تھے ممکن نہین کہ اس بات کا یقین دل مین لے کر نہ گئے ہون کہ برطانیۂ عظمیٰ کو ہندوستان کے ساتھ پیوستگی دینے والی زبردست قوت تخت شاہی کا ادب اور اُسکی محبت ہے ۔

جس صورت مین کہ فرمانروایان اور والیان ریاست ہاے ہندوستان پر جنکی عمرین برٹش گورنمنٹ کے ظل عاطفت مین بسر ہوئی ہین دربار کا یہ فوری اثر ہو تو خیال کرنے کی بات ہے کہ اُن لوگون پر کیسی کچھ دھاک بیٹھی ہو گی جنکو ہمارے اقتدار مین آئے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہین یا جنکو ہماری عملداری کے ساتھ قوی تعلق نہین ہے ۔سفیر افغانستان دربار مین دوسری سلطنتون کے سفیرون کا حال پوچھتے تھے کہ وہ بھی ہین یا نہین اور جب اُنکو معلوم ہوا کہ ہین تو کہنے لگے کہ یہ مجمع نمونۂ حشر ہے اور اسی سے ہم خیال کر سکتے ہین کہ جو سلطنت ایسی زبردست ہے کہ بلا جبر و اکراہ صرف خیرخواہی اور محبت کی کشش سے مختلف العقائد لوگون کے ایک عالم کو جمع کر سکتی ہے اُسکا مقابلہ فعل عبث ہے ۔اسی قسم کے

خیالات وزیر اعظم نیپال نے بھی ظاہر کیے
جب اُنھون نے کم زور مار کھانے کی نشانی دیسی سلطنت کے ایک باجگزار کے مقابلے مین زور آزمائی کرنی چاہی کھسیانی ہنسی ہنستے تھے ۔

عرض لشکر کے وقت جو فوجی قوت سب نے دیکھی اُسکا نتیجہ بھی قابل دید تھا اور کچھ شُبہہ نہین کہ دوسری سلطنتون کے وکلا بھی جو موجود تھے اِس سے بہت کچھ متاثر ہوئے ہم اِس بات کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ والیان ریاست بڑے شوق سے مجمع عام مین باجگزاران سلطنت کیطرح اپنی اپنی فوج کے سرلشکر بنکر آنا چاہتے تھے اسنے ناظرین پر بڑا عمدہ اثر کیا ہے ۔ والیان ریاست من حیث المجموع امپیریل سروس کی کنٹنجنٹ فوج کے ساتھ جسقدر دلچسپی رکھتے ہین صاف دکھائی دے رہی تھی اور ممکن نہین کہ آنکی دلچسپی اِس مفید تجویز کی جو وطن کی محبت پر مبنی ہے ترقی کا موجب نہ ہو پریڈ پر انکی ظاہری حالت حد درجے قابل تحسین تھی تا بحدیکہ بلوچ سرداروں نے ان کو دیکھکر کہا کہ اِن مین اور باقاعدہ فوج مین بس اتنا ہی تفاوت ہے کہ فوج باقاعدہ کا سازوسامان اور اُنکی صف بندی اِنسے بہتر ہے ۔

ہم یقین کرتے ہین کہ یہ اثر جو طبائع پر ہوئے ایسے نقوش نہ تھے کہ احساس ظاہری پر منطبع ہوے اور جلدی سے مٹ مٹا گئے بلکہ شاندار اور قابل فخر منظر کی محفوظ یادداشت کے علاوہ حیرت انگیز واقعات جنکو لوگون نے بڑی توجہ کے ساتھ مشاہدہ کیا اور منتظم حکومت اور عام خوشدلی اور کامل نگرانی کو بڑے غور سے دیکھا ایک طرف اِن چیزون کا احساس اور

دوسری طرف یکسان ولولہ جو تمام عملدرآمد مین جاری ہے وہ جاری تھا یہ سب باتین دربار دہلی کے بعد بھی اُن سب لوگون پر اپنا سکہ بٹھاتی رہینگی جو دربار مین موجود تھے۔

(۲۱) ایک حیثیت اَور ہے جسکی بنا پر ہزاکسلنسی خیال کرتے تھے کہ دربار پر بڑا مفید نتیجہ مترتب ہوگا اور اُسکا اثر دُور تک پہونچے گا۔ وہ یہ کہ ہرچند ریل اور اخبار کی روزافزون طاقت اور مراسلت کے دوسرے ذرائع کی وجہ سے ہندوستان کے حصص کا باہمی تعارف بہت کچھ بڑھ گیا ہے اور اجنبیت دُور ہوگئی ہے لیکن دربار سے پہلے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ اتنے سارے والیانِ ریاست اور عمائد اور ہندوستان کے تمام اقوام اور مذاہب کے سرگروہون کو آپسمین مِلنے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہو اور موقع بھی ایک گھنٹے یا ایک دن کا نہین بلکہ ہفتون کا میل مِلاپ کے مجامع اور سرکاری تقریبات مین جو دوستانہ گفت وشنود کا موقع مِلا تو اِس سے ناواقفیت اور بے اعتمادی کی رُکاوٹین جو مختلف اقوام اور اشخاص مین دوئی ڈالتی اور پولیٹکل جماعت کے التیام مین سدِراہ ہورہی ہین بہت کچھ دُور ہوگئین ہزہائینس نظام کی تقریر سے جسکو ہم نقل کرچکے ہین صاف ظاہر ہے کہ خود والیانِ ریاست نے بھی اسموقع کے حصول کو غنیمت سمجھا اور وائسراے کے پاس اسطرح کے پیام اَور مقامات سے بھی آئے ہین۔ نہ صرف والیانِ ریاست اسطرح پر ان تقریبات سے مستفید ہوئے بلکہ ہمارے مختلف صوبون کے ملکی اور فوجی افسر بھی جو دربار مین جمع ہوئے تھے اور معمولی اوقات مین اُنکی خدمات اُنکو ایکدوسرے سے مِلنے نہین دیتین کہ ایک جگہ بیٹھکر انتظامِ ملک کے متعلق بہتیری ضروری باتون مین بحث کرین اور خیالات متعلقہ اور مسائل طرزِ حکومت یا طریقِ عمل کو

اسی طرح ایک دوسرے سے مقابلہ کرین جو اپنے صوبے کے لیے دو حلقے مین لد کر نہین ہو سکتا تھا کہ
اعتمادِ کلی ہے کہ ایسا ایک بھی انگریزی یا ملکی عہدہ دار دربار مین نہ ہوگا جسکے دل مین یہ گھمنڈ نہ آیا ہو
کہ وہ ایسی وسیع اور مہربان سلطنت کا ملازم ہے یا جو مزید دولے کی گدگدی لیکر نہ گیا ہو کہ اُسکو
جان توڑکر اپنے بادشاہ اور مُلک کی خدمت کرنی چاہیئے۔

(۲۲) لیکن دربار نے صرف اُن ہی لوگون پر اپنا اثر نہین کیا جو حاضر ہونے کے قابل تھے
ہمکو بوجوہِ چند اس بات کا یقین ہے کہ انڈیا کے لوگون کا جمِ غفیر خواہ وہ انگریزی علاقے
کے رہنے والے ہون یا اُن ریاستون کے جو حضور ملکِ معظم کے زیرِ حمایت ہین اُن مراسم کی
خبر سے جو بجا لائی گیئن بہت ہی متاثر ہوئے اور اُنکے دماغ اُس بڑے خیال سے خالی نہین
رہے جسکا ظہور مراسم ظاہری مین ہوا۔ اُسی دن لوگون نے تمام ملک مین جگہہ جگہہ اپنے اپنے
طور پر خوشیان منائین یہانتک کہ غریب سے غریب آدمی بھی جو خوشی منانے مین شریک تھا
اُسکو بھی اتحادِ قومی کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور رہا ہوگا جو انگریزی اقتدار کی قوی بازو مگر مہربان
حکومت مین لوگون کو نصیب ہوا ہے اور جسکی بدولت ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بھی
اس شہرۂ آفاق سلطنت کا ایک فرد ہے۔ دوسرے طریقون سے بھی دربار کے اصل مطلب کو
لوگون نے بخوبی سمجھا کہ ایک نگاہِ رحم سے ۱۶۱۸۸ قیدی ہندوستان کے انگریزی جیلخانون سے
رہا کر دیے گئے اور اکثر ہندوستانی ریاستون مین بھی اسی طریق پر اظہارِ رحم کیا گیا۔ اِس مضمون کے
سلسلے مین ہمکو اُس سرگرمی کا تذکرہ کرنا بھی ضرور ہے جو دربار اور جگہہ جگہہ کے مجامع کی ضرورتون
کی وجہ سے ملکی اور خاصکر ہندوستانی ریاستون کی اندرونی تجارت مین دیکھی جاتی تھی۔

(۲۳) ہندوستان کی حدود کے باہر دربار کا جو کچھ اثر ہوا ہو ہمکو اُسکی نسبت حکمی راے دینے کا کوئی حق نہین لیکن تمام ممالک کے اخبارون مین جو دربار کا تذکرہ کیا گیا ہے اُس سے ہم یقین کرتے ہین کہ دربار بڑا عظیم الشان دربار تھا اور اُسنے باہر والون کو ہماری سلطنت کی ترقی اور اُسکے نظم و نسق کے بارے مین زیادہ صحیح راے قائم کرنے کی رہنمائی کی اور اِس سلطنت کے بنانے مین جیسی جیسی مشکلات پیش آئین اور سَر کی گئین اُنکا ٹھیک اندازہ کرنا سکھایا اور اِسی دربار کے ذریعے سے اُن لوگون نے سلطنت کی طاقت اور عظمت کو معلوم کیا اور سلطنت بھی کیسی سلطنت کہ جو تاریخ مین پہلے پہل نہ صرف اِسمین کامیاب ہوئی کہ اُسنے منتشر عناصر کو جنمین اکثر جنگ رہا کرتی تھی اور جن ریاستون اور لوگون کی ٹکڑیون پر بر اعظم ہند مشتمل تھا ایک مجموعے مین منتظم کر دیا بلکہ انصاف اور حُسنِ انتظام سے سارے مجموعے مین ایک مشترک بادشاہ کی فرمان بر داری کی روح پھونک دی۔

(۲۴) اعزاز اور عنایات اور رعایات جنکی وجہ سے یہ دربار ممتاز ہوا یکم جنوری کے غیر معمولی گزٹ مین اُنکی مکمل فہرست موجود ہے۔ طبقاتِ باتھ و سٹار آف انڈیا و انڈین امپائر مین جو ترقیان دی گئین اور جو جدید تقرر عمل مین آئے اور درجۂ نائٹ کی خلعتین جو حضورِ ملکِ معظم نے بخشین اُنکی طرف ہم اوپر اشارہ کر ہی چکے ہین۔ حضورِ ملکِ معظم نے مزید بران ازراہِ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تمغے ۱۵ اور دوسرے درجے کے ۱۸ بھی عنایت فرمائے دوسری قسم کے اعزاز جو خاص والیانِ ریاست کے لیئے تھے اُن مین نواب جنجیرا کی سلامی مین دو توپون کا دائمی اضافہ تھا اور بڑے بڑے شان رئیسون کنگ ٹنگ

[illegible] توپون کی ذاتی سلامی اور والیان [illegible]

لوہارو کے نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر کے سی آئی ای ہر ایک کی ۹ توپون کی ذاتی سلامی۔

ہندوستانی فوج کے انگریز افسرون کو یہی امتیاز بخشا گیا تو وہ اس سے بہت ہی خوش ہوئے اور جب ہندوستانی افسرون کو یہ حکم سنایا گیا کہ اُن مین سے چھ افسر ہر سال حضور ملک معظم کے حاضر باش اردلی افسر مقرر ہوا کرینگے تو اُنھون نے بھی اس حکم کی بڑی قدر کی فوج کے حق مین جو دوسری دوسری عنایتین مبذول ہوئین اُن مین یہ باتین تھین۔ طبقۂ آرڈر آف برٹش انڈیا کے اول درجے مین ۲۰ دوسرے درجے مین ۶۰ کا تقرر مزید۔ ہندوستانی افسرون کو جنکے پاس آرڈر آف برٹش انڈیا کا تمغا ہو پنشن لینے پر آنریری درجے کا دیا جانا پسندیدہ خدمت اور عرصۂ دراز کی خدمت اور نیک چلنی کے زائد تمغون کا بہر حال انعام کے ساتھ دیا جانا۔ تمام انگریزی اور ہندوستانی دستون کو نقد معاوضے کا دیا جانا۔ ہندوستانی پہاڑی توپخانے والونکو خاص حقوق کا دیا جانا۔ مختلف اقسام کے فوجی مجرمونکو رہا کردینا یا اُنکی سزاءین تخفیف کرنا۔ ہز ہائینس نابھا کے راجہ کو چودھوین (فیروز پور) سکھون کی پیدل بلٹن کے آنریری کرنیل کا درجہ دیا گیا اور ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ کو دیولی کی بیقاعدہ فوج کے آنریری میجر کا کہ اس فوج کا صدر مقام اُنکی ریاست کے قریب ہے۔

ہز اکسلنسی وائسراے نے ہندوستانی ممتاز لوگون کو کئی طرح کے ملکی خطاب دیے اور بہت ہی خاص صورتون مین اراضی جاگیر عطا کی یا انعام برٹش انڈیا کے قیدیونکی رہائی کا

خاص ہندوستانی ریاستون کو دی گئی جو کال کی وجہ سے زیر بار ہو گئی تھین پیش از پیشس ٹیکس کی بڑی تخفیف کی طرف بھی اشارہ تھا جسکا اعلان تین مہینے بعد بجیٹ کے وقت کیا گیا اور جسکو لوگ حضور ملک معظم کی تاجپوشی کے سال کے ساتھ ساتھ یاد کیا کرینگے۔

(۲۵) جس خلوص اور لیاقت سے خدمات متعلقہ دربار بجا لائی گئین اگر اُسکا اعتراف نہ کرین تو ہم ناقابلِ درگزر فروگزاشت کے قصوروار ٹھہرینگے۔ شروع سے آخر تک طیاریان جلد جلد اور سازگاری کے ساتھ ہوتی رہین اور دربار کے پندرھواڑے کے متعلق ہر ایک تجویز وقت پر بے رکاوٹ عمل مین آتی رہی اور پڑاؤ کے سمیٹنے کا مشکل کام تیزی اور خوش اسلوبی سے طے پایا یہانتک کہ ۱۰- اپریل کو کمیٹی کا آخری اجلاس ہوا۔

درآنحالیکہ سب نے اپنا کام عمدگی سے کیا ہو مشکل ہے کہ کسی شخص خاص کا نام لیا جائے مگر تاہم اشخاص مفصلۂ الذیل بالتخصیص ذکر کرنے کے لائق معلوم ہوتے ہین۔ ہم تہ دل سے سنٹرل اور اگزیکیوٹو کمیٹیون کے ممنون ہین خاصکر اول الذکر کمیٹی کے پریزیڈنٹ سر ہیوبانر اور میجر جنرل جی ہنری کا نام لینا ضرور ہے۔ اور موخر الذکر کمیٹی کے کپتان اے۔ ڈی بینرمین سکرٹری اور میجر ایچ ہڈسن کا۔ مسٹر گارڈن واکر اور میجر ایم ڈبلیو ڈگلس ان کمیٹیون کے علاوہ دہلی کی کمشنری اور ڈپٹی کمشنری کی حیثیت سے اور اور محنت طلب کام بھی انجام دیتے رہے اسیطرح اگزیکیوٹو کمیٹی کے کرنیل ایچ الیف لائنز مانٹگمری کہ رسد اور روانگی والونکی افسری کے علاوہ کمسٹریٹ کے تمام انتظامات بھی ان ہی کے ذمے تھے۔

لفٹنٹ کرنیل سی جے بمبر کمشنر محکمہ حفظانِ صحت اور لفٹنٹ کرنیل ایچ بی تھار نہل اکزیکیوٹو افسر محکمۂ حفظانِ صحت کی بدولت دربار کی جگہ مین بیماری کا اشتداد نہین ہونے پایا اچھا ہوا کہ پہلے سے احتیاط کی گئی ورنہ ہیضے کا خطر یقینی تھا - جب سے جولائی سنہ ۱۹۰۲ء مین دربار کے پڑاؤ کا آغاز ہوا کُل ۱۰ آدمیونکو طاعون ہوا اُن مین سے نو باہر سے بیماری لگا کر لائے تھے مگر انتظام ایسا عمدہ تھا کہ اُسنے بیماری کو جگہ نہ پکڑنے دی -

راے بہادر گنگا رام کئی سرکاری عمارتون کے بنوانے کے کام پر تھے - ایمفی تھیٹر کی عمارت قلعے مین جو عمارتین زائد بنوائی گئین - سڑکون کا بنوانا - آب رسانی کا اہتمام یہ سب کام اُن ہی کے سپرد تھے - قلعے مین بجلی کی روشنی کا لگانا آسلر کمپنی نے لے رکھا تھا اور صدر خیمہ گاہ مین کلبرن کمپنی نے - صدر خیمہ گاہ مین ۱۰۰ تو آرک لائٹ تھین اور ۸۰۰۰ سے زیادہ انکینڈسنٹ لیمپ متعدد خیمون مین لگے ہوئے تھے - روشنی کا کام جو میجر اے ایم سٹوارٹ اور کپتان سی او ہیلیڈے آر ای کی نگرانی مین کمپنی مذکور نے انجام دیا اُسکی عمدگی کے بارے مین اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہین کہ کمپنی نے ایک ماہ کے لیئے روشنی کا ٹھیکہ لیا تھا اِس مہینے بھر مین ایک مثال بھی تو ایسی پیش نہین آئی کہ روشنی نے کام نہ دیا ہو -

ڈاک کے انتظامات مین ۱۶ تو خاص ڈاکخانے تھے - اور کتنے ہی چٹھیان ڈالنے کے کھٹرے بکس اور راے بہادر دولت رام سی آئی ای نے زیر نگرانی پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

انکا خاطر خواہ انتظام [illegible]
اور ایک ٹلفون آفس جسکی ۲۵ شاخین ضروری خیمہ گاہون مین تھین۔ اس انتظام سے سب لوگ بہت رضامند رہے اور اس سے جو سہولت اخبار والونکو ہوئی ہم سمجھتے ہین کہ خاصکر اسکو بہت غنیمت سمجھا گیا۔

مسٹر سی برون انسپکٹر جنرل کی تحتی مین پنجاب پولیس پہلے ہی سے بواجب نیکنام ہے اب مال کی آمد و رفت کا عمدہ انتظام کرنے اور ابتری اور جرائم کے انسداد سے انکی نیکنامی اور بھی زیادہ ہو گئی۔ کہین ابتری اور جرائم کا نام نہ تھا اور انکو اپنے اختیارات کے عمل مین لانے کی ضرورت ہی واقع نہین ہوئی۔

ہلکی ریلوے کپتان ایچ اے ایل ہیر آرای نے بنائی اور وہی اسکی دیکھ بھال کرتے رہے اور اس ریل نے بڑا ہی کام دیا۔ دربار کی وجہ سے اتفاقی آمد و رفت بہت بڑھ گئی تھی تو بڑی لینون نے اسکے سنبھالنے مین جو کوشش کی قابل تحسین ہے۔ بھیڑ اور کسی قدر دیر کا ہونا تو ناگزیر تھا۔ اسکی تلافی خود ہی مشکل تھی اور دہلی کے بڑے سٹیشن کے بدنما اور تنگ موقع نے مشکل کو زیادہ مشکل کر دیا تھا اور آمد و رفت کا زور چارو ناچار اسی سٹیشن پر تھا اسمین شک نہین کہ دربار کی وجہ سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے ضرور اسکا باعث ہو گا کہ آیندہ اسطرح کا موقع پیش آئے تو اسکے لیے بہتر انتظام کیا جائے اسموقع پر سٹیشن کی جو اصلاح سر دست کر دی گئی ہے وہ بھی دہلی کے حق مین جو ہندوستان کی ریلوے کے سلسلے کا مرکز قرار پا گئی ہے بہت کچھ مفید ثابت ہوئی۔

ہم اوپر اشارہ کر چکے ہین۔ تمام رسمی معاملات راست سر ہیو بارنز کے اہتمام مین تھے۔
سٹاف جنھون نے لیاقت سے اُنکی مدد کی اُن مین سے اُنھون نے خصوصیت کے ساتھ مسٹر آر ہیوز بلر کا نام پیش کیا ہے جو انڈین سول سروس سے متعلق ہین۔ کیمپون کا انتظام کامیابی کے ساتھ مسٹر ڈبلیو ای جارڈائن نے لیا اور وہ بھی سول سروس مین ہین۔
مشغلے جو ملاقاتیون کے لیئے طیار کیئے گئے تھے اُن مین سے کلب اور پولو ٹورنمنٹ کے بانی مبانی وائسرائے کے ملیٹری سکرٹری کرنیل آنریبل ای بیرنگ تھے اور مشغلے باستحقاق عام پسند تھے۔

عہدہ دارون نے جو انتظام کے مختلف شعبون پر مامور تھے دلچسپ کیفیتین لکھی ہین اور وہ مراسلۂ ہذا کے ملفوفات مین منسلک ہین۔

(۲۶) رہی یہ بات کہ سرکاری رقومِ آمدنی سے دربار پر کتنا خرچ پڑا تو ہم ابھی یقینی طور پر واقعی مصارف کی مد وار اخیر رقمین نہین بتا سکتے۔ ہمارے سب سے آخری حسابات حصۂ دوم بجٹ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء کی دفعات ۱۳۸ تا ۱۴۰ مین مندرج ہین اور وہان یہ بات دکھادی گئی تھی کہ شاہی مداخل پر کل اصلی مصارف ۱۲۶۱۰۰۰ روپے سے خلاف قیاس بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہین حالانکہ صوبون کی آمدنی پر اصلی مصارف کا تخمینہ ۱۴۸۳۰۰۰ روپئے کیا گیا تھا یعنی دونون مدون مین ۱۸۰۰۰ پونڈ بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے ممکن ہے کہ زیادہ رقمین وصول ہونے سے جمع کی طرف رقم بڑھ جائے اور

مصارف جو دربار کے نام لکھے گئے ہین کاوش سے آنکی جانچ شروع کرا دی گئی ہے عجب نہین کہ اس جانچ سے کچھ رقمین ایسی نکلین جو معمولی مصارف کی مدات مین جانی چاہئین۔ دوسری طرف کل فوجی خرچ کی چھانٹ مین بھی کسی قدر دقت پیش آرہی ہے کہ اس مد کا خرچ اصلی تخمینے سے جو دربار اور متقدم مصنوعی جنگ کے درمیان مین کیا گیا تھا کاغذات مین بہت زیادہ دکھایا گیا ہے اور ابھی تک ہمنے وہ تحقیقات ختم نہین کر پائی جسکی بُنیاد پر ہم معقول اور منصفانہ اصول کی روسے تفریق کر سکین۔

(۲۷) حضور ملک معظم کے ارشاد کے مطابق اِس موقع کی یادگار کے طور پر سونے اور چاندی کے خاص تمغے ٹھپا کرائے گئے۔ تمغون کے ایک طرف حضور ملک معظم کے سر مبارک کی تصویر ہے اور دوسری طرف فارسی خط مین مناسب عبارت کندہ ہے۔ اب ہم بڑے بڑے سرکاری شرکاء دربار اور انگریزی اور ہندوستانی فوجونکے منتخب افسرون اور لوگون مین جو دربار مین موجود تھے اِن تمغون کے تقسیم کرنے کی فکر مین ہین۔ طلائی تمغے والیان ریاست اور چند گورنمنٹ کے حکام کو دینے کے ہین۔ چاندی کے کل تمغے ۲۵۰۰ کے قریب ہین۔

(۲۸) مراسلے کے ایک ضمیمے مین ہمارا ارادہ یور لارڈشپ کی آگہی کے لیئے اُن رپوٹون کی نقلین بھیجنے کا ہے جو ہمنے لوکل گورنمنٹون اور نظامتون سے اِسکی بابت طلب کی ہین کہ تمام ہندوستان مین دربار دہلی کے دن یعنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو تاجپوشی کی خوشی مین کہان کہان کیسے کیسے جلسے ہوئے۔

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین یور لارڈشپ کے نہایت مطیع و منقاد خدام ہونے
کو ذریعۂ عزت سمجھتے ہین۔

دستخط کرزن
" کچنر
" ٹی رلیے
" ای الیف جی لا
" ای آر ایلس
" اے ٹی ارنڈل
" ڈنزل اٹبسن

ضمیمہ ۴

نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۹۰۳ع

گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اندرونی

بخدمت رائٹ آنریبل ڈبلیو سینٹ جے ایف براڈرک

ہز میجسٹیز سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا

شملہ ۲۲- اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع

ہمنے اپنی چھٹی مورخہ ۷- مئی سنہ ۱۹۰۳ع مین لارڈ جارج ہیملٹن کی خدمت مین اُن کاروائیون کی رپوٹ کے ترسیل کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا جو حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی تعظیم مین ماہ دسمبر وجنوری گذشتہ وبمقام دہلی عمل مین آئین ہمنے اُسوقت وعدہ کیا تھا کہ ہز لارڈشپ کی آگہی کے لیئے اُن جلسون کی کیفیت کے متعلق جو تمام ہندوستان مین دربار دہلی کے دن یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو ہوئے ایک تحریر مزید بھیجینگے۔

(۲) اب ہم اُن رپوٹون کی نقلین ملفوف کرتے ہین جو لوکل گورنمنٹون اور نظامتون نے مقامی جلسون کے متعلق بھیجی ہین۔

(۳) ان کاغذات کے ملاحظے سے ظاہر ہوگا کہ نہ صرف برٹش انڈیا کے ضلعون اور شہرن

ونکو بار بلکہ ہندوستانی ریاستون مین بھی سب قسم کے لوگون نے اس تقریب کو ایک خاص وقعت
کی تقریب سمجھا اور ہر جگہ تاجِ شاہی کی خیرخواہی کے اعلان کے ساتھ عام طور پر خوشیان منائین۔
(۴) معمولی صف آرائی لشکر اور فیوڈی جوائی اور شلکون کے علاوہ اکثر اضلاع کے صدر مقامات
اور تقریبًا ہر ایک ریاست کے دارالسلطنت مین مقامی دربار ہوئے اور رئیسون اور سربرآوردہ
امرا کو جو خطاب عطا ہوئے تھے ان دربارون مین انکا [illegible] کیا گیا۔ اُن لوگونکو قیصرِ ہند
کے تمغے اور اعزازی سرٹفکٹ دیے گئے جو خدماتِ حسنہ کے صلے مین اس امتیازِ خاص کے مستحق
تھے اور خیرخواہانہ تہنیت نامے بھی آئے۔ سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی [illegible]
مین آتشبازی بھی چھوڑی گئی کچہریان اور سکول کئی کئی دن بند رہے اور قیدی رہا کیے گئے
لیکن اُن منتظم اور نیم سرکاری جلسون کے علاوہ عوام الناس کا جوشِ خیرخواہی مسرت کے
دوسرے دوسرے طریقون سے بھی ظاہر ہوا اور [illegible] از خود ظاہر ہونا خاصکر
حیرت انگیز تھا نہ صرف رئیسون کی دارالسلطنتون اور صدر مقامات مین بلکہ تمام اضلاع مین
لوگ یہی چاہتے تھے کہ تقریب کی شان کے لائق خوشی منائین اور اس ارادے مین سب کو
برابر کامیابی بھی ہوئی۔ جیسا کہ ہمارے دکن کے عہدہ دارون مین سے ایک نے رپورٹ کی
کہ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ تمنے اِن تقریبات مین خاص کام کی بات کیا معلوم کی تو مین اسکا
یہی جواب دونگا کہ ملازم اور غیر ملازم اور ہر قوم اور ہر ذات اور ہر ملت کے لوگونکا کامل اجماع
اور اتفاق۔ ایک اور عہدہ دار لکھتا ہے کہ فی الواقع اسمین ذرا مبالغہ نہین کہ جسطرح ہندوستان

مین بڑے قومی اور مذہبی تیوہار منائے جاتے ہین اُسیطرح یہ دن بھی ہر جگہہ منایا گیا اور سمین اتنی بات زیادہ تھی کہ تمام گروہ اسکے منانے مین شریک تھے۔ مملکتِ ہندوستان کے تمام مختلف ممالک اور اقوام مین خوشی منانے کے طریقے مختلف تھے باایں ہمہ ہر جگہہ مذہبی شان نمایان تھی اور تمام اقوام اور مذاہب والون نے بڑی مذہبی سنجیدگی کے ساتھ ہزمیجسٹیز کے لیئے دعائین مانگین۔ ان مراسم کی دوسری نہایت حیرت انگیز ایک خاص بات اَور تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان بادشاہ کی ذات کا کسقدر گرویدہ ہے کہ حضور ملکِ معظم اور ملکہ معظمہ کی کھُلی ہوئی مورتین منظرِ عام مین رکھی گیئن یا جلوس کے ساتھ جہان ہاتھی میسّر آسکتے تھے زربفتی جھولون کے ہاتھیون پر پایا ہوا اور پہ بٹھا کر شہر مین اُنکا گشت کرایا گیا۔ فوٹوگراف کی یا چھپی ہوئی تصویرین اور یادگاری تمغے کثرت سے تقسیم کیئے گئے اور برہما مین لوگون نے ایک تصویر کو بادشاہ قرار دیکر اپنے یہان کی پُرانی رسم کے مطابق بادشاہ کی تاجپوشی کا واقعی جشن منایا۔ غربا اور سکول کے بچونکو ضیافت دی گئی۔ والیان ریاست اور بڑے تعلقدارون نے بقایائے مالگزاری ولگان معاف کردی اور ہندوستانی ساہوکارون نے قرضے چھوڑ دیئے ہزارون پہاڑون پر آگ کے الاو بڑے ڈیک مار رہے تھے۔ سرحدی اور جنگلی اور پہاڑی وحشی قومون نے اسموقع پر اپنے قومی رقص کے ذریعے سے خوشی منائی۔

(۵) لوگون نے صرف عارضی طور پر تاجپوشی کی خوشیان نہین منائین بلکہ اسکی یادگار مین سکول شفاخانے مریضون کی آرام گاہین۔ اور خیراتی دواخانے جاری کیے گئے ٹون ہال اور کتب خانونکی بنیادین رکھی گیئن۔ تاجپوشی کے نام پر کوئے گلوائے تالاب کھُدوائے

جسکی سمجھ مین آیا والیان ریاست اور عام لوگون نے تمام ملک کے اُس ولنعمت کی خیر خواہی اور ارادتمندی کے اظہار مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور پولیٹیکل اثر اور سلطنت کی وحدت کا احساس جو اِن جگہ جگہ کے جلسون اور میلون پر مترتب ہوا ہم یقین کرتے ہین کہ تا حدِ امکان رسوخ مین کم نہ ہوگا۔ اسلیئے کہ نظر بحالاتِ موجودہ یہ ایک ضروری بات ہے کہ دہلی کے بڑے دربارِ تاجپوشی سے بھی انکا شہرہ زیادہ ہوا۔

اگرچہ جلسے لوگون نے از خود کیئے مگر اُنکی عملی کامیابی ہمارے ملکی اور پولیٹیکل اور فوجی عہدہ دارون کی کوشش اور کارگزاری پر موقوف و منحصر تھی اور ہم آپ پر یہ بات ظاہر کرنی چاہتے ہین کہ جس طریق پر یہ لوگ اپنے فرائضِ خدمت بجالائے ہم اُسکی بڑی قدر کرتے ہین۔

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین آپ کے
مطیع و منقاد خُدام ہونے کو اپنا ذریعہ عزت سمجھتے ہین

دستخط کرزن
" ٹی ریلے
" ای ایف جی لا
" ای آر ایلس
" ای ٹی آرنڈل
" ڈنزل اٹبسن

ضمیمہ ۵

گزٹ آف انڈیا

غیر معمولی

شملہ روز جمعہ ۲۶- جون ۱۹۰۳ء

سٹار آف انڈیا

اشتہار

شملہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی نہایت عالی منزلت طبقۂ سٹار آف انڈیا کے گرینڈ ماسٹر بطیب خاطر اعلان فرماتے ہین کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند نے براہ کرم طبقۂ مذکورۂ بالا مین تقررات ذیل صادر فرماتے ہین-

اصحاب ذیل کو کمپینین کا خطاب عطا ہوا

ٹامس گارڈن واکر اسکوائر- انڈین سول سروس- کمشنر و سوپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی و ممبر سنٹرل کمیٹی دربار تاجپوشی دہلی-

کرنیل جیمس وہائٹ تھربرن- رائل انجنیر چیف انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ پنجاب پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ- شعبۂ مکانات و شوارع عام- و ممبر سنٹرل کمیٹی دربار تاجپوشی دہلی-

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سکرٹری نہایت عالی منزلت طبقۂ سٹار آف انڈیا

مشتہرہ بابت سنہ ۱۹۰۳ء

انڈین امپائر

اشتہار

شملہ ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۳ء

ہز اکسیلنسی نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے گرینڈ ماسٹر بطیب خاطر اعلان فرماتے ہین کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند نے براہ کرم طبقۂ مذکورۂ بالا مین تقررات ذیل صادر فرمائے ہین۔

اصحاب ذیل کو کمپینین کا خطاب عطا ہوا

جان برلن اسکوائر۔ انڈین سول سروس کمشنر محصولات نمک وافیون وآبکاری اور پریزیڈنسی بمبئی کی بیرونی تجارت کے جنرل رپورٹر۔

چارلس بروان اسکوائر۔ گورنمنٹ پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس۔ دربار تاجپوشی دہلی کے انتظامات پولیس کے انچارج۔

لفٹنٹ کرنیل ہنری بیوفائے بھارتھل۔ فوج ہندوستانی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بریلی۔

جارج ہڈلسٹن اسکوائر۔ قائم مقام جنرل ٹرافک منیجر ایسٹ انڈین ریلوے۔

میجر مانٹیگو ولیم ڈگلس فوج ہندوستانی۔ ڈپٹی کمشنر سابق ضلع دہلی۔ وممبر اگزیکیوٹو کمیٹی دربار تاجپوشی دہلی۔

چارلس جمیس کین اسکوائر۔ ڈپٹی ٹرافک سوپرنٹنڈنٹ نارتھ وسٹرن ریلوے۔

میجر میولاک ہڈسن ۔فوج ہندوستانی۔سابق اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل و ممبر ایگزیکیوٹو کمیٹی دربارِ تاجپوشی دہلی۔

کپتان آرتھر ڈآرسی گارڈن بنیرمین۔فوج ہندوستانی۔پولٹیکل اسسٹنٹ فرسٹ کلاس و سکریٹری اگزیکیوٹو کمیٹی دربارِ تاجپوشی دہلی۔

رائے بہادر گنگارام۔اگزیکیوٹو انجنیر۔فرسٹ گریڈ۔پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ پنجاب و سوپرنٹنڈنٹ تعمیراتِ دربار تاجپوشی دہلی۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سیکریٹری نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر۔

ضمیمہ نمبر ۶

عہدہ داران جنکو متعلق دربار دہلی خاص خاص کام سپرد تھے

سنٹرل کمیٹی

سر ہیو بارنز۔ کے۔ سی۔ آئی۔ کے۔ سی۔ وی۔ او۔ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔

میجر جنرل جی ہنری۔ آر۔ ای۔ سی۔ بی۔ کوارٹر ماسٹر جنرل انڈیا

مسٹر جی واکر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر ڈویژن

لفٹنٹ کرنیل آنریبل۔ ای۔ بیرنگ۔ سی۔ وی۔ او (وائیسرائے کے ملیٹری سکریٹری)

کرنیل جے۔ ڈبلیو۔ ٹھربرن۔ آر۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف انجنیر پنجاب

لفٹنٹ کرنیل سی۔ جے۔ بمبیر۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ کمشنر حفظان صحت پنجاب

مسٹر ایف۔ ایس۔ کوی۔ انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ سکریٹری

اگزیکیوٹو کمیٹی

میجر ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈپٹی کمشنر دہلی

لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایف۔ لائینز منٹگمری ڈائرکٹر سپلائی و ٹرانسپورٹ دربار دہلی۔

میجر ایچ ہڈسن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

کپتان اے۔ ڈی۔ اے۔ جی بینربین۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین پولٹیکل ڈپارٹمنٹ سکرٹری۔

[illegible] ص خاص کام

سپرد تھے

کپتان آر۔ بی ۔برکلے راجپوتانہ اٹاچی ۔

مسٹر ٹی۔ ایس ۔کیرے ۔سی ۔آئی ۔ای ۔برما اٹاچی

میجر پی۔ زیڈ کاکس۔ سی۔ آئی۔ ای ۔مسقط ڈپوٹیشن کے ساتھ

لفٹنٹ کراشے ولیمز۔ آر۔ اے۔ سیام کے نائب کے ساتھ

مسٹر ایل۔ ایم۔ کرمپ انڈین سول سروس حیدر آباد اٹاچی

مسٹر ٹی۔ سی۔ اڈوارڈز انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکرٹیری گورنمنٹ آف انڈیا خارن ڈپارٹمنٹ

مسٹر ای۔ وی ۔گیبریل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا اٹاچی

کپتان سی۔ او ہیلیڈے۔ انسپکٹنگ آفسر۔ الکٹریکل انسٹالیشن

کپتان ای۔ ایف ۔ہٹ۔ جاپانی ڈپیوٹیشن کے ساتھ

مسٹر آر ہیوز بلر۔ انڈین سول سروس سر ایچ بارنس کے سپیشل اسٹنٹ

مسٹر ڈبلیو۔ ای جارڈاین انڈین سول سروس انتظامات ٹکٹ کے کام پر

مسٹر اے۔ آر۔ نیپ انڈین سول سروس مدراس اٹاچی

کپتان ایس۔ جی۔ ناکس بلوچستان اٹاچی

میجر ای۔ ایف۔ مریٹ بڑودا اٹاچی۔

کپتان ایف مکا ننگے ۔ کشمیر اٹاچی

کپتان ۔ ای ۔ ڈبلیو ۔ میک سپانٹائن ۔ فرنچ سٹلمنٹ کے گورنر کے ساتھ

مسٹر ایچ ۔ ٹی ۔ مارگن انڈین سول سروس ممالک متحدہ کے اٹاچی

مسٹر ایچ ۔ اے ۔ بلیفیر ممالک متوسطہ کے اٹاچی

مسٹر سی ۔ ایل ۔ ایس ۔ رسل ۔ انڈین سول سروس میسور اٹاچی

میجر ٹی ۔ ای ۔ سکاٹ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ ڈی ۔ ایس ۔ او جاپانی ڈپوٹیشن کے ساتھ

میجر اے ۔ ایم ۔ سٹوارٹ ۔ آر ۔ ای ۔ الکٹریکل انسٹالیشن کے کام پر

مسٹر ای ۔ اے ۔ سی ۔ والش ۔ انڈین سول سروس بنگال اٹاچی

کپتان بی ۔ سی ۔ واٹرفیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے اٹاچی

کپتان ایف ۔ ڈبلیو ۔ دوڈہوس بمبئی اٹاچی

میجر اے ۔ ای ۔ وُوڈز آسام اٹاچی

مسٹر آر ۔ ای ۔ ینگ ہسبینڈ انڈین سول سروس پنجاب اٹاچی

سر ہیو بارنز کے ایڈ ڈی کانگ

لفٹنٹ ڈی ۔ لاریمر کپتان آر ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ بارنز ڈی ۔ ایس ۔ او ۔ آر ۔ ای

کپتان ایچ سٹوارٹ کپتان ایچ ۔ ایف ۔ بٹیمین چیمپین ۔

لفٹنٹ ٹی کیز

عہدہ داران سپیشل ریلوے

کپتان ایچ۔ اے۔ ایل ہیپر۔ آر۔ ای   لفٹننٹ جے۔ بی۔ کاری ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای
لفٹننٹ سی۔ ایل۔ میگنیاک آر۔ ای   لفٹننٹ ایم۔ آر۔ ایلس۔ آر۔ ای
کپتان ایچ۔ آر۔ سٹاکلے۔ آر۔ ای   لفٹننٹ ایف۔ ایس۔ گارڈ۔ آر۔ ای

مسٹر ایچ۔ کمبل دربار ڈٹکٹو ایجنسی کے کام پر

مسٹر سی۔ براؤن انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر اے۔ جی۔ ہیمنڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ایس سمتھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ایس۔ ای۔ دالیس اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ای۔ ایچ۔ جی۔ راٹن۔ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب

لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ بھار نہل۔ سی۔ آئی۔ ای۔ افسر حفظان صحت و سپیشل کیمپ میجسٹریٹ۔

میجر جے۔ آر۔ ڈنلاپ سمتھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہندوستانی رؤسا کی فوج کے عرض لشکر کے کام پر

رائے بہادر گنگا رام۔ سی۔ ای۔ ای سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات

مسٹر ایف۔ جی۔ میکلین سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف

مسٹر ایچ۔ ایم۔ کش انڈین سول سروس ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات

مسٹر سی۔ سٹوارٹ ولسن۔ انڈین سول سروس پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

مسٹر سی۔ سی۔ مشریڈن سوپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات دربار

تعظیمی گارڈ کے افسر

لفٹننٹ ایف ایل میکگل کرچٹن میٹلینڈ میجر جی سٹانٹن

لفٹننٹ جے۔ کے۔ ڈک کننگھم ڈی۔ ایس۔ او

انتظامات متعلقہ موسیقی کی خدمت پر

کپتان جی۔ بی۔ سینفرڈ ڈائرکٹر موسیقی

کپتان جے۔ کرسٹی آر۔ جی۔ اے۔ لفٹننٹ جے۔ ایس کراسھوپٹ۔ کپتان سی ہاکنسن

مسٹر پی۔ براملی شاہی داخلے کے مارشل

میجر اے۔ جی۔ میکسول نقیب اعلیٰ ٭٭

٭٭ ترمچیان ذیل اعلان کے وقت نقیب اعلے کے ساتھ تھے

ترمچی ڈسلوا۔ سکنڈ مدراس لینسرز
ترمچی ڈونوون۔ ۴ ڈریگون گارڈ
ترمپیٹ میجر گور۔ ۵ ڈریگون گارڈ
ترمچی ہری سنگھ۔ ۶ بنگال کیولری
ترمچی ہل۔ آر۔ ایچ۔ آر۔ ٹلری ای بیٹری
ترمچی انس۔ ۲ بمبئی لینسرز
ترمچی کالا سنگھ۔ ۹ بنگال لینسرز
ترمچی منٹن۔ ۹ لینسرز
ترمچی محمد خان۔ نمبر ایک سنٹرل انڈیا ہارس
ترمچی محمد یار خان۔ ۶ بنگال کیولری
ترمچی لینس۔ کارپورل نٹال ۵ ڈریگون گارڈ
ترمچی سے۔ ۴ لینسرز
ترمچی پریم سنگھ۔ ۳ پنجاب کیولری
ترمچی سمتھ ۱۵ ہزار
ترمچی سیٹونز ۵ ڈریگون گارڈ

مسٹر ایف۔ ٹی ہیٹس۔ اگزیکیوٹو انجنیر آبپاشی ڈپارٹمنٹ دہلی

میجر ڈی۔ ایم۔ ڈیوڈسن۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن دہلی

اسسٹنٹ کمشنران دہلی

مسٹر ایچ۔ ڈی۔ کریک انڈین سول سروس۔ مسٹر ایل۔ بی۔ فائف انڈین سول سروس

اضلاع پنجاب کے سوپرنٹنڈنٹ پولیس

مسٹر ڈبلیو۔ ایف۔ ایل بین۔ مسٹر ای ایل فرینچ۔ مسٹر جی۔ ٹی۔ سی۔ بلوڈن۔ مسٹر آر۔ ای بلوٹ۔ مسٹر جی۔ ایس ہیلڈے۔ مسٹر جی۔ اے۔ رنڈل۔ مسٹر اے ایچ۔ کلوس۔ مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ ای۔ لیک۔ مسٹر۔ اے۔ سی۔ سٹیوارٹ۔ مسٹر ایچ ایس ٹنسفرڈ۔ مسٹر ایچ۔ سی۔ مچل۔ مسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ ٹمپل۔ مسٹر اے۔ ایچ ولکن

پنجاب کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ

مسٹر ایچ۔ جے۔ سی بیسکٹ۔ مسٹر ڈی۔ ایس۔ ہیڈو۔ مسٹر ڈی۔ پٹری۔ مسٹر ایف۔ بی۔ کلو۔ مسٹر ای۔ سی۔ ہینڈی سائڈ۔ مسٹر سی سیڈٹڈ۔ مسٹر جی اے کاکس۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایل ہائڈ۔ مسٹر۔ ای۔ ڈبلیو ٹاکنس۔ مسٹر ایل۔ سی۔ گلاسکاک۔ مسٹر جی۔ جی۔ بی۔ آئرکس۔ مسٹر جی۔ اے۔ وسٹن۔

افسران پولیس۔ وایسرائے کیمپ

مسٹر۔ ایف۔ جے۔ کیرا۔ کپتان ایچ۔ ٹی۔ ڈنس۔ مسٹر۔ ایف۔ سی آئس ہانگ۔

کپتان ایف - جی سمالوڈ دوسرا کیمپ - مسٹر او - وی - بوسینکٹ انڈین سول سروس دوسرے ملکون کے اخباریون کا کیمپ -

مسٹر جے - این - گپتا انڈین سول سروس - ہندوستان کے اخباریون کا کیمپ

کپتان - جے - سی - ڈی - پنی - ڈی - اے کیو - ایم - جی مسقط کیمپ

کپتان جے - ایچ - ہیو گیو - آئی - ایم - ایس - نیپال کیمپ

کپتان ای - بی پیکاک گورنمنٹ آف انڈیا سکریٹریٹ کیمپ

میجر - ایم - کوپر - ڈی - اے - کیو - ایم - جی کمانڈران چیف کیمپ اور بنگال بمبئی مدراس پنجاب کے لفٹنٹ جرنیلون کے کیمپ

کپتان - ایل - اے - جی ہیمز ملاقاتیون کا کیمپ نمبر ۱

کپتان ایچ - ایل - ٹاکنس ملاقاتیون کا کیمپ نمبر ۲

کپتان ٹی - بی - سلر ملاقاتیون کا کیمپ نمبر ۳ و تیرہ بین بہادران غدر کا کیمپ

کپتان ای - کے - مولسورتھ آر - ای - مدراس سنٹرل کیمپ

میجر - آر - ایف - آر - فاربس مدراس پراونشل کیمپ

کپتان ایف - ڈبلیو دو ڈ ھوس بمبئی سنٹرل کیمپ

کپتان جے - آر - بی - جی - کارٹر زوسار بمبئی و پراونشل کیمپ

میجر جے - سٹرینجی بنگال سنٹرل کیمپ

مسٹر ای۔ سی۔ ریلینڈ بنگال پراونشل کیمپ

مسٹر جی۔ ایس۔ ٹائلر ممالک متحدہ کا سنٹرل کیمپ

مسٹر بی۔ براسلے ممالک متحدہ کا پراونشل کیمپ

میجر جی۔ اے۔ رابرٹسن پنجاب سنٹرل کیمپ

کپتان سی۔ اچ۔ بک پنجاب پراونشل کیمپ

کپتان جے۔ ایس۔ ڈنلاپ برما سنٹرل کیمپ

مسٹر بی۔ ایس۔ کیری۔ انڈین سول سروس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برما پراونشل کیمپ

لفٹنٹ اچ۔ ڈی۔ ایل۔ پولرڈ لوزلی۔ آر۔ ای۔ سنٹرل کیمپ ممالک متوسط

مسٹر اے۔ ایس۔ ددمک پراونشل کیمپ ممالک متوسط

کپتان اچ۔ ڈبلیو۔ جی۔ کول آسام سنٹرل کیمپ

میجر اے۔ ای۔ وڈز آسام پراونشل کیمپ

مسٹر ایل۔ ایم۔ کرمپ انڈین سول سروس حیدرآباد سنٹرل کیمپ وبرار پراونشل کیمپ

لفٹنٹ ڈی۔ ای رابرٹسن میسور سنٹرل کیمپ

مسٹر سی۔ ایل۔ ایس رسل انڈین سول سروس رؤساء میسور کیمپ۔

مسٹر ای۔ وی گیبرئل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا سنٹرل کیمپ

لفٹنٹ سی ہربرٹ رؤساء سنٹرل انڈیا کیمپ

مسٹر الیف سینٹ جی مینرز سمتھ سی۔ ای۔ راجپوتانہ سنٹرل کیمپ

کپتان۔آر۔بی۔برکے روساء راجپوتانہ کیمپ

کپتان ایس۔جی۔ناکس روساء بلوچستان و سنٹرل کیمپ

کپتان بی۔سی۔واٹرفیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبے کا سنٹرل کیمپ

محمد عبدالکریم خان شمالی مغربی سرحدی صوبے کا پراونشل کیمپ

میجر ای۔ایف۔ٹیریٹ بڑودا کیمپ

کپتان ایف۔مکانکھے کشمیر کیمپ

عہدہ داران جو کیمپون کے مڈکل کام پر تھے و دیگر مڈکل عہدہ دار بر سر خدمت

لفٹنٹ سی۔جے۔بمبر آئی۔ایم۔ایس۔ناظم امور طبابت

میجر ایف۔ویول تھامسن۔آئی۔ایم۔ایس سپیشل ہلتھ افسر

کپتان سی۔ایچ۔جیمس آئی۔ایم۔ایس سپیشل پلیگ مڈکل افسر

کپتان ڈبلیو۔ای۔اے۔آرمسٹرانگ آئی۔ایم۔ایس۔ویسرائے کیمپ

میجر ایف۔جے۔ڈروری آئی۔ایم۔ایس دوسرے ملکون اور اخباریون کا کیمپ

میجر ڈبلیو۔ایم۔مولسورتھ آئی۔ایم۔ایس مدراس سنٹرل و پراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل اے۔ای۔جے۔کرولی آر۔اے۔ایم۔سی۔بمبئی سنٹرل کیمپ

لفٹنٹ اے۔وی اینڈرسن بمبئی پراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل ایف پک بنگال سنٹرل کیمپ

کپتان ڈبلیو۔ڈبلیو۔کلیمیشا بنگال پراونشل کیمپ

میجر جے۔ چیرڈ ہائٹ۔ آئی۔ ایم۔ ایس پراونشل کیمپ ممالک متحدہ

لفٹنٹ کرنیل جے۔ اے کننگھم۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ پنجاب سنٹرل وپراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل۔ آر۔ ای۔ جی۔ ڈیوس برما سنٹرل وپراونشل کیمپ

کرنیل ہورابرٹ۔ آئی۔ ایم۔ ایس کیمپ ممالک متوسط

کپتان۔ اے۔ لوٹمن آئی۔ ایم۔ ایس۔ آسام کیمپ

لفٹنٹ کرنیل جی ایچ۔ ڈی۔ گملٹ سی۔ آئی ای آئی ایم ایس حیدرآباد سنٹرل وبرار کیمپ

کپتان۔ آر۔ ایف۔ سیٹندج آئی۔ ایم۔ ایس میسور کیمپ

لفٹنٹ پی۔ اے۔ ویر۔ آئی۔ ایم۔ ایس سنٹرل انڈیا سنٹرل کیمپ

کپتان آر۔ ڈبلیو۔ ناکس۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سنٹرل انڈیا کے روسا کا کیمپ

لفٹنٹ کرنیل ڈی۔ فرنچ ملن۔ آئی۔ ایم۔ ایس راجپوتانہ سنٹرل کیمپ

میجر آر۔ سی۔ میک واٹ کیمپ روسائے راجپوتانہ

لفٹنٹ کرنیل۔ جے۔ سی۔ فلرٹن آئی۔ ایم۔ ایس۔ بلوچستان سنٹرل وپراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ اے۔ سائکس آئی۔ ایم۔ ایس۔ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے سنٹرل وپراونشل کیمپ

شیخ لعل محمد خان صاحب بڑودا کیمپ

میجر ڈبلیو۔ آر اڈوارڈز کشمیر کیمپ

کیمپ مجسٹریٹ

لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ تھارنل سی۔ آئی۔ ای سپیشل کیمپ مجسٹریٹ

میجر ایف۔ آر۔ فاربی۔ مدراس پراونشل کیمپ۔

سردار خان بہادر محمد یعقوب سی۔ آئی۔ ای۔ بمبئی پراونشل کیمپ

مسٹر اے۔ این موبرلے انڈین سول سروس بنگال پراونشل کیمپ

مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس ممالک متحدہ کا پراونشل کیمپ

مسٹر سی۔ ای۔ برون برما پراونشل کیمپ

مسٹر سی۔ جی چنوکس ٹرینچ انڈین سول سروس ممالک متوسطہ کا پراونشل کیمپ۔

مسٹر عبد المجید آسام پراونشل کیمپ

کپتان ای بارنز سنٹرل انڈیا کیمپ

کپتان سی۔ ٹی۔ ڈیوکٹ راجپوتانہ کیمپ

کپتان سی۔ بی۔ ونٹر بلوچستان کیمپ

میجر ایس۔ ایچ۔ گاڈفری شمالی مغربی سرحدی صوبے کا کیمپ

میجر اے۔ ایف۔ بروس کشمیر

عہدہ داران رسد و روانگی و دیگر عہدہ داران فوجی جو خدمات متعلقۂ انتظام دربار پر مامور تھے۔

لفٹنٹ کرنیل ایف لاینز منٹگمری ڈائرکٹر رسد و روانگی

لفٹننٹ ڈبلیو۔ آور	پرسنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر رسد و روانگی
لفٹننٹ اے۔ ایچ بلنگٹن	رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)
مسٹر جی۔ ڈی۔ ایس۔ بیرو	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل (روانگی کے لیے)
میجر اے۔ ایچ۔ بنگلے	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
میجر ایل۔ ٹی۔ بولنر	سٹیشن سٹاف افسر
کپتان ای۔ بی۔ کارٹر	توپوں کے گودام پر
لفٹننٹ ایچ۔ ایف کالنگرج	اسسٹنٹ ریلوے سٹاف آفسر
لفٹننٹ ایچ۔ ڈبلیو۔ ڈیوس	رسد و روانگی کی جماعت (رسد کا صدر گودام)
میجر آر۔ ایچ۔ ایوارٹ ڈی۔ ایس۔ او	رسد و روانگی کی جماعت (اسسٹنٹ ڈائرکٹر چارا)
میجر جے۔ پی۔ سی۔ ہنسی	رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)
کپتان جے۔ ایچ۔ لائڈ	سٹاف کپتان جوانوں کی تعیناتی کے لئے۔
لفٹننٹ جے۔ اے۔ لانگرج	رسد و روانگی کی جماعت (صدر رسد گودام)
میجر ڈی۔ جے۔ میگھر	فوجی گھوسی خانہ
کپتان سی۔ ایچ۔ جی۔ مور	رسد و روانگی کی جماعت (سنٹرل کیمپ)
میجر سی۔ ایف۔ مرے	رسد و روانگی کے افسر۔ وایسرائے کیمپ
میجر اے۔ ایل۔ فلپس	رسد و روانگی کی جماعت۔ ڈپٹی ڈائرکٹر رسد
لفٹننٹ ٹی۔ ہتھارن	توپخانہ ڈپارٹمنٹ

کپتان ڈبلیو۔ڈی۔ایل ولیمز۔ڈی۔ایس۔او اسسٹنٹ ڈائرکٹر روانگی

نمایش صنعت وحرفت

سر جارج واٹ۔کے۔سی۔آئی۔ای۔ڈائرکٹر

مسٹر پرسی برون اسسٹنٹ ڈائرکٹر

کرنیل سر سونٹن جیکب۔کے۔سی۔آئی۔ای۔پریزیڈنٹ کمیٹی مجوز انعامات

ممبران کمیٹی مجوز انعامات

جنرل ایس بٹین۔سی۔بی مسٹر سی۔ایل۔برنز

شوولیر۔او۔گلھارڈی

کرنیل ٹی۔ایچ۔ہنڈلے۔سی۔آئی۔ای۔آئی۔ایم۔ایس

مسٹر آر۔ای۔وی۔آربتھناٹ۔آئی۔سی۔ایس

مسٹر آر۔ڈی۔میکنزی

منشی مادھولال

بھائی رام سنگھ

مسٹر ای۔تھرسٹن۔سکریٹری کمیٹی مجوز انعامات

بشپ وپادری جو سرکاری نماز کی خدمت پر تھے

رائٹ رورنڈ بشپ کالیسٹن۔ڈی۔ڈی دار السلطنت کے بشپ

رائٹ ریورنڈ جی - اے - لفرا - ے	لاہور کے بشپ
رائٹ ریورنڈ اے - کلفرڈ - ڈی - ڈی	لکھنؤ کے بشپ
ریورنڈ ای - ایف - کول	بنگال
ریورنڈ سی - ای - سی - ڈی - کوٹسلوگان	بمبئی
ریورنڈ کے - جی - فاسٹر	بنگال
ونربل ایچ - ڈبلیو گرفتھ	لاہور کے آرکڈیکن
ریورنڈ - آر - ایم - کردن	بنگال
ریورنڈ - ایچ - او - مور	بنگال
ونربل ڈبلیو - ای - سکاٹ	بمبئی کے آرکڈیکن

ہزاکسلنسی کے سٹاف اور باڈی گارڈ کے افسر

رسالدار عبدالکریم خان بہادر - باڈی گارڈ

کپتان ایل - ایف - ایڈم - اے - ڈی - سی

لفٹننٹ جی - اے - ایکرس ڈگاس - اے - ڈی - سی

خان بہادر امیر بخش - ہاسپٹل اسسٹنٹ

انسپکٹر ہنس بنگال پولیس

لفٹننٹ کرنیل انریبل - سی - ہاربورڈ - سی - بی
اے - ڈی - سی -

جمعدار ہمت خان باڈی گارڈ

کپتان - ایچ - این - ہولڈن ایڈجوٹنٹ
باڈی گارڈ

لفٹنٹ کرنیل آنریبل۔ ای۔ بیرنگ۔ سی۔ آئی۔ او۔ وی۔ ملٹری سکرٹیری

میجر ای۔ ایل۔ سی۔ برجر اے۔ ڈی۔ سی

لفٹنٹ آر۔ اتیچ۔ ایس۔ ڈلیشوڈ۔ اے۔ ڈی۔ سی

رسالدار میجر دیبی دیال سنگھ سردار بہادر۔ اے۔ ڈی۔ سی

لفٹنٹ کرنیل۔ ای۔ اتیچ۔ فن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سرجن

کرنیل۔ ایچ۔ گوڈ۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان ڈبلیو۔ ایس۔ گڈرج۔ آر۔ این۔ آنریری۔ اے۔ ڈی۔ سی

میجر کرسٹن۔ آر۔ ای۔ کمانڈنٹ باڈی گارڈ

لفٹنٹ ایل۔ اے۔ جونس مارٹیمر اے۔ ڈی۔ سی

رسائیدار کمال الدین باڈی گارڈ

لفٹنٹ وی۔ اے۔ ایس۔ کیلی اے۔ ڈی۔ سی

کپتان۔ اے۔ ڈبلیو۔ ایف نا کس اے۔ ڈی۔ سی

مسٹر ایف۔ ڈبلیو۔ لاٹیمر سی۔ آئی۔ ای۔ اسسٹنٹ پرائیوٹ سکرٹیری

سر ڈبلیو۔ آر۔ لارنس کے سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس پرائیوٹ سکرٹیری

میجر ایف۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان آنریبل۔ آر۔ اتیچ۔ لنزی۔ اے۔ ڈی۔ سی

آنریبل مسٹر ڈی۔ سی میسن سی۔ آئی۔ وی۔ ڈی اے۔ ڈی۔ سی

ویٹرینری لفٹننٹ پالن ویسرائے اسکارٹ

کمانڈر پٹلی۔ آر۔ این انریری۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان۔ اے۔ وی۔ پوائنٹراے۔ ڈی۔ سی

میجر رائس ۳۱ پنجاب انفینٹری وائیسرائے اسکارٹ

لفٹنٹ انریبل۔ ایف۔ ڈبلیو۔ سٹینلے اے۔ ڈی۔ سی

کپتان ارل آف سفاک اے۔ ڈی۔ سی

صوبے دار میجر (آنریری کپتان) تارا سنگھ سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

رسالدار میجر (آنریری کپتان) ولی محمد سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

کپتان سی۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

لفٹنٹ کے۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل یارڈ بلر اے۔ ڈی۔ سی

دیر رایل ہائینسز ڈیوک آف کانٹ و گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے سٹاف کے

عہدہ دار

میجر بیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی لفٹننٹ کرنیل آنریبل سی۔ ای گنگھم	ہزرایل ہائینس ڈیوک آف کانٹ کا سٹاف

میجر اے۔ آر۔ ڈک ہزرایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

رسالدار میجر غلام رضا ۱۳ بنگال لانسرز ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کے سٹاف کے اردلی افسر

کرنیل ایل۔ ہربرٹ سی۔ وی۔ او ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کا سٹاف

لفٹنٹ کرنیل اے۔ ڈبلیو۔ جرومس سی۔ ایم۔ جی۔ ایم۔ وی۔ او

کپتان کریمر ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

لفٹنٹ کرنیل جے۔ لزلی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کا سٹاف

بیرن میسن بیک ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

مرزا امراو بیگ رسالدار بمبئی لانسرز نمبر ایک ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کے سٹاف کے اردلی افسر

میجر جنرل ون واکڑ ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

انسپکٹر ولایت اللہ خان ٹھگی و ڈکیتی ڈپارٹمنٹ ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کا سٹاف

امپیریل کیڈٹ دستہ

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ ایدر سر پرتاب سنگھ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ بی۔ اے ڈی۔ سی۔ آنریری کمانڈنٹ

میجر ڈبلیو۔ اے۔ واٹسن (کمانڈنٹ) ہز ہائینس نواب محمد افتخار علی خان بہادر۔ جاؤرا

ٹھاکر دیب سنگھ (ڈپٹو ایڈجوٹنٹ)
ہز ہائینس مہاراجہ مدن سنگھ بہادر کشن گڑھ

آغا قاسم شاہ
کنور کھمان سنگھ

محمد اکبر خان
سردار محمد خان

مہاراج اکھی سنگھ
کنور کاما پرتاب سنگھ

صاحب زادہ امانت اللہ خان
کنور رائے سنگھ جی

امر سنگھ
کنور رام سنگھ جی

سردار بسنت سنگھ
ہز ہائینس راجہ سجن سنگھ۔ رتلام

کنور بھارت سنگھ
راجہ سمندر سنگھ

کنور دیو سنگھ
صاحب زادہ طالع محمد خان

ہز ہائینس مہاراج رانا رام سنگھ بہادر دھولپور
نواب ولی الدین خان

ٹھاکر گوپال سنگھ
کنور زور آور سنگھ جی

عطائے خطاب و خلعت کے بڑے بڑے جلسے کے وقت کے خدام خاص

صاحبزادہ حمید اللہ خان۔ بھوپال
میان ہری سنگھ کشمیر
} ہز اکسیلنسی ویسرائے کے خدام خاص

سری راؤ راجہ اودے بھان سنگھ
سپہ سالار جنگ بہادر دھولپور
} ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے خدام خاص

ضمیمۂ ہفتم

دہلی دربار کے سرکاری مہمان

دیر رایل ہائینسز ڈیوک و ڈچس آف کانا ٹ ہز رایل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی۔

ہز اکسلنسی وائیکونٹ کچنز آف خرطوم کمانڈر ان چیف افواج شاہی ہندوستان۔

فرمانروایان ریاست

حیدر آباد

ہز ہائینس نظام حیدر آباد جی۔سی۔بی۔جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین فرزند عثمان علی خان اور وزیر مہاراجہ پیشکار سرکشن پرشاد کے۔سی۔آئی۔ای اور خدم و حشم

بڑودہ

ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین شہزادہ یوراج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ اور ۵۰۰ آدمی اور

میسور

ہز ہائینس مہاراجہ میسور مہاراج کمار شری کنٹھ و یووراج نرساراج وڈیار بھائی اور ۵۰۰ آدمی اور

کشمیر

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین راجہ سر امر سنگھ کے۔سی۔

راجپوتانہ

ہز ہائینس مہاراجہ الور ۵۰۰ آدمی ساتھ

مہاراجہ بھرت پور ۵۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کے۔سی۔آئی۔ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی جی۔سی۔آئی۔کے۔سی۔ایس۔آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراج رانا دھولپور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراول ڈونگرپور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور۔جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای۔جی۔سی۔وی۔او۔
۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراول جیسلمیر ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راج رانا جھالاوار ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ قرولی۔جی۔سی۔آئی۔ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ کشن گڈھ ۴۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ کے۔سی۔ایس۔آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر لاوا ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراؤ سروہی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب ٹونک جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہارانا اودے پور۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

سنٹرل انڈیا

راجہ علی پورہ۔ سی۔ ایس۔ آئی ۱۰۰ آدمی ساتھ

رانا بروانی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس بیگم بھوپال نواب نصر اللہ خان و صاحب زادہ عبید اللہ خان صاحبزادگان اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ چارکھاری کے۔ سی۔ آئی۔ ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ دتیا کے۔ سی۔ ایس۔ آئی فرزند مہاراج کنوار اور راؤ بہادر جانکی پرشاد وزیر اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دیواس (بڑا گوت) ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دیواس (چھوٹا گوت) خاصے صاحب بھائی اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دھار سیتا صاحب و سیتا رام صاحب سوتیلے بھائی اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ وی۔ او۔ اے۔ ڈی

سی ۔ ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ اندور جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ بالا صاحب ٹکاجی راؤ فرزند

اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب جاورہ خان بہادر یار محمد خان سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ وزیر اور ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ نرسنگڈھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ اورچھا جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ راجہ بہادر بھگونت سنگھ فرزند اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر پپلودا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ راجگڈھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ ریوا جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی سردار لال جگانندن سنگھ اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ رتلام ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ سمتھر ۳۰۰ آدمی ساتھ

بلوچستان

ہز ہائینس خان قلات جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

جام لسبیلا ۱۰۰ آدمی ساتھ

بمبئی

راجہ بانسڑا ۲۰۰ آدمی ساتھ

راجہ بریا ۲۰۰ آدمی ساتھ

پنت ساچو بھور ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس نواب کیمبے ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راؤکچھ جی-سی-آئی-ای-ولیعہد کمار شری جے راج جی اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

امیر ڈھتالی ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس ٹھاکر صاحب گونڈل جی-سی-آئی-ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

میجر جنرل ہزہائینس مہاراجہ ادار جی-سی-ایس-آئی-کے-سی-بی-اے-ڈی سی- ۴۰۰ آدمی ساتھ

نواب جنجیرا کے-سی-آئی-ای- ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس نواب جوناگڈھ کے-سی-ایس-آئی ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس میر خیرپور جی-سی-آئی-ای وزیر خان بہادر قادر داد خان ولد گل خان اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس مہاراجہ کولہاپور جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-وی-او-پرائجی راؤ گھٹگے سرجی راؤ وزارت مآب مہربان رئیس کگل بڑے اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

سلطان لہج کے-سی-ایس-آئی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب لمری کے-سی-آئی-ای ۲۰۰ آدمی ساتھ

رئیس مراج (بڑے) ۱۰۰ آدمی ساتھ

هزہائینس ٹھاکر صاحب مروی جی-سی-آئی-ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب پالیٹانہ کے-سی-ایس-آئی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس رانا پوربندر ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس سلطان شہرو مکلا سلطان عمر بن اود فرزند اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس نواب بہاولپور ۵۰۰ آدمی ساتھ

نواب دوجانہ ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ فرید کوٹ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ جنید ۳۰۰ آدمی ساتھ

سردار کلسیا ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ کپورتھلہ کے-سی-ایس-آئی ۳۰۰ آدمی ساتھ

راجہ کینوتھل ۱۰۰ آدمی ساتھ

نواب لوہارو کے-سی-آئی-ای ۲۰۰ آدمی ساتھ

صاحبزادہ احمد علیخان فرزند ہزہائینس نواب مالیر کوٹلہ ۳۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہزہائینس راجہ نابھا جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-آئی-فرزند ٹیکا رپودمن سنگھ

اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

راجہ نلاگڑھ (ہنڈر) ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس مہاراجہ پٹیالہ کنور رنبیر سنگھ چچا اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ سرمور (ناہن) کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ۱۰۰ آدمی ساتھ

مدراس

ہزہائینس راجہ کوچین۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ پڈوکوٹا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس مہاراجہ ٹراونکور جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

بنگال

کرنیل ہزہائینس مہاراجہ کوچ بہار جی۔ سی۔ آئی۔ ای سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ فرزند اکبر مہاراج کمار راجندرانرائن اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

مہاراجہ موہر بھنج ۱۰۰ آدمی ساتھ

کمار سرکیانگ ٹلکو فرزند مہاراجہ سکم ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ ٹپرا (کوہستانی) فرزند اکبر جوبراج برندراکتور دیب برمن اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ممالک متحدہ

ہزہائینس نواب رامپور وزیر شیخ عبدالغفور اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزہائینس راجہ ٹہری (گڑھوال) ۳۰۰ آدمی ساتھ

برما

سابوا گنٹرا واڈی ۱۰۰ آدمی ساتھ

سابوہسنوی (جنوبی)	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابواکنگ ٹنگ	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابوا مانگ نے	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابوا مانگ پان	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابوا یانگ ہوی	۱۰۰ آدمی ساتھ

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مہتر چترال	۱۰۰ آدمی ساتھ
نواب دیر	۱۰۰ آدمی ساتھ
خان (اب نواب) نواگئی	۱۰۰ آدمی ساتھ

ممالک متوسّطہ

راجہ کھیراگڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ رائے گڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ دہراکھول	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ سونپور	۱۰۰ آدمی ساتھ

آسام

ہزہائینس راجہ منی پور	۲۰۰ آدمی ساتھ

گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرنڈل۔ سی ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ ممبر تعمیرات سرکاری

آنریبل میجر جنرل سر ای۔ آر۔ ایلس۔ کے۔ سی۔ بی۔ ملٹری سکریٹری

آنریبل سر ڈی۔ سی۔ جے۔ ابٹسن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ہوم

در وینیو واگریکلچرہ ممبر

آنریبل سر ای۔ فٹنز جی لا۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ فنانس ممبر

آنریبل مسٹر ٹی۔ اسے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ قانونی ممبر

لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے اعلیٰ حکام

ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل بیرن امپٹل جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر مدراس

ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل بیرن نارتھکوٹ جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر بمبئی

آنریبل مسٹر جے۔ اے۔ بورڈلن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس قائم مقام لفٹننٹ گورنر بنگال۔

آنریبل سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

آنریبل سر سی۔ ایم۔ رواز کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹننٹ گورنر پنجاب

آنریبل سر الیف۔ ڈبلیو۔ آر۔ فریر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹننٹ گورنر برما۔

سروس قایم مقام چیف کمشنر ممالک متوسط

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فُلر سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس
چیف کمشنر آسام

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر ڈی۔ ڈبلیو۔ کے۔ بار۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی رزیڈنٹ
حیدر آباد۔

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر۔ ڈی۔ رابرٹسن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی رزیڈنٹ میسور۔

آنریبل مسٹر سی۔ ایس۔ بیلے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر
جنرل سنٹرل انڈیا

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹنڈیل سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ

آنریبل کرنیل سی۔ ای ییٹ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ ایجنٹ گورنر جنرل
بلوچستان۔

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر
جنرل شمالی مغربی سرحدی صوبہ

لفٹننٹ کرنیل ایم۔ جے۔ میڈ سی۔ آئی۔ ای رزیڈنٹ بڑودہ

مسٹر ای۔ جی۔ کالون انڈین سول سروس رزیڈنٹ کشمیر

گورنمنٹ کے خاص مہمان

آنریبل سر آر - سی - بیکر - کے - سی - ایم - جی   اسٹریلیا کی کامن ولتھ کے ایلچی

سر ایچ - بارنز - کے - سی - ایس - آئی - کے - سی وی - او - انڈین سول سروس پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی -

رانا بہادر ہز ایکسلنسی مہاراجہ چندرا شمشیر جنگ   وزیر اعظم نیپال

جرنیل چوفیا سوراونگسی   وکیل ہز میجسٹی شاہِ سیام

رائٹ ریورنڈ بشپ کاپلسٹن ڈی - ڈی   انڈیا اور سیلون کے مٹراپالیٹن

ہز ایکسلنسی سر ای - اے - آر گلہارڈو   گورنر جنرل پورچگیز انڈیا سی - آئی - ای

ہز ایکسلنسی انشر لینرزاک   گورنر ہندوستانی آبادی ہائے فرانس

آنریبل سر ایف میکلین کے - سی - آئی - ای   چیف جسٹس بنگال

سردار محمد اسماعیل خان   وکیل ہز ہائینس امیر افغانستان

لفٹننٹ جنرل بیرن یسوکتا اوکیو   سفیر ہز امپیریل میجسٹی شاہنشاہِ جاپان

رائٹ آنریبل ارل ہیبروک جی - سی - وی او   ملک معظم کی خانہ داری کے لارڈ سٹیوارڈ

آنریبل سر آر - سالومن کے - سی - ایم - جی   نوآبادی ہائے جنوبی افریقہ کے وکیل

سید تیمور بن فیصل   ہز ہائینس سلطان مسقط کے فرزند

کانسلون کی جماعت کے ممبر

ڈان رافیل اکوار ونی۔ای۔ڈی۔سولس	سپین کے کانسل متعین بمبئی
مفخم السلطان مرزا علی محمد خان	فارس کے کانسل جنرل متعین بمبئی
مسٹر اے۔ اے اپکار	کانسل سیام متعین کلکتہ
وائیکونٹ ڈی رم	کانسل جنرل پرتگال متعین بمبئی
مانشر ایم۔جرارڈ	کانسل جنرل بلجیم متعین بمبئی
مسٹر ایچ ہیاشی	کانسل جاپان متعین بمبئی
مسٹر سی۔سی۔ کلبرن	کانسل جنرل ڈنمارک متعین کلکتہ
کونٹ اے۔ آرمیسگلیا	کانسل جنرل اٹلی متعین کلکتہ
امین بے محمد	کانسل جنرل روم متعین کلکتہ
مسٹر ایف۔سی۔ پلاچی	کانسل جنرل یونان متعین کلکتہ
مسٹر آر۔ ایف پیٹرسن	کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ متعین کلکتہ
ہرای۔آر مارگ ون سارنفیلڈ	کانسل جنرل سلطنت آسٹرو ہنگیرین متعین کلکتہ
مسٹر ای۔ وائٹ	کانسل جنرل سویڈن وناروے متعین کلکتہ
ڈاکٹر ای۔ اے وارٹشس	قائمقام کانسل جنرل جرمنی متعین کلکتہ

ریر ایڈمرل ہز اکسلنسی سر سی - سی - ڈرووری - کے - سی - ایس - آئی - ایسٹ انڈیز مین ملک معظم کی افواج بحری کے کمانڈران چیف

کمانڈر جلبین برون ملک معظم کا سٹیمر نون

کپتان اے - ایم فرکوہر ملک معظم کا سٹیمر نون

کپتان اے - کرسٹین ملک معظم کا سٹیمر بائی فلائیر

فلیگ لفٹنٹ این - ایچ کارٹر ایسٹ انڈیز مین ملک معظم کی افواج بحری کے ہز اکسلنسی کمانڈران چیف سے متعلق

عہدہ داران ریلوے

مسٹر ڈبلیو - اے - ڈرنگ - ایجنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے

کرنیل ایچ - ڈی - الیویر آر - ای بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے

مسٹر ایچ وینڈن سی - آئی - ای ایجنٹ گریٹ انڈین پنینسولر ریلوے کمپنی

مسٹر سی - ٹی - بکٹ ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے کمپنی

مسٹر آر - ایس - سٹریچی ایجنٹ آسام بنگال ریلوے

مسٹر ایس فنی مینیجر نارتھ وسٹرن ریلوے

مسٹر جی ہڈلسٹن ٹریفک منیجر ایسٹ انڈین ریلوے -

مسٹر ای - ایف جیکب سی - آئی - ای ٹریفک منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہز اکسلنسی والسرائے کے عہدہ دار مہمان

مسٹر ای۔ این۔ بیکر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فنانس ڈپارٹمنٹ

میجر جنرل سر۔ ای۔ جی بیرو کے۔ سی۔ بی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا ملیٹری ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایل ڈبلیو ڈین انڈین سول سروس قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ

سرجن جنرل سر بی۔ فرنیکلن کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل انڈین مڈکل سروس

آنربیل سر۔ اے۔ ایچ۔ ایل فریزر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس پریزیڈنٹ پولیس کمیشن

سر۔ ٹی ہائیم کے۔ سی۔ آئی۔ ای ممبر کمیشن آبپاشی

مسٹر جے۔ ایم۔ میکفرسن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ

کرنیل آر۔ سی۔ جی۔ مین۔ سی۔ بی۔ ملک معظم کے اے۔ ڈی۔ سی

مسٹر جے۔ اولر سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا مالگزاری وزراعت ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایس۔ پرسٹن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا صیغہ تعمیرات سرکاری۔

آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ

کرنیل سر سی۔ سی۔ سکاٹ منکریف کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی

لوکل گورنمنٹوں کے سرکاری مہمان

مدراس

آنریبل سر جی۔ آر۔ تھناٹ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر جے۔ این۔ اٹکنس انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

آنریبل مسٹر جسٹس۔ آر۔ ایس۔ بنسن انڈین سول سروس جج ہائی کورٹ

میجر ڈبلیو۔ ایم۔ کیمپبل ہز ایکسلنسی گورنر کے ملٹری سکرٹری

آنریبل مسٹر جی۔ ایس۔ فوربز انڈین سول سروس سکرٹری رونیو ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایچ۔ پی۔ ہاگسن پلانٹر

مسٹر جی۔ ٹی۔ مکنزی انڈین سول سروس پولٹیکل رزیڈنٹ ٹراونکور د کوچین

آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر ممبر میجسلیٹو کونسل

لفٹنٹ کرنیل سر جی۔ ایم۔ جے۔ مور نائٹ سی۔ آئی۔ ای ممبر کونسل

سر جے۔ ایف۔ پرائس کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آنریری مجسٹریٹ

میجر اے۔ ڈی۔ جی۔ شلی چیرمین سوتھ انڈین ریلوے

آنریبل مسٹر ایچ۔ اے۔ سم سی۔ آئی۔ ای انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

سرجن جنرل ڈی سنکلیر سی- ایس- آئی گورنمنٹ کے ساتھ کے سرجن جنرل
آنریبل مسٹر ایف- جے- ای سپرنگ سی- آئی- ای سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری
آنریبل مسٹر جی- ایچ سٹوارٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن-
مسٹر ایچ- اے- سٹوارٹ انڈین سول سروس سکریٹری پولیس کمیشن
آنریبل مسٹر جے- تھامسن- سی- ایس- آئی- انڈین سول سروس ممبر کونسل
آنریبل سر- سی- اے- وہائٹ چیف جسٹس مدراس
آنریبل سر ہنری ونٹر باتھم کے- سی- ایس- آئی- انڈین سول سروس سینیر ممبر کونسل
رائٹ ریورنڈ ایچ- وہائٹ ہڈ- ڈی- ڈی مدراس کے بشپ
مسٹر ایل- ایم- ونچ- آئی- سی- ایس- ہز اکسلنسی گورنر کے پرائیوٹ سکریٹری

کپتان آر- ایچ ڈک کننگھم	ایڈ ڈی کانگ
کپتان آر- ڈی- اے- فائف	ایڈ ڈی کانگ
کپتان آنریبل آر لگن	ایڈ ڈی کانگ
کپتان ایچ- ایم- مارٹن	اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ
کپتان آر- ایل میتھیوز	ایڈ ڈی کانگ
سردار بہادر شیخ فرید رسالدار میجر	ایڈ ڈی کانگ
کپتان این- بی- جی- سٹرانگ	ایڈ ڈی کانگ
میجر ایف- سی- لوگن ہوم	کمانڈنٹ باڈی گارڈ

رائے بہادر آنریبل پی انندا چارلو سی۔ آئی۔ ای۔ ویسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

زمیندار اتیاپورم ضلع ٹنولی

راؤ بہادر سی۔ جمبلنگم مدلیار۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جج سٹی سول کورٹ

زمیندار رمندا سا ضلع گنجام

خان بہادر سر محمد منور کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ارکاٹ کے پرنس

راجہ پارلکمڈی زمیندار ضلع گنجام

آنریبل کے پراجو پنتلو ممبر لیجسلیٹو کونسل

دیوان بہادر راجا رتنا مدلیار سی۔ آئی۔ ای ممبر کمیشن آب پاشی

راؤ صاحب دیوان بہادر سی راجیندر وکیل ہائی کورٹ

مہاراجہ بہادر رنگاراو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ بوبلی۔ زمیندار ضلع وزگاپٹم

ایم۔ آر۔ ای۔ سی۔ سنکوم نیرا درگل وکیل ہائی کورٹ

دیوان بہادر ایس۔ سرینواس راگھوا اینگر سی۔ آئی۔ ای۔ انسپکٹر جنرل رجسٹری و ممبر پولیس کمیشن

آنریبل جی سرینواس راؤ ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر این۔ سوبرا منیا بی۔ ایل ایڈمنسٹریٹر جنرل

راجہ ونکٹا گیری کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ زمیندار ضلع نلور

ج پور کے مہاراجہ وکرماریو زمیندار ضلع وزگاپٹم

بمبئی

مسٹر جی۔ اے۔ اینڈرسن سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری (ریلوے)

مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ جے بیگنل انڈین سول سروس نواب جنجیرا کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر بیگ گورنمنٹ بمبئی کے مشرقی مترجم

آنریبل مسٹر جسٹس ای۔ ٹی۔ کینڈی۔ سی۔ ایس آئی۔ انڈین سول سروس پیونی جج ہائیکورٹ

مسٹر جی۔ کارمیکیل انڈین سول سروس راجہ کبریا کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر جے۔ ای ڈون انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر اے ڈبلیو ابرے سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس سربراہ کار چیف سکریٹری

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ پی۔ فرس۔ ہز ہائینس مہاراجہ کولہاپور کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

آنریبل مسٹر ای۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن انڈین سول سروس ممبر کونسل

کپتان ایف۔ ڈی۔ بی ہیکاک روساء کاٹھیاوار کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر سی۔ ایچ۔ اے۔ ہل انڈین سول سروس ہز اکسلنسی گورنر کے پرایوٹ سکریٹری

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ ہیوز سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ انسٹ۔ سی۔ ای۔ چیرمین بمبئی پورٹ ٹرسٹ

مسٹر اے۔ ایم۔ ٹی۔ جیکسن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

آنریبل سر لارنس ایچ جنکنس چیف جسٹس

مسٹر آر۔ ایم۔ کینیڈی کمشنر سوتھ ڈویژن

آنریبل مسٹر الیف۔ سی۔ بی۔ ٹی۔ سی۔ ایس۔ ای کمشنر ناردرن ڈویژن

برگڈیر جنرل۔ پی۔ جے۔ میٹلینڈ سی۔ بی پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن

سرجن جنرل ڈبلیو۔ میک کوناگی ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سرجن جنرل

آنریبل مسٹر ڈی۔ میک اور ایڈیشنل ممبر کونسل

آنریبل سر جیمس مانٹیتھ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر ایس۔ ایم۔ موزز اڈیشنل ممبر کونسل

آنریبل ڈبلیو۔ پی۔ میور میکنزی انڈین سول سروس چیف سکریٹری و ممبر کمیشن آبپاشی

کرنیل فیررز نکلسن گورنمنٹ سولیسٹر کمانڈنگ بمبئی ولینٹر رائفلز

لفٹنٹ کرنیل جی۔ بی۔ اوڈونل ہز ہائینس مہاراجہ ادار کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنیل آر اوئن ہز اکسیلنسی گورنر کے ملیٹری سکریٹری

کپتان سی۔ یو پرائس ۳۰ بلوچ انفنٹری ہز ہائینس میر خیرپور کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مسٹر ایچ۔ او۔ کوئن انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر کاٹھیاوار

آنریبل مسٹر سموئل ریش چیرمین بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ

آنریبل مسٹر بیل سکاٹ ایڈوکیٹ جنرل

مسٹر جے سیلڈن انڈین سول سروس راجہ بانسڑا کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنیل ایف۔ ڈبلیو سنل ہز ہائینس راؤ کچھ کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

آنریبل مسٹر جے۔ٹیٹ سکریٹری صیغۂ تعمیرات سرکاری

مسٹر سی۔ڈبلیو واڈنگٹن پرنسپل راجکمار کالج راجکوٹ

کپتان جی وار نفرڈ۔اسسٹنٹ پولٹیکل رزیڈنٹ عدن

مسٹر سی بسی داٹسن انڈین سول سروس ردساد کاٹھیاوار کے ساتھ کے پولٹیکل افسر

مسٹر اے۔ڈی۔ینگ ہسبنڈ۔انڈین سول سروس کمشنر سنٹرل ڈویژن

شیخ عبدالحامد رسالدار (۵ سندھ ہارس) نیٹو ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے۔اے۔ایس بالمین ۱۵ ہزارز۔ایڈ ڈی کانگ

کپتان جی۔ایچ۔بوالیو ایڈ ڈی کانگ

کپتان جی۔این۔کارٹ رائٹ۔آر۔اے۔ ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے۔ایچ۔ایم ڈیوی رد ایل سکاٹس ایڈ ڈی کانگ

کپتان آنریبل سی۔ایف گریول۔ ۷ ہزارز ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے۔ٹی وار بی آکسفرڈ شائر لائٹ انفنیٹری ایڈ ڈی کانگ

کپتان۔ایم۔ڈی۔وڈ۔وسٹ یارکشائر رجمنٹ ایڈ ڈی کانگ

میجر جے۔سی پولرڈ۔ہز اکسلنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے کمانڈنٹ

کپتان جے۔ایچ۔کرافرڈ ہز اکسلنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے ایڈجوٹنٹ

آنریبل راؤ بہادر اچیوت بھاسکر ڈیسای

آدم جی پیر بھائی

آنریبل میر اللہ بخش خان	سر ہرکشنداس نروتم داس کے-سی-آئی-ای
راو بہادر ہمت لال دھیرج رام	مہربان انند راو کھانڈے راو عرف بالا صاحب داستی
جام ممبھو خان	سردار بہادر بیچرداس وہاری داس دیسائی
سر جمسٹ جی جیجی بھائی بارونٹ	آنریبل سر بھالچندر اکرشنا بھاٹاواڈی کر نائٹ
جمسٹ جی نسروان جی ٹاٹا	مسٹر بومن جی دنشا پٹیٹ
مہربان لکھمگنڈا باسو پربھو بار سرایٹ لا	آنریبل مسٹر جسٹس این جی-چنداورکر
مہربان لنگپا جیپا عرف آپا صاحب دیسائی	آنریبل راؤ بہادر چنی لال وسنت لال سی-آئی-ای
راؤ بہادر مکند رائے منی رائے	خانصاحب دادا میاں انور خان
سردار خان بہادر محمد یعقوب شیخ اسماعیل سی	آنریبل مسٹر واجی اباجی کھارے بی-اے ایل
آئی-ای	ایل-بی-
مولجی بھوانی داس بڑبھیا	سر دنشا مانک جی پٹیٹ بارونٹ
میر مظفر حسین خان	فردون جی کنور جی تاراپور والا سی-آئی-ای
ناگو جی راو رامچندر اراو پٹن کر	فضل بھائی وشرم سی-آئی-ای
خان بہادر نوروجی پیتن جی وکیل سی-آئی-ای	گنگا دھر لکشمن سوامی
راؤ بہادر رامچندر اترمبک اچاریا	آنریبل مسٹر جی-کے-گوکھلے بی-اے
رام کرشنا گوپال بھنڈارکر-ایم-اے	آنریبل مسٹر گوکل داس کہن داس پارکھ-بی-
ڈی-سی-آئی-ای	اے-ایل-بی-

گوردھن داس کھشن بکنجی — ہزہائینس آنریبل سلطان محمد شاہ آغا خان جی سی-آئی-ای

گوردھن داس گوکل داس تیجپال — ڈاکٹر ٹیمل جی-بھیکاجی-نریان

ٹھاکر اوٹیلیا

ونایک دھونڈی راج بیولکر

وہال داس دامودر بھیکرسی

دیرچند دیپ چند سی-آئی-ای

وڈیرہ علی مراد

وڈیرہ اللہ بخش خان

بنگال

مسٹر آر-اے-ڈی-او-بگنل کمشنر کلکتہ پولیس

آنریبل مسٹر سی-ڈبلیو بولٹن سی-ایس-آئی-انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریویو

میجر ڈبلیو-جے-بوکانن — اڈشنل ممبر ہزاکسیلنسی ویسرائے کونسل

انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

آنریبل مسٹر سی-ای بکلینڈ سی-آئی-ای-انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریونیو

مسٹر ای کیبل-

مسٹر آر-ڈبلیو کارلائل سی-آئی-ای-انڈین سول سروس انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر ای۔ ڈبلیو کالن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

میجر جے۔ کالون۔۔ سوپرنٹنڈنٹ ریاست کوچ بہار

مسٹر ڈبلیو۔ ڈی کووشینک سکریٹری بنگال بنک

آنریبل مسٹر۔ ایچ السوردی بنگال کونسل

مسٹر ایم۔ فنوکین سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر بردوان ڈویژن

میجر جی گرمیٹ گارڈن ناردرن بنگال مونٹڈ رائفلز

آنریبل مسٹر آر۔ ٹی۔ گریر۔ انڈین سول سروس چیرمین کلکتہ کارپوریشن

آنریبل مسٹر بی۔ ایل گپتا انڈین سول سروس لیگل ممبر نسر

مسٹر الیف۔ ایل۔ ہیلیڈے بنگال پولیس ونگران حال سنٹرل کیمپ

مسٹر ای۔ ایل۔ ایل ہیمنڈ انڈین سول سروس اسسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری

آنریبل مسٹر جسٹس آر ہیرنگٹن پیون جج ہائی کورٹ

کرنیل ہنڈلے سی۔ آئی۔ ای انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز

مسٹر ایچ۔ ہومم وڈ۔ انڈین سول سروس ڈسٹرکٹ وسشن جج پٹنہ

مسٹر آر۔ ہڈسن

مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ انگلس انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

ریورنڈ فادر لافنٹ

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ میکفرسن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ گمیل انڈین سول سروس اکونٹنٹ جنرل بنگال

مسٹر اے پڈلر سی۔ آئی۔ ای ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر ہیٹرک پلیفیر سی۔ آئی۔ ای

آنریبل سر ایچ۔ ٹی۔ پرنسپ انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر جسٹس آر۔ ایف۔ رامپنی انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

واڈشنل ممبر ہز اکسلنسی ویسرائے کونسل

مسٹر ایچ۔ ایل سٹیفنسن انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکرٹیری

مسٹر ایچ۔ بی سینٹ لیجر برسر خدمت پولیس بنگال پراونشل کیمپ

آنریبل مسٹر سی ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال چیمبر آف کامرس واڈشنل ممبر ہز اکسلنسی

ویسرائے کونسل

مسٹر جے۔ سی دھائٹ پولیٹکل افسر سکم

لفٹنٹ کرنیل آر۔ آر۔ ایچ۔ دھائٹ ول۔ آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن پٹنہ

آنریبل مسٹر جے۔ ٹی وُڈراف ایڈوکیٹ جنرل

کپتان سی۔ جے۔ ایلن سن ۴۲ گورکھا رائفلز اکسٹرا ایڈڈی کانگ

کمانڈر ای۔ جے۔ ہیومانٹ رائل انڈین۔ جہازران آنریری ایڈڈی کانگ۔

کپتان بی۔ ایچ۔ گبنل ۱۷ امبئی انفینٹری۔ ایڈڈی کانگ

لفٹنٹ آر۔ ایل گبنل۔ ۱۸ ڈوگرا انفینٹری۔ اکسٹرا ایڈڈی کانگ

لفٹننٹ جی چیٹرٹن اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ - رایل گیریزن آرٹلری

کپتان ایچ - ٹی - فلٹن ڈی - ایس - او ایڈ ڈی کانگ

کپتان ای - ہارڈنگ ینویمن رایل آرٹلری اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

لفٹننٹ کرنل جے ہاڈنگ سی - آئی - ای - آنریری ایڈ ڈی کانگ

مسٹر اے - ایف - ایم - عبدالرحمن خان بہادر - جج سمال کاز کورٹ کلکتہ -

نواب بہادر سید امیر حسین - سی - آئی - ای کلکتہ

سید اصغر حسین خان عرف خورشید نواب پٹنہ

خان بہادر بدرالدین حیدر - کلکتہ

صاحب زادہ محمد بختیار شاہ سی - آئی - ای - کلکتہ

رائے کرشنا چندرا بندوپادھیایا بہادر اکزیکیوٹو انجنیر

مہاراجہ دھیراج بجے چند مہتاب بہادر بردوان

ڈاکٹر کیلاش چندر بوس - رائے بہادر - سی - آئی - ای میونسپل کمشنر کلکتہ

بابو راجیندرا لکمار بوس اسسٹنٹ سشن جج

بابو دمور داس برمن کلکتہ

نواب سید عبدالسبحان چودھری بوگرا

رائے مدھوسودن چودھری بہادر ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

راجہ بہادر رام رنجن چکر بتی ہیتم پور بیر بھوم

راے بدری داس بہادر کلکتہ

راجا بینا کرشنا دیب کلکتہ

کمار گوپندرا کرشنا دیپ ڈسٹرکٹ جج

راجہ بہادر بیکنٹھ ناتھ ڈے بالاسور

بابو رام ناتھ گھوش کلکتہ

آنریبل مسٹر تارنی کمار گھوش ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

راے ہری رام گوئنکا بہادر میونسپل کمشنر کلکتہ

مسٹر سید نور الہدیٰ ڈسٹرکٹ جج

خان بہادر جنت حسین خان ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

راجہ بن بہاری کپور سی۔ایس۔آئی۔ بردوان

آنریبل خان بہادر سید محمد ممبر بنگال لیجیسلیٹو کونسل

سید محمد مہدی حسین خان عرف بادشاہ نواب پٹنہ

بابو پریا ناتھ مکرجی ڈپٹی مجسٹریٹ

بابو نارائن چندر نایک ڈپٹی مجسٹریٹ

آنریبل مہاراجہ مونندرا چندرا نندی ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

ڈاکٹر پرسنا کمار راے قایم مقام پرنسپل پریزیڈنسی کالج

راجہ اشوتاش ناتھ راے قاسم بازار مرشد آباد

مہاراجہ گرجاناتھ رائے دیناپور

راجہ بہادر شاشی شنکھر یشیور رائے طاہر پور راج شاہی

رائے بہادر سیتا ناتھ رائے کلکتہ

کمار رانیندر ناراین رائے چودھری جادیپ پور ڈھاکہ

مسٹر ایچ - ایم - رستم جی شرف کلکتہ

آنریبل بابو چتر بھوج سہائے ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ ڈھاکہ

بابو انودا پرشاد سرکار اگزیکیوٹو انجنیر

بابو لکت موہن سین اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات

آنریبل مولوی سراج الاسلام خان بہادر ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

مہاراجہ بہادر سر بلبھدر ناراین سنگھ کے - سی - آئی - ای - سونبرسا بھاگلپور

راجہ بہادر رام نراین سنگھ کھیرا مونگیر

آنریبل مہاراجہ بہادر سر رامیشور سنگھ کے - سی - آئی - ای دربھنگا

آنریبل مہاراجہ بہادر سر رامیشور پرشاد سنگھ کے - سی - آئی - ای گدھور

بابو سارت چندر سنگھ پیکاپارا کلکتہ

راجہ ٹھکرائی بھاگبت دیال سنگھ جین پور پالامو

راجہ بہادر رنجیت سنگھ نشی پور مرشد آباد

بابو ملن بہاری سرکار سی - آئی - ای کلکتہ

سید مولوی واجد حسین ڈپٹی مجسٹریٹ

آنریبل اصف قدر سید وصفت علی مرزا - ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

آنریبل مسٹر آر - ایس - ایکمین انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر ای - بی - الگزینڈر انڈین سول سروس کمشنر میرٹھ ڈویژن

آنریبل مسٹر پی - سی بنیرجی پیون جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر ایچ - ایف بلیر انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر آر - ایچ بریرٹن - انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر ڈبلیو آر برکٹ انڈین سول سروس - پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر ڈبلیو ایم کالون ممبر پولیس کمیشن

آنریبل مسٹر ٹی کانلن - سی - آئی - ای - ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر اے - ڈبلیو کروکشینک اڈیشنل ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر جے - ایس - سی - ڈیوس - انڈین سول سروس ایجنٹ ٹیہری

مسٹر آئی - ایل - فریہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

موسٹ ریورنڈ چارلس جنٹیل - ڈی - ڈی - او - سی آرچ بشپ آگرہ

آنریبل مسٹر جے ای گل انڈین سول سروس - ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر ایچ۔ ڈی گرفن انڈین سول سروس جوڈیشل سکریٹری

آنریبل مسٹر جے۔ ہوپر انڈین سول سروس قائم مقام ممبر بورڈ آف ریونیو

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ایل۔ ایمی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف سکریٹری

کرنیل سی۔ ایچ جوبرٹ۔ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل سول ہاسپیٹلز

آنریبل مسٹر جسٹس جی۔ ای۔ ناکس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ وائس چانسلر آلہ آباد یونیورسٹی

مسٹر ٹی۔ سی۔ لوئس ڈائرکٹر آف پبلک۔ انسٹرکشن

میجر سی میکٹگرٹ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

مسٹر ای۔ جے۔ مارڈن انڈین سول سروس مجسٹریٹ و کلکٹر

مسٹر ایچ مارش سی۔ آئی۔ ای۔ سکریٹری تعمیرات سرکاری شعبہ آب پاشی و چیف انجنیر

آنریبل مسٹر اے۔ میک رابرٹ پریذیڈنٹ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس و ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر جے۔ ایس میسٹن انڈین سول سروس فنانشل سکریٹری

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ ٹائٹنگیل سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری سڑک و مکانات

و چیف انجینیر

مسٹر جے۔ ڈبلیو آلیور کنسرویٹر جنگلات

مسٹر ای۔ آر۔ آر۔ پارسنز ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس شعبہ ریلوے (پراونشل کیمپ)

مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس مجسٹریٹ و کلکٹر

آنریبل مسٹر ڈی۔ ٹی رابرٹس سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

مسٹر آر۔ ایس۔ سکاٹ آئی۔ سی۔ ایس جوڈیشل کمشنر اودھ

مسٹر اے۔ ایم۔ ڈبلیو۔ سیکپیر انڈین سول سروس ایجینٹ بنارس

آنریبل سر جان کے۔ سی۔ سٹانلے نائٹ جے۔ پی چیف جسٹس ہائی کورٹ

مسٹر آر۔ سی۔ سٹریچی پرسنل اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس (پراونشل کیمپ مین)

مسٹر جے۔ بی۔ تھامسن انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

مسٹر پی۔ ایف۔ این ٹولمن سسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس کار خاص (پراونشل کیمپ مین)

مسٹر اے۔ ٹی وبسٹر ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

مسٹر جی۔ پی۔ بوائز آنریری ایڈ ڈی کانگ

کپتان ای۔ ایچ۔ ڈی۔ سٹریسے ایڈ ڈی کانگ

مسٹر ٹی۔ بی۔ ٹریل اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

مسٹر اے۔ آر۔ ودرز اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

ہز ہائینس مہاراجہ بنارس جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ۳۰۰ ہمراہی ساتھ

خان بہادر مولوی عبدالحامد ڈپٹی کلکٹر

خان بہادر احمد نور خان عرف منگل خان پیلی بھیت

نواب سید احمد شاہ سردھنہ ضلع میرٹھ

صاحبزادہ علی محمد خان محمود آباد ضلع سیتاپور

لالہ بیجناتھ راے بہادر جج سمال کاز کورٹ آگرہ

پنڈت بخت نراین سبارڈنٹ جج اودھ

بلونت سنگھ سی - آئی - ای راجہ آوا ضلع ایٹہ

راے بپن بہاری چکرورتی بہادر بی - اے اگزیکیوٹو انجنیر شعبۂ سڑک و مکانات

بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ بلرام پور ضلع گونڈہ

کنور بھرت سنگھ ڈسٹرکٹ و سیشن جج

بھوپ اندرا بہادر سنگھ راجہ کنیتت ضلع مرزا پور

بھوپ اندرا بکرم سنگھ سی - آئی - ای راجہ پیاگپور ضلع بہرائچ

لالہ بشیشر پرشاد مونزانوان ضلع اوناؤ

چندرا چور سنگھ کنور اترا چاندپور ضلع راے بریلی

دت پرشاد سنگھ راجۂ مرسان ضلع علی گڈھ

لالہ درگا پرشاد سروان بارہ گانو ضلع ہردوئی -

فتح سنگھ راجۂ پوایان ضلع شاہجہانپور

پنڈت گرج کشور دت منصف آگرہ

بابو گنگا بخش سنگھ ٹیکاری ضلع راے بریلی

بابو گیندرا ناتھ چکرورتی - ایم - اے - ایل - ایل - بی - قائم مقام انسپکٹر مدارس

حافظ عبدالکریم سی - آئی - ای - سی وی او - منشی آگرہ -

شیخ حافظ عبدالکریم سی - آئی - ای خان بہادر میرٹھ

ٹھاکر ہری ہربخش سرورا ضلع سیتاپور

سید حسن شاہ آنریری مجسٹریٹ بلندشہر

پنڈت ہیت رام سی - آئی - ای سابق دیوان ریاست ریوا بریلی

شیخ عنایت اللہ سیدپور ضلع بارہ بنکی

کنور اعتماد علی خان سعد آباد ضلع متھرا

جیکشنداس بہادر سی - ایس - آئی - راجہ مراد آباد کرشنا کنور

راجہ بہادر خوشحال کشور پرشاد مل مجھولی ضلع گورکھپور

کرشنا کنور راجہ سہسپور ضلع مراد آباد

رائے کرشنا ساہ بہادر آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ نینی تال

لالہ رام پرتاب سنگھ راجہ مانڈا ضلع الہ آباد

لال رتن سین سنگھ بانسی ضلع بستی

آنریبل پنڈت مدن موہن ملاویا لفٹننٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

رائے مہابیر پرشاد نراین سنگھ بہادر ٹھاکر ضلع الہ آباد

رائے تھندرا ناتھ عہدہ دار بہادر اسسٹنٹ سرجن

بابو منوہر لال چیرمین میونسپل کونسل فیض آباد

مولوی مہدی علیخان آنریری سکرٹری محمدن اینگلو اورنٹیل کالج علیگڈھ

نواب بہادر مہدی حسن خان (ابو صاحب) لکھنؤ

مرزا بہادر محمد عباس لکھنؤ

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان سی-ایس-آئی- پہاسو ضلع بلند شہر

محمد ممتاز حسین خان راجہ بینتی پور ضلع سیتاپور

مسٹر محمد رفیق بی-ایل- جج سمال کاز کورٹ

محمد صدیق خان راجہ نانپارہ ضلع بہرایچ

منشی محمد سراج الدین بی-ایل سبارڈنٹ جج آگرہ

محمد نعیم خان کیلاس پور سہارنپور آنریری مجسٹریٹ

سردار نراین سنگھ آنریری مجسٹریٹ راے بریلی

پنڈت مہاراج نراین سیواپوری راے بہادر ڈپٹی کلکٹر

نرپتی سنگھ راجہ اسوتھر ضلع فتحپور

خان بہادر نصرت علی چودھری آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ وسکرٹیری برٹش انڈین السوسی ایشن

شیخ نوشاد علیخان میلاری گنج ضلع بارہ بنکی

آنریبل راے بہادر بہاچند لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

پرتاب بہادر سنگھ راجہ قلعہ پرتاب گڈھ ضلع پرتاب گڈھ

مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے-سی-آئی-ای- اجودھیا ضلع فیض آباد

رگھوبر دیال سیٹھ — معزالدین پور ضلع سیتاپور

رگھوراج سنگھ — راجہ منکاپور ضلع گونڈا

رام پال سنگھ — راجہ کالاکنکر ضلع پرتاب گڈھ

رام پال سنگھ — راجہ کوری سدھولی ضلع راے بریلی

بابو رام پرشاد — منصف اودھ

پنڈت رام شنکر مصر — میجسٹریٹ و کلکٹر

رام سنگھ — راجہ رامپورہ ضلع جالون

رنبیر سنگھ — راجہ ڈیرہ دون

مولوی محمد سمیع اللہ خان سی۔ ایم۔ جی پنشنر جج علیگڈھ

راجہ سردار سنگھ بہادر — کٹھرا ضلع جھانسی

رانا شیوراج سنگھ — کھجور گانو) ضلع راے بریلی (تعلقدار

آنریبل شیام سنگھ — راجہ تیجپور ضلع بجنور لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

مہا مہو پادھیایا پنڈت سدھاکر دوبے۔ بنارس

آنریبل تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

اُدے راج سنگھ — راجہ کاشی پور ضلع نینی تال

نواب یوسف علیخان — علیگڈھ

پنجاب

آنریبل مسٹر اے اینڈرسن سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر لاہور و ممبر پنجاب لیجیلیٹو کونسل

مسٹر ایچ۔ اے۔ اینڈرسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر جالندھر

لفٹنٹ کرنیل۔ ٹی۔ ای۔ ایل ہیٹ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

مسٹر ڈبلیو۔ بل چیف انجینیر صیغۂ تعمیرات سرکاری

آنریبل مسٹر ڈبلیو او کلارک جج چیف کورٹ

مسٹر جے۔ ایف۔ کانوے انڈین سول سروس رونیو و فنانشل سکریٹری

مسٹر اے ایچ۔ ڈائک۔ انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکریٹری

مسٹر آر۔ اے۔ گیمبل انڈین سول سروس اکونٹنٹ جنرل

مسٹر سی۔ جے ہیلیفیکس انڈین سول سروس جوڈیشل و جنرل سکریٹری

آنریبل کرنیل جے بی ہچنسن ممبر پنجاب لیجیلیٹو کونسل

مسٹر ڈی۔ سی جانسٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج سیالکوٹ

مسٹر اے کیننگٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج لاہور

مسٹر ایل۔ ڈبلیو کنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر ملتان

کرنیل جے۔ میک۔ کانگھے ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ ریڈ   جج چیف کورٹ

آنریبل مسٹر ایف۔ اے۔ رابرٹسن انڈین سول سروس جج چیف کورٹ

مسٹر جے جی۔ سلکاک انڈین سول سروس کمشنر راولپنڈی

آنریبل مسٹر سی۔ ایل۔ ٹپر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس فنانشل کمشنر

آنریبل مسٹر جے۔ ولسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

لفٹننٹ الگزینڈر   اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

لفٹننٹ او۔ ڈبلیو۔ ای۔ ببنیرمین   اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

کپتان۔ ای۔ جی۔ ڈرمنڈ   ایڈ ڈی کانگ

مولوی ابوسعید محمد حسین   بٹالہ ضلع گورداسپور

سید احمد   امام جامع مسجد دہلی

راجہ علی بہادر خان   ضلع گجرات

میاں انرودھ سنگھ   رام گڈھ ضلع انبالہ

بھائی ارجن سنگھ   بگریا ضلع لدھیانہ

سردار بہادر ارجن سنگھ   چبل ضلع امرتسر

سردار اروڑ سنگھ   نوشیرا ننگل ضلع امرتسر

عاشق محمد خان   ضلع ملتان

اسلم حیات خان   خان والی ضلع راولپنڈی

نواب بہادر عظمت علیخان	منڈل ضلع کرنال
سردار بادام سنگھ	ملندھہ ضلع لدھیانہ
سردار خان بہادر خان	تمندار فرقہ کھوسا ٹبل ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار بہرام خان	فرزند آنریبل سر امام بخش خان کے۔سی-آئی-ای
سردار بخشش سنگھ	سندھنوالیا ضلع امرتسر
راجہ بلبیر سنگھ	کٹلہر ضلع کانگڑہ
سردار بلونت سنگھ	بیر ضلع لدھیانہ
سردار بلونت سنگھ	بٹالہ ضلع گوجرانوالہ
بیدی سبحان سنگھ	اونا ضلع ہوشیارپور
سردار بھگونت	بہادور ضلع لدھیانہ
سردار جیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دلجیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دیوا اندر سنگھ	چنولی ضلع انبالہ

خان بہادر دھنجی بھائی فقیر جی کموڈور سی-آئی-ای-ضلع راولپنڈی

سردار دیال سنگھ	بٹالا کا کنجاہیا ضلع سیالکوٹ
سردار دوست محمد خان	قراری ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار درہن خان	درشک تمندار فرقہ درشک ضلع ڈیرہ غازی خان

آلٰہی بخش خان بہادر	دہلی
آنریبل نواب سر امام بخش خان کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل	
لالہ ایشری پرشاد	سرکاری خزانچی ضلع دہلی
میر جعفر علی خان	کوٹاہا ضلع انبالہ
آنریری میجر راجہ جے چند	لمباگرانو ضلع کانگڑہ
سردار جلب خان	گرنانی تمندار فرقہ گرکانی ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار جسمیر سنگھ	تھول تھانگو ضلع کرنال
سردار صاحب جیون سنگھ	شہزادپور ضلع انبالہ
سردار بہادر جوالا سنگھ	جھرولی ضلع کرنال
راجہ کرم داد خان	گکھر بھیروالا ضلع راولپنڈی
خواجہ غلام محمد صادق	ضلع امرتسر
خواجہ تصدق حسین بی۔ اے	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی پنجاب گورنمنٹ
بابا سر کھیم سنگھ بیدی کے۔ سی۔ آئی۔ ای	ضلع راولپنڈی
ملک خدا بخش	ٹوانا خواجاباد۔ ضلع شاہ پور
کرتھی سنگھ	راجہ شیخپورہ
سردار کشن سنگھ	تھل تھانگور۔ ضلع کرنال

سردار بہادر بھیچی سہائے — ضلع امرتسر

ردا ہنا سنگھ — نسوال ضلع ہوشیار پور

لت حسین خان عرف میاں شہنواز خان سرائے ضلع ڈیرہ غازیخان

آنریبل رائے مدنگوپال بہادر ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

ٹھاکر موہن چند — ضلع گورداسپور

سردار مسو خان — چیف قوم بٹی لنڈ۔ بٹی لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان

ملک مبارز خان — جہان آباد ضلع شاہ پور

ملک محمد امین خان — شمس آباد ضلع راولپنڈی

خان صاحب محمد عالم خان — کوٹلہ نہنگ ضلع انبالہ

خان بہادر محمد برکت علیخان — پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور

محمد حیات خان — کھوکھر۔ احمد آباد ضلع جہلم

محمد خان ملک خان — میٹھا ٹوانا ضلع شاہ پور

محمد طاہر — ضلع لدھیانہ

محمد حسین بخش — ضلع ملتان

سردار نراین سنگھ — مانک ماجرا ضلع انبالہ

راجہ نرندر چند — ندادن ضلع کانگڑا

سردار بہادر نرندر سنگھ — ضلع لاہور

دیوان نرندرناتھ ایم۔ اے	ضلع لاہور
گرو نونہال سنگھ	کھرتال پور ضلع جالندھر
سردار نورنگ خان	چیف قوم سری لنڈ۔ سری لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان
سردار پرتاب سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار بہادر پرتاب سنگھ	میاں پور ضلع انبالہ
سردار پرتاب سنگھ	گھنولی ضلع انبالہ
راجہ رام پال	کٹلیہر ضلع کانگڑا
لالہ رام سرنداس	لاہور
سردار رچ پال سنگھ	سیراں والی ضلع سیالکوٹ
راجہ رگھناتھ سنگھ	جسوں ضلع ہوشیارپور
رستم علیخان	منڈل ضلع کرنال
سعادت علیخان	کمالیہ ضلع منٹگمری
سعیدالدین احمد مرزا	دہلی
خان بہادر سیف اللہ خان	خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ
سردار سروپ سنگھ	ملاری ضلع لاہور
لالہ شوپرشاد	ضلع دہلی

دیوان بہادر سودھی حکم سنگھ رائے بہادر پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور

سوڈھی رام نراین سنگھ	انندپور ضلع ہوشیارپور
سوڈھی شیر سنگھ	برن پور ضلع جہلم
رائے سری کشن داس بہادر	دہلی
میاں سُکھ درشن سنگھ	رام گڈھ کھتولی ضلع انبالہ
سردار ٹگیا خان	وکیل چیف نابالغ قوم لنگھاری ضلع ڈیرہ غازیخان
سردار ٹیک سنگھ	چھاچی ضلع راولپنڈی
عمردراز علیخان	منڈل ضلع کرنال
ملک عمرحیات خان	ٹوانا ضلع شاہ پور
سردار امراؤ سنگھ	مجیٹھیا ضلع امرتسر
بابا اُتم سنگھ	بصیرپور ضلع منٹگمری
ملک یار محمد خان	کالاباغ ضلع میاں والی
خان بہادر یوسف شاہ	ضلع امرتسر

خان بہادر شمس العلماء مولوی سید محمد ضیاء الدین خان ایل۔ ایل۔ ڈی ضلع دہلی

برما

آنریبل مسٹر سی۔ جی۔ بین۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر لیجسلیٹو کونسل وچیف سکریٹری

مسٹر سی۔ ای۔ برون	سرداران شان کے نگران حال

مسٹر جی۔ سی۔ بکانن چیئرمین پورٹ ٹرسٹ

لفٹنٹ کرنیل آر۔ ای۔ ایس ڈیویس آئی۔ ایس۔ ایم سول سرجن رنگون

آنریبل مسٹر جے۔ جی۔ فنڈلے ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر گرونہ ممبر لیجسلیٹو کونسل و چیف انجنیر

آنریبل مسٹر ڈبلیو ٹی۔ ہال۔ انڈین سول سروس ممبر لیجسلیٹو کونسل و کمشنر پیگو

کمانڈر جی۔ ای۔ ہالینڈ آر۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آنریری ایڈ ڈی کانگ۔ پورٹ آفسر

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ اے سینٹ جے۔ لیڈز پریزیڈنٹ رنگون میونسپیلٹی

آنریبل مسٹر جے۔ لوئیس بی۔ ایل ممبر لیجسلیٹو کونسل و گورنمنٹ ایڈوکیٹ

کرنیل ایس۔ سی۔ ایف۔ پیل۔ سی۔ آئی۔ ای انسپکٹر جنرل پولیس

سر جے۔ جی۔ سکاٹ کے۔ سی۔ آئی۔ ای سوپرنٹنڈنٹ ریاستہائے جنوبی شان

مسٹر ایچ۔ پی۔ ٹاونیلر سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ اے انڈین سول سروس کمشنر

آنریبل سر ایچ۔ ٹی۔ وہائٹ سی۔ آئی۔ ای انڈین سول سروس چیف جج

مسٹر جے۔ بی ونگیٹ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ

لفٹنٹ پکرنگ وسٹ رائڈنگ رجمنٹ اے۔ ڈی۔ سی

گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ

میانگ جیئی کے۔ آئی۔ ایچ سوداگر

موںگ ہلو آئی - ڈی - ایم — میوک

موںگ ہکن مان کے - ایس - ایم — میوک نگران حال ریاست خورد ہسن مسائی

موںگ کٹ کے - ایس - ایم — اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

موںگ نی - اے - ٹی - ایم — اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

موںگ اون کنگ سی - آئی - ای - اے - ٹی - ایم — میونسپل کمشنر رنگون

موںگ پو کے - ایس - ایم - آنریبل — ممبر برما لیجسلیٹو کانسل

موںگ پو اے - ٹی - ایم — ہسا مانگ ہکم کے میوزا

موںگ پو - نی - اے - ٹی - ایم — انسپکٹر پولیس

موںگ پیول اے - ٹی - ایم — میوک

موںگ شان - پی - ٹی - ڈی - ایم — اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

موںگ شوی - پو - اے - ٹی - ایم — پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

موںگ شوی تھا - اے - ٹی - ایم — اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

موںگ تھا ڈو - وی - اے - ٹی - ایم - پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

موںگ تھوٹو - یو - ٹی - ڈی - ایم - اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

موںگ ٹن گیا - ٹی - ڈی - ایم — اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

موںگ ٹن - کے - ایس - ایم — میوک

موننگ ٹن گوی - اے - ٹی - ایم　میوک

موننگ ٹن ہال - ٹی - ڈی - ایم　انسپکٹر پولیس

مونگ ٹن من - ٹی - ڈی - ایم　اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

محمد سلیمان　انسپکٹر پولیس

یو - ری - گیا - تھو - کے - ایس - ایم - سوداگر

زوار حسین　ہسپتال اسسٹنٹ

ممالک متوسطہ

مسٹر ڈی - جے - اے - کیمپبل - انڈین سول سروس ڈویژنل جج

مسٹر ایل - ایس - کیرے - انڈین سول سروس کمشنر ہوشنگا آباد

مسٹر سی - آر - کلیولینڈ - انڈین سول سروس انسپکٹر جنرل پولیس

مسٹر ایم - ڈبلیو - فاکس سٹرنیگ ویز - انڈین سول سروس - کمشنر جبلپور

مسٹر ایس - اے - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - جوڈیشل کمشنر

برگڈیر جنرل - پی - ڈی - جفریز - سی - بی - کمانڈنگ جبلپور ڈسٹرکٹ

مسٹر ایچ - ایم - لوری - انڈین سول سروس - دوم سکرٹری

مسٹر جے - بی - لیون تھروپ سکرٹری صیغۂ تعمیرات عامہ

لفٹننٹ کرنیل ایچ - کے - کے - سی - آئی - ای - آئی - ایم - ایس - سول سرجن

کرنیل ایم - ڈی - مور ایڈی - آئی - ایم - ایس - ایڈمنسٹریٹو میڈیکل افسر

مسٹر اے۔ بی۔ نیپیر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر آب کاری

مسٹر بی۔ رابرٹسن۔ انڈین سول سروس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ چیف سکرٹری

مسٹر ایف۔ جی۔ سلائی۔ انڈین سول سروس کمشنر بندوبست

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ ایم۔ کمنر جنوبی لینکیشائر رجمنٹ جبلپور کے کمانڈنٹ

مسٹر جے۔ واکر انڈین سول سروس ڈپٹی کمشنر ناگپور

لفٹنٹ ایل۔ ایل۔ ویٹ لے۔ ڈی۔ ایس۔ او ۴۵ سکھ

راجہ اجیت سنگھ ٹھاکر مہاراج سنگھ رائے بہادر

راجہ اعظم شاہ ٹھاکر مردان سنگھ

راؤ صاحب بلونت راؤ بھس کٹے مسٹر آر۔ مترا

راؤ بہادر بہاری لال خانصاحب محمد احفاظ الرحیم

برج راج سنگھ دیو دیوان محمد علیخان

رائے بہادر چندی پرشاد ڈکسٹ راؤ صاحب نربھے سنگھ منڈلوی

مسٹر گنگا دھر راؤ مادھو چٹ نویس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پروشوتم۔ بی

رائے بہادر گنشا بابو راؤ بہادر رگھوبا مہاڈک

راجہ گوکل داس سیٹھ راجہ بہادر رگھوجی راؤ۔

راجہ کرن شا اباصاحب رگھوناتھ راؤ

راے کستور چند ڈاگا بہادر — راؤ صاحب رنگ راؤ ہری

راے لال نرب راج سنگھ دیو بہادر — مسٹر شری دھر گنیش پرانجپی

راؤ بہادر لٹاریا بجان — راؤ صاحب ونکٹ راؤ

مسٹر مہدی حسن — راجہ وشو ناتھ سنگھ

مسٹر مادھو راؤ بہاؤ — مولوی ظہور الاسلام

آسام

مسٹر بی-سی-ایلن - انڈین سول سروس پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر

ڈاکٹر ڈبلیو بوتھ — ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر جے-بکنگھم-سی-آئی-ای — اونریری مجسٹریٹ رسب ساگر

کرنیل سی-ڈبلیو کارکیلتھروپ-آئی-ایم-ایس-پرنسپل میڈیکل افیسر وسینیٹری کمشنر

لفٹننٹ کرنیل جے-ڈبلیو-کوکے-جنرل افیسر کمانڈنگ آسام ڈسٹرکٹ کے سٹاف افیسر

مسٹر اے-ڈبلیو-ڈیوس — انسپکٹر جنرل پولیس وجیلخانہ جات وغیرہ

مسٹر آر-ایچ ہنڈرسن-سی-آئی-ای اونریری پے ماسٹر سراویلی لائٹ ہارس

مسٹر ایف-سی-ہینیکر انڈین سول سروس-ڈائرکٹر ڈپارٹمنٹ لینڈ ریکارڈز وایگریکلچر

مسٹر سی-ایچ-ہولڈر — آسام ویلی لائٹ ہورس

کرنیل ڈی-ایم لمسڈن سی بی-کرنیل جنکا نام متعلقین کی فہرست میں داخل نہیں، آسام ویلی لائٹ ہارس

اضلاع

مسٹر پی۔ جی۔ ملیٹس سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر آسام ویلی

مسٹر الیف۔ جے۔ مناہن انڈین سول سروس سکریٹری چیف کمشنر

مسٹر جی۔ جے۔ پرم۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای سکریٹری صیغۂ تعمیرات عامہ

برگیڈیر جنرل سر۔ اے۔ جے۔ الیف۔ ریڈ۔ کے۔ سی۔ بی۔ جنرل افیسر کمانڈنگ آسام ڈسٹرکٹ

مسٹر جے ٹیلر اونریری کپتان آسام ویلی لائٹ ہارس وکیل آسام سٹیمر کمپنیز

مسٹر عبدالمجید اسسٹنٹ کمشنر

مولوی علی امجد خان۔ زمیندار سلہٹ

بابو بیکنٹھ ناتھ سرما زمیندار سلہٹ

سری جت بھوانی چرن سرما اونریری مجسٹریٹ تیزپور

رائے صاحب بھوبن رام داس وائس چیرمین گوہٹی میونسپلٹی

سری جت چندر نراین سنگھ جورہاٹ

سری جت چندر نراین سنگھ موضع دار بلبولہ کامروپ

رائے ڈلا چندر دیب بہادر وکیل گورنمنٹ سلہٹ

بابو درگا چرن سین سلہٹ

راجہ گرس چندر رائے سلہٹ

راجہ جگن ناتھ بروا بہادر اونریری مجسٹریٹ جورہاٹ

سری جت کالی پرشاد چالیہا وکیل و وائس چیرمین سب ساگر لوکل بورڈ

بابو کامینی کمار چندہ ایم۔اے۔ بی۔ایل وکیل سلچار

راجہ گنی سنگھ سیم ٹونگ کھلوکوہ کھاسی وجینٹ ہلز

سری جت للکیسور بروا گوہین جورہاٹ

رائے مادھب چندر بردلائی بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوہاٹی

خان بہادر مجید بخت معظم دار زمیندار سلہٹ

سری جت مل بھوگ بروا او نریری مجسٹریٹ ڈبروگڑھ

سری جت مانک چندر بروا گوہٹی

مولوی محمد یحییٰ زمیندار سلہٹ

سری جت نندی ناتھ بروا ناوگونگ

راجہ پربھت چندر بروا گوری پور

حیدر آباد

کپتان ایچ۔ کے۔بار پرسنل اسسٹنٹ رزیڈنٹ

مسٹر اے۔ الیٹ سی۔آئی۔ای قائم مقام کمشنر اضلاع مفوضہ حیدر آباد

لفٹنٹ کرنیل آر۔ورن گارٹ ڈپٹی کمشنر۔اضلاع مفوضہ حیدر آباد

مسٹر ایچ گاڈون آسٹن ڈپٹی کمشنر۔اضلاع مفوضہ حیدر آباد

مسٹر اے۔سی ہینکن۔سی۔آئی۔ای۔انسپکٹر جنرل پولیس سلطنت ہز ہائینس نظام وممبر پولیس کمیشن

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ہیسٹنگز   انسپکٹر جنرل پولیس جیلخانجات وغیرہ اضلاع مفوضہ حیدرآباد

لفٹنٹ کرنیل ای - سی - ایم - لشنگٹن   فوجی سکرٹری رزیڈنٹ

کرنیل افیسر الدولہ سی - آئی - ای

بھگونت راؤ شنکر راؤ   سپیشل (آنریری) مجسٹریٹ دریاپور ضلع ایلچ پور

کمار شری ہر بھم جی راؤجی   ڈپٹی کمشنر اکولا

مسٹر جی - ایس - کھپارڈی   ممبر میونسپلیٹی شہر امروتی

خان بہادر خواجہ عبدالباقی   ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ - بلڈانا

خان بہادر محمد سلام اللہ   نواب جاگیردار دیول گھاٹ بلڈانا

شمس الدین خان   ہسپتال اسسٹنٹ

میسور

کمشنر کرگ

مسٹر ایل - ڈیوڈسن

میجر - لوگن   کمانڈنگ کرگ و میسور رائفل والنٹیرز

مسٹر آر - سی - ایچ - موسکنگ انڈین سول سروس - اول اسسٹنٹ رزیڈنٹ میسور

مسٹر ڈبلیو - ایچ سپروٹ

رائے اناسامی مدلیار بہادر بی - پی بنگلور - رائے بہادر سی - سومیا - کورگ

رائے بہادر رائے منڈانا

لفٹننٹ ایل بیلی	۶ بنگال کیولری پرسنل اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

ممالک متوسطہ ہند

میجر ایس۔ ایف بیلی	پولٹیکل ایجنٹ بگھیل کھنڈ
کپتان ایف۔ جی۔ بول	پولٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ
مسٹر آر۔ ایچ۔ گنین	پرنسپل ڈیلی کالج اندور
لفٹننٹ کرنیل۔ سی۔ ہربرٹ	رزیڈنٹ گوالیار
میجر ایل۔ ابی	پولٹیکل ایجنٹ بھوپال
کپتان۔ سی۔ ای۔ لوآرڈ	سپرنٹنڈنٹ گزیٹیر ممالک متوسطہ ہند
مسٹر ایل۔ ڈبلیو رنیلڈز	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
میجر ایم۔ اے۔ ٹائی	پولٹیکل ایجنٹ مالوا اٹکٹ فیسر چلنس کمپ
مسٹر ایچ۔ جی۔ واٹر فیلڈ	اسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ صیغہ ٹھگی و ڈکیتی
کپتان۔ سی۔ جے وندھم	اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
میجر الیف۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ۔ سی۔ آئی۔ ای	رزیڈنٹ اندور
نواب بہادر باندا	رائے رادھے لال بہادر
رائے صاحب دوارکا ناتھ سواپوری	پنڈت رام کشن نیت راؤ بہادر
سردار بہادر دیال سنگھ گیانی	سیٹھ چندمل رتلام

خان بہادر غلام قادر خان سیٹھ رامچندر رائے بہادر

راجپوتانہ

مہاراج بلبھدر سنگھ اٹاچی ایجنٹ گورنر جنرل

مسٹر ای - ایچ - بلا کسلے انڈین سول سروس مہتمم بندوبست دھولپور

مسٹر ایچ - وی - کوب انڈین سول سروس رزیڈنٹ جے پور

میجر کے - ڈی - ارسکن رزیڈنٹ ریاستہائے مغربی راجپوتانہ

لفٹنٹ کرنیل - سی - جی - ایف فیگن پولیٹکل ایجنٹ الور

کرنیل سر سوانٹن جیکب کے - سی - آئی - ای - کنسلٹنگ انجنیر صیغۂ آب پاشی گورنمنٹ آف انڈیا

کپتان ایس - ایچ جیکب اسسٹنٹ رزیڈنٹ جودھپور و افیسر محکمۂ تحقیقات راجپوتانہ چیفس کمپ

کرنیل ڈبلیو - لاک - اے - ڈی - سی - آئی - اے پرنسپل میو کالج

کپتان اے - بی - مینچن سی - آئی - ای اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

مسٹر دراشاہ این مودی اٹاچی ایجنٹ گورنر جنرل

کپتان ایس - بی - پیٹرسن اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر اے - ایف پنہے - سی - آئی - ای - رزیڈنٹ میواڑ

میجر سی - ایچ - پرتیچرڈ پولٹیکل ایجنٹ ہراوتی و ٹونک

مسٹر ایچ - شیرنگ ہیڈ ماسٹر میو کالج اجمیر

میجر ڈبلیو - سی - آر - سٹریٹن پولیٹیکل ایجنٹ ریاستہائے مشرقی راجپوتانہ

مسٹر - اے - ایل - پی - ٹکر - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس کمشنر اجمیر میرواڑا

مسٹر جی - جی - وہائٹ سکرٹری پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ممالک متوسط ہند

راجہ چمپالال سیٹھ بہادر اجمیر گورنمنٹ کے خزانچی متعینہ اجمیر

نیمی چند سیٹھ ساہوکار اجمیر رائے امید مل سیٹھ بہادر ساہوکار اجمیر

راؤ بہادر سنگھ سی - آئی - ای - استمرار دار اجمیر

پنڈت سکھ دیو پرشاد راؤ بہادر سی - آئی - ای - دیوان ریاست جودھپور

بلوچستان

مسٹر ڈبلیو - ایس ڈیوس - اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان

جنرل سر - اے گیسلی - جے - سی - آئی - ای - کے - سی - بی - جنرل افسر کمانڈنگ کوئٹہ ڈسٹرکٹ

کپتان - اے - ایل جیکب دوم اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان

میجر سی - ڈبلیو جیکب کمانڈنٹ ژہوب لیوی کور

لفٹنٹ کرنیل کلی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل کوئٹہ ڈسٹرکٹ

میجر اے - مک - کوناگھے ڈپٹی کمشنر تھل چوٹیالی

میجر اے۔ ایچ۔ مک میہن سی۔ ایس آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برٹش کمشنر افغان بونڈری کمیشن۔
میجر جے۔ ریمزے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ قائم مقام ریونیو کمشنر
میجر ایچ۔ ایل۔ شوار۔ پولیٹکل ایجنٹ قلات

سردار عبدالرشید شاہوانی	عبدالوحید خان درانی
ملک اختر خان مانڈو خیل	عالم خان عبداسد زئی مینا بازار
میر عالم خان بادنی زخشانی	میر ملک عالم خان مہتر زئی
علی محمد ہارونی	سردار علو خان موسیٰ خیل
خان بہادر ارباب خداداد خان۔ کانسی	عطا خان شیرانی
ملک اعظم خان کدے زئی	میر اعظم خان شاہوانی
سید بہار شاہ	خانصاحب بہاؤالدین بوزئی
سردار بہادر بنگال خان جوگی زئی	بنگال خان تارن
میر بہاول خان سٹک زئی	سردار بختیار خان رستم زئی
بلوچ خان منڈئی	رائے بھیک چند سیٹھ بہادر میونسپل کمشنر کوئٹہ
چندن خان تاراسے زئی	سید چراغ شاہ
دادا خان زرکن	ملک دیوان خان حمزہ زئی
ملا دلبر فقیر زئی	سردار دوست محمد لہری
میر فقیر محمد بازن جو	سردار غوث بخش ریئسانی

غلام علیخان واڈیرہ ابالیڈی	خان بہادر غلام حیدر خان اچک زئی
خانصاحب حاجی ہارون بانی زئی	حلیم خان سارنگ زئی
حسن خان ڈومر	خانصاحب اسکن خان تارن
خانصاحب جمال خان موسیٰ خیل	میر جان بیگ جمال دانی زرخشانی
قیصر خان واڈیرا مگاسی	خان بہادر سردار خیر بخش خان مری
خوئی داد ملک مرزئی	سردار محراب خان ڈوکی
سردار محراب خان کھتران	سید مہر شاہ خرسن
خانصاحب میان خان کبزئی	میر مہم خان گرگ ناری
سردار بہادر محمد اکبر خان جوگی زئی	میر محمد علیخان زگر منگل
سردار محمد عظیم خان محمد شاہی	میر محمد بقا خان قاہری
سید محمد حسن شنگھاری	سردار محمد خان بروزئی
خان بہادر نواب خان لونی	نواب خان وانیچی
نور محمد وڈیرا بنگال زئی	سردار پسند خان زارک زئی
پاپو خان ڈومر	میر بہاڑہ خان سسولی
میر رحیم خان کرد	خان بہادر میر رسول بخش رئیسانی
سردار رسول بخش لانگو	ملا صالح محمد
خان بہادر سمندر خان لہری	میر بلند خان بروزئی

[illegible]

سردار شکر خان مینگل   میر شیر محمد خان آدیرانی

خان بہادر صحبت خان گولا   ملک سلطان محمد خان سرگری

وہاب خان پانی زئی   میر دلہاری خان مرغزانی

سردار یار محمد کرد   خان بہادر یوسف خان کرد

سردار زرعن خان جوگی زئی   میر زہری خان موسیانی

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مسٹر سی۔ای۔ایف بنبری جوڈیشل کمشنر   مسٹر آر۔آئی۔آر گلینسی انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکرٹری چیف کمشنر

کپتان ایس۔ایچ گاڈفرے پولٹیکل ایجنٹ دیر۔سوات۔چترال وروسائے ملاکنڈ کے نگران حال

مسٹر اے۔ایچ۔گرانٹ انڈین سول سروس سکرٹری۔ایجنٹ گورنر جنرل

پنڈت نام داس۔اسسٹنٹ سرجن سنٹرل پراونشل کیمپ کے ماتحت نگران حال

مسٹر سی۔جی ہیسٹنگز سی۔آئی۔ای۔انسپکٹر جنرل پولیس

رسالدار کوشی نند سردار پرسنل اسسٹنٹ

مسٹر ایم۔او۔ڈویر۔ریونیو کمشنر

لفٹنٹ کرنیل سکاٹ مانکریف سی۔آئی۔ای۔سکرٹری چیف کمشنر صیغہ تعمیرات عامہ

کپتان ایچ۔ بی۔ سینٹ جان پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر

خان بہادر عبدالغفور خان خانِ ٹیری   خان بہادر عبدالغفور خان خان زیدا

نواب حافظ عبداللہ خان علی زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان

نواب اللہ داد خان سدوزئی ڈیرہ اسمٰعیل خان

امین اللہ خان اورک زئی پشاور   برکت خان سلطان بوئی ہزارہ

خان بہادر دوست محمد خان ارباب خلیل پشاور   مرزا غلام احمد۔ سی۔ آئی۔ ای پشاور

غلام قاسم خان نواب ٹونک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ خان بہادر حق نواز خان۔ سی۔ آئی۔ ای ڈیرہ اسمٰعیل خان

خان بہادر ابراہیم خان مردان   راجہ جہان داد خان ہزارہ

خوشدل خان بنگش کوہاٹ   خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی مردان پشاور

خان بہادر محبت خان ٹورو۔ پشاور   نواب محمد افضل خان۔ خان بہادر ڈیرہ اسمٰعیل خان

کرنیل نواب محمد اسلم خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اے ڈی۔ سی۔ پشاور

خان بہادر محمد اعظم خان ارباب مہمند پشاور

خان بہادر محمد حسین خان ارباب مہمند پشاور

راجہ شیر احمد خان ہزارہ

سردار سلطان جان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کوہاٹ

کشمیر

بلدیو سنگھ راجہ پونچھ محمد ناظم خان۔ سی۔ آئی۔ ای میر ہنزا
سکندر خان۔ سی آئی۔ ای راجہ نگر مسٹر سٹیٹن ٹن روساء گلگت کے نگران حال
میجر جی۔ ایچ۔ برید رٹن۔ ڈی۔ ایس۔ او

امپیریل سروس ٹرپس

برگڈیر جنرل سٹوارٹ بیٹسن سی۔ بی۔ انسپکٹر جنرل امپریل سروس ٹرپس کے ۲۳۰ افسروں اور ۶۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھ

وکلاء اخبار

وکلاء ٹائمز۔ مینچسٹر گارڈین۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ سفیر پنچ۔ پل مل میگزین۔ گرافک ڈیلی گرافک۔ ڈیلی میل۔ پریس الیسوسی ایشن۔ السٹریٹیڈ لنڈن نیوز۔ بلیک اینڈ وھائٹ۔ ریوٹر۔ انڈین ڈیلی ٹیلیگراف۔ مدراس میل۔ پایونیر۔ سنٹرل نیوز ایجنسی ٹائمز آف انڈیا۔ ایڈوکیٹ آف انڈیا۔ بمبئی گزٹ۔ وائس آف انڈیا۔ رنگون گزٹ۔ سٹیٹسمین۔ انگلشمین۔ سول ملیٹری گزٹ۔ انڈین ڈیلی نیوز۔ اور مفصلہ الذیل دیسی اخبار۔

کلکتے کے ہندو پٹریٹ۔ انڈین مرر۔ امرتا بازار پترکا بنگالی۔ بنگاباسی۔ ہندی بنگاباسی۔ سھابڈی۔ سنجیوانی۔ بسومتی۔ مسلم کرانیکل۔ بمبئی کے مسلم ہرلڈ۔ راست گفتار۔ بمبئی سماچار۔ انڈو پرکاش۔ جام جمشید۔ قیصر ہند۔ مدراس کے سودیش مترم۔ محمدن مدراس

کا کاستھ سماچار۔ لکھنؤ کے ایڈوکیٹ و اودھ اخبار۔ آگرے کا آگرہ اخبار۔ بنارس کا بھارت جیون۔ لدھیانے کا سول اینڈ ملیٹری نیوز۔ سیالکوٹ کا وکٹوریہ پیپر۔ کوئٹہ کا بلوچستان گزٹ۔ احمد نگر کا پرجا بندو۔ پونا کے گیان پرکاش جگت ہتیچھو۔ بانکی پور کے الحق۔ سکر۔ بہار ٹائمز۔

ضمیمہ ہشتم

بہادران زمانۂ غدر

کرنیل اے۔ آر۔ ڈی۔ میکنزی۔ سی۔ بی رورنڈ ڈبلیو فرگسن

سارجنٹ ایڈمنر ڈرم میجر فرزگیرڈ　　انسائن بیلی سب کنڈکٹر گیٹلے

سارجنٹ بو ایلو لفٹننٹ ہرڈ ایکر　　کپتان سی۔ برسکو۔ سارجنٹ جانسن

مسٹر بروئی کنڈکٹر ولیم میتھوز　　پرائیویٹ کیلاڈرا　سارجنٹ اوئن

کپتان کورٹنے۔ آئی۔ ایس۔ ایم۔ ڈی　　کپتان پراس

سارجنٹ کراس　مسٹر کوالٹر　　کپتان کری　کپتان راٹلف

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈس بروسنر　　(داپا تھیکری) مسٹر رانس

مسٹر آر۔ جے ڈینٹ　　کپتان راجرز

کنڈکٹر۔ ٹی۔ او۔ ڈانل　　مسٹر سومین (داپا تھیکری)

حوالدار محمد قاسم ۸ مدراس انفینٹری

صوبہ دار گووندرائے ۴ پی۔ ڈبلیو۔ او ایل کیولری

صوبہ دار امیر حسین بہادر (۱) مدراس لینسرز

کلر حوالدار ویراسوامی
حوالدار شیخ فرید } کوئینز اون سیپرز اینڈ مائنرز

حوالدار یعقوب خان ۳۶ نیٹو انفینٹری

دفعدار محمد ایوب ۱۳ بنگال کیولری رسالدار محمد اکبر خان (۱) پنجاب کیولری

جمعدار غلام خان ۲ پنجاب کیولری۔ جمعدار شاہ پسند خان

کوٹ دفعدار یونس خان
دفعدار مہر علی } گائیڈز کیولری

کوٹ دفعدار شمس الدین ۲ پنجاب کیولری رسالدار میجر سردار بہادر میر عالم خان ۶ بنگال کیولری

صوبے دار امیر خان ۱۹ بنگال انفینٹری صوبے دار شاہ پسند ۱۰ بنگال انفینٹری

دفعدار محمد اسلام گائیڈز کیولری جمعدار میر افضل ۶ پنجاب انفینٹری

صوبے دار دایم خان
نایک شیر زمان } (۱) پنجاب انفینٹری حوالدار قرب علی
صوبے دار قادر خان } ۲۱ پنجاب انفینٹری

جمعدار محمد اسمٰعیل
جمعدار نواب خان
رسالدار پردھان بھگونت سہائے
} کیولری نمبر ۳

دفعدار گنگا رام ۱۴ بنگال لینسرز — حوالدار بدھی بلب پنت

نایک نرہر سنگھ جوشی — حوالدار کشن سنگھ ۳ گورکھا

نایک کلیان سنگھ سی ۱۶ ابرگیڈ آر۔ اے۔ — رسالدار محمد نور خان ۷ بنگال کیولری

صوبیدار میجر شیو داس سنگھ ۷ نیٹو انفنٹری

حوالدار جانکی پرشاد بارہ بنکی پولیس — دفعدار امیر خان گائڈز

دفعدار شیر محمد ۱۷ بنگال کیولری — صوبیدار رام غلام بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

دفعدار جوہر سنگھ ۱۸ بنگال کیولری — حوالدار جگن ناتھ پانڈے (۱) اودھ ارگولر انفنٹری

حوالدار تاجا تواری ۱۶ نیٹو انفنٹری — نایک گوردین سنگھ ۹ نیٹو انفنٹری

جمعدار بھوم سنگھ
صوبیدار میجر بلدیو پاٹھک
} ۱۶ نیٹو انفنٹری

نایک امراؤ سنگھ سیپرز مائنرز — دفعدار بلدیو سنگھ (۱) بنگال لینسرز

دفعدار آصف دولہا خان ۳ بنگال کیولری — رسالدار میجر متھرا سنگھ سردار بہادر ۲ بنگال کیولری

صوبیدار اجودھیا پاٹھک
نایک پنجم
} بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

سردار یعقوب خان ۴ پی۔ ڈبلیو۔ او۔ کیولری

صوبیدار سید علی ۱۹ مدراس انفینٹری | حوالدار جمال خان ۳۴ مدراس انفینٹری

حوالدار کچھیا ۲۲ مدراس انفینٹری | حوالدار سید قادر ۲۴ مدراس انفینٹری

حوالدار عظیم الدین
صوبیدار مراد خان } ۲۶ مدراس انفینٹری

صوبیدار شیخ حسین
حوالدار عثمان خان } ۲۷ مدراس انفینٹری

حوالدار جلال شریف ۱۶ مدراس انفینٹری

صوبیدار علی بیگ ۱۲ مدراس انفینٹری | حوالدار شیخ عبداللہ ۱۷ مدراس انفینٹری

رسالدار لال دھن سنگھ | صوبیدار میجر بابو خان کیچی خان ۲/۲ بمبئی انفینٹری

ہسپتال اسسٹنٹ خان بہادر الٰہی بخش | نائک ہیت رام اول پنجاب انفینٹری

دفعدار تیج سنگھ ۲ پنجاب کیولری | وردی میجر شیخ شربتی

رسالدار میجر محمد عبدالقادر کے۔ بی۔ ۷ ارگلر کیولری | دفعدار محمد ناظر شاہ ۱۷ بنگال کیولری

صوبیدار محمد علیشاہ۔ نواب جان فشان خان | رسالدار محمد امین ۲ بنگال کیولری

مرحوم کیولری

صوبیدار بھیم سنگھ ۲-۱ گورکھا رائیفلز | جمعدار تیج بیر
صوبیدار بہادر } ۱-۱ گورکھا رائیفلز

جمعدار سوبھا سنگھ ۳۲ پنجاب انفنٹری	صوبیدار دونی چند بہادر / دفعدار بخشی خان } گائڈز کیولری
دفعدار اللہ بخش خان	جمعدار کشن سہائے اول ٹرپ سٹیٹ رجمنٹ
حوالدار جیو اسنگھ ۱۴ بنگال انفنٹری	
رسالدار میجر واجد علی سردار بہادر / دفعدار امید حسین } ۴ رجمنٹ کیولری	
حوالدار منور گائڈز انفنٹری	حوالدار گوجر (۱) پنجاب انفنٹری
حوالدار سرور شاہ ۷ بنگال انفنٹری	حوالدار سعید خان یکم پنجاب انفنٹری
حوالدار دیوا سنگھ ۲ پنجاب انفنٹری	رسالدار رحمت خان ۷ بنگال کیولری
دفعدار ہرنام سنگھ ۲۰ کیولری	ہسپتال اسسٹنٹ محمد عثمان غنی
دفعدار سپہ دار بیگ ۸ بنگال کیولری	

اوزیری کپتان محمد حسین رسالدار میجر سردار بہادر ۷ بنگال لینسرز

اوزیری کپتان جتھیا کھتری صوبیدار میجر سردار بہادر ۱۳ بنگال انفنٹری

صوبیدار کاشی رام اورڈننس ڈپارٹمنٹ　صوبیدار سعید عباس بہادر ۵ لایٹ کیولری

صوبیدار سید محی الدین بہادر
جمعدار سید حسین
} ۳۶ مدراس رائفلز

حوالدار گمان سنگھ
حوالدار سوہن سنگھ } ۵ گورکھے

حوالدار گلاب سنگھ بورا
حوالدار کالو } ۵ گورکھے

حوالدار موتی ۳۴ سیٹو انفنیٹری

حوالدار جگت رام
حوالدار لچھمن } ۲ گورکھے

حوالدار سودھا سنگھ گائڈز
صوبیدار چوگھٹا سنگھ ۱۴ سکھ

صوبیدار میجر نند و مقر ۳ بنگال انفنٹری
حوالدار پنجاب سنگھ مذہبی رجمنٹ

جمعدار امین الدولہ خان ۳ بنگال کیولری

اونریری کپتان صوبیدار میجر موتی نگری سردار بہادر
صوبیدار سوہن سنگھ موہر صوبیدار منی رام گھلے
صوبیدار دھنبیر
صوبیدار رہابیر حجانسکی
حوالدار سسو تھاپا
حوالدار نایک پربت رانا
حوالدار ہرکبیر نگرکوٹی
حوالدار ڈنکارام رانا
حوالدار ناتھو بھٹ
حوالدار دھنبیر لوہر
حوالدار رگھبیر رانا
حوالدار دھنبیر گرون
بگل میجر نادودامی
حوالدار امر سنگھ راٹھ
حوالدار پربیر تھاپا
حوالدار سنگھ بیر علی
حوالدار مکن رام
} ۲ گورکھا

حوالدار جاہی سنگھ ۳ گورکھا	نایک چندر سنگھ ۵ گورکھا
رسالدار عبداللہ خان ۵ پنجاب کیولری	صوبیدار سیجر سنگھ گائڈز
حوالدار رام سنگھ	حوالدار جوہر سنگھ ۲۱ پنجاب انفینٹری
کوٹ دفعدار شام سنگھ	کوٹ حوالدار مہنا سنگھ ۵ پنجاب انفنٹری
دفعدار جہانگیر خان ۲- بنگال کیولری	صوبہ دار شیر سنگھ ا پنجاب انفنٹری
صوبہ دار سیاداس ۲۸ پنجاب انفینٹری	صوبہ دار جواہر سنگھ ۵- مدراس- (برما)
صوبہ دار جواہر سنگھ ۱۶ بنگال انفینٹری	رسالدار دریم سنگھ ۲- سنٹرل انڈیا ہارس
صوبہ دار گردت سنگھ صوبہ دار میجر بدھ سنگھ } ۱۹ رجمنٹ	حوالدار علی بخش حوالدار گلاب سنگھ } ۲۴ پنجاب انفینٹری
حوالدار وساوا سنگھ ۲۵- بنگال انفینٹری	نایک کیسر سنگھ ۱۳ بنگال انفنٹری
نایک پنجاب سنگھ ۷ رجمنٹ	حوالدار دیوا سنگھ ۲۵ رجمنٹ
دفعدار بوٹا سنگھ لانس دفعدار شادی } ۱۰ بنگال لینسرز	لانس دفعدار دریم سنگھ ۱- بنگال کیولری
سردار گنڈا سنگھ رسالدار	صوبہ دار رتن سنگھ (سب انسپکٹر) ۵ پنجاب انفنٹری
جمعدار گنڈا سنگھ ۲۴ پنجاب انفنٹری	صوبہ دار جواہر شاہ ۳۱ بنگال انفنٹری
جمعدار امیر سنگھ اول بیلی گارڈ	حوالدار جواہر سنگھ ۲۴ پنجاب انفنٹری
حوالدار گردت سنگھ ۵ پنجاب انفنٹری	حوالدار رحمت بخش اول پنجاب انفنٹری

حوالدار جھنڈ سنگھ ۳۴ سکھ

صوبہ دار کالا سنگھ ۲۵ بنگال انفنٹری

دفعدار ناتھا سنگھ ۱۰ بنگال انفنٹری

جمعدار محکم دین ۲۵ پنجاب انفنٹری

رسالدار سردار جیت سنگھ ۹ بنگال لینسرز

حوالدار چتر سنگھ ۱۴ بنگال نیٹو انفنٹری

جمعدار شیر باز خان ۲ پنجاب کیولری

صوبہ دار کرم خان ۲ پنجاب انفنٹری

صوبہ دار گھیسٹا خان گائڈز

دفعدار جمال سنگھ ۲ پنجاب کیولری

دفعدار امر سنگھ اول پنجاب کیولری

صوبہ دار میجر موہیا سنگھ، صوبہ دار نگینا سنگھ } ۱۰ بنگال انفنٹری

حوالدار بکرا سنگھ ۳۰ پنجاب انفنٹری

نایک شیرو - ۳ پنجاب انفنٹری

رسالدار گردت سنگھ ۴ بنگال کیولری

ٹرمپیٹ میجر الاہو بخش ۷۸ رجمنٹ ۱۵ بنگال کیولری

نایک روشن خان بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

صوبہ دار گنیش داس ۳۱ پنجاب انفنٹری

کوٹ دفعدار بشن سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز

صوبہ دار جوالا سنگھ ۵ پنجاب انفنٹری

رسالدار گلاب سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز

نایک خدا بخش

صوبہ دار نبی بخش ۳ پنجاب انفنٹری

نایک گنگا سنگھ ۱۹ پنجاب انفنٹری

دفعدار پریم سنگھ ۳ بنگال کیولری

دفعدار میر معظم علی ۳ لائیٹ کیولری

حوالدار شام سنگھ، حوالدار گنگا سنگھ } ۲۵ پنجاب انفنٹری

دفعدار ایشور سنگھ ۱۲ بنگال انفنٹری

حوالدار بھولا سنگھ ۱۵ سکھ

حوالدار بھگیتا ۶۶ رجمنٹ

حوالدار یعقوب خان ۲۷ مدراس انفینٹری	صوبہ دار میٹھا خان
صوبہ دار مولاداد خان	حوالدار شبراتی
رسالدار جہان خان ۹ بنگال کیولری	صوبہ دار قاہر دین ۴ رجمنٹ
صوبہ دار پرتاب سنگھ ۲۰ پنجاب انفینٹری	
جمعدار کشن سنگھ ۲۸ پنجاب انفینٹری	
صوبہ دار میجر بھولا سنگھ سردار بہادر	۲۳ پایونیرز
صوبہ دار جوالا سنگھ	
صوبہ دار آسا سنگھ	
صوبہ دار ہری سنگھ	
صوبہ دار فتح سنگھ	
حوالدار بوٹا سنگھ	
صوبہ دار جھنڈا سنگھ	
صوبہ دار ساون سنگھ	
جمعدار جیون سنگھ ۳۴ پنجاب انفینٹری	دفعدار سلطان خان
صوبہ دار چیتا سنگھ	جمعدار کاہو سنگھ ۱۴ سکھ
جمعدار رحیم بخش ۱۱ بنگال لینسرز	دفعدار ددا - ۱۱ بنگال لینسرز
صوبہ دار راجا سنگھ بہادر	جمعدار ٹھاکر بجودھ سنگھ ۱۳ نیٹو انفینٹری

حوالدار رتن سنگھ	دفعدار امیر خان
حوالدار گوبند سنگھ	رسالدار میجر سردار ہیرا سنگھ
سارجنٹ ناہر سنگھ	حوالدار چنڈا سنگھ ۳-۲ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار میجر علی بخش بہادر سپرز اینڈ مائنرز صوبہ دار دیا سنگھ

دفعدار بوٹی خان	صوبہ دار میجر پیران بخش سردار بہادر ۲۲ پنجاب انفینٹری

جمعدار قطب الدین خان ۲ سنٹرل انڈیا ہارس دفعدار رجب ۱۶ بنگال کیولری

حوالدار جلیبا سنگھ ۲ پنجاب انفینٹری

دفعدار میر صادق علی
دفعدار عباس علی
دفعدار امداد علی } ۳ کیولری
دفعدار دھیرج سنگھ
دفعدار دتا خان

وردی میجر اسد اللہ خان گائڈز	حوالدار پریم سنگھ
کلر حوالدار بیام جی اسرائل	رسالدار ولی محمد
رسالدار اسد بخش ۲ بمبئی لینسرز	دفعدار سرفراز خان

دفعدار سنت سنگھ	دفعدار دولت سنگھ
جمعدار شاہ سوار گائڈز	حوالدار محمد عمر
حوالدار کھجان سنگھ ۱۴ سکھ	حوالدار احمد خان
تحصیلدار عجب سنگھ پنشنر	نایک جودھ سنگھ ۱۴ نیٹو انفینٹری
نایک غازیخان ۱۵ انفینٹری	حوالدار امام بخش ۴ پنجاب انفینٹری
حوالدار ہردھان سنگھ	کلر حوالدار ردرئی خان ۲۵ پنجاب انفینٹری
دفعدار گنڈا سنگھ ۲ پنجاب کیولری	جمعدار جودھ سنگھ روایل آرٹیلری
حوالدار بلّا ۲۵ پنجاب انفینٹری	حوالدار جیون سنگھ ۱۵ سکھ

دفعدار بہادر خان }
دفعدار عبد اللہ خان } ۳ بنگال کیولری

حوالدار باز خان ۲۴ بنگال انفینٹری	صوبہ دار پریم سنگھ ۳۱ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار بھوپ سنگھ ۲۹ پنجاب انفینٹری	جمعدار دلیر خان ۳۰ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار ساہبا ۲۴ پنجاب انفینٹری	جمعدار زمان خان ۲۴ پنجاب انفینٹری

رسالدار امیر چند }
دفعدار ہری سنگھ } گائڈز

نایک نگاہیا }
نایک عمر بخش } ۴ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار کاہن سنگھ
حوالدار فضل
نایک آلا سنگھ
} ۲ پنجاب انفینٹری

دفعدار جواہر سنگھ
رسالدار جواہر سنگھ
رسالدار کشن سنگھ
رسالدار محمد شہریار
} ۱۹ بنگال لینسرز

رسالدار بھورو سنگھ ۲ پنجاب کیولری حوالدار سمند سنگھ ۳۱ پنجاب انفینٹری

نایک سوبھا رو ایل آرٹیلری

صوبہ دار نور احمد
حوالدار وزیر سنگھ
} ۲۶ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار رحمت اللہ بیگ ۳ سکھ حوالدار نند سنگھ ۱۵ سکھ

صوبہ دار احمد خان ا پنجاب انفینٹری دفعدار حکم سنگھ ا۔ پنجاب کیولری

حوالدار ایشور سنگھ
بگل میجر پیرم دتا
حوالدار صاحب سنگھ
} ۴ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار ہیرا سنگھ ۳۶ رجمنٹ رسالدار امیر خان ۳ بنگال کیولری

دفعدار پرتاب سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز

صوبہ دار وریم سنگھ
جمعدار مہتاب سنگھ
} ۲۸ پنجاب انفینٹری

دفعدار جواہر سنگھ (۲) ۱۹ بنگال لینسرز — دفعدار کشن سنگھ ۹ بنگال لینسرز

رسالدار کپور سنگھ ۱۷ بنگال لینسرز — صوبہ دار شیر خان ۲۱ پنجاب انفینٹری

جمعدار بھگوان سنگھ ۴ سکھ — حوالدار رسول خان ۱۹ پنجاب انفینٹری

لائس دفعدار مانا سنگھ ۱۲ پنجاب کیولری — صوبہ دار غلام حسین ۱۲ پنجاب انفینٹری

۳ گورکھا:
نائیک جیت سنگھ
نائیک ارجن کھتری

حوالدار سیوا سنگھ گائڈز — حوالدار ہیرا سنگھ ۱۷ نیٹو انفینٹری

نائیک وزیر علی — جمعدار ملک قطب دین

جمعدار کالی چرن — کمانڈر ان چیف کیمپ

۳۲ پایونیرز:
صوبہ دار جوالا سنگھ — حوالدار بور سنگھ
حوالدار کشن سنگھ — حوالدار روسادا سنگھ
حوالدار گردت سنگھ — حوالدار دیوا سنگھ
حوالدار ٹہل سنگھ — حوالدار امر سنگھ
حوالدار جوالا سنگھ — حوالدار بوٹا سنگھ
نائیک شیر سنگھ

نایک مہن سنگھ نایک لہنا سنگھ نایک لہنا سنگھ } ۳۲ پایونیرز
لانس نایک حکم سنگھ لانس نایک بدھا سنگھ

حوالدار آلا سنگھ

سردار نہال سنگھ ڈپٹی انسپکٹر ۲۳ پنجاب انفینٹری

نایک عطر سنگھ ۱۳ بنگال انفینٹری نایک دیوا سنگھ اول پنجاب انفینٹری

نایک شام سنگھ ۲۳ پایونیرز

رسالدار سردل سنگھ
دفعدار گردت سنگھ
دفعدار گنگا سنگھ } ۱۱ بنگال لینسرز
فریر میجر میران بخش

حوالدار خان سنگھ ۴ سکھ دفعدار مرزا اللہ خان

اونریری کپتان رسالدار میجر گنڈا سنگھ سردار بہادر ۱۹ بنگال لینسرز

جمعدار شیر سنگھ ۴۵ سکھ صوبہ دار میجر بھگوان سنگھ خان بہادر ۳۰ برما

دفعدار محمد جان سنٹرل انڈیا ہارس

سپاہی عطر سنگھ
سپاہی بھگوان سنگھ } آگرہ مونٹڈ پولیس

سوار جیت سنگھ سوار سکندر خان

حوالدار نہال سنگھ ۲۶ پنجاب انفینٹری　حوالدار بگا سنگھ ۲ سکھ

حوالدار رمضانی ۲۵ پنجاب انفینٹری　حوالدار عظیم بخش ۱۴ سکھ

دفعدار امان خان ۳۰ پنجاب کیولری　دفعدار رام جس ۷ بنگال کیولری

حوالدار عمر بخش　صوبہ دار بلدیو ۳۳ رجمنٹ

حوالدار دمن سنگھ ۱۴ سکھ　حوالدار صاحب سنگھ ۹ پولیس

سپاہی رام سنگھ　نایک ہیرا سنگھ ۱۴ سکھ

رسالدار مہتاب سنگھ　رسالدار گلاب سنگھ

جمعدار آسا سنگھ　جمعدار بھاگ خان

کوٹ دفعدار حکیم رائے۔ دفعدار جوند سنگھ۔ دفعدار اتم سنگھ　} ۱۰ بنگال لینسرز

دفعدار ٹہل سنگھ　دفعدار ہزارہ سنگھ۔ سوار بدھاوا سنگھ (۱)

سوار بدھاوا سنگھ نمبر ۲　سوار جیون خان۔ سوار دیوا سنگھ

سوار کرم سنگھ

سپاہی مان سنگھ کماون بٹیلین

سپاہی گمان سنگھ ۵ گورکھا گائڈز

سپاہی جھنڈا سنگھ ۲ پنجاب انفینٹری

سوار چندا سنگھ
سپاہی نہال سنگھ　} ۳۲ پایونیرز
سپاہی گردت سنگھ

سپاہی نہال سنگھ	۳۲ پایونیرز
سپاہی شیر سنگھ	
سپاہی امر سنگھ	
سپاہی جیت سنگھ	

رسالدار رحمت اللہ

صوبہ دار فضل داد خان

ضمیمہ نمبر ۹

فوجی افسران

جنرل سر آر-سی-لو-جی-سی-بی بنگال کیولری

لفٹننٹ جنرل سر جی-بی وولزلے-کے-سی-بی-برٹش سروس

لفٹننٹ جنرل سر بی بلڈ-کے-سی-بی-آر-ای

میجر جنرل ایچ-ایل-سمتھ بورین ڈی-ایس-او-برٹش سروس

میجر جنرل سر ای-ایل الیٹ-کے-سی-بی-ڈی-ایس-او-انڈین آرمی

میجر جنرل ڈی-جے-ایس میکلوڈ سی-بی-ڈی-ایس-او-مدراس جنرل لسٹ کیولری

میجر جنرل-بی-اے-کومب-سی-بی-برٹش سروس

میجر جنرل ایچ۔ اے۔ پشمین۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل۔ بی۔ ڈف۔ سی۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

برگڈیر جنرل جے ایس کالنز برٹش سروس

برگڈیر جنرل جے۔ ایچ۔ رایل آرٹلری

برگڈیر جنرل سر جی۔ ڈبلیو مرے کے سی۔ بی۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل ایف۔ ایچ پلوڈن برٹش سروس

برگڈیر جنرل سر جی ڈناکس۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ ڈی ایس۔ او۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل جی۔ ایل۔ آر۔ رچرڈسن۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای
انڈین آرمی

برگڈیر جنرل جی۔ ایچ۔ مور مولینیو۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سی۔ آئی۔ ای
انڈین آرمی

برگڈیر جنرل ایچ پی۔ لیچ۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس او۔ آر۔ ای

برگڈیر جنرل ایچ اے ایبٹ۔ سی۔ بی انڈین آرمی

برگڈیر جنرل اے۔ آر۔ مارٹن۔ سی۔ بی۔ انڈین آرمی

کرنیل جے۔ ای نکسن۔ سی۔ بی۔ انڈین آرمی

کرنیل۔ ای۔ بالف انڈین آرمی

کرنیل ڈبلیو بی کیپر برٹش سروس

کرنیل ایچ آئی ڈبلیو ہیملیٹن ڈی۔ایس۔او۔ اے۔ڈی۔سی۔برٹش سروس

کرنیل سی ایچ ڈس ویکس انڈین آرمی

کرنیل اے ایچ ہیوٹ رایل ہارس آرٹلری

کرنیل جے اے کاکسہڈ سی۔بی رایل آرٹلری

کرنیل ایچ این میکرے سی۔بی۔ اے۔ڈی۔سی۔انڈین آرمی

کرنیل ایف جے آیلمر۔وی۔سی۔ رایل انجینیرز

کرنیل جے۔سی۔ ایف گارڈن۔سی۔آئی۔ای۔ انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل جی ایف فرانسس انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل اے اے پیرسن۔ انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل سی۔ڈبلیو میور۔سی۔بی۔سی۔آئی۔ای۔انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل سی۔ ڈی۔سی۔ہیملیٹن رایل آرٹلری

لفٹننٹ کرنیل ای۔سی۔ہل برٹش سروس

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ آر۔ برڈوڈ۔ انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل جے۔ ایم۔ ایس برنکر رایل ہارس آرٹلری

لفٹننٹ کرنیل ایس ڈی رنفرڈ رایل آرٹلری   لفٹننٹ ایس ڈی گارڈن ۱۳ بنگال لینسرز

لفٹننٹ کرنیل ڈی سی کارٹر رائل آرٹلری   لفٹننٹ کرنیل ایچ سی ٹی لٹلڈیل ۴ ڈریگون گارڈز

لفٹننٹ کرنیل ایچ ایس ڈوکنس رائل آرٹلری۔ لفٹننٹ کرنیل ایم سی بارٹن ڈی ایس او رائل انجنیئر

لفٹننٹ ای گز رائل آرٹلری — لفٹننٹ کرنیل ایف ہاکنس فرسٹ برہمنز

لفٹننٹ کرنیل اے کین ڈی۔ ایس۔ او رائل۔ میجر جنرل سی۔ جے۔ برنٹ سی۔ بی۔ برٹش
آرٹلری۔ سروس

لفٹننٹ کرنیل آر۔ اے۔ جی۔ ہیریسن سی ایم۔ میجر جنرل سر آر وسٹما کاٹ کے۔ سی۔ بی
جی۔ رائل آرٹلری — ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل۔ جے۔ ڈبلیو ہاکنس۔ رائل۔ میجر جنرل ایف۔ ڈبلیو۔ کچنر سی۔ بی۔ برٹش
ہارس رائل آرٹلری — سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ ایم۔ او ٹل ۹ لانسرز — میجر جنرل ٹے۔ جی۔ کریگ سی۔ بی۔ برٹش
سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ ایف۔ سی سٹیبن سی۔ بی۔ برگڈیر جنرل جے۔ ایچ۔ ایس کریگی برٹش
برٹش سروس — سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ سی۔ ایم۔ ٹی۔ وسٹرن۔ برگڈیر جنرل ایف۔ ایچ ڈھبٹی برٹش
رائل آرٹلری — سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ آر۔ سی۔ آنسلو۔ انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل ای۔ جی۔ ایچ بنگھم آر۔ اے

لفٹننٹ کرنیل جی۔ سی۔ بی۔ آنسلو۔ رائل انجنیئرز

لفٹننٹ کرنیل۔ جی ایف۔ این ٹٹلی انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل۔ آر۔ جی۔ ڈبلیو ہیپرن برٹش سروس

لفٹنٹ کرنیل جے۔ اے۔ ل انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل جے۔ پی۔ سی۔ نول انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنیل آر۔ ڈبلیو۔ سٹرارڈ۔ انڈین آرمی میجر اے۔ جی ہیٹین ۹ بنگال لانسرز ڈپٹی اسسٹنٹ

ایڈجوٹنٹ جنرل

لفٹنٹ کرنیل اے ڈبلیو۔ ایل بیلی۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ای فلپس انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنیل اے۔ بی۔ ڈنسٹرول فرسٹ بٹالین ایسٹ سرے رجمنٹ

میجر جے۔ بی۔ اڈوارڈز ڈی۔ ایس۔ او۔ فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس ڈپٹی اسسٹنٹ

ایڈجوٹنٹ جنرل

میجر جے ایم سٹوارٹ۔ ۲ بٹالین ۵ گورکھا رائفلز ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۳ انفنٹری برگیڈ

میجر ڈبلیو۔ جی۔ بی۔ فرسٹ بٹالین نارتھ سٹیفرڈ شائر رجمنٹ ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۴ انفنٹری برگیڈ

کپتان ایچ۔ آر۔ پامر۔ آر۔ اے

میجر جنرل ایل ڈبلیو۔ کرسٹوفرسی۔ بی۔ ڈائرکٹر جنرل سپلائی ٹرانسپورٹ

سپلائی و ٹرانسپورٹ کور:

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ آر۔ ییلڈنگ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر سی۔ جی۔ آر۔ تھیکول ڈی۔ ایس۔ او

میجر ایف۔ سی۔ ڈبلیو رائڈآوٹ

میجر ڈی۔ ایم۔ تھامسن

میجر ایچ۔ ایم۔ سی۔ اے۔ جانسٹن

کپتان ایف۔ڈبلیو ہاکس
کپتان ٹی۔ای۔میڈن
کپتان ایچ ایچ راڈی
کپتان اے۔ایس۔آر۔انیسلی
} سپلائی و ٹرانسپورٹ کور

میجر جنرل سی ایچ سکاٹ۔سی۔بی۔آر۔اے۔ڈائرکٹر جنرل آرڈنینس

لفٹنٹ جے سمسن۔اسٹنٹ کمسری۔آرڈنینس ڈپارٹمنٹ ناردرن سرکل

سرجن جنرل سر۔ٹی۔جے۔گیلوی۔کے۔سی۔ایم۔جی۔سی۔بی۔آر۔اے۔ایم سی۔پرنسپل مڈکل افسر ہز میجسٹیز فورسزان انڈیا

کرنیل جے۔ایف۔پیل۔سی۔بی۔آر۔اے۔لفٹنٹ کرنیل سی۔سی۔مینیفولڈ۔آئی۔ایم ایم۔سی ایس

کرنیل جے۔ایم۔ہیمش۔آر۔اے۔ایم۔سی میجر سی۔بی۔رسل۔آر۔اے۔ایم۔سی

کرنیل ٹی۔ایس۔ویر۔آئی۔ایم۔ایس میجر ایچ۔ایم۔ایڈمسن۔آر۔اے۔ایم۔سی

لفٹنٹ کرنیل۔ڈبلیو۔ٹی۔جانسٹن۔آر۔اے میجر ڈی ہنسی۔آر۔اے۔ایم۔ایس ایم۔سی۔

لفٹنٹ کرنیل۔ایچ۔ایس۔میکگل۔آر۔اے میجر۔پی۔اہر۔آئی۔ایم۔ایس ایم۔سی

لفٹنٹ کرنیل زیڈ۔اے۔احمد۔آئی۔ایم۔ایس میجر ایچ۔ایم۔مارسین۔آئی۔ایم۔ایس۔

لفٹنٹ کرنیل ایل اے ۔واڈل ۔سی ۔ آئی ۔ ۔میجر ۔ ایچ ۔ ایم ۔ مارسین ۔آئی ۔ایم ۔ایس

ای ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس

لفٹنٹ کرنیل ۔ایم ۔ ایس ۔ ایر ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس ۔ ۔میجر ۔جی ۔ ٹی ۔مولڈ ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس

لفٹنٹ کرنیل جے ۔شیرر ۔ ڈی ۔ ایس ۔او ۔ ۔میجر ایچ ۔ این تھامسن ڈی ۔ ایس ۔ او

آئی ۔ ایم ۔ ایس

ویٹرنیری لفٹنٹ کرنیل بی ۔ ایل ۔ گلور ۔سی ۔ بی ۔ آرمی ۔ ویٹرنیری ڈپارٹمنٹ

ویٹرنیری میجر اے ۔ ایف ۔ ایپلٹن آرمی ویٹرنیری ڈپارٹمنٹ

کپتان ۔ ایچ ۔ ایچ ۔ ایف ٹرنر ۲ بنگال لانسرز (فٹ بال وہاکی ٹورنمنٹ)

میجر سی ۔ ای ۔ سالوسٹن ۔ آر ۔ ای ۔ بنگال سپرز مائنرز

بریوٹ میجر جے ۔ ایم ۔سی ۔ کالون وی ۔سی ۔ آر ۔ ای ۔بنگال سپرز و مائنرز

صوبہ دار میجر ہیرا سنگھ بنگال سپرز و مائنرز

صوبہ دار رامچند رساونت بہادر بمبئی سپرز اینڈ مائنرز

۴ ڈریگون گارڈز

میجر ۔ ایف ۔ بی ۔ ایل ۔ ووڈ رائٹ کمانڈنٹ

میجر آنریبل آر ۔ بی ۔ سکنڈان کمانڈ

۱۵ ہزارز

لفٹنٹ کرنیل ٹی ۔ ایچ ۔ ڈی کرسپگنی کمانڈنٹ

بریوٹ لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ ای پیٹن۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سکنڈ ان کمانڈ

۹ لانسرز

لفٹننٹ کرنیل ایس۔ ڈبلیو فالٹ کمانڈنٹ

لفٹننٹ کرنیل ای۔ ٹی۔ لنڈ۔ سکنڈ ان کمانڈ

رایل ہارس آرٹلری

میجر اے۔ ایچ۔ شارٹ ڈی۔ بیٹری

میجر وی۔ ایف۔ ڈبلیو۔ اے۔ بیجیٹ۔ آئی بیٹری

رایل فیلڈ آرٹلری

میجر ای۔ ایم۔ لیکلن۔ ۱۳ بیٹری فرسٹ برگیڈ ڈویژن

میجر ڈبلیو۔ کے میکلیوڈ ۷۶ بیٹری فرسٹ برگیڈ ڈویژن

میجر آر۔ جے۔ جی۔ الکنگٹن ۲۴ باٹری۔ ۳۸ برگیڈ ڈویژن

میجر ایف۔ وہائٹ ۷۲ بیٹری ۳۸ برگیڈ ڈویژن

میجر ایل۔ فورڈ ۵۱ بیٹری ۳۹ برگیڈ ڈویژن

میجر جے۔ ای۔ ہاروی ۵۴ باٹری۔ ۳۹ برگیڈ ڈویژن

رایل گریزن آرٹلری

میجر ایف۔ آر۔ تھیکرے۔ ۱۷ کمپنی ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر اے۔ ایچ۔ بلاک ۲۷ کمپنی ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر ایف۔ ٹی گریم۔ ۹۱ کمپنی ۵ انچ گنز۔ ۳۰ پونڈر بریگیڈ ڈویژن

میجر ایس۔ وی۔ تھارنٹن ۹۴ کمپنی ۶ انچ گنز ۳۰ پونڈر بریگیڈ ڈویژن

میجر ایم۔ ایف فیگن نمبر ۶ مونٹن باٹری ۳۰ پونڈر بریگیڈ ڈویژن

کپتان۔ جے۔ ای۔ ایل۔ بروس پشاور مونٹین بیٹری

فرسٹ بٹالین نارتھیمپٹن شائر رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ سی۔ فاسٹ کمانڈنٹ

میجر ڈبلیو۔ ولینز سکنڈران کمانڈ

فرسٹ بٹالین سوتھ ویلز بارڈررز

لفٹنٹ کرنیل سی۔ وی۔ ٹروٹر کمانڈنٹ

میجر سی۔ ای۔ کرل سکنڈران کمانڈ

سکنڈ بٹالین ولش رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ وی۔ ڈکنسن کمانڈنٹ

میجر اے۔ آر۔ ریڈ۔ سکنڈران کمانڈ

سکنڈ بٹالین گارڈن ہائی لینڈررز

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ اے۔ سکاٹ سی بی۔ کمانڈنٹ

میجر ایچ۔ رائٹ ڈی۔ ایس۔ او سکنڈران کمانڈ

فرسٹ بٹالین ایل منسٹر فیوزیلیرز ڈیچمنٹ

بریوٹ میجر ڈی کراکر ۳۲ راجپوت کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ٹی فیرلاڈ

۲۰ پنجاب انفینٹری۔ کمانڈر بریوٹ کرنیل جے۔ بی۔ وڈون ۴ پایونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ بوراڈیل ڈی ایس۔ او

۳۸ ڈوگرا۔ کمانڈر میجر ایچ۔ پی۔ برن ۹ بنگال لانسرز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل۔ ایف۔ ڈبلیو پی۔ انجیلو

۱-۲ گورکھا۔ کمانڈر میجر ڈی۔ سی ایف میںٹایر ۴ بمبئی کیولری کمانڈر میجر ایف وڈسن

۱-۳۹ گڑھوال رائیفلز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل اے۔ سی۔ او۔ ڈانل ۱۱ بنگال لانسرز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایف۔ جی ڈلامین

۴ حیدرآباد انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایم ٹی۔ شیون ۸ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ای ایچ ریوٹ کارناک

۱۸ مدراس انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ایچ۔ لوری ۱۹ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایس میسی

۳۸ پنجاب انفینٹری کمانڈر میجر جی۔ آر کرافرڈ ۱۸ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جے۔ اے مٹی

۲ پنجاب انفینٹری بریوٹ کرنیل اے۔ اے پیرٹ ۳ بنگال کیولری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ جے مڈلٹن

۱۵ سکھ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جی - ایف گائڈز کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنیل - جی - ٹی
روکرافٹ - ڈی - ایس - او ینگ ہسبینڈ - سی - بی

۴ راجپوتانہ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل - ایچ ریڈ ۵ پنجاب کیولری کمانڈر میجر ایچ ٹیبلر

۳۲ پایونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ - آر برنیڈر فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس کمانڈر لفٹنٹ کرنیل
ایف ایچ - ڈرمنڈ سی - آئی - ای

۳۴ پایونیر کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنیل اے ۴ بنگال لانسرز کمانڈر میجر - جی ایچ - ولر
ایف - ہاگ

۲۷ بلوچ انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جی رائل سکاٹ فیوزلیرز کمانڈر میجر - ایچ - ایس
ای - ایون میک سی سٹینل

۱/۳ گورکھا کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ - روز

۶ - جاٹ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل سی ایچ وسٹمورلینڈ

والنٹیرز

مفصلۃ الذیل فوجوں کے ڈیٹچمنٹ

بہار لائٹ ہارس ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے والنٹیر رائفلز

کانپور لائٹ ہارس	فرسٹ گریٹ انڈین پننشولا ریلوے
سرما دیلی لائٹ ہارس	والنٹیر رائفلز کور

کلکتہ لائٹ ہارس۔ فرسٹ بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے والنٹیرز

بمبئی لائٹ ہارس نیلگری والنٹیر رائفلز

اودھ لائٹ ہارس برار والنٹیر رائفلز

پنجاب لائٹ ہارس بلوچستان والنٹیر رائفلز

آسام ویلی لائٹ ہارس مدراس ریلوے والنٹیرز

بمبئی آرٹلری والنٹیرز مدراس آرٹلری والنٹیرز

بمبئی والنٹیر رائفلز مدراس والنٹیر گارڈز

ناردرن بنگال مونٹڈ رائفلز سندھ والنٹیر رائفلز

ڈیرہ دون مونٹڈ رائفلز قاسم پور ریلوے والنٹیرز

چھوٹا ناگپور مونٹڈ رائفلز کرگ میسور رائفل والنٹیرز

بنگلور رائفل والنٹیرز

ایسٹ انڈیا ریلوے والنٹیر رائفلز